

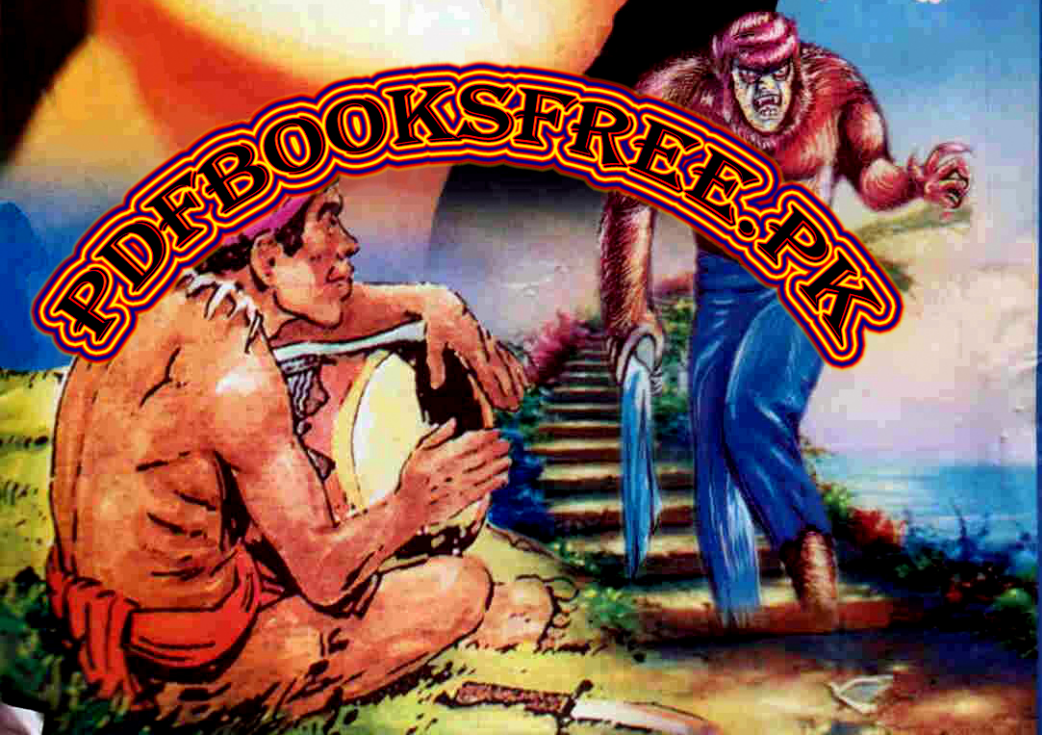
خونکاک ڈائجسٹ

دلوں کو لرزادے ہوئی
خونکاک اور سنی خیر کہانیاں

مارچ 2012

ناگن
حسینہ نمبر

PDFBOOKSFREE.PK



خوفناک ڈائجسٹ اس شمارے کی جھلکیاں

یہ ایک کاشو

ناصر محمود - شور کوٹ کینٹ

وہ جنگلی ہوئی بھاگ رہی تھی بچاؤ بھاؤ اس کی دھواں دھواں میں ڈوبی
آوازیں سن کر وہ لڑکی کو بچانے کی فرح سے بھاگا۔ پراسرار کہانی

بھیانکرات

عبدالله حسن و حسی سیت پور

دی۔ جہاں سامنے کھڑا نظر آ رہے تھے۔ ایک خوشگام کہانی

زنده لاش

زبیر خالق اعوان - لاہور

چہرے پر کسی ہلکے گوشت قحط کی جگہ بڑیاں نہیں بچنے پرانے سلیطہ
کپڑے کے گہرے خون کے گہرے نشان تھے۔ ایک مٹی خیز کہانی

خوفناک داستان

عارف حسین ساکر۔ سکرو

ہمارے گاؤں سے روزانہ کوئی نہ کوئی غائب ہو جاتا تھا۔ لوگوں کو غائب کرنے والا ایک شیطان تھا۔ ایک خوش کام کہانی

ویمپائر

محمد وقاص احمد حیدری
سیکستان

دو ایک چاروگر تھا جو تیس سال بعد ایک آفت بن کر ہمارے گاؤں پہ نازل ہوا اور تیس دنوں میں تیس سو بھوانوں کا خون کرتا

بھیانک موت

محمد وحید علی - مائتا نوال

میں نے ہاتھ سے اس پر مار کر دیا تھا لیکن اس کا ہاتھ چھو کر
 طرح اس کا جسم بھی صدمان کا تھا۔ ایک غمگین کہانی

خونفک ڈائجسٹ کی کسی کہانی، ناقابلِ فراموش واقعات یا کسی بھی عنوان کے تحت شائع کی مراثی یا اس کے کسی حصہ کو بطور ثبوت یا سند کسی بھی عدالتی کارروائی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ خونفک ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی تمام کہانیوں کی صداقت پر شک و شبہ سے بالاتر ہوتی ہے۔ ایسی تمام کہانیوں کے تمام نام واقعات قطعی طور پر تہمید کر دیئے جاتے ہیں جن سے حالات میں غلطی پیدا ہونے کا امکان ہو جس کا ایڈیٹر رائٹرز ادارہ یا پبلشرز رائٹرز ادارہ ہوگا۔

(پبلشر شہزادہ عالمگیر - پرنٹر: زاہد بشیر - ریٹی گن روڈ، لاہور)

(پبلشر شہزادہ عالمگیر - پرنٹر: زاہد بشیر - ریٹن گن روڈ، لاہور)

کائیٹس

رانی خانہ - شاور

ایک ایسی کہانی جس کا ہر کردار کسی نہ کسی طرح شیطان کی چکر میں جکڑا ہوا ہے اور اس کی طرح سے جکڑا ہوا ہے کہ کچھ کمال ہے

پراسرار آدمی

ریاض احمد - لاہور

۱۰۰ - با پیچیدگی و درستی که این کتاب را به دست خودم رسانیده است
و آنرا به دست خودم رسانیده است

شیطان محل

بلال شبیر - ہری پور

دینی طاقتوں اور جدی کی طاقتوں کے درمیان ایک بہت سی
سیما ہے اور خیریت نہ گھراؤ۔ جیت کس کی ہوئی؟

خون آشامناگن

عمران رشید - راولپنڈی

ایک ایسی لڑکی کا کہانی جو کسی دوسری لڑکی کی ہم صلی تھی۔ ہم صلی لڑکی نے اس کی صورت سے فائدہ اٹھا کر اس سے دوستی کر لی

جن زادی

عطا محمد بروہی - سرائیکی

ایک ایسی لڑکی کی داستان جس کی زندگی کی کیر ایک ایسے شیطان نے قید کر لی ہے۔ — دل دلا دینے والی داستان!

تار عنكبوت 6:

محمد خالد سہیلان کو ہار
مصادق آباد

ہاں! کئے خدا ان کا زبردست سر پہنایا تھا ہے۔ تم مجھے ہی یاد رکھو کہ ایک خوشامیاد آدمی جو کہ طبعاً شروع کر دیا۔ ایک خوشامیاد آدمی

پراسرار آدمی

--- تحریر: ریاض احمد۔ لاہور۔ قسط نمبر ۳۔ ---

نہیں ماروتی نہیں میں تم کو ایسا نہیں کرنے دوں گا تم نے کہا تھا کہ تم مجھے کچھ بھی نہیں ہونے دوگی اور اب نہیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ شاہد ایسا ہی ہوگا میں یا تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں اب وہ کچھ ہی ہوگا جو اس نے کہہ دیا ہے اتنا کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ لہرایا اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر آگیا اس کی چمک دیکھ کر میں خوف سے بھج گیا۔ وہ دیر سے دیر سے میری طرف بڑھنے لگی میں نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا جو بند تھا یہ بند کیسے ہو گیا تھا میں پریشان ہو گیا کیونکہ کچھ دیر تک یہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے دیوار سے ہٹ کر دروازے کی طرف ہوتا کہ دروازے کو کھول کر باہر بھاگ سکوں لیکن شاید یہ میری سوچ تھی میں دروازے کو کھولنے میں بری طرح ناکام رہا تھا اس کو قفل لگا ہوا تھا۔ ایسا قفل جو شاید کسی چابی سے بھی نہ کھل سکتا تھا۔ ماروتی چہرے پر وحشت سجائے ہوئی میری طرف بڑھتی آرہی تھی دیکھو ماروتی بوش میں آؤ میں شاہد ہوں تمہارا پیار۔ میں نے ڈری ہوئی آواز میں کہا تو اس کے منہ سے قہقہوں کا سلسلہ ابھر لگا میرا کوئی بھی پیار نہیں ہے مجھے نہ تو کسی سے پیار ہے اور نہ ہی میں کسی کا پیار لینا چاہتی ہوں میری زندگی پیار سے خالی ہے مجھے ہر چہرہ اپنا دشمن دکھائی دیتا ہے اور میں دشمنوں کے لیے موت بن جاتی ہوں یہ سب کہتے ہی وہ میری طرف بڑھنے لگی۔ میں اس کے وار سے خود کو بچانے کے پلان بنانے لگا لیکن کوئی بھی پلان میری سوچ میں نہیں آ رہا تھا اور پھر اس نے تیزی سے مجھ پر حملہ کر دیا اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر میرے پیٹ میں گھس چکا تھا میرے منہ سے ایک ہسیا تک سچا بھری جو اس خوفناک کمرے میں کئی لمحات تک گونجتی ہی چلی گئی۔ میرے قدم ہلکے آنے لگے میں نے خود کو نیچے زمین پر گرتا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد میں ہوش سے بگا نہ ہو گیا مجھے نہیں پتا کہ میرے ساتھ کیا کچھ ہوا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ اس نے مجھے زندہ کیسے چھوڑ دیا بس اتنا جانتا تھا کہ میں زندہ تھا اور اپنے ہی گھر میں پڑا ہوا تھا۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ میں زندہ کیسے بچ گیا ہوں۔ ایک سنسی خیز اور ڈراؤنی کہانی۔

ماروتی غصہ و حقارت سے جلتی ہوئی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھتی جا رہی تھی اور ہم دونوں خوفزدہ حالت میں اس کو دیکھنے میں محو تھے میں اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر چھائے ہوئے اس آگ کے نگاروں کو دیکھ رہا تھا جو وہ اپنی آنکھوں میں لائے ہوئے تھی۔ تو تو باہر کیسے نکل آئی۔ جمع نے ڈبے ہوئے لہجے میں کہا اس کی بات سن کر اس نے ایک قہقہہ لگا یا اور بولی تم لوگ کیا سمجھتے ہو کہ میں ہمیشہ کے لیے تمہاری قید میں رہوں گی میرے پیچھے کوئی طاقت نہیں ہے ایسا نہیں ہے اگر ایسا تم لوگوں نے سوچا ہے تو یہ غلط سوچا ہے اور ساتھ ہی میری طرف دیکھ کر بولی تم تو میری اس معمولی سی طاقت کو جانتے ہو میرا وہ فرما ہر دار یوتا۔ اس بولے کا نام سنتے ہی مجھے وہ سب یاد آنے لگا جو میرے ساتھ کرتا تھا۔ وہ میرے پاس آیا تھا۔ اس نے نہ صرف مجھے آزاد کیا ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ تم دونوں کی موت کا بیام بھی لایا ہو۔ یہاں رہ کر میں تم لوگوں کی طاقتوں کو پرکھ لیا ہے اور میں جان گئی ہوں کہ میں تم کو کسی بھی لمحے قابو کر سکتی ہوں لیکن ابھی کچھ مجھے اور بھی کام کرنے ہیں جو تم لوگوں سے بھی اہم ہیں میں جانتی تو تمہارے اس طلسمی محل میں تم لوگوں کو قید کر کے جاتی لیکن میں ایسا نہ کر رہی ہوں کیونکہ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ تم لوگ کیا کچھ کر سکتے ہو۔ اتنا کہتے ہی وہ غائب ہو گئی میں اور شیخ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایسا بھی ہو جائے گا ہم تو مطمئن تھے

کہ ہم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔

میں نے سب کہا ہو گیا تم تو کہتی تھی کہ وہ اب تمہاری قید میں رہے گی لیکن وہ۔ وہ میں نے کچھ دے لے لے میں کہا وہ بھی مجھے بھی دیکھائی دے رہی تھی اور گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ مجھے تو خود حیرت ہو رہی ہے کہ ایسا کیسے ہو گیا جبکہ بابا جی نے کہا تھا کہ وہ ہمارے سامنے کچھ بھی نہیں ہوگی لیکن وہ تو۔ وہ بات کرتے کرتے سوچنے لگی میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ حد سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی میں نے اسے تسلی دی اور کہا دیکھو شمع اگر اس نے ہمیں نقصان پہنچانا ہوتا تو ضرور وہ پہچانی ہو سکتا ہے کہ اس نے صرف ہم کو دھمکی دی ہو کیونکہ وہ ایسی دھمکیاں دیتی رہتی ہے میں نے ان کے درمیان رہ کر دیکھ لیا ہے ان کے پاس طاقتیں بھی ہیں لیکن دھمکیاں زیادہ دیتے ہیں لیکن یہ بونا بہت خطرناک ہے کسی کو دکھائی نہیں دیتا ہے اور اپنا کام کر دکھاتا ہے مجھے سب سے زیادہ اس سے خوف آتا ہے کسی بار اس نے مجھے زخمی کیا ہے اور جب بھی میں ان لوگوں کے قابو آیا ہوا اس یونے کی وجہ سے آیا ہوں دیکھنے میں یہ چھانچ بھی نہیں ہے لیکن ہوا کی طرح اڑا لے جاتا ہے۔

ہم دونوں ایسی ہی باتیں کر رہے تھے اور وقت بیتنے کا احساس بھی نہ ہوا تھا۔ عجیب سی صورت حال پیدا کر گئی ہے وہ میں تو سوچ رہی تھی کہ آج ہم دل و جان سے پیار محبت کی باتیں کریں گے لیکن وہ سب کچھ خاک کر گئی ہے میں نے کہا۔ ہاں شاید ایسا ہی ہے سارا موزخراب ہو گیا ہے۔ چلو اب کچھ کھاتے ہیں اور پھر سوتے ہیں مجھے نیند آ رہی ہے۔ ٹھیک ہے شمع نے کہا اور ایک طرف چلی گئی اور چند منوں میں ہی وہ گوشت کی بھری ہوئی ٹرے اٹھا لائی جس سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ مجھے ذرا بھی حیرانگی نہ ہوئی کہ وہ کہاں سے لائی ہے کیونکہ میں طلسمی دینا کو ابھی طرح جانتا تھا کہ ایسا ہوتا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے ہم دونوں نے ہی نے مل کر خوب سیر ہو کر گوشت کھایا اور پھر میں سونے کے لیے ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا کہ مجھے یون لگے کوئی میرے چھوڑا ہے میں نے ہر بڑا کر آنکھیں کھول دیں لیکن میرے سامنے کوئی نہ تھا میں حیرانگی سے کمرے کی ایک ایک چیز کو دیکھنے لگا مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے ہر چیز حرکت کر رہی ہو۔ کون ہے میں نے ہلکی آواز میں کہا۔ لیکن کوئی بھی جواب نہ آیا میں نے پھر سے کہا کون ہے اس بار بھی کوئی جواب نہ آیا یکدم میری سوچ میں یہ بات آئی کہ ہو سکتا ہے کہ شمع ہو کیونکہ وہ بھی تو غائب ہو سکتی تھی اور ہو سکتا تھا کہ وہ غائب ہو کر مجھ کو تنگ کر رہی ہو میں نے یہ سوچنے کے بعد اسے پکارا شمع ایسا کیوں کر رہی ہو سامنے آ جاؤ لیکن میری اس بات پر بھی وہ میرے سامنے نہ آئی تو مجھے کچھ تشویش سی ہوئی میں بیڈ سے نیچے اتر اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ پورا محل سنان پڑا ہوا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے یہاں صدیوں سے آباد ہو میرا رخ شمع کے کمرے کی طرف تھا میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے یا پھر میرے ساتھ ایسی حرکتیں کر رہی ہے چلتے چلتے میں اس کے کمرے کے پاس جا پہنچا اس کے کمرے کی ہلکی لائٹ جل رہی تھی میں نے دروازے کی دہلیز سے اندر کمرے میں تو اسے گہری نیند میں سوتے ہوئے پایا اسے سوتا ہوا پا کر میرا چہرہ خوف سے ہلکنے لگا۔ اگر یہ یہاں ہے تو پھر میرے کمرے میں کون ہے ابھی میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے یوں لگا کہ جیسے کوئی میرے قریب سے گزرا ہو۔ اس کے چلنے کا انداز خوفناک نہ تھا بلکہ بہت دھیمہ سا تھا میں نے محسوس کیا کہ مجھ سے چند قدم آگے جا کر وہ رک گیا۔ اس کے چلنے تو سوں کی آواز خاموش ہو گئی میں سکتے کے عالم میں اس جگہ کو دیکھنے لگا جہاں وہ رکھا تھا۔ ایک خیال آیا کہ میں وہ ماروٹی تو نہیں ہے۔ اس کا خیال آتے ہی میں کانپ سا گیا۔ اور پھر میں نے اپنے علم کے ذریعے اسے دیکھنا چاہا میرا خیال تھا کہ وہ جو کوئی بھی ہوگا مجھے دکھائی دے گا لیکن ایسا کچھ بھی نہ ہوا وہ جو بھی تھا میرے علم میں نہ آ سکا۔ میں پریشان ہونے لگا کہ وہ کون ہے جس کو میرا علم دیکھ نہیں پا رہا ہے حالانکہ اس سے قبل بھی میرے ساتھ ایسا نہ ہوا تھا۔ مجھ پر ایک سنگتہ سا طاری تھا۔ میری سوچوں میں وہی

سایہ تھا جو مجھے دیکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن میں ابھی اسے محسوس کر رہا تھا۔ وہ میری نظروں سے دور ہو کر بھی میرے سامنے تھا کون ہو تم میں نے اس بار بہت جمع کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی طرف سے پہلے کی طرح خاموشی تھی۔ کیا گوشتے ہو میں نے اس بار اس کی خاموشی کو برداشت نہ کرتے ہوئے کہا۔ تو اس کے بازوؤں پر پہنی ہوئی چوڑیوں کی چھکار سنائی دی اور پھر اس کی سکاریوں کی گونج سنائی دی میں اس کی سکاریوں کی گونج سن کر تڑپ سا گیا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اٹھنے ہوئے قدم مجھے سنائی دیے وہ باہر کی طرف چلنے لگی تھی میں نے جان لیا تھا کہ وہ مرد نہیں ہے کوئی عورت ہے اور بہت ہی اذیت میں ہے اس کا رونا اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ نہایت دھمکی ہے۔ لیکن وہ کون ہے یہ میں جان نہ سکتا تھا میں نے اسے جاننے کی کوشش کی لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

وہ میرے دل کو ہزاروں سوالات دے کر چلی گئی اور میں بیرونی دروازے کو دیکھتا رہ گیا جو مجھے ایک جھٹکے کے ساتھ کھلتا ہوا اور پھر بند ہوتا ہوا دکھائی دیا تھا وہ باہر جا چکی تھی میری نظریں اسی طرف لگی ہوئی تھیں۔ کسے دیکھ رہے ہو۔ یکدم مجھے شمع کی آواز سنائی دی وہ دروازہ کھولے ہوئے دہلیز پر کھڑی تھی اس کی گہری آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ وہ۔ وہ۔ شمع کوئی سایہ تھا۔ جو تمہارا اس طلسمی حویلی میں چلا آیا تھا۔ میری بات سن کر وہ حیرتوں میں ڈوب گئی۔ کیا کیا۔ کیا تم نے کوئی سایہ میرے طلسم کے باوجود بھی یہاں آیا ہے۔ ہاں شمع ہاں میں نے اسے محسوس کیا ہے وہ میرے کمرے میں آگئی تھی۔ کیا کیا تمہارے کمرے میں۔ وہ بری طرح چوٹی۔ ہاں شمع ہاں۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں وہ میرے کمرے میں آئی تھی میں نے محسوس کیا کہ کوئی میرے بالوں سے کھیل رہی ہے مجھے کسی کے ہاتھوں کی انگلیوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے میرا چہرہ تر ہونے لگا تو میں نے آنکھیں کھولیں تو کوئی بھی نہیں تھا کمرہ خالی تھا میرا خیال تھا کہ تم میرے پاس آئی ہو گی تم کو میں نے پکارا لیکن تم نہ تھی میں تیرے کمرے میں آیا تو تم پرسکون سوئی ہوئی تھی تب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کوئی اور بھی کون تھی میں جان نہ سکا میں اس کو جاننے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس نے مجھ پر اپنا آپ ظاہر نہ کیا۔ لیکن اب جاتے ہوئے اس نے اپنے بازوؤں پر بندھی ہوئی چوڑیوں کی چھکار کی گونج پیدا کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور ساتھ ہی اس کی سکاریوں کی گونج سنائی دی اور گھر سے باہر نکل گئی۔ میں بولتا جا رہا تھا اور وہ مجھے دیکھے جارہی تھی جیسے کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی ہو کون ہو سکتی ہے وہ جو یہاں آگئی یہاں کسی بھی جن بھوت چڑیل پری کے آنے کی اجازت نہیں ہے جو بھی یہاں آئے گا جل مرے گا پھر ایسا کیوں ہوا اسے آگ کیوں نہ لگی وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی کیوں چلی گئی۔ مجھے اس کو دیکھنا ہے کہیں وہ ہمارے لیے کوئی خطرہ تو نہیں ہے کوئی ایسی طاقت تو اس کے پاس نہیں ہے جس سے وہ ہمیں نقصان پہنچائے۔ اتنا کہہ کر وہ اندر کمرے میں چلی گئی میں بھی اس کے ساتھ ہی اس کے کمرے میں چلا گیا اس نے ایک جگہ کھڑے ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کچھ بڑھنے لگی۔ پڑھتی ہی چلی گئی میں اس کے چہرے کو دیکھتا رہا وہ پریشان دکھائی دے رہی تھی میں اس کے چہرے کی کیفیت سمجھ رہا تھا اور جان گیا تھا کہ میری طرح وہ اس کے علم میں نہیں آ رہی ہے اس سے بھی وہ روپوش ہے اگر اس کو دیکھائی دیتی تو اسے کچھ چہرے پر افسردگی اور خوفزدگی نہ ہوتی۔ کافی دیر کھڑے رہنے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں وہ بھی مجھے ہی تھی ایک نظر مجھے دیکھا اور بولی شاید مجھے بھی وہ دکھائی نہیں دی ہے۔

میں نے اندازہ لگایا ہے کہ تمہاری نظروں کا دھوکہ ہے اگر کوئی یہاں آتا پہلے تو وہ زندہ ہوا پس نہ جاتا اگر چلا بھی گیا ہے تو میری نظروں سامنے ضرور آتا لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم سونے ہوئے تھے کیا۔ جی ہاں میں گہری نیند میں ہوا تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی پھر یقیناً تم نے کوئی پتلا دیکھا ہے اور نہیں شمع یہ کوئی پتلا نہیں ہے حقیقت ہے اگر پتلا ہوتا تو آگ کھلنے سے ٹوٹ جاتا اور یہ ٹوٹا نہیں ہے دیکھو میں باہر کھڑا ہوں اور یہاں وہ کھڑی تھی۔ میں ایک مرتبہ اس

پراسرار آدمی

خوفناک ڈائجسٹ

میں نے بد۔ دیکھو تم جو بھی ہو میں نے تم کو دیکھا ہوا ہے۔ میری یہ بات کہنے کی دیر تھی کہ چوڑیوں کی چھکار کی گونج رک گئی۔ اور کان کی دیر تک رکی رہی شاید وہ سوچنے لگی تھی کہ میں نے اسے کیسے دیکھا یا یہ کیونکہ اس نے بھی مجھے دکا ایا تھا۔ تب ایک ہولناک سا مجھے اپنے سے کچھ دور ابھرا ہوا دکھائی دینے لگا وہ ہولناکی کا تھا وہی سرخ کپڑے وہی چوڑیوں سے بھرے ہوئے بازو وہی چہرے پر چمک دکھار وہی دہن۔ وہ گہری نظروں سے مجھے دیکھتی جانے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ میرے سامنے بیٹھی ہوئی روئے جا رہی تھی۔ میں نے اسے آج بہت قریب سے دیکھا تھا وہ چہرے سے بہت معصوم دکھائی دے رہی تھی اور اس کا چمکتا ہوا چہرہ دکھ میں پلٹا ہوا تھا میں کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن میری زبان میرا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ وہ بس آنسو بہائے جا رہی تھی۔ تم کون ہو میں نے ہمت کی۔ یقیناً انسان نہیں ہو کوئی چیز جیل بھرتی۔ بد روح ہو سکتی ہو۔ میرے دل میں جوتھا میں نے کہہ دیا اور جواب لینے کے لئے اس کی طرف دیکھنے لگا لیکن اس نے ابھی تک لبوں کو خاموش کیا ہوا تھا۔ ہاں البتہ سسکاریوں کی آواز تیز ہو گئی تھی وہ بلک پڑی تھی۔ بولو مجھے کس بات کی تم نے رادی ہے۔

اس نے یہ کہہ کر مجھے سر سے پاؤں تک ہلا کر رکھ کر کیا۔ کیا مطلب ہے تمہارا میں کچھ سمجھا نہیں ہوں۔ میری اس بات پر اس نے گہری نظروں سے مجھے دیکھا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک اٹھائی تھی جیسے اس کو مجھ سے ایسے جواب کی توقع نہ تھی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی میں جانتی تھی کہ تم ایسا ہی جواب دو گے قاتل قتل کر کے مانتا ہے قاتل ہے کبھی بھی نہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے اس نے میری طرف گہرا نظروں سے دیکھا میں کچھ سمجھا نہیں ہوں تم کیا پانتی ہو۔ وہی جو آپ سن رہے ہیں۔ میں آج تک یہ جان نہ سکی ہوں کہ میرا تصور کیا تھا مجھے کس بات کی سزا دی ہوئی ہے آپ نے کیوں مجھے شادی کا یہ سرخ جوڑا پہنا کر کیوں چھوڑ کر چلے گئے تھے کیوں مجھے انتظار گئے تھے دیکھو میں آج بھی اسی روپ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ اس کی باتیں سن کر میں حیران ہو رہا تھا۔ وہ کیسی باتیں کر رہی تھی میں حیران ہو رہا تھا۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا۔ یہ سب آپ کیا کہہ رہی ہیں میں تمہاری کسی بھی بات کو سمجھ نہیں پایا ہوں کیسی بیوی کیسی۔ انا۔ میری بات سن کر اس نے ایک سرد آہ بھری اور بولی۔ دیکھو شاہد جان اب مذاق نہ کرو اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں تمہارا مذاق برداشت کر سکوں بہت تلاش کیا میں تمہیں کہاں کہاں نہیں لگی میں کہاں کہاں میں نے تم کو نہیں ڈھونڈا اور طے بھی تو یہ کیسا مذاق شروع کر دیا ہے۔ دیکھو تم جو کوئی بھی ہو نہ تو میں تم کو جانتا ہوں اور نہ ہی تمہاری اس کہانی پر یقین کر سکتا ہوں کہ میں نے تم سے شادی کر رکھی ہوئی ہے۔ میری بات سن کر اس نے ایک مرتبہ پھر گہری سانس لی اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔ وہ سسکاریوں کے ساتھ رونے لگی جان ایسا نہیں کہتے پورے تین سال سے میں تم کو تلاش کرتی رہی ہوں اب جب طے ہو تو پلیز مجھ سے اب ایسا مذاق نہ کرنا۔ آؤ میرے ساتھ دیکھو میں نے وہی مسہری اسی طرح سجا کر رکھی ہوئی ہے جیسی تم نے بنائی تھی آج بھی اس مسہری میں میں سوئی نہیں ہوں میں نے دل میں عہد کر لیا تھا کہ جب تک تم کو ڈھونڈ نہ لوں گی اس میں نہیں جاؤں گی میں جانتی ہوں کہ میری وجہ سے تم پر بہت برا ظلم ہوا تھا لیکن دیکھو میں بھی تو چھپ نہیں بنی تھی میں نے بھی تو ان خالوں کا مقابلہ کیا تھا۔ ان لوگوں نے مجھے اپنی قید میں بند کر دیا تھا اور پھر ایک دن میں ان کی قید سے بھاگ کھڑی ہوئی اور تمہاری تلاش میں نکل پڑی اور دیکھو میں نے تم کو تلاش کر لیا ہے اب آؤ میرے ساتھ اب ہمیں کوئی بھی خطرہ نہیں ہے سب کچھ ختم ہو گیا ہے کوئی بھی ہمارا دشمن نہیں رہا ہے ایک ایک کر کے سب ہی اپنے انجام کو پہنچتے چلے گئے۔ میں بہت غور سے اس کی کہانی سن رہا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ میں وہ نہیں ہوں جو وہ مجھے سمجھ رہی ہے میں نے کہا۔

دیکھو۔ میری بات سنو میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے تلاش کر لیا ہے لیکن مابہ تین سال بعد تم اپنے چاہنے والا چہرہ بھول چکی ہو میں وہ نہیں ہوں جو تم بھرتی ہوں میں کوئی اور ہوں۔ تمہاری تلاش غلط موڑ پر ختم ہوئی ہے بلکہ یوں کہہ لو کہ

تمہاری تلاش ابھی نہیں ہوئی ہے تم اپنی تلاش جاری رکھو۔ اور ان تو جوان کو تلاش کرو جس نے تم سے شادی کی تھی جس نے تم سے ہم کرنے پر جی جاتی ہوئی ہے میری بات سن کر وہ بولی جان اب ہمارا منگی قسم کر دو آؤ میرے ساتھ اتنا کہہ کر اس نے اپنا میری طرف بڑھادیا لیکن میں نے کہا نہیں۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا ہوں۔ پلیز شاہد انکار مت کرو میں جانتی ہوں کہ تم کو میرے اپنوں سے خطرہ ہے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو میں تم کو کسی بھی جگہ لے لوں گی پتاؤ آؤ میرے ساتھ۔ میرے دل میں ایک خیال آیا کہ چلو جا کر دیکھ لیتا ہوں کہ یہ مجھے کہاں لے کر جاتی ہے اور میرے ساتھ کیا سیر کرتی ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں چلنے کو تیار ہوں لیکن میں ایک بار پھر کہہ دوں کہ میں وہ نہیں ہوں جو تم سمجھ رہی ہوں میں کوئی اور ہوں۔ تم آؤ مجھے یقین ہے کہ تم کو سب کچھ یاد آ جائے گا جب ایک ایک چیز کو دیکھو گے جو تم نے بنائی تھیں تو سب کچھ یاد آ جائے گا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا میں نے اس کو دوسری باتوں میں لگا دیا اور کہا۔

دیکھو جس کو میں، چاہتا تھا وہ قبر میں جا بیٹھی ہے رات اچھی بھلا سوئی تھی لیکن جب میں نے اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی اس کے بالوں کو اس کی موت کا پھندا بنایا گیا تھا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ بالوں کے پھندے سے نہیں مری ہے بلکہ اس کو کسی زہریلے ناگ نے ڈس لیا تھا اس کی گردن پر دو سوراخ تھے جو سانپ کے ڈسنے کے تھے۔ میری بات سن کر وہ بولی اس کو کسی بھی زہریلے سانپ نے نہیں ڈسا تھا اس کو میں نے مارا تھا اور اس کے بالوں کے پھندے سے مارا ہے ک۔ لگ۔ کیا۔ میں نے لرزتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ ہاں شاہد میں، نے اسے مارا تھا میں نے اسے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تھا اور میں جان گئی تھی کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے شدید محبت اور علامتیں کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ وہ تو کیا کوئی بھی تمہارے قریب ہو۔ ادشت میں نے اپنا سر پکڑ لیا تم نے یہ کیا کر دیا۔ کم از کم مجھ سے پوچھ لیتی۔ کہ میں وہ ہوں بھی یا نہیں۔ شاہد تم وہی ہو میری جان۔ میں تمہاری صورت کو کیسے بھول سکتی ہوں بھلا کوئی بھی مجھ کو اپنے محبوب کا چہرہ بھول سکتی ہے میں کئی دنوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور مختلف طریقوں سے اسے روک بھی رہی تھی لیکن اس نے میری ایک نہ مانی تھی وہ شہنا۔ قریب ہوئی جا رہی تھی اور میں جان رہی تھی کہ تم بھی اس کی طرف مائل ہوتے جا رہے اس کی جان لینا میرے لیانا۔ اور ہو گیا تھا اور میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی خوشیوں کے لیے کیا ہے تین سال بعد تم نے بھی تو کسی اور کے ساتھ اور یہ سب مجھ سے کیسے برداشت ہو سکتا تھا۔ اس کی باتیں سن کر مجھے اس کو کرپیدنے کا موقع مل گیا۔ میں نے کہا تمہارا نام کیا ہے وہ بولی پلیز شاہد چھوڑو اب یہ مذاق میں نے کہا نہیں یہ مذاق نہیں ہے مجھے تمہارے نام کا بھی معلوم نہیں ہے میری بات سن کر اس نے چلتے چلتے مجھے گہری نظروں سے دیکھا اور بولی شاہد انا یہ ہے اور تم مجھے لکھی کہا کرتے تھے۔ ہاں تو نیکی میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مجھوت نہ بولنا جو بھی کہنا چاہو میری بات سن کر وہ بولی ہاں ہاں مجھ کو پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا۔ جس طلسمی محل میں تم داخل ہوئی تھی اس محل میں کوئی بھی ایسی طاقت داخل نہیں ہو سکتی ہے جو بھی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اس کو ہی آگ لگ جاتی ہے تمہارے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جس نے نہ تو تمہیں محل میں داخل ہونے سے روکا اور نہ ہی تم کو آگ نے جلایا میری بات سن کر وہ تھوڑا سا مسکرائی اور بولی یہ طلسمی محل ہوتا کیسے ہے اس کی بات سن کر میں اچھل پڑا اور پھر کچھ سنبھلا اور کھلے محل وہ ہوتا ہے جس کے خاروں طرف کوئی بھی جا کر اسے غلام کر لیا ہے جس طرح شیخ نے اپنے محل کے گرد گھینپنا ہوا تھا۔ اودہ تو وہ طلسمی محل تھا میں نے بھی آج طلسمی محل دیکھ لیا ہے لیکن اس نے مجھے کیوں نہیں جلایا یہ جواب تو شیخ ہی دے سکتی تھی میں تو نہیں دے سکتی ہوں میں تو آسانی سے آئی جاتی تھی مجھے کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ میں تو اسے عام گھروں کی طرح ایک گھر ہی سمجھتی رہی تھی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ طلسمی محل ہے تو شاید میں خوف سے اس کے اندر نہ جاتی۔ اس کی ان باتوں نے مجھے مزہ حیران کر دیا اور ساتھ لاجواب بھی کیونکہ واقعی یہ بات تو شیخ ہی بتا سکتی تھی کہ اس کو آگ کیوں نہ لگی

تھی۔ حالانکہ اس نے واضح کہا تھا کہ اس گھر میں کوئی بھی آ سنبی طاقت نہیں آ سکتی تھی اس کا مطلب تھا کہ اس کے اندر کوئی ایسی طاقت نہ رہے جس کے ذریعے یہ گھر میں باحفاظت جاتی تھی اور وہاں آتی تھی صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس نے اس کو لے بھی لیا تھا حالانکہ اسکی حفاظت کے لیے جنات مقرر ہوتے تھے۔

جب وہ سوئی تھی تو دو جنات اس کے کمرے میں موجود اس کی حفاظت کرتے تھے اس کے باوجود بھی اس نے اس کو قتل کر دیا میں اس کے بارے میں گہرائی سے سوچتا ہوا جا رہا تھا۔ تاہم مجھے بہت حیرت ہو رہی ہے کہ تم نے اس کو نہ صرف قتل کیا ہے بلکہ خود بھی زندہ بچی ہو شاید کیا ہو گیا ہے تم کو کیوں سب کچھ بھول گئے ہو تم اچھی طرح جانتے بھی ہو کہ مجھے جن جھوٹوں چڑیلوں سے نہ تو خوف آتا ہے اور نہ ہی کوئی جادوگر مجھے اپنی قید میں کر سکتا ہے تم تو میرے بارے میں ایک ایک بات جانتے ہو اس کے باوجود بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اوہ سوری میں نے جان بوجھ کر کہا اور کہا میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا تھا جس نے مجھے میرا ماضی مجھے بھلا دیا ہے یوں مجھ کو کہ میں کوئی ایسی زندگی جی رہا ہوں جس میں میرا ماضی نہیں ہے میں تو یوں مجھ رہا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبالا ہے خود کو آ سنبی طاقتوں میں دیکھتا ہے بھی ماروتی کے ساتھ تو کبھی شمع کے ساتھ۔

ماروتی کو تم نہیں جانتی ہو وہ بہت طاقت والی ہے اور میری سب سے بڑی دشمن ہو تم مجھے اس سے تو چھڑا کر لے جا رہی ہو لیکن ماروتی سے چھڑا کر نہیں لے جا سکتی ہو وہ بہت بڑی طاقت والی ہے شمع ایک انسان تھی اپنا وجود بھی جس کو اذیت بھی دی جا سکتی تھی اور موت بھی دی جا سکتی تھی لیکن ماروتی پہلے ہی مری ہوئی لڑکی ہے اس کا کوئی بھی جسم نہیں ہے جو جسم اس کے پاس ہے وہ بھی ایسا ہے کہ چاہے تو غائب ہو جائے چاہے تو ہواؤں میں اڑنے لگے وہ سب کچھ آ سکتی ہے۔ میری بات سن کر اس نے ایک مرتبہ پھر میری طرف گہری نظروں سے دیکھا اور بولی شاید تم کیوں ان لوگوں سے خوفزدہ ہو ہو تمہارا اب کچھ بھی نہیں بکا زکریٰ ہیں میں ان سے منٹ لوں گی ان کی ساری طاقتیں میرے سامنے بیکار ہیں میں چاہوں تو اس کو کبھی قتل کر سکتی ہوں جس طرح شمع کو کیا ہے اس کا کوئی جسم ہے یا نہیں ہے میں اس کو اذیت بھی دے سکتی ہوں مجھے حیرت ہے یہ سوری ہے کہ تم تو سب کچھ ہی بھول چلے ہو یہ بھی بھول چلے ہو کہ ہم نے پسند کی شادی کی تھی اور شادی کی پہلی رات نام کو غائب کر دیا کیا تھا یوں مجھے پسند کی شادی کے بعد ہم اب ملے ہیں میں تو چاہتی تھی کہ مجھے دیکھتے ہو تو دیوالی کی طرح میرے لیے پاگل ہو جاؤ گے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے تم نے میرے لیے پاگل کہا ہوتا ہے تم تو مجھے بھول ہی گئے ہو اور نہ صرف مجھے بھول گئے ہو بلکہ ماضی کی تمام یادیں بھی بھول گئے ہو یہ بھی بھول گئے ہو کہ تم راتوں کی تباہیوں میں مجھے ملنے آیا کرتے تھے اور پوری رات میرے ساتھ بیٹھتے رہتے تھے تم شاید وہ کنواں بھی بھول گئے ہو جہاں ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ راتیں گزارا کرتے تھے تمام رات باتوں میں بیت جاتی تھی اور تم سوچے ہی میں تم کو چلے جانے کو کہہ دیتی تھی اور تم مکر کر چلے جاتے تھے اس کی باتیں سن کر میں نے کہا ہل میں سب کچھ بھول چکا ہے کچھ بھی یاد نہیں ہے نہ کنواں اور نہ تم۔ میں جان بوجھ کر اداکاری کر رہا تھا میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے اس کے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جس کی وجہ سے وہ کسی بھی نہیں ڈر رہی تھی نہ شمع سے اور نہ ہی ماروتی سے اس نے سب چیزیں میں جانا چاہتا تھا۔ ہم دونوں چلتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ باتیں بھی کرتے جا رہے تھے وہ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے مجھے ایک آبادی میں لے گئی یہ آبادی شہر کا ایک حصہ تھی اور پھر ایک مکان کے سامنے جا کر وہ رگ کی یاد کر جان یہ وہ مکان ہے جو تم نے مجھے لے کر دیا تھا تم نے کہا تھا کہ اس مکان میں ہم ایک ایسی زندگی جییں گے جس میں پیار ہی پیار ہوگا۔ جس میں چاہیں ہوں گی میں ہوں گا لیکن کچھ بھی نہ ہوا زمانے نے ہم کو جدا کر دیا اور اب جا بجا کیا کہ ہم دوبارہ اب ملے ہیں ایسے پچھڑے کے پچھڑے سال ہا سال بیت گئے۔ میں نے مکان کو ایک گہری نظر سے دیکھا بہت سی اچھا مکان تھا مجھے بہت پسند آیا۔ اس مکان کی خوبصورتی ظاہر کر رہی تھی کہ اس کو اچھی اور خوبصورت

چیزوں سے کال لگا تھا اس نے دروازہ کھول دیا اور بولی۔
ہاں! وہاں میں آج میں بہت خوش ہوں کہ تم میرے پاس لوٹ آئے ہو اس کی بات سن کر میں سوچنے لگا کہ اس کو اپنے گھر پر۔ واقعی بہت پیار تھا بلکہ دیوانگی کی حد تک پیار تھا مجھے دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر ہلکے ساں کے رنگ نظر آئے تھے اس کی خوشی کی انتہا نہ تھی اور یہی اس کے سچے پیار کی علامت تھی لیکن مجھے دکھ بھی ہو رہا تھا کہ اس نے مجھے ٹاپا میں بہت بڑی غلطی کر دی ہے اور مجھ سوچ آئی کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی شکل مجھ سے ملتی جلتی ہو ہاں شاید ایسا ہی تھا۔ وہ میری شکل دیکھ کر دھوکہ تو کھا رہی تھی لیکن میرا عکس اس کے سامنے تھا وہ جو بھی کچھ کر رہی تھی ٹھیک کر رہی تھی اور وہ کچھ میں کہہ رہا تھا غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ ہم جنم ہوتے ہوئے ایک کرے کی طرف چل دیے جو نبی اس نے دروازہ کھولا تو میری حیرتوں کی انتہا نہ رہی اندر نہ صرف خوبصورت مسہری تھی ہوئی تھی بلکہ گلاب کے تازہ پھولوں کی چٹائیں بھی مسہری ہوئی تھیں اور انکی خوشبو سے کمرہ مہک رہا تھا۔

اس۔ بیوں پر مسکراہٹ تھی بولی جان دیکھا میں نے تمہارے کمرے میں ویسے ہی سنوار رکھا ہے جیسے تم چھوڑ کر گئے تھے یہ دیکھو اس نے ایک طرف بڑھتے ہوئے بیڈ کی ایک ٹیبل کو ہاتھ رکھتے ہوئے کہا یہ ٹیبل تم نے اس لیے رکھی تھی کہ رات کو پچھلے گھر کے حکمران کو لکھنے کا بہت شوق تھا میں۔ جن جھوٹوں کے بارے میں تم لکھنا چاہتے تھے تم چاہتے تھے کہ تم کچھ ایسا لکھو جس میں زندگی کی سچائی ہو اور جو پڑھنے والے پڑھتے ہی رہ جائیں۔ وہ بولی جارہی تھی اور میں حیرت میں ڈوبا ہوا اس کی دیوانگی پر عکس کر رہا تھا کاش میں ہی اس کا پچا پیار ہوتا کاش میں ہی وہ شخص ہوتا جس کی تلاش میں اس نے تین سال کنواں دیے۔ دل کو ایک ٹیس سی لگی۔ لیکن کیا کر سکتا تھا حالانکہ اس سے مجھ کو نہ کرنا تھا مجھے وہی کچھ بننا تھا جو وہ چاہتی تھی میں اس کا اب دل نہیں توڑنا چاہتا تھا میں نے کہا ہاں شاید مجھے کچھ یاد آنے لگے میری اس بات پر وہ چپک سی گئی اور بولی واقعی جان۔ اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا تھا اور وہ تیزی سے ایک طرف بھاگی اور جا کر اس نے سیف کھول دی اور کچھ نکالنے لگی میں اسے ہی دیکھ رہا تھا میں سب کچھ بھول گیا تھا کہ میں اس کی حقیقت معلوم کرنے آیا ہوں اس نے سیف میں سے کچھ نکالا اور میرے پاس آئی بولی دیکھو جان یہ دیکھو اس میں تمہاری اور میری زندگی کا ایک ایک پل محفوظ ہے اتنا کہہ کر اس نے وہ ڈائری میری طرف بڑھا دی میں نے جو نبی ڈائری کھولی تو میرے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکلتی۔ پہلے ہی صفحے پر میری تصویر لگی ہوئی تھی مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ میں ہوں اور میں بھی تصویر کو اور بھی لکھا۔ اس کی مسکراتی ہوئی نظریں مجھ پر پڑی ہوئی تھیں پھر میں جو بھی ورق الٹا اسی میں میں اور کیا یاد ہوتے تھے مختلف پوز اور مختلف رنگ کے کپڑوں میں تصاویر تھیں اور سب سے بڑھ کر میری تصویروں میں وہی سوت تھے جو میں اکثر پہنتا کرتا تھا جو اس بات کا مجھے یقین دلاد رہی تھیں کہ یہ کوئی اور نہیں ہے میں ہوں ہاں میں ہوں۔ میں بار بار ان تصاویر کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے ہی دیکھ کر جاری تھی لیکن مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ حقیقت ہے تو میں ہی ہوں میں نے کہا تو وہ بولی ہاں جان یہ تم ہو اور تمہارے ساتھ میں ہوں اب تم کو یقیناً سب کچھ یاد آ گا ہو گا یہ بھی یاد آ گیا ہو گا کہ کچھ تم نے لے کر دیا تھا۔ یہاں کی ہر چیز تمہاری بنائی ہوئی ہے تم جانتے تھے کہ تم مجھے سی سے باتیں نہیں جانتے دیا کرتے تھے تم چاہتے تھے کہ تم ہی صرف مجھے دیکھو کوئی بھی مجھے نہ دیکھے اور میں بھی یہی چاہتی تھی کہ اس بھی تمہارے علاوہ کسی کو اپنا آپ نہ دکھاؤں اس لیے گھر کے اندر ہی چھپی رہتی تھی۔ بہت اچھا لگتا تھا اب ہم آئے تھے اور پھر ہم پوری رات بھر ہم دونوں کنواں کے پاس بیٹھے رہے اور پیار بھری باتیں کرتے رہے تھے اس کی باتیں سن کر میں نے کہا کہ وہ کنواں کہاں ہے۔ میری بات سن کر وہ بولی وہ جان۔ پھر ساتھ ہی بولی آؤ میں دیکھا ہوں تم کو اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل پڑی اور میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کا رخ شہر سے باہر ایک طرف تھا اور یہ راستہ بھی کچھ تھکے ہو ایک ویرانے کی طرف لے جا رہا تھا۔ وہ مسلسل چلتی جا رہی تھی اور میں بھی اس

کے پیچھے چلنا جا رہا تھا مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے کیا وہ سب کچھ سچ ہے میں اس کو جتنا بھی نہیں سکتا تھا، یہ وہی تصویروں میں تھا اور یہ تصویریں انہی کپڑوں میں تھیں جو میں پہنا کرتا تھا میرے لیے بہت حیرت کی بات تھی جو کچھ ہو رہا تھا میری سمجھ سے بالاتر تھا لیکن اب میں اس مسئلہ کی تہ تک پہنچنا چاہتا تھا کہ میں اس کے ساتھ کب اور کیسے رہا تھا وہ مجھے ایک پرانے کنویں کے پاس لگی یہ ہے کنواں ہے۔

جان بی ہم دونوں کے پیار کی نشانی ہے یہ تم وہاں بیٹھا کرتے تھے اس نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا جو کنویں کے کچھ دور پر آجوا تھا اور میں تمہارے ساتھ بیٹھا کرتی تھی نیچے زمین پر اور پھر پتھر نہیں چلتا تھا اور رات بیت جاتی تھی اس نے ہر بات بتاتے ہوئے کہا تو میں نے کہا نا سیکھ میری جان میں واقعی سب کچھ بھولی چکا ہوں لیکن اب آہستہ آہستہ سب کچھ یاد آئے لگتا ہے یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے بس تم مجھے بتاتی جاؤ مجھے اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں جان کر بہت ہی اچھا لگ رہا ہے ہاں بتاؤ تم مجھ کو اور میں تم کو کیسے ملا تھا اور پھر تمہارے سب دشمن کیسے بن گئے تھے انہوں نے مجھے کیونکر غائب کیا تھا۔

میری ما۔ سن کر اس نے ایک سرد آہ بھری اور بولی جان کیا کیا بتاؤں سب کچھ تو بتا چکی ہوں کہ کوئی بھی دونوں کے ملاپ انہیں نہیں سمجھتا تھا ہم دونوں ہی تھے جو ایک دوسرے کو اپنانا چاہتے تھے اور پھر ہم نے ایسا ہی کر لیا تھا دونوں گھر سے الگ گئے تم نے مجھے اپنے گھر میں جگہ دے دی اور پھر ہم نے نکاح کر لیا تم نے گھر کو ایک دلن کی طرح سجایا تھا لیکن تم بات نہیں جانتے تھے کہ میرے اپنے ہم دونوں کے دشمن ہیں شام ہوتے ہی انہوں نے تم کو انھوا اور پھر اب ملے ہیں اس نے گہری سانس لینے ہوئے کہا۔ جان ہم کو اب کوئی بھی جدا کرنے والا نہیں ہے جو کام ہو گیا ہے ہو گیا تب اب ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں نے کہا وہ تو بات ٹھیک ہے لیکن میں جانتا ہی تھا کہ تم کو سائیکو چیلوں جن بھوتوں سے ڈرتی نہیں لگتا ہے اور پھر تم اگر ایک انسان ہو تو تم کو میں نے اپنے محل میں غائب ہوتے ہو دیکھا تھا اور پھر اس محل میں کوئی بھی نہیں جاسکتا تھا تم چلی گئی۔ میری اس بات پر وہ بولی جان ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہاں لیکن اتنا ہنادوں کہ یہ جو جن بھوت چڑیلیں ہیں یہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی ہیں بلکہ یوں کہہ لو کہ یہ سب مجھ سے ڈرتی ہیں جہاں میں ہوتی ہوں یہ وہاں جانے سے ڈرتی ہیں یہ سب مجھے انہی طرح جانتی ہیں کہ میں کیا چیز ہوں میرے اندر کان، طاقتیں ہیں میں کیا کچھ کر سکتی ہوں۔ اس کی باتیں سن کر مجھے کچھ حوصلہ سا ہوا کیونکہ میں یہ سب تو سنا چاہتا تھا۔ جو اس نے بتایا تھا میں نے کہا اس کا مطلب ہے تم جاؤ گرنی تھی۔ میری اس بات پر وہ ہنس دی اور ایسا ہی سمجھ لو کہ یہ اہا جانی کے پاس طلسمی طاقتوں کا ایک خزانہ تھا جو مرتے ہوئے وہ مجھے دے گئے تھے ان کا کہنا تھا جینی ہم نے ہمیشہ تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن ہم جان گئے ہیں کہ تم نے اس سے شادی کی ہوئی ہے اور تم دونوں ایک دوسرے کے لیے جائز ہو چکے ہیں تمہارے ساتھ کئے گئے ظلم کو ہم واپس تو نہیں لاسکتے ہیں لیکن اس کے بدلے میں تم کو ایک طاقتیں دے دیتے ہیں کہ تم کسی سے بھی مات نہیں کھاسکو گی۔ اور پھر انہوں نے مجھے وہ طاقتوں کا وہ خزانہ دے دیا جو اب بھی میرے پاس ہے اور اس وقت تک رہے گا جب تک میں اس کو اپنے پاس رکھنا چاہوں گی۔ اگر باتیں سن کر میں نے ایک گہرا سون لیو کیونکہ میں جان گیا تھا کہ وہ عام لڑکی نہیں ہے اس کے پاس ضرور ایسا کچھ ہے وجہ سے اس کو اس نے نہ جایا تھا اور پھر ایک طاقت والی لڑکی کو اس نے قتل بھی کیا تھا شام طاقت میں کم تھی لیکن اس باتوں و مات لگتی تھی میں نے کہا نا سیکھ میری جان میرے اوپر ایک خطرہ منڈا رہا ہے میں خود بھی نہیں جانتی ہوں اس کو مجھ سے کیا نئی ہے میں نے اس کا کیا بازو اہا ہے وہ مجھے کئی مرتبہ اپنی قید میں کر چکی ہے اور حد سے بڑھ کر سزا میں دیتی رہی ہے بس مجھے اس سے خوف آتا ہے۔

میری بات سن کر وہ بولی جان اب کسی سے بھی ڈرنے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے اور ایسا سوچنا بھی مت کر

تم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا میں ہوں ناں تمہارے ساتھ بہت مشکل سے میں نے تمہیں ڈھونڈا ہے دنیا کی ہر کھر پر مٹی ہوں کوئی بھی جگہ ایسی نہ تھی جہاں میں نے تم کو تلاش نہیں کیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی تم کو تلاش نہ کر پائی تھی لیکن میں نے بہت سے ہاری تمہیں تلاش کرتی رہی میں بہت باری بھی کیے تمہارے ساتھ ہی تو میری زندگی بڑی بولی تھی تمہیں حاصل کرنا میری زندگی کا مقصد تھا اور میں اس مقصد کو پورا کرنا چاہتی تھی جو ہو گیا اب کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایسا سوچنا بھی مت آؤ اب گھر چلیں اتنا کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا جو میں نے قہام لیا میں نے محسوس کیا کہ اس کا ہاتھ بہت گرم تھا یوں جیسے جلتی ہوئی آگ۔ اف بہت گرمی ہے تمہارے اندر میں نے مذاق میں لیکن بات کہہ دی۔

میری بات سن کر اس نے ایک قبہ تھپہ لگایا اور ہستے ہوئے بولی میرے اندر آگ ہے۔ ہاں جانتا ہوں کہ تم آگ سے بنی ہوئی ہو اور میں مٹی سے میری اس بات سے وہ سمجھ ہی گئی اور بولی جان چڑو کی بات کہہ دی جس سے تم کو میں روکتی تھی یا میں آگ سے بنی ہوئی نہیں ہوں تمہاری طرح ہوں اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم مجھ سے میری زندگی کے بارے میں کوئی بھی سوال نہیں کرو گے تم نے اس بات کو وعدہ بھی کیا تھا کہ تم ایسا کوئی بھی سوال نہیں کرو گے جو ہم دونوں کی جدائی کا سبب بن جائے اور پھر تم نے آج پھر وہی سوال کر دیا ہے دیکھو ہم جو بھی ہیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں ایک دوسرے کا پیار ہیں ایک دوسرے کے بنائیں رہ سکتے ہیں پھر ایسے سوال کرنے کا کوئی فائدہ۔ اوہ جان میں نے تو ایسے ہی تمہارا ہاتھ پڑا تو گرم لگا تو کہہ دیا رو میں جانتا ہوں کہ میں نے تم سے کیا کیا وعدے ہوئے ہیں۔ میری اس بات پر اس نے سون سا سانس لیا۔ اور گھر کی طرف چلنے لگے راستے بھر میں ہم دوسری باتوں میں لگے وہ لیکن ایسی کوئی بھی بات نہ کی جس سے وہ ناراض ہو جاتی۔



مجھے اس کے قبہ تھپوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی اور میں نے پہچان لیا تھا کہ وہ ماروتی ہے وہ کوئی خوفناک سامنے کی مانند میرے ارد گرد منڈلا رہی تھی۔ کیا لینے آئی ہو۔ میں نے اس کی موجودگی کا احساس پاتے ہوئے کہا۔ تمہیں لینے آئی ہوں مجھے تمہاری ضرورت آن پڑی ہے آج وہ رات ہے جس رات کے لیے مجھے تمہاری ضرورت ہے میں جو ایک عرصہ سے تمہارے ارد گرد رہ رہی ہوں وہ دن آگیا ہے انھو دیر نہ کرو جلدی کرو۔ ماروتی تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے تم نہیں جانتی ہو کہ اگر تمہاری موجودگی کا احساس نا سیکھ کو ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی کی یہ آخری گھنٹاں ہوں اس سے قبل کہ وہ آجائے تم چلی جاؤ مجھ نے تو تمہارے ساتھ جانا ہے اور نہ ہی تم ایسا کبھی سوچنا۔ میری بات سن کر وہ بولی دیکھو شاہد میں جانتی ہوں کہ اس کے روپ میں ایک بہت بڑی طاقت تمہارے پاس ہے لیکن آج کی رات جہاں اس کے لیے اہم ہے وہاں میرے لیے بھی اہم ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ آج نہیں آئے گی اور ابھی نہیں سکتی ہے وہ تم سے بھوت بول کر مٹی ہے جانتے ہو وہ کوئی ہے نہیں جانتے ہو لیکن میں جانتی ہوں وہ انسان نہیں ہے اور نہ کوئی جن بھوت چڑیل وغیرہ ہے وہ ناگن ہے۔

کیا کیا۔ اس کی بات سن کر میں سر سے پاؤں تک اچھلا ایک کرنٹ سا مجھے لگا۔ ہاں وہ ناگن ہے ناگن سے انسانی روپ میں آئی ہے وہ ناگن ہی کا شکار ہے وہ جاتی ہے کہ تم ہی وہ ہو جو اس کا پیار تھے جس سے اس کی شادی ہوئی تھی اگر اس کو اصل حیثیت کا علم ہو گیا کہ تم وہ نہیں ہو جو وہ سمجھتی ہے تو وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا اس کا زہر تمہاری رگوں میں اتر رہا ہوگا شام کی موت بھی اس کے زہر سے ہوئی تھی تم نے اس کی گردن میں اس کے دانتوں کے دوسرا رخ دیکھے تھے۔ لیکن تم پھر بھی اس کو سمجھ نہ سکے آج وہ پہاڑوں میں لگی ہوئی ہوئی اپنے ناگ دیوتا کے پاس وہ اکیلے نہیں گئی ہے ہزاروں سانپ ناک گئے ہوئے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کو معلوم ہو جائے کہ تم وہ نہیں ہو جو وہ سمجھ رہی ہے اس کے

بعد تمہارا کیا حال ہوگا میں پھنستی ہوں تمہاری موت ہوگی بس عبرتناک موت۔ دیکھو شاید یہ بات بھی سچ ہے کہ میں تم سے بہت پیار کرتی چلی آئی ہوں لیکن میری کچھ مجبوریوں ہیں جو مجھے تمہارے قریب نہیں آنے دے رہی ہیں میری زندگی کو تم جانتے ہو کہ میں کس طرح جکڑی ہوئی ہوں میں آزاد زندگی نہیں گزار رہی ہوں میری زندگی کو کوئی استعمال کر رہا ہے مجھے کوئی استعمال کر رہا ہے اور وہ کون ہے میں خود بھی نہیں جانتی ہوں اتنا جانتی ہوں کہ مجھے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اور میں اس کی آواز سننے ہی جکڑی چلی جاتی ہوں اور ایک ریوٹ کی طرح وہ سب کرنے لگ جاتی ہوں جو وہ مجھے کہتا ہے اسی نے مجھے تنہا راجہ دکھایا تھا کہ اس نو جوان کو پکڑ کر لاؤ یہ نو جوان ہمارے بہت کام ہے میں تمہیں پکڑنے کے لیے چلی گئی لیکن تم کو دیکھ کر میں نے اپنا ارادہ بدل لیا میں نہیں چاہتی تھی کہ تم اس کا شکار بن جاؤ لیکن وہ بونا جو اس کا خاص سامی ہے اس نے میرے دل کو جان لیا اور پھر اس نے مجھے سمجھایا کہ میں غلط کر رہی ہوں اگر میں نے تم کو نہ پکڑا تو ایک ایسی زندگی سے دوچار ہو جاؤں گی جو میرے لیے کسی بھی عذاب سے کم نہ ہوگی تب میں نے تم کو اپنے ساتھ ملا لیا اور میرا ساتھ اس بونے نے دیا اس نے تمہیں اپنی طاقت سے بے ہوش کر لیا اور پھر تم کو میں نے گئی۔ اور آج پھر مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں لے کر جاؤں اور ایسا کرنا میرے لیے بہت ضروری ہے۔ شاید وہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہے گا اگر کہے گا تو اتنا ہی کہے گا کہ تم اس کا ساتھ دو وہ کچھ کرو جو وہ چاہتا ہے اور میرے خیال میں اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے چلو انھو آؤ میرے ساتھ میں تم کو بھی نقصان نہیں ہونے دوں گی۔

اس کی باتیں سن کر میں سکتی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا کیونکہ محسوس تو میں پہلے ہی دن سے کرتا چلا آ رہا تھا کہ وہ مجھ سے پیار کرتی ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کر سکتی ہے آج اس نے بتا دیا تھا کہ وہ مجبور تھی اور اس نے اپنے دل کا حال بھی بتا دیا تھا اور سب سے بڑھ کر اس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ میں جس کے ساتھ رہ رہا ہوں وہ انسان نہیں ہے اور نہ ہی کوئی چیز ہے وہ ناگن ہے ایک زہریلی ناگن میں ایک ناگن کے ساتھ رہ رہا تھا یہ سوچ کر میں کانپ رہا تھا میں نے کہا دیکھو ماروٹی میں بہتا ہوں کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اور ہو سکتا ہے کہ میرے دل کے کسی کو نے میں بھی تمہارے لیے پیار ہو لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا ہوں وہ جو کوئی بھی ہے اسے جا کر کہہ دو کہ میں تم کو ملانے نہیں ہوں مجھے ابھی ناگن کو دیکھنا ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اسکے دل میں میرے لیے پیار ہے یا میرے لیے کوئی خطرہ بن سکتی ہے لیکن یقین جانوں مجھے کہ میں نہیں ہو رہا ہے کہ وہ ناگن ہے کیونکہ کئی دنوں سے میں اس کیساتھ رہ رہا ہوں اس نے ایک دن بھی یہ بات ظاہر نہیں کی۔ اے دی کہ وہ ناگن ہے میری بات سن کر وہ بولی ہاں شاید وہ ناگن ہے اور میں تم کو دیکھا سکتی ہوں کہ وہ اس وقت پہاڑوں میں موجود ہے جہاں ناگ دیوتا اپنا دربار لگائے ہوئے بیٹھا ہے وہاں تمہیں ہر طرف سانپ ہی سانپ دکھائی دے گا میں اس کی زندگی کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور میری یہ بات جھوٹ نہیں ہے میں تمہیں دکھاسکتی ہوں۔

ہاں میں تمہارے ساتھ جا کر دیکھنا چاہتا ہوں اپنے دل کو تسلی دینا چاہتا ہوں۔ وہ بولی ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو میں تمہاری تسلی کر ادیتی ہوں لیکن پھر تم کو میرے ساتھ وہاں سے جانا ہوگا میں نے کہا ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گا لیکن ایک وعدہ تم بھی کرو کہ مجھے کوئی بھی نقصان نہیں ہونا چاہیے ہاں شاید میں پاؤں کی کوشش کروں گی کہ تم کو کوئی بھی نقصان نہ ہو اس کی بات سن کر میں اٹھ گیا۔



یہ کہ۔ بازوں کا ایک وسیع سلسلہ تھا جہاں ہر طرف اونچے نیچے پہاڑ تھے اور ہر طرف سانپ رینگ رہے تھے اور ہر کوئی اونچے نیچے کی طرف بڑھ رہا تھا میں ماروٹی کے ساتھ ایک کونے میں کھڑا تھا وہاں مجھے نائیل واضح دیکھا جس نے دیکھا ہی نہ تھی وہ انسانی روپ میں ہی تھی اور اس کے پاس وہ چار لڑکیاں اور لڑکے بھی بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے کوئی بوزھا

بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی ناگ اور ناگن ہیں جو انسانی روپ میں روپ میں بیٹھے ہوئے ہیں تم نے نائیل کو دیکھ لیا ہے ناں اب یقین ہو گیا ہے کہ وہ ناگن ہے زہریلی ناگن تم سے یہ بات اس نے چھپا رکھی ہوگی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر اس کی اصلیت کا تم کو پتہ چل گیا تو تم اس سے نفرت کرنے لگو گے جب بھی تم نے اس سے اس کی اصلیت جاننے کی کوشش کی ہے اس نے ناں نول سے کام لیا ہے لیکن میں نے تم سے کچھ بھی نہیں چھپایا ہے میں نے تم کو واضح بتا دیا ہوا ہے میں ایک بد روح ہوں ایک مری ہوئی لڑکی جس کو کل کر دیا گیا اور پھر جس کی روح کو قبضہ میں کر لیا گیا۔ میری زندگی بہت اذیت میں گزر رہی ہے میری چاہت بھی ادھوری ہی ہے میں کسی کو چاہو نہ سکتی ہوں لیکن اپنا نہیں سکتی ہوں کیونکہ ایک مری ہوئے انسان کو کسی کی طلب نہیں رہتی ہے ہاں اس کی خواہشیں ضرور ہوتی ہیں جو تمہارے لیے میرے دل میں بھی موجود ہیں لیکن میں نے تمہیں حاصل کرنے کی کبھی بھی خواہش نہیں کی ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ ایسی خواہش بیکار ہوگی میں ہر بل تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں ایک سایہ بن کر ایک سوچ بن کر ایک خیال بن کر۔ اس نے ایک سرد سی آہ بھری تو میں نے کہا تم کوئی کیوں کیا گیا تو وہ بولی۔

پیارے مجھے موت کی نیند سلا دیا ہے جسے میں نے چاہا تھا اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کو مجھ سے بھی کوئی خوبصورت لڑکی مل گئی تھی میں اس کے لیے ایک کاغذ بن گئی تھی جس کو نہ وہ گل سکتا تھا نہ باہر نکال سکتا تھا سو اس نے اس کے ایک ہی حل سوچا تھا میری جان لینے کا جس میں وہ با آسانی کامیاب ہو گیا مجھے اس نے قتل کر کے ایک کمرے میں پھینک دیا اور اس دوران ہی میں نے کسی کو اپنی لاش کے پاس موجود پایا جو ہر روز رات کو میرے پاس آتا اور رات بھر کچھ پڑھتا رہتا میں محسوس کرنے لگی تھی کہ میں دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھتی جا رہی ہوں اس کی جکڑ میں پھنستی جا رہی ہوں اور پھر ایک دن میں اس کی قیدی بن کر رہ گئی میں اپنی موت نہ بھولی تھی میں نے اپنے محبوب کو قتل کر دیا اور ساتھ اس لڑکی کو بھی جس کی وجہ سے مجھے موت ملی تھی۔ مجھے سکون مل گیا تھا میں نے ان کی لاشوں کا بہت برا حال کیا تھا ان کو کوچی رہتی تھی اس کے گوشت کو اڈھیرا ڈھیر کر پھینکتی تھی اس کی ہڈیوں کو آگ لگاتی رہتی تھی میں سکون چاہتی تھی جو مجھے اگلی ہڈیوں کو جلا کر مل گیا تھا۔ لیکن میں جانتی تھی کہ میں آزاد نہیں ہوں میں کسی کا قیدی نہیں ہوں کسی بوڑھے انسان کی قید میں کیونکہ اس کی آواز مجھے سنائی دیتی تھی اس کی آواز نو جوان لڑکوں جیسی نہیں تھی بوزھوں جیسی لڑکھرائی ہوئی تھی وہ میرے سامنے نہیں آتا تھا جہاں بھی ہوتا ہے جب کوئی بھی کام اس نے لینا ہوتا ہے میرے جسم پر اس کا ہواؤ پڑھنے لگتا ہے میں دھیرے دھیرے سب کچھ بھوتی ہوں اور پھر کالادھواں مجھے دکھائی دینے لگتا ہے اس کا لے دھوس میں مجھے ایک آواز سنائی دیتی ہے جو میرے لیے ایک حکم ہوتی ہے اس حکم کو ماننا میرے لیے ضروری ہوتا ہے اب بھی مجھے حکم ملا ہے کہ میں تنگو ہار لے کر آؤں اس کو تمہاری ضرورت ہے وہ کچھ کہنا چاہتا ہے کچھ کروانا چاہتا ہے کوئی ایسا کام جو شاید تم ہی کر سکتے ہو اس نے اپنی تمام کہانی سنادی اور میں اس کی کہانی سن کر عجیب سی سوچوں میں کھو گیا تھا میرے سامنے نائیل تھی جس کو اس کی کہانی سننے ہوئے بھول گیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے اب کیا کرنا تھا۔ لیکن اتنا جانتا تھا کہ اس وقت مجھے اس کے ساتھ جانا تھا کہ جان سکوں کہ مجھ سے کیا کام لیا جاتا تھا۔ میں ان لوگوں کا محتاج نہ تھا لیکن ماروٹی کی کہانی نے مجھے اس کا ساتھ دینے کے لیے مجبور کر دیا تھا۔



یہ وہی گھر تھا جہاں اس سے قبل میں آیا تھا پہلے بھی ماروٹی مجھے لے کر آئی تھی اور اب بھی میں اس کے ساتھ آیا تھا یہاں ایک بت تھا پتھر کا مجسمہ۔ اور کچھ انسانی کھوپڑیاں تھیں جس پر دیے جل رہے تھے۔ کمرے میں عجیب سی دھشت چھائی ہوئی تھی یوں لگ رہا تھا یہ کمرہ نہ موت کا گڑھا ہوا ہے نہ ہی اس جیسے کے سامنے کھڑی ہوئی اور میں ان چیزوں کو دیکھنے لگا جو میرے خوف کو ابھار رہی تھیں۔ مجھے دھشت ہونے لگی ایک جی چاہا کہ یہاں سے بھاگ جاؤں

لیکن پھر خیال آیا کہ ایک مرتبہ جان تو سکوں کہ مجھے کس مقصد کے لیے یہاں بلایا گیا ہے میں انہی سوچوں میں گمراہ ہوا تھا کہ ماروٹی نے اپنا رخ بدل کر میری طرف دیکھا میں اس کو دیکھ کر کایا اٹھا اس کی آنکھیں آگ کی مانند جل رہی تھیں اور چہرہ بھی خوفناک حد تک بگڑا ہوا تھا وہ دھیرے دھیرے میری طرف بڑھنے لگی مجھے اس سے خوف آنے لگا ماروٹی ماروٹی میرا ہے اس کا پکارا لیکن اس تک شاید میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی اس وقت اس جڑی چادو گر کا سایہ سوار تھا جس کے قفسے میں وہ تھی میں خوف سے پیچھے ہٹنے لگا اور ساتھ ساتھ اس کو پکارا بھی جانے لگا کہ وہ متھیل جائے۔ شاید مجھے اس کی تہ زہ آواز سنائی دی۔ میں ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا مجھے اس نے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری بی بی دوں۔ کیا کیا۔ میں خوف سے اچھلا۔ اس کا حکم ماننا میری مجبوری ہے مجھے تم کو مل کرنا ہوگا تمہارے خون سے ان بات کو نہلانا ہوگا مجھے اس کا حکم ماننا ہوگا اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میں جانتی ہوں کہ میں بھی زندہ نہ بچ سکوں اور مجھے پہلے جیسی اذیت بھری زندگی جی پڑتا ہے گا اور میں کبھی بھی زندگی نہیں جی سکتی۔

نہیں ماروٹی نہیں میں تم کو ایسا نہیں کرنے دوں گا تم نے کہا تھا کہ تم مجھے کچھ بھی نہیں ہونے دو گی اور اب۔۔۔ نہیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ شاید ایسا ہی ہوگا میں یا تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں اب وہ کچھ ہی ہوگا جو اس نے کہہ دیا ہے اتنا کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ لہرایا اور ساتھ ہی اسکے ہاتھ میں ایک تیز دھار فنجر آگیا اس کی چمک دیکھ کر میں خوف سے بھج گیا۔ وہ دھیرے دھیرے میری طرف بڑھنے لگی میں نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا جو بند تھا یہ بند کیسے ہو گیا تھا میں پریشان ہو گیا کیونکہ کچھ دیر تک یہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے دیوار سے ہٹ کر دروازے کی طرف ہوا تا کہ دروازے کو کھول کر باہر بھاگ سکوں لیکن شاید یہ میری سوچ تھی میں دروازے کو کھولنے میں بری طرح ناکام رہا تھا اس کو قفل لگا ہوا تھا۔ ایسا قفل جو شاید کسی چابی سے بھی نہ کھل سکتا تھا۔ ماروٹی چہرے پر دشت جاتے ہوئی میری طرف بڑھتی آ رہی تھی دیکھو ماروٹی ہوش میں آؤں شاید ہوں تمہارا پیار۔ میں نے ڈری ہوئی آواز میں کہا تو اس کے منہ سے قہقہوں کا سلسلہ ابھرے لگا میرا کوئی بھی پیار نہیں ہے مجھے نہ تو کسی سے پیار ہے اور نہ ہی میں کسی کا پیار لینا چاہتی ہوں میری زندگی پیار سے خالی ہے مجھے ہر چہرہ اپنا دشمن دکھائی دیتا ہے اور میں دشمنوں کے لیے موت بن جاتی ہوں یہ سب کہتے ہی وہ میری طرف بڑھنے لگی۔ میں اس کے وار سے خود کو بچانے کے پلان بنانے لگا لیکن کوئی بھی پلان میری سوچ میں نہیں آ رہا تھا اور پھر اس نے تیزی سے مجھ پر حملہ کر دیا اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا فنجر میرے پیٹ میں گھس چکا تھا میرے منہ سے ایک بھیا بیک بیج ابھری جو اس خوفناک کمرے میں کئی لحاظ تک گونجتی ہی چلی گئی۔ میرے قدیم لڑکھانے لگے میں نے خود اپنے ذہن پر گرتا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد میں ہوش سے بیگانہ ہو گیا مجھے نہیں پتہ کہ میرے ساتھ کیا کچھ ہوا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ اس نے مجھے زندہ کیسے چھوڑ دیا بس اتنا جانتا تھا کہ میں زندہ تھا اور اپنے ہی گھر میں بڑا ہوا تھا۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ میں زندہ کیسے بچ گیا ہوں کیونکہ اس نے میرے پیٹ پر وار کرنے کے بعد لمبے سے بیٹھا ہوا فنجر باہر نکال لیا تھا اور دوسرا وار کرنا چاہتی تھی اس بار اس کی نظروں میں میری گردن تھی وہ میری گردن کو کاٹنا چاہتی تھی گردن کٹنے کا خیال آتا تو میں نے گردن پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ میری گردن میں کسی بھی قسم کا کوئی بھی نشان نہ تھا اس نے مجھے کیسے زندہ زندہ چھوڑ دیا اور میں یہاں اپنے گھر میں کیسے آ گیا یہ سب جاننے کے لیے میں بے چین ہو رہا تھا اور یہ بات تو میں جانتا تھا کہ مجھے یہاں لانے والا کوئی اور نہیں تھیں لیکن وہ کہاں تھی مجھے دکھائی نہیں دے رہی تھی میں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

رات کی تاریکی باہر پھیل چکی تھی میں کمرے سے نکل کر باہر آ گیا ہمارا گھر چھان مارا لیکن وہ مجھے کہیں بھی دکھائی نہ دی ہاں البتہ مجھے ایک طرف سے کسی کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں ان آوازوں کو سن کر میں چونک سا گیا اور پھر ساتھ ہی اپنا رخ اس طرف کر لیا جس طرف سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں یہ ہمارے گھر کا تہ خانہ تھا جو بقول نائیلہ

کے میں نے بہت شوق سے بنوایا تھا کیوں بنوایا تھا اس کا مجھے بھی معلوم نہیں ہے میں اس تہ خانہ کی سیڑھاں اترنے لگا اور اترتا ہی چلا پڑا کچھ کچھ کر میں اس کمرے کی طرف چل دیا جہاں سے کراہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں آوازوں میں بہت شدت آئی تھی۔ میں نے ایک دم سے دروازہ کھول دیا تو میرے سامنے ماروٹی تھی جو سنگھڑوں سے بندھی ہوئی تھی اور شدت درد سے کرا رہی تھی مجھے دیکھتے ہی بولی شاید مجھے یہ حالوں بہت اذیت میں ہوں اس کی بات سن کر مجھے اس کے تاریک کمرے کا تمام منظر یاد آ گیا اور میں ایک سردی آہ بھر کر زہ گیا اور نہیں ماروٹی میں تمہاری کوئی بھی مدد نہیں کر سکتا ہوں ایسا کبھی نہیں کروں گا تم نے میرے جذبات سے کھینچا تھا تم جو وعدے کر کے مجھے اپنے ساتھ لے کر گئی تھی اس پر ذرا بھی پوری نہ اتاری تھی تم میری جان کی دشمن بن گئی تھی اور میں جانتا تھا کہ تم مجھے مار کر ہی دم لو گی اور میں زندہ کیسے بچ گیا یہ میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔ شاید اس نے ایک شدید کراہٹ کے ساتھ کہا میں جانتی ہوں کہ میں تم سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کی کوشش میں مجبور تھی مجھے اس نے حکم کر دیا تھا کہ تم کو مار دوں اور تمہارا خون مجسمہ پر ڈال دوں لیکن نائیلہ کو نجانے کیسے خبر ہوئی کہ تم میرے پاس ہوا اور میں تمہارا خون کرنے والی ہوں ایک ہوا کا شدید جھونکا آتا تھا اس کے بعد وہ پوری طاقتوں کے ساتھ جلوہ نما ہوئی اس نے آتے ہی مجھے بالوں سے پکڑ لیا اور زور زور سے زمین پر پھینکے لگی یہ کام وہ اس وقت تک کر رہی۔

شاید جب۔۔۔ میں بے بس نہ ہو جاتی جب اس نے دیکھا کہ میں اب کچھ بھی نہیں کر سکتی ہوں تو اس نے تمہارے پیٹ پر پھونک ماری میں حیران رہ گئی تھی کہ تمہارے پیٹ پر پھونک کا بڑا سا سوراخ خود بخود بند ہو گیا۔ اور تم کچھ سلامت ہو گئے اس کے بعد اس نے تمہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا اور مجھے کھینچنا شروع کر دیا اور یہاں لاکر بند کر دیا اور اب وہ پھر پہاڑوں کی طرف چلی گئی ہے اور میں جانتی ہوں کہ واپس آ کر وہ مجھے اذیت بھری موت دے گی۔ شاید تم جانتے ہو کہ میری یہ زندگی اپنی زندگی نہیں ہے میں کسی کی محتاج ہوں کسی کی غلام ہوں مجھے وہ سب کرنا پڑتا ہے جو مجھے کہا جاتا ہے کیا میری زندگی ایسے ہی گزرتی جائے گی کیا میری زندگی میں ذرا بھی سکون نہیں ہوگا۔ وہ اتنا کہتے ہی رونے لگی۔ اس کے رونے میں ایک درد تھا ایک ایسا درد جس نے مجھے بھی رونے پر مجبور کر دیا میں جانتا تھا کہ وہ میری دشمن ہے لیکن اس کے باوجود بھی مجھے اس پر ترس آنے لگا نجانے کیوں مجھے وہ مظلوم دکھائی دے رہی تھی ایک غلام زندگی جی رہی تھی میں نے کہا ماروٹی میں جانتا ہوں کہ تم اپنی زندگی نہیں جی رہی ہو لیکن مجھے ہٹاؤ کہ میں تم کو اس سے کیسے چھٹکارا دوں کیسے اس کی قید سے آزادی دلاؤں میری یہ بات سن کر اس کے چہرے پر چمک پیدا ہونے لگی شاید ہاں مجھے اس سے آزاد کروادو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلی جانا چاہتی ہوں دیکھو میں میری حالت یہ کوئی زندگی ہے جس نے چاہا مجھے جکڑ لیا۔ جس نے چاہا مجھے اذیت دے دی میں تمہارا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گی میں تم کو بتاتی ہوں کہ تم مجھے اس سے کیسے چھٹکارا دلا سکتے ہو۔۔۔ شاید جان میں بے بس ہوں۔ وہ پہاڑوں میں رہتا ہے وہاں ایک غار ہے ایسی غار جس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے یوں سمجھ لو کہ وہ غار اس نے اپنے ہی بنائی ہوئی ہے تم نے وہ غار تلاش کرنی ہے اور پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ اس سے قبل کہ وہ مجھے کچھ بتاتی ہیں گھر کے اندر سے بھنکاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ بھنکاروں کی آوازیں سن کر ہم دونوں ہی خوف سے اچھل گئے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو میرے سامنے نائیلہ کھڑی تھی اس کے پیڑے کی رنگت بدلی ہوئی تھی غصہ سے وہ کانپ رہی تھی مجھے اس سے خوف آنے لگا یوں لگنے لگا جیسے وہ مجھے اب زندہ نہ چھوڑے گی موت مجھے واضح دکھائی دے رہی تھی۔

خون آشام ناگن

--- تحریر عمران رشید۔ راولپنڈی۔ قسط نمبر ۶ ---

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ سانپ کہاں گیا رامیش چندراٹھ کر بیٹھ گیا جمیل نے لائٹ آن کی ٹیوب لائٹ کی روشنی سے رامیش کی آنکھیں چندھیا گئیں ڈاکٹر صاحب۔۔۔ ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں وہ۔۔۔ وہ سانپ۔۔۔ سانپ آیا تھا رامیش بولا کون سا سانپ۔۔۔ جمیل نے کہا وہ سانپ شاید آپ کو ڈسنے کے ارادے سے آیا تھا میں نے فوراً اس کی سر پر گلاس مارا تھا وہ زمین پر تڑپنے لگا اور تڑپتے تڑپتے میری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گیا مجھے خود بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھے میں باہر راہداری سے دو لیدی نرس اور ایک ڈاکٹر اندر کمرے میں آیا آپ سب تو ٹھیک ہیں ناں۔۔۔ ہاں ہاں ہم ٹھیک ہے جمیل نے رامال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا تو نرس بولی آپ نے بھی شاید کسی لڑکی کے چپٹنے کی آواز سنی ہے رامیش بولا ہاں شاید آواز باہر سے آئی تھی رامیش نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا کیونکہ یہ ہوائی باتیں اور جنات کے موضوع پر کسی بھی ڈاکٹر کو اتنی آسانی سے بھگانے کا ناممکن لکل نہ تھا جمیل نے رامیش سے سمجھا دی تب جمیل بولا ہم بالکل خیریت سے ہیں میرے خیال میں مریض کو ڈسٹرب نہ کیا جائے آپ جا کر دیکھیں آواز کہاں سے آئی ہے معلوم کریں اب وہ لیدی نرس اور ڈاکٹر چلی گئیں۔ تو ڈاکٹر جمیل نے رامیش کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ رامیش بابا شکر ہے خدا کا آپ بالکل ٹھیک ہیں اس سانپ نے آپ کو ڈس نہیں لیا رامیش مسکراتے ہوئے بولا تم اس سانپ کے ڈسنے سے خوف کھا رہے ہو میری رگوں میں شاید اس سے بھی اس سے بھی خطرناک سانپوں کا زہر گردش کر رہا ہے کیا۔۔۔ آ۔۔۔ آپ کے جسم میں زہر ہے جمیل خوف سے ہاں پتے ہوئے دلا تو رامیش نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا ہاں ڈاکٹر صاحب زندگی کا طویل حصہ سانپوں کے درمیان رہ کر گزارا ہے مجھے۔۔۔ مجھے آج بھی اپنا وہ دوست یاد آتا ہے اتنا کہتے ہی رامیش کی آنکھوں میں یہ آنسو۔۔۔ ہاں ڈاکٹر صاحب یہ میرے دوست کی جدائی اور تڑپ سے بہہ کر نکل آئے ہیں جنہیں میں روکنے میں ناکام رہا۔ رامیش بابا کیا آپ کے دوست کو بھی کسی سانپ نے ڈس کر مارا ہے رامیش دھیرے سے ہنس کر بولا سانپ کو سانپ نے کیا مارنا۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

اس دھرم ناتھ خود کو سنبھالتے ہوئے جمیل سے مخاطب ہوا کیا میں جان لکھا ہوں آنند کمار کی موت کے پیچھے اصل راز کیا ہے جمیل بولا دھرم ناتھ یہ پوچھتے ہیں یہ حال کن بے گناہ انسانوں کا ہوا ہے میں کچھ سمجھا نہیں دھرم ناتھ اس کی جانب متوجہ ہو کر بولا تو جمیل نے کہا پچھلے تقریباً دو بیسیوں سے ایک ایسی ناگن کا ہمیں سامنا ہو رہا ہے جو اپنے اندر نہ جانے کیسی جادو کی طاقتیں رکھتی ہے جسے کسی لڑکی کا سایہ ہاسپٹل میں نظر آتا ہے کبھی ڈھانچے زندہ ہو کر غائب ہو جاتے ہیں ایک رات ایسا ہوا تھا کہ قبرستان سے ڈھانچے اپنی قبر سے خود بخود دبا ہر نکل گئے لیکن اب ہم اس کا مکمل سوراخ لگا دیں گے میں انڈیا اس لیے خود اس ڈیڈ باڈی کے ہمراہ آیا ہوں تاکہ کسی جوگی بابا سپیرے کو اپنے ساتھ پاکستان لے جا سکوں جو اس ناگن کو یا تو اپنے طاقتور عمل سے کسم کر دے یا کسی طرح چٹاری میں بند کر کے اپنے ساتھ



عمران رشید ۹۹

جلے جائے جمیل نے اپنی بات ختم کی تو دھرم ناتھ کے چہرے پر خوف و پریشانی کے بادل منڈلانے لگے وہ کھڑا ہو کر محل سے بولا دیکھئے جمیل صاحب میں سمجھتا ہوں جن حالات سے آپ اس وقت دوچار ہیں اور مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں تو صرف اس مشکل کھڑی میں ایک ہی واحد انسان اس ناگن کے بارے میں علم رکھتا ہے جو خوش قسمتی سے میرا ہی شاگرد ہے کیا تاہم اس کا جمیل نے تجس سے کہا تو وہ بولا۔

رامیش چندر۔ کیا یہ نام تو ابھی ابھی مجھے اس ڈرائیور نے بتایا تھا جو ہمارے کھڑا ہے ہاں اس نے بالکل صحیح بتایا ہے لیکن آج کل وہ سول ہسپتال میں ایڈمٹ میں ہے کافی دن پہلے وہ شام ٹمکری پہاڑیوں تک گیا تھا اسی ناگن سے مقابلہ کرنے کے لیے جو یہ شیطانی کھیل کھیل رہی ہے۔ کیا۔ ڈاکٹر جمیل نے یہ سنا تو اس کے اوپر یہ نیا انکشاف بالکل کی طرح چمک کر دل و دماغ میں اترا پھر جمیل بولا اس کا مطلب۔ اس کا مطلب یہاں بھی اس ناگن نے بے گناہ انسانوں کو اپنے زہر سے بھیجا تک موت مارا۔ دھرم ناتھ سر ہلا کر بولا ہاں یہاں دو تین بار ایسے واقعات ہوئے ہیں جس کا علم یا تو صرف میں جانتا ہوں یا پھر مجھ سے زیادہ رامیش چندر حقیقت میں وہ بھی ایک جوگی ہے لوگ اسے جوگی بابا کہتے ہیں ماضی میں بھی اس ناگن سے واسطہ پڑ چکا ہے جمیل نے کہا دھرم ناتھ صاحب میں تو بہت زیادہ حیرت محسوس کر رہا ہوں کہ اس ناگن کے بارے میں آپ کو اتنا سب معلوم ہے آپ سے بہت پہلے کیوں نہیں مل لیا دھرم ناتھ بولا ڈاکٹر صاحب یہ معاملہ ایسا ہے جو آپ جیسے لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے یہ صرف علم والے جوگی یا پیارے ہی اپنی طاقت سے کر سکتے ہیں رامیش چندر سے تم ملاقات کر سکتے ہو وہ تمہاری رہنمائی کرے گا اور شاید وہ تمہیں اس جگہ بھی لے جائے جہاں اس ناگن کا مرکز ہے کون سا مرکز۔ نیسی جا کر جمیل نے دو سوال بیک وقت کر ڈالے تو دھرم ناتھ نے کہا تو شاید انڈیا پہلی بار آئے ہو لہذا شام ٹمکری جانے کے لیے تم رامیش کی مدد لینا وہ تمہیں اس جگہ لے کر جائے گا وہ جگہ پہاڑیوں کے بالکل ساتھ واقع ہے وہاں ایک گھنا جنگل ہے اور اس جنگل میں وہ مکان جہاں بھی وہ ناگ اور ناگن رہا کرتے تھے باقی ماضی کے واقعات رامیش تمہیں خود اپنی زبانی سنا بھی دے گا اور تم سمجھ بھی جاؤ گے۔ ڈاکٹر جمیل نے جب یہ سنا تو اس کے دل و دماغ میں حیرتوں کا سمندر دھائیں مارتے ہوئے تجس پیدا کرنے لگا وہ شام ٹمکری پہاڑیوں کو دیکھنے کا تجس اپنے دل میں پیدا کرنے لگا دھرم ناتھ بولا تم ابھی سترے تھے ہوئے ہو میں چاہتا ہوں کہ تم آرام کر لو کل تمہیں اپنے ساتھ سول ہسپتال لے جاؤں گا تقریباً آٹھ دس دن اسے ہسپتال میں لگ سکتے ہیں کیا تم انتظار کر سکو گے جمیل بولا جی ہاں بالکل میں یہاں اسی لیے آیا ہوں کہ اس ناگن کے بارے میں معلومات حاصل ہوں جو آپ سے مجھے مل چکی ہیں ویسے تو رامیش چندر سے بھی ملاقات ہو جائے گی کیا رات گزارنے کے لیے میں آپ کے شاہی محل میں ٹھہر سکتا ہوں۔ ہاں ہاں۔ کیوں نہیں تم ہمارے مہمان ہو پھر اس نے ملازم سے کہہ کر اسے علیحدہ کمرہ دیا آپ جا کر آرام کیجئے یہ میرا ملازم ہے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف آواز دے دینا۔ نہیں نہیں شکر یہ میں چاہتا ہوں اب وہ اپنا ایک اٹھا کر اس ملازم کے ساتھ چلا گیا دھرم ناتھ نے اپنے باقی ساتھیوں کو کمرے میں بلایا تو وہ اٹھنے ہو کر آگئے جی ناگ دیوتا حکم کیجئے۔ یہ آندھنکار کی لاش ہے اس کی آخری رسومات شروع کی جائیں تاکہ اس کی آتما کو شادی مل جائے اب وہ اس کے ڈھانچے کو اٹھا کر لے گئے اور خود اپنے کمرے میں چلا گیا۔



ہیلوسرگڈ مارنگ۔ آؤ بھی یاسر میاں کیسے ہوسر آئی ایم فائن یاسر نے اپنے میں جر سے ہاتھ ملایا سر کیا بات ہے آج آپ کچھ پریشان سے دکھائی دے رہے ہیں ہاں یاسر میرا ایک دوست اقبال ٹاؤن میں رہتا تھا آخر نیاز صاحب جن سے تم ملے تھے جی ہاں۔ جی ہاں سر بالکل خیریت ہے نہیں یاسر وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا ہے

کیا۔ یاسر خوف سے بولا ہاں یاسر کل رات اسے کسی سانپ نے کاٹ لیا تھا احمد آباد ہسپتال سے مجھے آج چھ بجے صبح کے وقت فون آیا تھا اس کی موت بڑی بھیسا تک انداز میں ہوئی ہے اس لیے تمہیں جلدی بلایا ہے تاکہ ابھی فلاح کے ذریعہ پاکستان روانہ ہو سکیں آج عشاء کی نماز کے بعد اس کا جنازہ ہے تم شاید اسے پہچان بھی نہ سکو کیونکہ جس سانپ نے اسے ڈس کر مارا ہے سنا ہے وہ ایک ناگن ہے جس کے زہر نے اس کے جسم سے گوشت اور کھال تک اتار دی ہے اب وہ صرف ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے سر میں آپ کے ساتھ چلے کو تیار ہوں ٹھیک ہے تم تیاری کرو اپنا بیک اور سامان سمجھنے کے اندر اندر پیکر کرو۔ میں فون کر کے احمد آباد کی دو مکینس ریز روکرو تا ہوں اوکے سر۔ یاسر تیز قدموں سے باہر نکل گیا جبکہ اس کا میں جرریور کر پڈل سے اٹھا کر کانوں سے لگانے کے بعد نمبر ڈائل کرنے لگا۔



آندھنکار کا ڈھانچہ اس وقت لکڑیوں کی چتا پر رکھا جا رہا تھا دھرم ناتھ کے چار شاگرد اس وقت شیشان گھاٹ میں کھڑے تھے دھرم ناتھ کے اشارے سے اس کی چتا کو آگنی دی گئی اب آندھنکار کا ڈھانچہ آگ میں جل رہا تھا چی چی کی آواز فضاء میں واضح طور پر سنی دے رہی تھی اس موقع پر ڈاکٹر جمیل بھی سواگ پر سفید پیٹ شرٹ پہنے یہ ہندو اندر دم دیکھ رہا تھا اب وہ سب واپس جانے کے لیے تیار تھے شیشان گھاٹ سے باہر نکلتے ہی دھرم ناتھ اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر سول ہسپتال لے گیا جبکہ باقی ملازم وہیں چتا کے پاس راہ ٹھنڈی ہونے کے انتظار میں موجود تھے کچھ ہی دیر میں گاڑی سول ہسپتال کے باہر پارکنگ میں کھڑی تھی جمیل باہر آ کر سات منزلہ ہسپتال کو دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ اس کی بنیادیں اور بیرونی ڈھانچہ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہا تھا اب وہ ہسپتال کے اندر چلے گئے مختلف راہداریوں سے گزر کر بیڑھیاں چڑھنے کے بعد اب وہ کمرہ نمبر چھ میں موجود تھے اس وقت رامیش سوکر اٹھ چکا تھا اور اب ناشتہ میں مصروف تھا ایک نرس پاس ہی پانی کی بوتل رکھتے ہوئے اس کی میڈیکل رپورٹ کی ورق گردانی کرنے میں مصروف نظر آنے لگی۔ آئیے۔ آئیے ناگ دیوتا بیٹھے۔ رامیش کیسے ہو میں بہت بہتر ہوں رامیش تم سے ملنے کے ایک ڈاکٹر پاکستان سے آیا ہے جس کا کہنا ہے انہیں تمہاری اشد ضرورت ہے کیونکہ اس ناگن نے وہاں بھی شیطانی کھیل تیزی سے شروع کر رکھا ہے کیا۔ رامیش یہ سن کر حیران رہ گیا ناگ دیوتا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں میں ابھی انہیں بلاتا ہوں میں نے خود اسے روک رکھا تھا اب وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اندر آ گیا۔ ڈاکٹر جمیل نے جیسے ہی پہلی نظر رامیش چندر پر ڈالی تو خود ہی ایک لمحے کے لیے خوف سے لرز اٹھا کیونکہ لال سرخ چہرہ بازوؤں پر مرہم ناگوں پر زخم کے نشان دیکھ کر اسے یقین نہیں ہو رہا تھا یہ جوگی بابا ہے ڈاکٹر صاحب آئیے بیٹھے۔ جمیل نے رامیش چندر سے ہاتھ ملایا رامیش یہ ڈاکٹر جمیل ہیں احمد آباد کی ہسپتال سے آئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب یہ رامیش چندر میں نے پہلے ہی آپ کو ان کے بارے میں بتایا تھا قل کر ا خوشی ہوئی آپ سے جمیل نے بیٹھے ہوئے کہا تو رامیش بولا ڈاکٹر صاحب میرا سب سے اچھا دوست آندھنکار مجھے اس دنیا میں چھوڑ کر چلا گیا خود کو کتنا بے بس محسوس کر رہا ہوں رامیش صاحب آپ خود کو تنہا مت سمجھئے میں آپ کے ساتھ ہوں یہاں ہسپتال میں ہر لمحہ ہر پل آپ کے ساتھ رہوں گا کیونکہ مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ کو رامیش چندر کہہ کر ہی خطاب کر سکتا ہوں برا تو نہیں منائیں گے۔

رامیش مسکرا کر بولا ارے نہیں نہیں ڈاکٹر صاحب آپ مجھے جس نام سے بھی پکاریں گے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ویسے تو سبھی مجھے جوگی بابا کہے ہیں چلیں میں آپ کو رامیش بابا کہہ کر پکاروں گا اب ٹھیک ہے دھرم ناتھ اور رامیش دونوں ہی یہ منکر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے پھر جمیل بولا رامیش بابا آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے پھر آپ اور میں مل کر اس ناگن کا خاتمہ کریں گے جس کے زہر سے بے گناہ انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ بنتے جا رہے ہیں رامیش

ساتھ وہاں پہنچ چکی تھی ہیلسوس۔۔۔ شبانہ آؤ کب سے تمہارا انتظار ہو رہا تھا جیل کا فون آیا کہ نہیں سوری سراج بھی تیک جیل نے ہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا یہ پراس صاحب ہیں انڈیا سے آئے ہیں ہیلسو ڈاکٹر صاحب کیسے ہیں یاسر نے عدیل سے ہاتھ ملایا تو عدیل بولا آؤ پہلے بھی بھی دیکھا ہے جی ہاں شاید اس جگہ ہی ملے تھے یاسر نے اس پاس کے ماحول پر سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا تو نیل بولا آپ اس دن شاید ہمارے گھر بھی آئے تھے کون سا گھر۔۔۔ یاسر حیرت سے بولا تو عدیل نے کہا کام کی بات ہوئے ہمارے پاس وقت بہت کم ہے ہم معذرت خواہ ہیں یاسر بولا ڈاکٹر صاحب ہمارے دوست نیاز کی موت بہت ہی بھیا تک انداز میں ہوئی ہے کیا آپ میرے دوست کی جان نہیں بچا سکے میں یہ جانتا چاہتا ہوں آخر وہ سانپ کتنا زہریلا تھا جس کا علاج آپ کے پاس نہیں تھا۔ آئی ایم سوری یاسر صاحب یہاں ہر روز کسی نہ کسی کو وہ ناگن ڈس رہی ہے ہم سب خود بھی بہت پریشان ہیں فی الحال ہمارے پاس ابھی کوئی حل نہیں ہم کوشش کر رہے ہیں اس ناگن کو قید کر سکیں چلو شبانہ ڈاکٹر عدیل فرحان اور سراج وہاں سے چلے گئے تو یاسر بولا بڑی عجیب بات ہے سر کوئی سیدہ منہ سے بات کرنے کو تیار ہی نہیں ہے یاسر یہاں پر رکنا وقت ضائع کرنے والی ہے کل شام کی ٹرین سے ہمیں واپس انڈیا جانا ہوگا چلو۔۔۔ یاسر اپنے پاس کے ساتھ سٹی ہاپٹیل سے باہر نکل گیا وہ دونوں اب ریٹورنٹ کی طرف جا رہے تھے۔



ہیلسو کیا کہی ہو۔۔۔ ارے طاہرہ تم کب آئی میں نیچے کمرے میں تمہارے بچوں کے پاس تھی یہ ناگ راج کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے صابو بولی ہو گیا نہیں نہیں۔ تم سناؤ انڈیا کی تیاری ہو رہی ہے ہاں صابو صبح کی فلائٹ سے بچوں کو لے کر انڈیا جا رہی ہوں واہ۔ تم اور فلائٹ میں جاؤ گی کیوں نہیں۔ نہیں جانتی ارے ایسی کوئی بات نہیں اتنا خرچہ کیا تم اکیلی کر رہی ہو نہیں صابو میڈم نے خود مجھے سپورٹ کیا ہے یہ تو بڑی اچھی بات ہے کتنے دن کا پروگرام ہے یہی آٹھ دن لگ جائیں گے تمہارے بچوں کی ذمہ داری میری ہے طاہرہ مجھے بچوں کی اتنی فکر نہیں ہے وہ ناگ راج کے بغیر کیسے رہ سکیں گے صابو میں اس کو ساتھ لے جانے کا بالکل بھی نہیں سوچ رہی دینے بھی کچھ ہی دنوں کی بات ہے اور پھر مجھے اپنے محسن کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے کون سا محسن صابو انجان بن کر بولی تو طاہرہ نے کہا ارے دبی جس کا خط آیا تھا بھول گئی۔۔۔ اچھا اچھا وہ۔۔۔ یوں کہو ناں اس سے ملنے کو دل چاہ رہا ہے صابو۔ طاہرہ غصے سے بولی تو طاہرہ نے کہا اچھا بھئی ناراض مت ہو میں اب چلتی ہوں کافی دیر ہوگئی ہے ارے ایسے کیسے ہو سکتا ہے کھانا تیار ہو رہا ہے نہیں صابو ٹیکس میں چلتی ہوں اب طاہرہ واپس جا چکی تھی جبکہ کھانے کی میز پر صابو کے تینوں بچے عکاش نوید اور حماد موجود تھے شکیلہ تو لیے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولی بہادر جان ٹھنڈے پانی کی بوتل فریج سے نکال لاؤ ابھی لایا ایم صاحب اب بہادر جان بوتل میز پر رکھنے کے بعد کمرے میں چلا گیا تو عکاش بولی ماما ناگ راج کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے حماد بولا گھر میں ہی کہیں ہوگا ہو سکتا ہے باہر محسن میں ہووے بد کھانا چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھا تو صابو نے کہا نوید پہلے کھانا کھاؤ ماما میں ابھی ناگ راج کو لے کر آتا ہوں نوید واپس آ جاؤ نوید سنا نہیں تم نے صابو زور سے بولے جا رہی تھی مگر نوید کو ذرا بھی اثر نہیں ہوا وہ باہر محسن میں آ کر ناگ راج کو تلاش کرنے لگا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا نوید بوجھل قدموں کے ساتھ اندر ہال میں آیا تو صابو بولی لے آئے اسے۔۔۔ نہیں ماما وہ باہر نہیں بہادر جان ارے بہادر جان۔۔۔ جی ایم صاحب۔۔۔ بہادر جان میں نے دودھ پیالے میں ڈال کر رکھا ہے جاؤ اسے دے آؤ ٹھیک ہے ایم صاحب۔۔۔ بہادر جان دودھ کر پیالہ ہاتھ میں لے کر باہر چلا گیا مگر کہیں بھی ناگ راج دکھائی نہیں دے رہا تھا ناگ راج۔۔۔ ناگ راج تم کہاں ہو۔ بہادر جان زور زور سے آوازیں دے رہا تھا لیکن کہیں بھی ناگ راج دکھائی نہیں دیا وہ اندر آ کے بولا ایم صاحب یہ ناگ راج اچانک گھر سے کہاں چلا گیا ہے حماد

نے کہا ماما وہ چھت پر نہ ہوا کثرت چھت پر جا کے چھپ جاتا ہے عکاش بولی ماما میں نے ایک بات نوٹ کی ہے وہ کبھی دادی جان کی الماری پر چڑھ کر چیزوں کو بڑے غور سے زیادہ دیکھا کرتا ہے اور آسمان کی طرف اپنی چمکتی آنکھوں سے نجانے کیا دیکھتا ہے۔

شکیلہ بولی ہاں یہ بات تو میں نے بھی نوٹ کی تھی صابو ناگ راج کی حرکات و سکنات ہمیں کچھ اشارہ دے رہی ہے جو ہم سمجھ نہیں پا رہے ہیں کھانا سے فارغ ہو کر تینوں بہن بھائی اوپر بیٹریاں چڑھ کر چھت پر آ گئے ناگ راج۔۔۔ ناگ راج تم کہاں ہو عکاش بولی نوید۔ حماد یہ رہاں ناگ راج وہ دونوں اس جگہ پر آ گئے جہاں ناگ راج کنڈلی مار کر آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے ہی تینوں اس کے سامنے زمین پر آ کر دوڑا نوہو کر بیٹھ گئے تو عکاش بولی ناگ راج تم چھت پر بیٹھ کر آسمان پر کیا تلاش کرتے ہو حماد بولا آسمان پر آخر ایسی کیا چیز ہے جو صرف تمہیں دکھائی دے رہی ہے لیکن ہم دیکھ نہیں پا رہے نوید بولا۔

اب یہ دودھ پی لیا اپنے آپ کو کبھی اکیلا مت سمجھنا ہم تمہیں بہت پیار کرتے ہیں اتنا کہتے ہی عکاش نے ناگ راج کو اٹھالیا تو آواز آئی ارے بھئی کس سے باتیں ہو رہی ہیں پاپا۔۔۔ پاپا آ گئے۔ عکاش نے ناگ راج کو زمین پر اتارا اور اب تینوں عدیل کے ساتھ لیٹ گئے پاپا آپ نے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھایا ہم بہت ناراض ہیں نوید بیٹا آج آپ کے چاچو کی دعوت تھی میں نے تو ماما کو پہلے ہی بتایا تھا کہ آج رات کا کھانا میں باہر کھا کر آؤنگ پاپا یہ ڈاکٹر شبانہ کون ہے عدیل بولا بہت بدتمیز ہو گیا ہے۔ شرارتی انسان۔۔۔ سدھر جاؤ۔ پاپا لگتا ہے نئے مہمان کی آمد آمد ہے شرم کر دو نیچے جاؤ اپنے کمرے میں تینوں ہی کی آواز نکال کر اپنے دانت نکالتے ہوئے ہنسنے لگے پھر عدیل بولا مجھے یہ بتاؤ کہ چھت پر اس وقت تم تینوں کیا کر رہے ہو پاپا ہم ناگ راج کو تلاش کرتے ہوئے اوپر آئے تھے مگر جناب آسمانوں میں کھوئے ہوئے تھے یہ ناگ راج رات کے وقت چھت پر آ کر اس طرح آسمان پر کیا دیکھتا ہے عکاش بولی پاپا یہ چاند کو دیکھتا ہے مجھے لگتا ہے اسے چاند کی روشنی بہت پسند ہے عدیل نے ناگ راج کو اٹھایا تو اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر گہری سوچ میں کھو گیا اور بولا مجھے تو ناگ راج کی آنکھوں کچھ اور ہی محسوس ہو رہا ہے یا تو یہ گھبرا جاتا ہے یا تو کوئی ایسی پریشانی ہے جو اسے کلی ہوا میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

پاپا ایک بات سمجھ نہیں آئی ناگ راج دادی جان کی الماری میں کیا تلاش کرتا ہے اس دن بھی الماری پر چڑھ گیا تھا مگر دادی جان نے تو تالا لگا دیا رات کے وقت چھت پر بیٹھ کر آسمان پر نجانے کیا نظر آتا ہے عدیل بولا کاش۔۔۔ کاش بے زبان سانپ انسانی آواز میں ہم سے بات کرتا تو ہم بھی سمجھ جاتے ارے عدیل بھیا۔۔۔ آپ یہاں چھت پر کیا کر رہے ہیں وہی کچھ نہیں بچے چھت پر ناگ راج سے باتوں میں مصروف تھے تو چلا آیا چلو بھی نیچے اپنے کمرے میں۔۔۔ عدیل نے چھت کے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہا اب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔



ڈاکٹر صاحب آپ میرے لیے اتنی تکلیف کیوں اٹھا رہے ہیں رامیش نے روٹی کا ٹوالہ حلق سے اتارتے ہوئے کہا تو جیل بولا میں آپ کو پہلے جیسا انسان بنا دیتا چاہتا ہوں آپ کے چہرے کی بے لال رنگت جسے دیکھ کر ہی ایک بار انسان خود دنگ رہ جاتا ہے ڈاکٹر صاحب اس کا کوئی علاج نہیں ہے رامیش بابا اس کا بھی علاج ہے اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری سے پہلے دوامیں شفا رکھی ہے آپ میرے ساتھ پاکستان چلے تاکہ سرجن ڈاکٹر زکی مدد سے آپ کا چہرہ ٹھیک کیا جاسکے آپ کو چار دن بعد ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا میں کچھ خاص سامان لے کر آیا ہوں ڈاکٹر صاحب پلیز۔۔۔ جیل نے آواز دیتے ہوئے کہا تو رامیش نے چاروں جوانوں کو جو اچھی خاصی جسامت کے تھے انہیں اندر کمرے میں آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ۔۔۔ یہ کون لوگ ہیں رامیش بابا یہ آپ کو ان چاروں میں بالکل

کر جیسے حیرت سے جھیل گئیں اسے توقع ہی نہیں تھی کہ وہ اس کا چھوٹا بھائی ہے تبھی اسے حیرت کا احساس ہوا تھا وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اب لیب جانے کی تیاری میں مصروف ہو گئی مٹی ہاسٹل کے باہر سراج اور فرحان اس کا انتظار کر رہے تھے وہ گاڑی میں بیٹھ کر لیبارٹری کی جانب چل دیے۔



صابیچوں کا بیک تیار کر چکی تھیں، بہن بھائی ناگ راج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ناگ راج ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے صرف ایک ہفتے کی تو بات ہے ماما دادی جان اور پاپا ہیں ناں اور پھر سب سے بڑھ کر وہی چاچو اور نبیل بھائی بھی ہیں وہ تمہارا خیال رکھیں گے حماد۔ نوید نے آپ کا سامان گڑی میں رکھ دیا ہے میم صاحب میڈم طاہر آپ کو باہر بلاتی ہیں اب صبا بچوں کے ساتھ گیٹ پر کھڑی تھی اور طاہرہ سے گلے مل رہی تھی طاہر بچوں کا خیال رکھنا عکاشہ نوید اور حماد کو پیار کرنے کے بعد صبا نے ناگ راج کی طرف دیکھا جو تینوں بہن بھائی کے کپڑے کو اپنی جانب کھینچنے لگا نبیل بولا بھائی جان ناگ راج ایسا کیوں کر رہا ہے صبا نے ناگ راج کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور اسے پیار کرنے لگی اب گاڑی اشارت ہو گئی تو ڈرائیور نے کہا میڈم پہلے مٹی ہاسٹل ڈاکٹر عدیل صاحب سے ملنا ہے بچوں نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا ہاں ٹھیک ہے چلو اب بڑی دینا اشارت ہو کر جاری تھی ناگ راج اسے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا صبا بہادر جان اور نبیل گیٹ بند کر کے گھر کے اندر چلے گئے۔



لیجے رامیش بابا بڑے ڈاکٹر صاحب آگئے ہیں گڈ مارننگ سر۔ جیل نے ہاتھ ملایا تو وہ بولا دیکھئے سر۔ جیل صاحب اپنی ذمہ داری پر انہیں اپنے ساتھ شام تک لے جاسکتے ہیں ویسے تو انہیں ابھی مزید آرام کرنے کی ضرورت ہے ڈاکٹر صاحب یہ ہماری مجبوری ہے ورنہ میں کبھی رامیش بابا کو تیار نہ کرتا رامیش بابا آج شام کی ٹرین سے ہمیں روانہ ہونا ہے میں بنگور کی دو ٹیمیں لے آیا ہوں اب بڑے ڈاکٹر نے میڈیکل رپورٹ پر جیل کے دستخط لیے اور نرس کے ساتھ واپس چلا گیا رامیش بابا میں نے آپ کے ڈسچارج ہونے کی اجازت بڑے ڈاکٹر سے لے لی ہے آپ کی مرضی کے مطابق ہم چودھویں رات آئم سے قبل شام ٹرہوں گے ویسے ایک بات تو بتانا ہے ہاں پوچھئے ڈاکٹر صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں۔ رامیش بابا یہ بنگور یہاں سے کتنا دور ہے رامیش بابا بولا یہی کوئی دس گیارہ گھنٹے کا راستہ ہے کیا جیل نے یہ سنا تو حیرت میں پڑ گیا م۔ میں تو سمجھا تھا دو چار گھنٹے کا راستہ ہوگا رامیش بابا بولا ابھی آپ فرسٹ ٹائم انڈیا آئے ہیں جب دو تین بار آپ کے آپ کو مینی پونا کلکتہ اور چندی لڑھ کے علاوہ بہت سے شہروں کا بھی علم ہو جائے گا بنگور سے آگے پورے پانچ گھنٹے کا سفر ہے تب ہم شام ٹرہیں گے لیکن شہر سے بھی ہمیں تقریباً چالیس منٹ کا راستہ بندرعباس کرنا ہوگا تب ہم پہاڑیوں تک پہنچیں گے ڈاکٹر جیل بڑی حیرانگی میں کھو گیا تبھی وہ بولا اس کا مطلب کافی سمجھ جائے گا رے کچھ نہیں ہوتا ڈاکٹر صاحب ہم کل سورج غروب ہونے سے قبل ہی شام ٹرہیں جائیں گے وہاں میرا ایک دوست پرکاش رہتا ہے رہائش کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں صبح کے وقت وہاں جا کر آپ میرے ساتھ وہ جگہ دیکھ لیں جہاں پورے چاند کی رات کو اس ناگن نے نہ صرف مقابلہ کرنا ہے بلکہ اس کو تالاب کی گہرائیوں میں قید بھی کرنا ہے جیل نے کہا۔

کیا وہ ناگن آپ کو ایسا کرنے سے نہیں روکے گی رامیش بولا بالکل روکے گی وہ ہمیں کسی نہ کسی طریقے سے اس جگہ کو چھوڑ دینے کے لیے کوئی نہ کوئی حربہ ضرور استعمال کرے گی آخری بار مجھے اچھی طرح سے پاس ہے جب میں اپنے کالے گھوڑے کے ساتھ اس جگہ گیا تھا تو وہاں جنگل میں بہت ہی زیر ہلے اور خطرناک سانپوں نے مجھے کاٹ کاٹ کر مرنے کا حال کر دیا تھا اگر وہ سفید روئی وہاں تالاب سے پیدا نہیں ہوتی تو شاید میں اسے وہاں قید کرنے کی



شانہ اپنے لیب میں کمپوٹر پر مصروف تھی جب اسے مٹی ہاسٹل سے فون آیا کہ رات جس نوجوان کو سانپ نے ڈسٹھا اس کی موت واقعی ہو گئی ہے وہ فوراً مٹی ہاسٹل پہنچی تو وہاں ڈاکٹر عدیل پہلے سے موجود تھا شانہ کو دیکھ کر عدیل حیرت میں پڑ گیا۔ تم اتنی صبح اور یہاں۔۔۔ سر کیا کروں اس ناگن کے زہر کا توڑ نکالنے کا فارمولا بتا رہی تھی مگر کوئی بھی ایسا فارمولا تیار نہیں ہو رہا جو اس زہر پر اثر کر سکے شانہ یہ لاش دیکھو اس ناگن نے اس کے جسم کی ہڈیاں ہی توڑ دیں ہیں۔ ناگن کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے اور یہ دیکھو اس کی گردن کی ہڈی بھی ٹوٹ چکی ہے اب بتاؤ ہم کیا کریں سر اب تک پورے پچیس بے گناہ انسان اس ناگن کے زہر سے موت کے منہ میں جا چکے ہیں عدیل نے ڈاکٹر سراج کی طرف دیکھا اور کہا تمہیں تعداد کا اندازہ کیسے ہوا سر میں کل قبرستان گیا تھا ان مردوں کی نشاندہی ہو رہی تھی جو اس ناگن کے زہر سے ہلاک ہو کر مرے ہیں سراج تم نے ایک بات پر غور کیا ہے وہ ناگن ایک رات میں صرف ایک شکار کرتی ہے جی ہاں سر بالکل پچھلے کئی روز سے قبرستان کے گوشے میں رہا ہوں وہ بھی مجھے معلومات فراہم کر رہا ہے ویری گڈ۔ ڈاکٹر سراج میں تمہارے فرائض ذمہ داری اور ڈیوٹی کی داد دیتا ہوں فرحان تم کیا خبر لائے ہو سر ابھی تک کہیں سے بھی کسی ایسے انسان کی اطلاع نہیں ملی جو کسی سانپ کے ڈسنے سے مر رہا ہو یہ صرف ہمارے ہی علاقے میں ہو رہا ہے باقی سب امن سے ہیں شانہ نبیل نے تم سے بات کرنے کی کوشش کی اس کا کوئی فون آیا نہیں سر آئی ایم سوری ڈاکٹر نبیل کا کوئی اپنا پیسہ نہیں ہے عدیل بولا نبیل کو فون کرنا چاہیے تھا اسے یہاں کے حالات سے بھی آگاہ کرنا ہے ٹھیک ہے اس لاش کو مردہ خانے شفٹ کر دو اور اس کے رشتہ داروں کو اطلاع کر دو جی بہتر ہے سر۔۔

اب نبیل اس ڈیڈ باڈی کو مردہ خانے شفٹ کرنے کے بعد اپنی ڈیوٹی ختم کر کے رجسٹر پر حاضری لگا کر واپس چلا گیا۔ جبکہ وہ بھی عین اسی وقت مٹی ہاسٹل پہنچ گیا تھا رے وکی تو یہاں۔۔۔ اس وقت آج آفس نہیں گیا یا دیکھا نے مجھے ہاتھ ملایا کوئی خاص بات بھی تو گاڑی گھر لے جائیں بھیا کے ساتھ آ جاؤ گاؤ کی تو کچھ بدل گیا ہے شانہ کے بارے میں کیا خیال ہے او بھائی۔۔۔ یہ پکڑ گاڑی کی چابی شاباش پہنچ گھر کو۔ اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا اور خود اندر چلا گیا سر میں بہت کوشش کر چکی ہوں مگر مجھے ابھی تک اس زہر کا کوئی بھی توڑ نہیں۔ اتنا کہتے ہی شانہ خاموش ہو گئی کیونکہ وکی کے اندر آچکا تھا وکی تمہیں پہلے دروازے پر نوک کرنا چاہیے تھا سوری بھیا۔۔۔ شانہ وکی کی جانب دیکھ کر جاری تھی اس کے چہرے کا طوف کر رہی تھی عدیل نے کھانتے ہوئے شانہ کو اپنی جانب متوجہ کیا تو شانہ بولی سر میں نے آپ سے ایک دوست کا ذکر کیا تھا شاید آپ ک۔۔۔ کچھ میں کچھ نہیں بھولا شانہ۔ واپس لوٹ آؤ۔ لوٹ آؤ عشق کی دنیا سے۔۔۔ شانہ مسکرا کر بیک کنڈھے سے لٹکا کر کڑی ہوتے ہوئے بولی سر آپ لیب میں آئیں ناں۔۔۔ ہاں میں آتا ہوں پہلے وکی کے ساتھ جا کر گاڑی کا لائنسن بنانا ہے شام کو آؤں گا اب عدیل اور وکی جیسے ہی دروازے کھول کر باہر نکلے تو شانہ بولی سر پلیز۔ ایک بات پوچھنی ہے او مائی گاڈ۔ وکی یہ چابی لوگاڑی باہر نکالو میں آتا ہوں اب عدیل نے دروازہ بند کیا اور بولا شانہ تم کچھ مجھے نرس نظر آ رہی ہو سر جب بھی وکی کو دیکھتی ہوں مجھے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے مجھے آپ کا یہ دوست بہت پسند ہے رات ڈنر کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔ شانہ دیکھو پہلی بات یہ ہے کہ تم اب وکی کو پسند آ چکی ہو یہ بات اب چھپی ہوئی ہے دوسری بات وکی میرا دوست نہیں ہے کیا۔ سر آپ مذاق کر رہے ہیں میں مذاق نہیں کر رہا شانہ۔ وکی میرا چھوٹا بھائی ہے۔ کیا چھوٹا بھائی۔۔۔ شانہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تو عدیل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور کہا منہ بند کر لو ورنہ کھیاں سننے گھر میں آکر بہت خوش ہوتی ہیں اتنا کہہ کر عدیل مسکراتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا جبکہ شانہ کی آنکھیں چھوٹا بھائی کا لفظ سن

ہر ممکن کوشش کرتا مگر ناکامی کا مجھے سختی سے سامنا کرنا پڑا میرا عمل بھی نہ ہو سکا اور میں شدید زخمی حالت میں اپنے محسن دوست کا لے گھوڑے کو بھی نہ بچا سکا جمیل بولا رامیش چندر بابا کیا اس سفید روشنی سے بچاؤ کا کوئی حل ہے رامیش چندر نے کہا اس جنگل میں صرف اور صرف موت کے سائے موجود ہیں جہاں تک اس رات کوئی کا قلعق ہے تو وہ صرف اس طلسمی مالا پر اثر نہیں کر سکتی جو وہاں شام ٹکری پہاڑیوں میں کہیں دفن ہے کیونکہ اس طلسمی مالا میں ہی اس خونی ناگن کا توڑ ہے اس کے خطرناک زہر سے اگر کوئی چیز انسان کو بچا سکتی ہے تو وہ طلسمی مالا ہے جس کے اثر سے ناگن کی کوئی بھی طاقتور اسکو بال برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی رامیش بابا پھر تو ہمارا مشن یہ بھی بن گیا ہے اس طلسمی مالا کو تلاش کرنا ہاں لیکن اس انسان کو بھی جو طالب میں اتر کر اس ناگن کا بھڑکال کر توڑ سکتا ہے ویسے تو یہ ایک انسان کا کام نہیں بلکہ ایک ناممکن مشن ہے جسے کرنے کے لیے انسانی جانوں کی قربانی بھی دی جا سکتی ہے مگر اللہ پاک کوئی نہ کوئی راستہ ہمارے لیے ضرور مہوار کر دے گا۔ رامیش بابا۔ جمیل نے رامیش بابا کی بات کا نٹے ہوئے کہا اور کھڑا ہو کر بولا رامیش بابا میں آپ کے پاس تین بجے تک آؤں گا اور خود آپ کو ساتھ لے کر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے ہمارے پاس صرف چار دن کا ٹائم ہے آج چاند کی دس تاریخ ہو چکی ہے میں ابھی جا کر اپنا سامان بیک کروں گا پھر مجھے ایک ضروری کام بھی کرنی ہے رامیش بولا میں آپ کا انتظار کروں گا اب ڈاکٹر جمیل وارڈ سے باہر آ گیا۔



ڈاکٹر سراج اور فرحان اس وقت لیب میں ایک لاش کا معائنہ کر رہے تھے جب فون کی کھنٹی مسلسل بجنے لگی جس نے انہیں اپنی جانب متوجہ کئے رکھا سراج نے فون اٹھایا اور ریسور اپنے کان سے لگا کر بولا ہیلو ڈاکٹر سراج اسپیکنگ۔ سراج کیسے ہو میں جمیل بول رہا ہوں آواز پہنچانی۔ ارے ارے جمیل تو وہاں ارے یا فون تو کر دیا ہوتا میں خیر سے سے پہنچ گیا ہوں انڈیا کیا گیا نہیں بھول ہی گیا یہ بتا تیری کسی جوگی بابا سے ملاقات ہوئی ارے ہاں یار رامیش چندر نامی ایک علم والے جوگی بابا سے میری ملاقات ہوئی ہے عدیل سر کہاں ہیں وہ میرے خیال سے آریٹین تھیڑ میں ہوں گیا چھ بات سن مجھے بہت اہم معلومات ملی ہیں جس نے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے میں فون پر تفصیل سے نہیں بتا سکتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ چار دن بعد چاند کی چودھویں رات کو ضرور کچھ ہونے والا ہے کیا ہوگا۔ جمیل ہمیں بھی بتاؤ۔ یہ تو میں خود بھی نہیں جانتا مجھے شام ٹکرا جانا ہو گا یہاں آ کر جو کچھ مجھے اس ناگن کے متعلق علم ہوا ہے مجھے خود بھی ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے وہ ناگن حقیقت میں ایک ہندو لڑکی ہے ایک روح جو ہوشیانی طاقتوں کی ملکہ ہے سراج تم فوراً جا کر عدیل سر کو میرا پیغام دینا میں شام ٹکرا کر پہنچ کر ہی فون کروں گا گو کے اللہ حافظ اپنا اور سب کا خاص خیال رکھنا اس کے بعد جمیل نے ریسور کیڑل پر رکھ دیا تو سراج نے بھی فون بند کر دیا سراج جمیل کیا کہہ رہا تھا فرحان وہاں کچھ نہ کچھ گڑ بڑ پل رہی ہے کیونکہ جمیل نے صرف اتنا فون پر کہا ہے وہ شام ٹکرا جا رہا ہے اور چاند کی چودھویں رات کو وہاں ضرور کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے فرحان میرے خیال میں شبانہ آتی ہوگی میں عدیل سر سے ملنے سٹی ہاسپٹل جا رہا ہوں ٹھیک ہے سراج مگر جلدی آنا یں میں اور کوئی نہیں ہے اب ڈاکٹر فرحان لاش کا معائنہ کرنے میں مصروف ہو گیا جو گل سرسبز کر اپنا وجود اپنی شناخت کھو چکی تھی ابھی گزشتہ رات اس ناگن نے ڈس لیا تھا ابھی درناک موت سے دوچار ہوا۔



ظاہرہ بچوں کا خیال رکھنا پاپا ہم میڈم کو بالکل بھی تنگ نہیں کریں گے عدیل نے تینوں بچوں کو بیکار کیا اور سختی سے کہا کوئی بھی کسی کو تنگ نہیں کرے گا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے سیر خود بھی اس موقع پر موجود تھا میرے خیال سے میڈم آپ کی فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے بچوں کا اور اپنا خیال رکھیے گا پاپا ہمارے ناگ راج کی حفاظت کرنا وہ

ہمارے بغیر بہت اداس ہو جائے گا عدیل زمیں پر دوڑا توں بیٹھ کر بولا ہم آپ کے ناگ راج کا بھی خیال رکھیں گے اور آپ کی ماما کو بھی اداس نہیں ہونے دیں گے پاپا اگر آپ بھی ہمارے ساتھ چلتے تو مزہ آ جاتا حجاز میرا ہاسپٹل میں ہونا ہے حد ضروری ہے میرا ایک منٹ بھی ہاسپٹل سے غائب ہو جانے سے کام رک جاتا ہے او کے۔۔۔ اب ظاہرہ نے اجازت لی تو عدیل بولا میرے خیال سے آپ بنگلور رہیں گی ہاں ڈاکٹر صاحب وہاں میری ایک فرینڈ ہیں اس کا نام آسیہ ہے اور وہاں ہاسپٹل میں اس نے بچوں کا انتظام کر رکھا ہے ویسے ہی بڑی میڈم نے پہلے سے تمام تیاری کر رکھی ہے۔ ٹھیک ہے آپ اللہ کا نام لے کر روانہ ہوں خدا حافظ۔ اتنا کہہ کر عدیل ہاسپٹل کی لابی سے گزر کر میر کے ساتھ اندر چلا گیا ساتھ میں دو ڈاکٹر ز اور بھی تھے کچھ ہی دیر بعد فارغ ہو کر عدیل اور میر کمرے میں بیٹھے باتوں مکمل ہو گئے اور چائے پیتے ہوئے باتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور باتوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا کیس کم آن۔۔۔ دروازہ کھلا ہے پھر جیسے ہی ڈاکٹر سراج کو اندر آتے دیکھا تو بولا ارے سراج تم نے وہ لاش ابھی تک روانہ کیوں نہیں کی سر شبانہ کا انتظار ہو رہا تھا اس نے میڈیکل رپورٹ پر سائن کرنے میں تھے وہاں پر انتظار ضرور کرنا مگر جیسے ہی جمیل کا انڈیا سے فون آ گیا تو مجھے فوراً آپ سے ملنا مناسب لگا سراج یہ بتاؤ جمیل سے تنہا رہی بات ہوئی سراج بھی آدھا گھٹنہ پہلے اس کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ کل رات تک وہ شام ٹکرا چکی جائے گا اس نے رامیش چندر سے رابطہ کیا ہے سر میری وہی رامیش ہے جو اس آئندہ کار کا دوست تھا اور اس ناگن کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی عدیل بولا اور اس نے کوئی خاص بات کی جی ہاں سراج نے معلومات بہت سی اکٹھی کر رکھی ہیں۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ چار دن بعد شام ٹکرا کچھ ہونے والا ہے جس کا اس کو بھی علم نہیں مگر جوگی بابا کو ضرور ہو گا باتیں اس نے فون پر کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے وہ شام ٹکرا پہنچ کر ہی دوبارہ کال کرے گا سراج ویری گڈ نیوز۔۔۔

چلو کوئی تو ایسا انسان مل گیا جو ہماری مدد کر سکتا ہے اسے یہاں بلانا ہو گا جی ہاں سر لیکن ابھی کچھ انتظار کرنا ہو گا کیونکہ وہ اسی ناگن کی کھوج میں ہی شاید وہاں جا رہے ہیں عدیل سر ہلا کر بولا تمہارا خیال بالکل درست ہے سراج۔۔۔ اب تم جا سکتے ہو شبانہ آئے تو اس لاش کو یہاں روانہ کر دینا میں رات کو نیل کی ڈیوٹی لگا دوں گا کہ وہ اسے مردہ خانے شفٹ کر دے تاکہ اس کے رشتہ داروں کا کچھ علم ہو سکے او کے سر۔۔۔ سراج نے حکم پر عمل کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ وہ اب جا چکا تھا جبکہ میری سن کر کچھ پریشان ہو گیا عدیل یہ ڈاکٹر سراج صاحب کیا کہہ رہے تھے میرے تھے معلوم ہی ہے ہر رات کوئی نہ کوئی انسان اس ناگن کے ڈسنے سے بھیا کہ موت کا شکار ہوتا جا رہا ہے سراج بھی اسی سلسلہ میں یہاں آیا تھا میں نے ڈاکٹر جمیل کو انڈیا بھیجا ہے تاکہ وہاں سے کسی جوگی بابا کو جو علم جانتا ہے اس سے معلومات حاصل کر کے اپنے ساتھ یہاں لائے ویسے جمیل نے نیل فون کر کے میری پریشانی کچھ دور کر دی ہے دو دن سے اس کی کال کا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا اچھا عدیل میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھیں سارہ کیسی ہے وہ تو ٹھیک ہے یا کہہ رہی تھی بھائی کو کہنا چکر لگا ہے یا کہتا ہوں حالات تیرے سامنے ہیں میں کل شام میں کوشش کروں گا کہ ٹھیک ہے گڈ بائے اب میر بھی چلا گیا ہے جبکہ عدیل لمبا سانس خارج کرتے ہوئے ایک میڈیکل رپورٹ کو کھولنے کے بعد اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو چکا تھا۔



صبا اور عدیل اس وقت رات کے کھانے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ شبانہ بھی ہاتھ منہ دھو کر میز پر آ کے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی بہادر جان بہادر جان جی آیا میم صاحب۔۔۔ بہادر جان ناگ راج کہاں ہے میم صاحب وہ چھت پر ہے میں نے اسے دودھ پیا ہے میں ڈال دیا ہے نجانے وہ آسمان پر کیا دیکھتا ہے عدیل بولا صبا میں پچھلے تین دن سے

موسوں کر رہا ہوں ناگ راج چھت پر جا کے آسمان پر نجانے کیا دیکھتا ہے مجھے خود جا کے اس کی حرکات و سکنات کا مشاہدہ کرنا ہو گا وہ ضرور کچھ بتانا چاہ رہا ہے جو میں آج جان کے ہی رہوں گا اب عدیل کھانا چھوڑ کر اوپر چھت پر چلا گیا صبا نے اسے آواز دینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ جانتی تھی عدیل اپنی ضد کا پکے اور وہ جس کام کو ایک بار کرنے کی ٹھان لیتا ہے پورا کر کے ہی چھوڑتا ہے عدیل چھت کا دروازہ کھول کر جیسے ہی کچھ قدم آگے بڑھا تو سامنے ہی ناگ راج کنڈلی مار کر فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنی چھتی آنکھوں سے اوپر آسمان کی جانب روشن ہوتے ہوئے چاند کو دیکھ رہا تھا عدیل اس کے سامنے آیا تو اس نے عدیل کی طرف دیکھا اور دائیں بائیں اپنے چوڑے پھن کو گھماتے ہوئے اپنی دو شاخ زبان بار بار نکالنے لگا عدیل نے اسے اپنے ہاتھ میں اٹھالیا اور بولا ناگ راج تم یقیناً پریشان ہو مگر ہم انسان تمہاری بولی کو نہ ہی سمجھ سکتے ہو اور نہ ہی کچھ جان سکتے ہیں کہ تم کیا محسوس کر رہے ہو ضرور کوئی تو بات ہے خیر۔ تم اپنے آپ کو تنہا مت چھوڑو میرے ساتھ نیچے چلو اب عدیل نے دودھ کا پیالہ جو ناگ راج پی چکا تھا اب عدیل کے ساتھ نیچے آ گیا صبا نے عدیل کے ہاتھوں میں ناگ راج کو دیکھ لیا تھا تبھی وہ بول پڑی اس نے دودھ پی لیا تھا یا نہیں ہاں صبا دودھ کا پیالہ خالی ہے یہ جناب چاند کو دیکھنے میں مصروف تھے اب عدیل نے اسے نیچے اتار دیا تو وہ صوفے پر جا کے بیٹھ جاتا کبھی استری اسٹینڈ پر اور کبھی ریشمی پردوں پر چڑھ کر ٹھیکہ لگاتے اسے اپنے کمرے میں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا تبھی وہ ناگ راج کے پیچھے پیچھے اندر کمرے میں چلا گیا۔ جہاں اس نے الماری کے اوپر ناگ راج کو چڑھتا ہوا دیکھ لیا تھا وہ ششے سے کچھ دیکھنا چاہ رہا تھا۔ مگر الماری پر تالا لگنے کی وجہ سے اندر جانے کا اسے کوئی بھی راستہ دکھائی نہ دیا اب وہ بے بس نظر آ رہا تھا تبھی وہ نیچے اترا گیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ میز پر چڑھ کے کنڈلی مار کر بیٹھ گیا ان کی جانب دیکھنے لگا ٹھیکہ جس سے عدیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی سمجھ نہیں آتی یہ الماری سے کیا تلاش کرنا چاہتا ہے۔

میم صاحب ایک بات بولوں۔۔۔ عدیل نے پیچھے مڑ کر بہادر جان کی طرف دیکھا اور کہا ہاں ہاں بولو بہادر جان کیا کہنا چاہتے ہو صاحب جی دودن پہلے رات کو میں نے اپنی آنکھوں سے ناگ راج کو کسی کالے رنگ کے سانپ سے لڑتے ہوئے دیکھا تھا آپ یقین کریں یا نہ کریں مجھے تو معاملہ بہ عجیب سا لگتا ہے بہادر جان تم فکر مت کرو ایک جوگی بابا کا ہمیں پتہ چل چکا ہے بہت جلد وہ انڈیا سے یہاں آجائے گا ڈاکٹر جمیل کی میں نے ڈیوٹی لگا رکھی ہے وہ اس کے ساتھ شام گھر کے لیے روانہ ہو چکا ہے بلکہ اب تو میرے خیال سے وہ ٹرین کے ذریعہ روانہ بھی ہو چکے ہوں گے عدیل نے گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو صبا بولی عدیل یہ شام گھر کا نام پہلے بھی شاید میں نے کہیں سے سنا ہے ہاں صبا سو تو میں نے بھی ہے مگر یاد نہیں کون ذکر کر رہا تھا خیر کھانا کھاتے ہیں ٹھنڈا ہو چکا ہے اس ناگ راج کے چکر میں کھانا ہی بھول گئے صبا عدیل اور ٹھیکہ دوبارہ کھانے کی میز پر آ چکے تھے۔

بنگلور کے خاموش پلیٹ فارم پر دور سے آتی ہوئی انجمن کی وکیل نے مسافروں کو اپنی جانب متوجہ کیا کچھ ہی لمحوں بعد ٹرین پلیٹ فارم پر آ کے رکی ڈاکٹر جمیل رامیش بابا کے ساتھ نیچے اترا آخری کا وقت ہو چکا تھا پلیٹ فارم پر کئی مسافر جنہوں نے ٹھیکہ یا چندی گڑھ جانا تھا وہ اس ٹرین پر سوار ہونے لگے جمیل نے اپنا اور رامیش بابا کا سامان وینٹک روم تک پہنچایا اور ڈاکٹر صاحب آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھا رہے ہیں کسی قلعی کو بلا لیتے ارے میں کسی قلعی سے کم ہوں جمیل نے ایک بھاری چوڑے کا بیگ زمیں پر رکھتے ہوئے کہا، رولا میں جا کر معلوم کرنا ہوتا شام گھر کی ٹرین کب اور کس وقت روانہ ہوگی۔ رامیش بولا وہ دو بجے سے پہلے نہیں آئے گی مجھ سے پوچھو اور کیا پوچھنا ہے جمیل نے مسکراتے ہوئے کہا ٹھیک ہے رامیش بابا اب ہم کو مجبوراً دوپہر تک یہاں انتظار کرنا ہو گا ویسے دھرم ناتھ صاحب

اشمن پر آپ کو کیا کہہ رہے تھے وہ اپنا اور تمہارا خیال رکھنے کا کہہ رہے تھے کہ وہ جگہ خطرناک ہے وہاں پر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا رے رامیش بابا جب آپ میرے ساتھ ہیں تو پھر ہر قسم کے خطرے کا سامنا کرنے کے لیے بھی میں پوری طرح سے تیار ہوں میرے خیال سے آپ کچھ دیر کے لیے سو جائیں ساری رات جاگتے رہے ہیں اب رامیش بابا دو کرسیوں پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔



ظاہر بہت خوش ہوئی تم سے مل کر تمہیں معلوم ہے کتنی شدت سے تمہارا انتظار کر رہی تھی ہاں آسیہ یہ بات تو ہے اچھا یہ بتاؤ تمہاری فریڈ صبا کیسی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ آسیہ میں نے بچوں کو ناشتا اور پرہیز دیا ہے لو بھی ظاہرہ گرم گرم چائے آگئی ہے اچھا بابا میں پی لیتی ہوں یہ بتاؤ اب اگلا پروگرام کیا ہے ظاہرہ فی الحال تو یہ دودن بچوں کو بنگلور شہر میں تفریح کا موقع دین گے پھر میں نے سوچا ہے بچوں کو آکر وہ لڑ جائیں گی میں نے خود بھی تان محل دیکھا ہے اس کے بعد کسی ایسی جگہ کا پروگرام بنائیں گے جہاں پکنک کے لیے اچھا پوائنٹ مل سکے اگر صبا آجاتی تو بہت اچھا ہوتا نہیں آسیہ اس کے گھر کا مسئلہ ہے کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے مگر صبا کے بچے ساتھ آئے ہیں اچھا اب چائے پی لیں پھر بچوں سے جا کر مل لیتے ہیں ظاہرہ نے چہرے پر مسکراہٹ سمجھاتے ہوئے کہا ٹھیک ہے کچھ ہی دیر بعد چائے سے فارغ ہو کر ظاہرہ بولی آسیہ مجھے ایک پوسٹل کال کرنی ہے تھوڑی دیر کے لیے جا سکتی ہو۔ کیوں۔ آخر ایسی کون سی پوسٹل کال کرنی ہے کوئی بوائے فریڈ تو نہیں بن گیا آسیہ۔ مذاق نہ کرو ظاہرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیسے ہی آسیہ دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی تو ظاہرہ نے ریسورٹ اٹھا کر اپنے کان سے لگایا اور کچھ نمبر ملانے لگی دوسری طرف کال جاری تھی مگر ظاہرہ نے پھر فون بند کر دیا وہ بائیسر سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن اب کی بار اس نے خود میں ہمت پیدا کی اور نمبر ڈائل کیا دوسری طرف کال جاری تھی بائیسر بنک جانے کے لیے بالکل تیار تھا اور ششے میں اپنا وجود دیکھ کر خود ہی مسکرائے لگا تھا چائیک فون کی ٹیبل پر وہ چونک اٹھا اور ریسورٹ اٹھا کر کان سے لگایا۔

ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی تو یاسر بولا۔۔۔ جی آپ کون بول رہی ہیں۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں آپ کی ہمدرد دوست بول رہی ہوں کیا۔ کون سی دوست آئی ایم سوری آپ نے شاید غلط نمبر ڈائل کیا ہے۔ نہیں نہیں پلیز فون بند نہ کیجئے گا میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں لیکن آپ ہیں کون مجھے اپنا نام تو بتائیں یہی تو بتانا چاہتی ہوں میں آپ کو سر پرانز دینا چاہتی تھی آپ نے ہی تو مجھے نمبر دیا تھا کچھ یاد آیا کہ نہیں یا بھول گئے۔۔۔ یاسر یہ سن کر عجیب سی کشش میں پڑ گیا اور بولا دیکھئے معافی چاہتا ہوں شاید آپ سے پہلے بارفون پر بات ہو رہی ہے آپ کو جب دیکھا تک نہیں جان پہچان نہیں پھر کیسے جان سکتا ہوں کہ آپ کون ہیں پلیز مجھے کھل کر بتائیے ارے محسن دوست تم اتنی جلدی بھول گئے ویسے آج شام کو کیا کر رہے ہو آپ سے ملنے کو دل ہے چین ہے میں صرف ایک بار آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں خوش قسمتی سے میں کل رات کو ہی انڈیا پہنچی ہوں اور اس وقت بنگلور شہر میں ہی ہوں صرف آپ کو دیکھنے کی تمنا ہے میں نے آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ دیکھئے میڈم جان نہ پہچان بڑی خالہ سلجھے معاف کر دیں بینک سے دیر ہو رہی ہے پلیز مجھے بعد میں فون کر کے آپ بتا سکتی ہیں ایک منٹ۔۔۔ ایک منٹ مجھے معلوم ہے آجکون سے فلیٹ میں رہتے ہیں میں شام کو خود آپ سے ملنے آ رہی ہوں۔ گلدبائے اس کے بعد ظاہرہ نے فون بند کر دیا تو یاسر غصے سے بولا بری ایڈیٹر کل میرا نام ضائع کر دیا آخر یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے اسے تو میرے فلیٹ کا بھی علم ہے آکر یہ لڑکی مجھ سے کیا چاہتی ہے اور میرا شکریہ کیوں ادا کرنا چاہتی ہے کہیں یہ مجھے اپنے فریبی جال میں پھنسانا تو نہیں چاہتی ہے اسی طرح کے کئی خیالات نے یاسر کو اپنے ٹخنوں میں جکڑ لیا پھر وہ ان خیالوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے بینک کے دستاویزات اور ڈرافٹ والی فائل لسٹ اپنے بیگ میں ڈالنے کے بعد زپ

لگا کر اپنے کندھے سے لٹکا کر کمرہ لاک کر کے بینک روانہ ہو گیا۔



رامیش بابا۔۔۔ رامیش بابا اٹھ جائے ٹرین آچلی ہے جمیل نے رامیش چندر یعنی جوگی بابا کو نیند سے بیدار کرتے ہوئے کہا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر ایک نگاہ ڈالی۔ ارے ڈیڑھ بج چکا ہے جی ہاں پورے اٹھ گھنٹے سوئے رہے ہیں آپ کو میری بھی کچھ خبر نہیں۔ رامیش نے سگراتے ہوئے کہا کہیں بائیں کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب ارے آپ تو ہمارے عزیز ترین ساتھیوں میں سے ہیں رامیش بابا میں نے عانا منگوا لیا ہے ابھی وہ قلعے لے کر آجائے گا میں نے سامان بھی ٹرین میں سیٹ کر دیا ہے ارے واہ۔ تم نے قلعے سے کیوں مدد لی ارے رامیش بابا میں نے تھوڑا سا لے لیا تھا وہ تو خود آپ کو جانتا ہے اس نے آپ کو پہلی بار ہی ایک نظر میں پہچان لیا تھا جب آپ سوئے ہوئے تھے لیکن اٹھنا مناسب نہیں سمجھا میں نے اسے کھانے کا بھی کہہ دیا تھا ارے وہ ابھی گیا اتنے میں سرخ لباس پہنے ایک آدمی رامیش کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا۔ مہاراج آپ یہاں بگھور ریلوے اسٹیشن پر خیریت سے آئے ہیں شام گر جا رہا ہوں مجھے وہاں ایک ضروری کام ہے لگتا ہے کسی سانپ کی تلاش میں جا رہے ہیں جمیل نے اس قلعے سے پوچھا آپ رامیش بابا کو کیسے جانتے ہیں لو کہ وہ بات۔ ارے بھی مہاراج نے آج سے ڈیڑھ سال قبل میرے بیٹے کو موت کے منہ سے نکالا تھا اگر انہوں نے اس سانپ کا زہر چوس لیا ہوتا تو آج میرا بیٹا مجھے کب کا اس دنیا میں چھوڑ کر جا چکا ہوتا مہاراج میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں خوش رہیے آپ مجھے صرف آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اس کے بعد وہ اجازت لے کر چلا گیا تو جمیل نے شاپر سے کھانا نکال کر سامان اور روٹی ایک کپڑے کے اوپر بچھا کر رکھ دی رامیش بابا یہاں تو کافی لوگ آپ کو جانتے ہوں گے ڈاکٹر صاحب میں نے آپ کو اس دن بھی کہا تھا بگھور میں میرے اکثر چاہنے والے ہیں جنہیں شاید میں بھول چکا ہوں مگر وہ مجھے آج بھی یاد رکھتے ہیں اب اس آدمی کی مثال ہی دیکھ لو میں اس کے گھر پر یوں آکر نہیں جانتا کسی کو دیکھا تک نہیں پھر بھی مجھ سے خوش اسلوبی سے ملا ہے۔

اچانک انجن کی ولس سنائی دی تو جمیل بولا میرے خیال سے انجن لگ چکا ہے جلدی سے کھانا کھالیں اب وہ کھانے سے فارغ ہو کر ٹرین میں سوار ہو چکے تھے ٹھیک دو بجے انجن نے ولس بھائی اور ٹرین رفتہ رفتہ پلیٹ فارم کو چھوڑنے لگی یہ ٹرین اب شام گر جا رہی تھی جمیل نے کہا رامیش بابا آپ نے کتنی ب اثر ٹرین کا سفر کیا ہے ڈاکٹر صاحب میری تو عمر گزر چکی ہے میں تو جب بھی کہیں جاتا ہوں چاہے مجھے دہلی جانا ہو شام گر چند ہی گڑھ یا بگھور تو مجھے ٹرین کا سفر ہی مناسب لگتا ہے بس یا کوچ میں بہت زیادہ تھکاؤٹ محسوس ہوتی ہے آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں بچ پوچھے رامیش بابا چوتھی بار موقع ملا ہے ویسے تو ہمارے علاقے میں ٹرانسپورٹ کی اتنی سہولت ہو چکی ہے کہ ٹرین میں سفر کرنا میں خود مناسب نہیں سمجھتا اپنے اپنے شوق کی بات ہے رامیش نے سن کر مسکرا ہٹ سجاتے ہوئے بولا ٹھیک کہتے ہو ہر انسان اپنی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی قدم اٹھاتا ہے رامیش بابا اب میں سوچ رہا ہوں کچھ دیر آرام کر لیا جائے ہاں ہاں کیوں نہیں ڈاکٹر صاحب سو جائے اب جمیل اوپر والی خالی برٹھ پر لیٹ گیا کیونکہ سفر کرتے ہوئے اسے پورے گیارہ گھنٹے ہو چکے تھے اب وہ رامیش بابا باقی مسافروں کو دیکھتے ہوئے باہر کے مناظر دیکھ کر سستی محسوس کرنے لگا آنکھیں بوجھل ہوتے ہوئے اسے نیند کی کیفیت طاری ہونے لگی یہ سب کھسکی تھکاؤٹ کا نتیجہ تھا اب اسے اپنی بھی کوئی ہوش نہ رہی ٹرین اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی جبکہ سرخ رنگ کا انجن کا دھواں پیدا کرتے ہوئے برق رفتاری کو ظاہر کر رہا تھا۔



صبا جائے کے کپ لے کر اندر کمرے میں پہنچی تو عدیل اور نیل کے درمیان اسی ناگن پر بحث شروع تھی دیکھو نیل جب تک کسی کے رشتے دریا عزیز ہاں پہل نہیں آجاتے ہم کسی بھی لاش کو گورکن کے حوالے نہیں کر سکتے بات گھنٹے کی کوشش کرو اس وقت تین مردہ ڈھانچے مردہ خانے میں موجود ہیں ان تینوں کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی وہ کون تھے کیونکہ جب انہیں ہاسپٹل لایا گیا تو اس ناگن کا زہر اپنا اثر دکھا چکا تھا عدیل چاہے ٹھنڈی ہو رہی ہے ٹھیک ہے صبا میرے پر رکھ دو صبا کے جانے کے بعد عدیل نے سلسلہ کلام پھر سے جوڑا دیکھو نیل ہم کوشش کر رہے ہیں تم دوبارہ ڈاکٹر شبانہ سے اس موضوع پر بحث نہیں کرو گے اس دن بھی تم نے بہت لاپرواہی بد مزگی پیدا کی تھی لیکن شبانہ صرف میری وجہ سے خاموش ہو گئی تھی چاہتی تو تمہیں منہ توڑ کر جواب بھی دے سکتی تھی نیل تمہیں ہر حالات کا سامنا کرنا ہوگا۔ ہاس ناگن کو جہاں کہیں بھی ہوگی اسے جوگی بابا کی مدد سے ضرور ڈھونڈ نکالیں گے وہ بہت ہوشیا ہے ڈاکٹر سراج نے مجھے آج صبح بتایا تھا پورے اٹھائیس انسانوں کو وہ اب تک ڈس چکی ہے اور ان لاشوں کی نشاندہی کے لیے گورکن کی ڈیوٹی بھی لگا رکھی ہے جن میں تین لاشیں ہاسپٹل میں مردہ خانے کے اندر موجود ہیں نیل بہت جلد واپس آئے گا اور ساتھ میں جوگی بابا کو بھی لے کر آئے گا اتنی دیر میں وہی اندر کمرے میں آتے ہوئے بولا بیہما ناگ راج کے ساتھ میری ایک تصویر ہو جائے۔ وہی دیکھ رہے ہو ہم بائیں کر رہے ہیں ارے بیہما۔ چھوڑیں باتوں کو دیکھیں ناں ناگ راج میرے ہاتھوں سے لپٹا ہوا ہے عدیل اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور بولا نیل جاؤ یا ریکسہ لے آؤ اس نواب صاحب کو فونو لے بغیر چین نہیں آئے گا اب نیل اور وہی باہر نکل گئے اتنی دیر میں باہر گلی میں بچوں کے شور کی آواز سنائی دی تو صبا نے گیٹ کھول کر سفید لباس میں ایک سپیرے کو دیکھا جو بانسری نکال کر بچوں کو پھاری سے سانپ دکھا رہا تھا بچو۔ بچے ہٹ جاؤ۔ بیٹا بچے ہو جاؤ یہ سانپ تمہیں کاٹ لے گا مجھے نہیں آ رہی ہے وہ سپیرا بچوں کو ڈانٹتے ہوئے بولا اب اس نے بانسری اپنے لبوں سے لگائی اور سریلی آواز میں بجانے لگا وہی ناگ راج کے ساتھ ابھی پہلی ہی فونو کے لیے تیار ہوا تھا کہ اچانک ناگ راج اس کے ہاتھوں سے فوراً پیچھاڑا وہی نے اسے اٹھایا تو ناگ راج نے اس کے ہاتھوں کو بل دیا تو وہی بولا ارے ناگ راج چھوڑو میرا ہاتھ تم کہاں جا رہے ہو نیل نے بانسری کی آواز سنی تو کہا۔

وہی تم نے یہ آواز سنی جیسے کوئی بانسری بجا رہے ہاں نیل میں بھی آواز سن رہا ہوں باہر چل کر دیکھتے ہیں اب وہ دونوں گیٹ پر آئے تو صبا پہلے سے ہی اس سپیرے کو بڑی حیرت سے دیکھ رہی تھی اتنے میں ساتھ والے مکان سے دو نئے گیٹ کے پاس آکر بولے صبا آئی نوید اور عکاش کہاں ہیں وہ ناگ راج کو لے کر انہیں سپیرا آیا ہوا ہے وہ بانسری کی آواز پر مست ہو جاتا ہے صبا بھی یہی کیا سن رہا ہوں وہی نے ناگ راج کو پاؤں سے گزرتے ہوئے دیکھ کر کہا تم نے بالکل ٹھیک سنا ہے اب اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لو جیسے یہ سپیرے نے ایک سبز رنگ کے سانپ کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو اپنے پالتو سانپوں کو پھار میں بند کر دیا اور بانسری اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے بولا یہ۔ یہ سانپ کس کا ہے یہ کہاں سے آیا ہے ناگ راج اپنی دو شاخہ زبان باہر نکالتے ہوئے اس سپیرے کی طرف اپنی چمکتی ہوئے آنکھوں سے تسلسل دیکھ کر جا رہا تھا اس نے اپنا چنچن چوڑا کر رکھا تھا بھی صبا خود آگے بڑھ کر سپیرے کے پاس آئی اور بولی ہے ہمارا سانپ ہے ہمارا ناگ راج تم اسے اپنی سریلی آواز سے مدد ہوش کر کے اپنے ساتھ لے جانے کا خیال بھی اپنے دل میں مت لانا ویسے بھی یہ تمہارے سر تھ نہیں جائے گا یہ تو صرف تمہاری سریلی آواز سن کر دیوانہ ہو گیا ہے چلو ناگ راج گھر چلو صبا نے اسے اٹھا کر اپنے ہاتھ میں پکڑا تو اس سپیرے کی آنکھیں حیرت سے چونک اٹھیں اور وہ بچوں پر نظر ڈالنے کے بعد اپنا سامان اور پھاریوں کو تھیلے میں رکھنے کے بعد چلا گیا اب صبا کی اور نیل گھر کے اندر جا چکے تھے جبکہ محلے کے اور لوگ جو رہتا تھا دیکھ رہے تھے واپس لوٹ چکے تھے ارے

صبا بھی اس سیرے کو نہیں روکنا چاہیے تھا عدیل بھیا کو اس سے ملوادیے شاید وہ ہماری مدد کر پاتا تو کی یہ صرف نام نہاد سیرے ہیں جو بچوں سے دس پندرہ روپے لے کر سانپوں کا قص دکھاتے ہیں اور ہانسی کی سیریلی آواز سے مت ہوتے ہیں ان سیروں کو صرف پیسوں سے مطلب ہوتا ہے میں ایسے انسانوں کی فطرت اچھی طرح جانتی ہوں چلو ناگ راج اب وہ رینگتے ہوئے گھر کے اندر چلا دیا تو وہی اور نیل بھی صبا سے کوئی بات کئے بغیر کمرے میں واپس آ گئے۔



توجہ فرمائیں ممبئی سے شام گرانے والی ٹرین پلیٹ فارم نمبر پانچ پر پہنچنے والی ہے تمام مسافروں سے ریکوسٹ کی جاتی ہے وہ اپنے سامان کے ہمراہ پلیٹ فارم پر تشریف لے آئیں جنہوں نے نکلنا ہے جانا ہے شکر یہ۔ اس کے بعد یہ اعلان دوبارہ پھر ہوا اور کچھ ہی دیر میں دور سے پیلرنگ کی روشنی جو نرک انجن سے خارج ہو رہی تھی اب قریب آتی دیکھائی دی۔ پلیٹ فارم پر مسافروں کا رش بڑھتا جانے لگا جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم پر آ کے رکی تو مسافر اپنے سامان کے ساتھ چڑھنے اترنے لگے جمیل نے بڑی مشکل سے اپنا اور رامیش بابا کا سامان ڈبے سے باہر نکالا اور مسافروں کی بھیڑ سے نکل کر جلد از جلد ریلوے اسٹیشن سے باہر جانے والے راستے پر چل پڑے کچھ ہی دیر میں وہ اب باہر پارکنگ ایریا کے قریب کھڑے تھے رات کا اندھیرا جمیل چکا تھا رامیش بابا آپ تو کہہ رہے تھے پانچ گھنٹے کا راستہ ہوگا مگر ٹرین تو کچھ زیادہ ہی لیٹ ہوگئی رامیش بولا کوئی بات نہیں ایک ڈیڑھ گھنٹے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن رامیش بابا ہم کہاں ٹھہریں گے آپ اس کی فکر نہ کریں میرا ایک شاگرد سی شہر میں رہتا ہے اس کا سنگل سٹوری مکان ہے ہمارا یہ مسئلہ با آسانی حل ہو جائے گا اس ٹیکسی والے کو روکنا میرے خیال سے وہ خالی ہے رامیش نے ایک جانب گردن گھماتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسے رکنے کا اشارہ کیا جی بھائی صاحب آپ کہاں جانا ہے رامیش نے اسے مطلوبہ راستہ سمجھایا کہ اسے کس طرف جانا ہے اب سامان چھت پر اور کچھ پیچھے سیٹ پر رکھنے کے بعد جمیل اور رامیش باہر ٹیکسی میں سوار ہو چکے تھے تقریباً آدھے گھنٹے بعد مختلف سڑکوں راستوں شاہراؤں سے گزر کر ٹیکسی ایک کھلی جگہ آ کے رکی جو ایک کشادہ کھلی تھی جمیل نے ٹیکسی والے کو کرایہ دے کر سامان اتارنے کے بعد فارغ کر دیا اب رامیش چند رسائے ایک مکان کے دروازے پر دستک کرنے لگا پھر ایک چالیس سال کا آدمی دروازہ کھول کر ہاتھ جوڑتے ہوئے نمستہ کہہ کر بولا مہاراج کی جے ہو۔ مہاراج آپ اور یہاں۔۔ یہاں اس وقت میں کوئی سہنا تو نہیں دیکھ رہا۔

ارے نہیں نہیں یہ سہنا نہیں حقیقت ہے مہاراج باہر کیوں کھڑے ہیں اندر آئیے اب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے اس آدمی نے سامان اندر کمرے میں رکھ دیا اور چمن میں جا کر ٹھنڈے مشروب کے دو گلاس بنا کر لے آیا لیجئے مہاراج ارے یار پرکاش تکلیف کیسا۔۔ کچھ نہیں ہوتا مہاراج آپ ہمارے استاد ہیں اور اپنے استادوں کا دھرم رکھنا شاگرد کا فرض ہے یہ بتائیے آپ کو کیسے آتا ہوا ہم کل شام گھر کی اس پہاڑیوں میں دوبارہ جائیں گے رامیش نے ٹھنڈے مشروب کا پہلا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تو وہ چونک اٹھا مہاراج۔۔ مہاراج۔۔ یہ۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں معلوم ہے پچھلی بار کس طرح ان سانپوں نے آپ کو ڈسا تھا۔ آپ کا جسم کاٹ کاٹ کر ہر جگہ سے زخمی اور نڈھال کر دیا تھا اور آپ کا وہ محسن دوست وہ کالا گھوڑا جو اس رات سفید روشنی کی زد میں آ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا جانتا ہوں۔۔ سب کچھ اچھی طرح سے یاد ہے مجھے معلوم ہے وہاں موت پہلے سے ہی ہمیں اپنے شتے میں جکڑنے کے لیے تیار ہے ارے تمہیں بتانا تو یاد ہی نہیں رہا ان سے ملو شاید تمہیں تعارف نہیں کروا سکا یہ ڈاکٹر جمیل صاحب ہیں پاکستان سے آئے ہیں احمد آباد شہر میں سٹی ہسپتال کے عظیم ڈاکٹر بھی ہیں وہاں انکی لیبارٹری کا بھی خوب نام ہے

جمیل نے اس آدمی سے ہاتھ ملایا مجھے جمیل کہتے ہیں میرا نام پرکاش ہے مہاراج کے بعد اب میں خود بھی ایک سپیرا بن گیا ہوں سانپوں کو پٹری میں بند رکھنا ہو یا کسی گھر میں کوئی سانپ آ گیا ہو یہ کام میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جج تو یہ ہے مہاراج سے رہ کر ہی یہ سب کچھ دیکھا ہے ویسے مہاراج آپ کی بھی آنندکار سے ملاقات ہوئی ہے بہت عرصہ گزر گیا کبھی انہیں یہاں دیکھا نہیں ہے رامیش مایوس ہو کر بولا پرکاش آنندکار اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ گیا۔ وہ حیرت سے بولا کہ۔ کیا ہوا انہیں کس نے آنندکار سے ٹکرانے کی کوشش کی مہاراج مجھے بتائیے پرکاش وہی ناگن آنندکار کی قاتل ہے ڈاکٹر جمیل صاحب خود اس کا ڈھانچہ لے کر وہاں سے اٹھ آیا پہنچے ہیں مہاراج ہمارے ناگ دیوتا کیسے ہیں ناگ دیوتا کو میری طرف سے نمستہ ضرور کہئے گا رامیش نے کہا ہاں بالکل کیون نہیں۔

اب ہمارا کل کا یہ پروگرام ہے کہ ہم صبح سویرے اس جگہ پہنچ جانا چاہتے ہیں جہاں کل رات کو وہ ناگن تالاب سے باہر آئے گی سفید روشنی نکلنے سے پہلے ہمیں اس کے حصار سے باہر نکلنا ہے میری کوشش یہ ہوگی کہ میں اسے تالاب میں قید کر سکوں یہ کام صرف چودھویں رات کو ہی ہو سکتا ہے مہاراج میں اپنے دل کی بات آپ سے کہوں وہ یہ کہ میرا دل نہیں مانتا آپ وہاں پھر سے جائیں جمیل نے کہا پرکاش بھائی ہم وہاں اگر نہیں جائیں گے تو ناگن کی اصلیت کیسے ظاہر ہوگی میں خود وہاں جا کر اس جگہ کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں ہو سکتا ہے کچھ ایسی معلومات بھی حاصل ہو سکیں جو رامیش بابا نہیں جان سکتے ہمارے ارادوں کو کمزور نہ کریں ٹھیک ہے جمیل صاحب جیسے آپ کی مرضی مہاراج آپ بہت ہی لمبا سطرے کر کے آئے ہیں میں چاہتا ہوں آپ آرام کر لیں تاکہ صبح آپ اپنے محسن پر روانہ ہو سکیں ویسے کل رات تک کیا آپ وہیں ٹھہریں گے پرکاش نے سوالیہ نظروں سے کہا تو جمیل بولا آپ فکر نہ کریں ہمیں کوئی نہ کوئی کامیابی تو ضرور ملے گی اب رامیش اور جمیل ایک الگ حال تھا اس لیے انہیں کچھ ہی دیر میں گہری نیند نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اب وہ دنیا و مافیاء سے بے خبر نیند کی وادیوں میں کھو چکے تھے۔



ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔ لیس کم آن یاسر نے دروازے کی جانب دیکھا اور بولا اندر آ جاؤ پھر ایک ملازم ماندرا کے بولا صاحب جی آپ سے کوئی لڑکی ملے آئی ہے کیا۔۔ یاسر حیرت سے بولا اور گھڑی کی طرف دیکھنے لگا اس وقت رات کے دس بجے ایک لڑکی کو مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے سزیہ تو مجھے نہیں معلوم وہ نیچے کاؤنٹر پر کھڑی ہے آپ کا ایڈریس پوچھا تو میں خود چلا آیا یاسر جس سے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے اسے اوپر بیچ دو اب وہ ملازم چلا گیا تو یاسر نے بینک کے کانفرنس روم میں دوسری دستاویزات جس کا وہ مطالعہ کر رہا تھا اسے فائل بینک میں ڈالتے ہوئے بولا کم بخت یہ لڑکی مجھ نے کہاں سے آئی ہے اب ایک لڑکی جو بائیس سال کی تھی ملازم کے ساتھ دروازے پر کھڑی تھی یاسر اسے دیکھتا ہی رہ گیا جبکہ ظاہرہ خود اسے پچھی پچھی نظروں سے دیکھنے لگی صاحب جی یہ شام کو کبھی آئی تھیں مگر آپ اپنے دوست کے ساتھ مارکیٹ گئے ہوئے تھے اچھا جی میں چلتا ہوں وہ ملازم چلا گیا تو ظاہرہ اس کے قریب دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر بڑھی اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہیلو میرے محسن دوست کیسے ہو میری طرف دے یہ تحفہ قبول کیجئے پلیز یاسر اس کی آنکھوں میں جیسے کھو گیا تھا آپ بولیں ناں۔۔ کہاں کھو گئے ہیں یاسر نے اپنی آنکھوں کو جھپکا اور بولا۔ آ۔ آ۔ آپ کون ہیں معافی چاہتا ہوں پہلے کبھی دیکھا نہیں ظاہرہ نے کہا پہلے آپ مجھ سے ہاتھ ملائیں یاسر نے نہ چاہتے ہوئے اس انہی لڑکی سے ہاتھ ملایا اور کہا بیٹھے۔ اب وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور بولی نہیں پہنچانا شاید آپ کی یاداشت بہت ہی کمزور ہے میرا خیال تھا آپ مجھے آواز سے ہی پہچان لیں گے اوہاں۔۔ ہاں یاد آیا بالکل یاد آیا اس دن آپ نے ہی مجھے۔۔ جی۔ ہاں وہ میں ہی تھی ظاہرہ نے یاسر کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا تو یاسر بولا آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا میں آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں ظاہرہ

زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی اور بولی کمال کرتے ہو میرے حسن دوست ارے میں پاکستان سے آئی ہوں تمہارا شکر یہ ادا کرنے کا اس سے اچھا موقع مجھے اور کوئی نہیں مل سکتا تھا آپ نے میری وہ فائل مجھے لوٹا کر شکر کا موقع دیا ہے میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول پاؤں گی۔ آپ طاہرہ ہیں مس طاہرہ۔۔۔ وہ سکول ٹیچر جو بچوں کو۔۔۔ ہاں۔۔۔ اب پہچان لیا تم نے۔۔۔ ویسے جس چہرے کے بارے میں اکثر میں سوچا کرتی تھی آج مجھے کیوں ایسے محسوس ہو رہا ہے میری تلاش یہاں آکے ختم ہو گئی ہے۔ کیا۔۔۔ کون سا چہرہ۔۔۔ کس کی تلاش۔۔۔ یہ۔۔۔ یہاں کیا کہہ رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے ارے میرے دوست تمہیں سب سمجھ آ جائے گا تم سے مل کر میرے دل کو بے حد خوشی ہوئی ہے جو میں بیان نہیں کر سکتی ہوں کیا کل تم ہاسٹل آ سکتے ہو بچوں سے بھی مل لیتا۔ میری ایک فریڈ آسیہ ہے اس نے وہاں رہائش کا بندوبست کیا ہوا ہے میں جانتی ہوں تم صبح بیکہ جاتے ہو اور شام کو واپس آتے ہو کل صبح بچوں کے ساتھ میں واٹر پارک جاری ہوں شام تک واپس آ جاؤ گے تمہارا انتظار رہے گا میرے دوست تم ضرور آنا دو کے بائے طاہرہ نے کھڑے ہوئے کہا۔

اور مکرراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور دروازہ بند کر کے چلی گئی یا سرنے اسے آواز دینے کے لیے کوشش کی مگر زبان نے اس کا ساتھ نہ دیا وہ دل میں خود بھی یہ خوش محسوس کر رہا تھا کہ وہ شکر یہ ادا کرنے چلی آئی اب وہ اپنے بستر پر تکیے سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا اور اس لڑکی کے متعلق سوچنے لگا جو پہلی ہی ملاقات میں اس کا دل چرا کر لے گئی تھی اور اسے تم کہہ کر بلانے کا انداز اسے حیرت میں ڈال چکا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا وہ پہلی ملاقات میں ہی اسے تم کہہ کر مخاطب کرے گی اسی طرح کے خیالات نے اسے نیند کی آغوش میں سلا دیا اب اسے اپنی کوئی ہوش نہ رہی۔



اگلے دن صبح ہی عدیل کو فون پر ایک اور موت کی خبر ملی تو وہ ایک بار پھر ڈس ہارٹ ہو گیا۔ اور ہاسپٹل چلا گیا جہاں ایک ڈھانچا ان سب ڈاکٹر کو خوف زدہ کر رہا تھا اس ناگن کے زہر نے اس کا جسم صرف دو گھنٹے کے اندر اندر ہڈیوں میں تبدیل کر دیا تھا اور یہ پہچاننا مشکل ہو گیا تھا کہ یہ لاش کسی مرد کی ہے یا عورت کی۔۔۔ سٹی ہاسپٹل کے مردہ خانے میں اس ڈیڈ باڈی کو شفٹ کر دیا گیا۔ جہاں پہلے سے تین مردہ ڈھانچے برف کے بلاکس میں بند تھے جنہیں دیکھنے کی اجازت بالکل نہیں تھی جبکہ دوسری جانب ڈاکٹر جمیل رامیش بابا کے ساتھ ناشتہ سے فارغ ہو کر شام گھر کی پہاڑیوں کا پروگرام فائل کر کے تھے مہاراج میرے خیال سے آپ کو پہلی بس یا آسانی مل جائے گی چالیس پینتالیس منٹ کا راستہ ہو گا ہاں مجھے معلوم ہے اب رامیش چندر جمیل کے ساتھ ایک بیک میں کچھ سامان ڈالتے ہوئے کندھے سے لٹکا کر روانہ ہو چکے تھے اسے میرے خدا مہاراج کی رکشا کرنا۔

برکاش نے دعائیہ انداز میں کہا اب انہیں ایک بس جلد ہی مل گئی تھی جس نے چالیس منٹ کے مختصر سفر کے بعد انہیں گئے راستے پر اتار دیا اور آگے چلی گئی۔ ڈاکٹر جمیل نے ان پہاڑیوں کو نظر بھر کے دیکھا تو رامیش بابا نے لمبا سانس خارج کیا اور بولا ڈاکٹر صاحب منزل بالکل ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ کی جانکاری کے لیے اتنا بتا دوں کہ آج پورے چاند کی رات ہو گئی میں نے صبح اخبار پر جان دکی تیرہویں تاریخ پڑھ لی تھی آج چودھویں کا چاند آسمان پر اپنی روشنی پیدا کرے گا رات کو کسی بھی لمحے اس ناگن کے تالاب سے نمودار ہوتے ہی سفید روشنی ظاہر ہوگی جس کی طاقت سے وہ ڈھانچے اس جنگل میں آئیں گے اور تالاب میں اتر جائیں گے رامیش بابا میں وہ تالاب دیکھا جتا ہوں ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔ اب رامیش بابا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جمیل کے ساتھ کچے راستے پر اترتا چلا گیا ساتھ ساتھ رامیش اسے جگہ کے بارے میں بھی بتاتے جا رہا تھا ڈاکٹر صاحب یہ وہ جگہ ہے

جہاں کبھی ماضی میں جمو پڑیاں ہوا کرتی تھیں اور پکی لکڑی کے چند مکان موجود تھے لیکن اب ان کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہے میں نے آپ کو سفید روشنی کے بارے میں بتایا تھا اس کی طاقت کے آگے انسان تو دور کی بات ہر طاقتور جانور کی بھی ہڈیاں گوشت سے علیحدہ ہو جاتی ہیں میرا وہ دوست ناگ راج بھی شاید اس سفید روشنی کا نشانہ بن چکا ہو گا آج تک مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا یا پھر اس ناگن کے شیطانی سحر میں جکڑ کر ختم ہو گیا ادھر آؤ وہ جگہ تمہیں دکھاتا ہوں جہاں میرے کھوئے کی موت واقعی ہوئی اب وہ اسے جنگل کی حدود میں لے آیا جہاں بہت سی ہڈیاں بکھری پڑی تھیں جبکہ ایک جگہ ہڈیوں کا بہت بڑا بھرہ دکھائی دے رہا تھا ڈاکٹر صاحب یہ میرے کھوئے کا وہ ڈھانچہ ہے جس پر آج بھی کھلیاں بکھیر رہی تھیں اتنا کہتے ہی وہ ہم زندہ ہو گیا اب وہ جنگل کی حدود میں داخل ہو چکے تھے بیروں تلے زرد رنگ کے پتے کھرچ کھرچ کی آواز پیدا کرنے لگے جو خاموشی میں واضح سنائی دینے لگے تھے یہ جنگل کتنا بڑا ہے رامیش بابا جمیل نے پہلا سوال کر ڈالا تو رامیش چندر بولا اتنا بڑا نہیں ہے جتنا تم سوچ رہے ہو مگر اتنی خاموشی تو جنگل میں کبھی نہیں ہوتی ڈاکٹر صاحب یہ سب اس ناگن کے خوف اور دہشت کا نتیجہ ہے اچھا رامیش بابا یہ بتائیں وہ مکان کس جگہ ہے جو اس ناگن کا گھر تھا رامیش چلتے ہوئے جمیل کی طرف دیکھ کر بولا ہم اسی طرف ہی جا رہے ہیں یاد رکھنا۔ اس تالاب کے قریب جانا دور کی بات سوچنے کا خیال بھی نہ رکھنا وہ تالاب نہیں بلکہ دوت ہے اس کا پانی ناگن کے زہر سے بھرا ہوا ہے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد وہ اب ایک مکان کے سامنے کھڑے تھے ڈاکٹر جمیل اس مکان کو بڑی حیرت سے دیکھ رہا تھا رامیش نے ایک چھوٹے سے گیت کو کھولتے ہوئے چرچاہٹ کی آواز محسوس کی تو جمیل بولا لگتا ہے یہ مکان کافی پرانا ہے ہاں تم ٹھیک کہتے ہو ماضی میں کبھی یہ اس ناگن کی شان ہوا کرتا تھا مگر جب سے وہ راکیش کی دکن بنی تب دونوں کے راستے جدا جدا ہو گئے چلتے چلتے وہ تالاب کے قریب پہنچ گئے تو ڈاکٹر جمیل نیچے زمیں پر بیٹھ کے اس کے پانی کو غور سے دیکھنے لگا رامیش بابا اس کا رنگ کالا کیوں ہے ڈاکٹر صاحب یہ دیکھنے میں کالا ہے لیکن یہ حقیقت میں بالکل صاف شفاف ہے جتنا یہ دیکھنے میں مجس آمیز ہے اتنا ہی یہ اپنے وجود میں ایک خوفناک محرکتا ہے اگر اس بانی کا ایک بھی قطرہ انسانی جسم کے کسی بھی حصے کو چھو جائے تو وہ جگہ پھوڑے کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور اس جگہ سے گوشت اتر جاتا ہے حتیٰ کہ ہڈیاں نظر آنے لگتی ہیں۔

یہ سن کر جمیل کو اپنے جسم میں جھبر جھری محسوس ہوئی اور تالاب سے پیچھے ہٹ گیا اور مرکز اس مکان کو دیکھنے لگا رامیش چندر نے جمیل کی گھبراہٹ اور اس پر چھائے ہوئے خوف کے عالم کو محسوس کر لیا تھا رامیش بابا میں اس مکان کے اندر جا کے دیکھ سکتا ہوں کوئی فائدہ نہیں ڈاکٹر صاحب اس مکان کے اندر آپ کو سوائے لیے لیے لکڑی کے جالوں کیڑے مکوڑوں کمرے میں الٹی لٹکی ہوئی زندہ چگا ڈرہ کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا لیکن رامیش بابا آپ اس دن خود ہی تو کہا تھا کچھ دن پہلے کئی لوگ یہاں آئے تھے جنہیں بیسٹک موت سے دوچار ہونا پڑا رامیش نے کہا ہاں میں نے کہا تھا یہ جان لو انہی لوگوں کے قدموں کے نشان یہاں اب بھی موجود ہیں جمیل نے اپنی نظریں نیچے کی فکریاں اور دیکھا واقعی کچھ نشان یہ ظاہر کر رہے تھے کہ یہاں کوئی نہ کوئی بد نصیب تو آیا ہے جس کی موت اسے یہاں پہنچ لائی ہے اور اب ان کے قدموں کے نشان بھی ان نشانات میں آتے تھے۔

رامیش بابا مجھے لگتا ہے اس مکان کو اچھے طریقے سے دیکھ لینا چاہیے ضرور کچھ نہ کچھ تو ملے گا جو ہمیں اس ناگن کے بارے میں کوئی کمزوری ظاہر کر سکے اور ہم اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رات کو خاتمہ بھی کر سکتے ہیں ڈاکٹر صاحب یہ صرف کہنے کی بات ہے شاید آپ بھول رہے ہیں اس خون آشام ناگن کو ختم کرنے کے لیے طلسمی مالا کا ہونا بہ حد ضروری ہے اور انسان کی تلاش بھی ضروری ہے جو راکیش کا ہم شکل ہے اگر وہ زندہ ہے تو ہمیں ضرور اسے تلاش کرنا ہے کیونکہ اسی کی مدد سے وہ ناگن کے جسم تک پہنچ سکتا ہے یہ کام چونکہ اتنا آسان نہیں ہے مگر نامکن بھی

میں کہ ہونہ کرے رامیش بابا ہمیں مکان کو دیکھ لینا چاہیے میں اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کروں گا اب ڈاکٹر جمیل نے اپنا پہلا قدم خستہ حال دروازے سے اندر بڑھایا تو سامنے ہی ایک ڈھانچہ زمیں پر پڑا دیکھائی دے رہا تھا اوماں گاڈ۔۔۔ یہ لگتا ہے کسی انسان کا ہے جمیل نے اس کی ہڈیوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہا اور دل میں خوف بھی ظاہر ہونے لگا کہ کہیں یہ نہ ہو جائے ڈاکٹر صاحب کیا دیکھ رہے ہیں رامیش بابا دیکھ رہا ہوں کہ اسے بھی اس ناگن نے لازمی بات ہے دس کر ہی مارا ہے ورنہ اس کا یہ حال نہ ہوتا اب جمیل جیسے ہی دوسرے کمرے میں آیا تو یہ کمرہ صاف ستھرا نظر آ رہا تھا جبکہ دو ڈھانچے زمیں پر پڑے دیکھائی دے رہے تھے جن میں سے کیڑوں کی آمد و رفت کا سلسلہ تیزی سے جاری تھا جمیل نے پیچھے مڑ کر رامیش چندر کی طرف دیکھا اور کہا آپ نے کچھ محسوس کیا ہے یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آیا تھا یہی یہ جگہ بالکل صاف ستھری دیکھائی دے رہی ہے رامیش بابا یوں بھرے انداز میں جمیل کے پاس آکر بولا تم بالکل ٹھیک کہتے ہو یہ انہی بد نصیبوں کے ڈھانچے ہیں جو یہاں تفریح کے لیے آئے تھے مگر ناگن نے انہیں بھی ڈس لیا ہو سکتا ہے یہ اس تالاب میں بھی اترے ہوں جو آپ ابھی باہر دیکھ کر آ رہے ہیں جمیل نے اوپر کی طرف میڑھیاں جاتے ہوئے دیکھیں تو بولا رامیش بابا یہ میڑھیاں کس طرف جاتی ہیں ڈاکٹر صاحب میں خود نہیں جانتا ہوں آپ خود ہی دیکھ لیجئے اوپر والا کمرہ شاید خالی ہوگا بہت عرصہ ہو گیا میں بھی اوپر کی طرف نہیں گیا جمیل جس سے میڑھیوں چڑھنے کا سوچ رہا تھا۔ پھر وہ چڑھتے ہوئے اوپر آگیا جہاں ایک اور ڈھانچہ دکھائی دے رہا تھا رامیش چندر رامیش بابا اوپر آئیے کیا بات ہے ڈاکٹر صاحب۔۔۔ رامیش نے میڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا اور اوپر آکے اس ڈھانچے کو دیکھ کر وہ خود بھی خوفزدہ ہو گیا پھر بولا میرا خیال بالکل درست نکلا کچھ لوگ ضرور آئے ہوں گے جو اس تالاب میں نہاں کے لیے اترے اور اب موت کے منہ میں چلے گئے رامیش بابا یہ صندوق کیسا ہے جمیل نے دروازے کے ساتھ ایک لوہے کے بڑے صندوق کو جس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور ایک پرانے پیڑے کے ذریعہ مٹی کی تہہ صاف کرتے ہوئے رنگ آلود تالے کو دیکھا رامیش بابا اس صندوق میں کیا ہو سکتا ہے ڈاکٹر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب اسے مت کھولنے کا مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کیسا خطرہ۔۔۔ کس بات کا ڈر رامیش بابا میں آپ کے ساتھ ہوں اب جمیل اس تالے کو توڑنے کے لیے کوئی ہتھیار تلاش کرنے لگا لیکن کمرے میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہ دی بڑی مشکل سے دروازے کا کنڈا نکال کر استعمال میں لانے کی تدبیر اختیار کی گئی جو دروازے سے جمول رہا تھا غالباً پہلے سے خستہ حال تھا جو اپنی کمزوری عیاں رہ رہا تھا۔

جمیل نے پہلی ہی ضرب لگائی تو وہ ترخ کی آواز سے ٹوٹ گیا جمیل نے تالے کے پھینکتے ہوئے صندوق کا کنڈا کھول کر اسے اوپر اٹھایا تو کچھ چیزیں دیکھائی دیں جن میں جمیل پیچھے مڑ کر رامیش بابا کو دیکھ رہا تھا جبکہ رامیش بابا اس صندوق میں پڑے ہوئے سامان کو حیرت سے دیکھے جا رہا تھا جمیل نے کیڑوں کے جوڑے ایک سو نے کی انگوٹھی اور چار سو نے کی چوڑیاں شاپرے سے نکالیں اس کے بعد چند کھوپڑیاں اس نے کانپتے ہاتھوں میں آنے لگیں اب ریت کی مٹی جیسے ہی جمیل کے ہاتھوں میں آئی تو اس نے چمکتے ہوئے ذروں کو سستے ہوئے غور سے دیکھا تو رامیش چندر بھی اس کا معائنہ کرنے لگا اور بولا۔

ڈاکٹر صاحب یہ ریت تو دریا کے ساحل کی لگتی ہے آپ کو کیسے معلوم ہوا یہ ریت دریا کی ہے یہ میرا تجربہ کہتا ہے اور دیکھو اس صندوق میں کیا ہے جمیل ریت نکال نکال کر فرش پر پھینکنے لگا جمیل ساری ریت نکال چکا تھا اسی لمحے اس کے ہاتھوں میں ایک کتاب آگئی لگتا ہے نیچے کچھ اور بھی ہے۔ جمیل نے اس کتاب کو محسوس کرتے ہوئے کہا تو رامیش بولا اسے باہر نکالو اب جمیل نے وہ کتاب باہر نکال دی سفید رنگ کی یہ کتاب جس کے سرورق پر ایک ناگ اور ناگن کی تصویر بنی ہوئی تھی جبکہ پچھلے طرف ہندی زبان میں بڑے الفاظ میں کچھ لکھا ہوا تھا جمیل کو بڑی حیرت محسوس ہوئی

رامیش بابا یہ تو ہندی زبان میں کچھ تحریر لکھی نظر آتی ہے رامیش چندر ناگن کے سے مٹی کی تہہ صاف کی اور اچھی طرح سے اس کتاب کو صاف کیا اور پہلا صفحہ کھول کر ایک لائن پڑھ کر بولا یہ میری زندگی کی ڈائری ہے رامیش بابا یہ کتاب ہمارے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنا اس ناگن کو تم کرنا ہمارے لیے اہم ہے ہاں ڈاکٹر صاحب آپ ٹھیک کہتے ہیں چلیے نیچے جا کر آرام سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اب وہ دونوں نیچے آچکے تھے اور اس کمرے میں ایک بیڈ پر آکے بیٹھ گئے جو بالکل ستھرا ہر طرح کی مٹی گرد آلود سے پاک تھا رامیش بابا نے دوسرا صفحہ کھول کر پڑھا تو اس پر بیس سال پرانی کی تاریخ درج تھی رامیش چندر کو بڑی حیرت محسوس ہوئی اور پڑھنے کا میرا نام رامیش ہے اپنی زندگی کے کچھ پل اور لحظات اس ڈائری میں لکھ رہا ہوں میں رادھا سے بہت محبت کرتا ہوں آج پہلی بار انسان کے روپ میں آکر لوگوں سے ملنے کی مجھے بے حد خوشی محسوس ہوئی جو میں بیان نہیں کر سکتا رادھا کے ساتھ میں اپنے سو سال پورے کر چکا ہوں اور ہم انسان کے روپ میں آکر بہت خوش محسوس کر رہے ہیں آج شام مگر کی پہاڑیوں میں جا کر ڈھلتے سورج کا منظر دیکھ کر دل کو سکون محسوس ہوا۔ اگلے صفحے پر تحریر کچھ یوں درج تھی آج مجھے میری رادھا کہاں چلی گئی ہے صبح سے انتظار کرتے کرتے اب رات ہو چکی ہے اور اب میں گھر میں سنا کا بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں آج رادھا جب آئی تو مجھے اپنی بدلتی کیفیت کے ارے میں کچھ نہیں بتایا میں نے بہت کوشش کی کہ یہ معلوم کر سکوں آج وہ مجھ سے بات کیوں نہیں کرنا جا رہی مگر نا کام رہا آج کافی دن بعد کہنے کا وقت مل رہا ہے مگر میری رادھا اس وقت میرے پاس نہیں ہے وہ دروازہ تو لٹی نہ کوئی کھوپڑی اٹھا کر لے آئی ہے جو میں اس کی تار ہٹا ہوں کیونکہ اس کی ضد ہے یا یہ اس کا شق ہے جو میں جانا چاہتا تھا۔ آج چاند کی آٹھویں دانت ہے اور رادھا ہر روز کی طرح ناگن کا روپ بدل کر پہاڑیوں کی طرف چلی گئی ہے میں جا کے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگلا صفحہ خالی تھا اس کے بعد جو تحریر رامیش نے پڑھی اس نے اسے چونکا کے رکھ دیا پھر کچھ یوں تھی کہ رادھا آج ایسے انسان سے ملی ہے جو شیطاٹوں کا پجاری ہے اسے ناگن کی ضرورت ہے جو اس کی مدد کر سکے اس شیطاٹ پجاری کی ملکہ ناگ دیوی مستقبل میں بہت ہی خوفناک تہلک چکا دینے والی ہے کیونکہ رادھا اب بے گناہ انسانوں کو ڈس رہی ہے اور انہیں تالاب میں پھینک دیتی ہے یہ دیکھ کر مجھ سے رہاں ہیں گیا میں آج رادھا سے صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں وہ بے گناہ انسانوں کے خون کی ہولی بند کر دے اب صرف مجھے اس کے آنے کا انتظار ہے۔

اگلا صفحہ بھی خالی تھا اس کے بعد تحریر کچھ یوں لکھی ہوئی تھی رادھا نے مجھ سے جدا ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی وہ شیطاٹ پجاری کے ساتھ مل کر بے گناہ انسانوں کے جسم میں زہر اندھیلنے لگی تھی وہ صرف ان کو ڈس رہی تھی جسکا اس انسان کو گوشت وہ پجاری کھا لیتا تھا اس نے رادھا کو یہ بھی بتایا کہ آنے والی چاند رات کو اس کا انت ہو جائے گا وہ مرنے سے پہلے اسے اپنی تمام طاقتیں دینا چاہتا تھا تا کہ اس کی موت کے بعد رادھا اس شیطاٹ کے ادھوڑے کام کو آگے بڑھائے جو میں ہیں چاہتا تھا ہر روز رادھا مجھ سے لڑتی اور ساتھ چلنے کے لیے بھی آمادہ کرتی مگر میں جانتا تھا وہ جو کچھ کر رہی ہے بالکل غلط کر رہی ہے وہ انسانوں کی دشمن بن گئی ہے میں اسے شیطاٹ کے پجاری سے نہ ملنے کی ترکیب سوچ رہا ہوں مگر مجھے اپنے ناگ دیوتا سے مدد دینی ہوگی۔ اگلے صفحے پر تحریر کچھ اس طرح درج تھی آج ناگ دیوتا سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور یہ دکھ بھی ہوا کہ رادھا اور میرے راستے جدا ہو گئے جس کا نہیں بھی دکھا تھا انہوں نے مجھے ایک چیز دی جو شقی شالی تھی یہ سوداؤں کی ایک کسی مالالتھی جو میں نے اپنے گلے میں پہن لی انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ طلسمی کالا اس شیطاٹ کی ہر طاقت سے بچائے گی جو ناگن کو کسی بھی لمحے دے سکتا ہے اور یہ بھی بتایا زندگی میں اگر کبھی تمہاری جان چلی گئی تو اس مالالتھی اپنے سے جدا مت کرنا کیونکہ مستقبل میں تمہاری ہی شکل کا ایک ہتھکڑیاں پیدا ہوگا جسے ختم کرنے کے لیے شیطاٹ

پجاری کوئی نہ کوئی حربہ ضرور استعمال کرے گا میں اس طلسمی مالا کو اپنے ساتھ لے آیا ہوں مجھے رادھا کو ہر قیمت پر یہ شیطانی کام سے روکنا تھا۔

آج چاند کی چودھویں رات ہے شام مگر یہ پہاڑیاں سفید روشنی کی وجہ سے مکمل طور پر روشن دکھائی دے رہی ہیں میں پورا جنگل با آسانی دیکھ سکتا ہوں اب رادھا کو بچانے کی ایک امید لے کر جا رہا ہوں شاید وہ اب بھی صحیح راستے پر چل بڑے اسکے بعد اگلا صفحہ بالکل خالی تھا آج میں نے اس شیطان کے پجاری کو مہرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا کوئی لوگوں کے جسم بندوں میں تبدیل ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر جو لوگ اس جنگل کے کنارے آباد تھے وہ سب بھاگ رہے تھے شام مگر پہاڑیاں سفید روشنی سے اس قدر روشن تھیں کہ صبح و پکار کی آوازوں سے میرا دل دہل گیا بندوں کے ڈھانچے ہر طرف دکھائی دینے لگے جو بھی شخص سفید روشنی سے دور بھاگتا وہ صبح بچ کر مدد کے لیے پکارے جا رہا تھا مگر وہ روشنی اپنی مخصوص رفتار سے اسے بندوں کا پنجرہ بنا چکی تھی اس روشنی کا میرے جسم پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا آج اپنی نم زدہ آنکھوں سے تقریباً تین سو اٹھ گناہ انسانوں کو جن میں مرد و عورتیں بڑھے نوجوان اور بچے شامل تھے سب کو دردناک موت سے دوچار ہونا پڑا سفید روشنی واپس چلی گئی اور میں سمجھ گیا اب رادھا ناگن نہیں رہی بلکہ وہ انسانی خون کی پیاسی بن چکی ہے اسے شیطان کے پجاری نے عام ناگن سے ایک خون آشام ناگن بنا دیا آج میں نے اس شیطان کے پجاریے جو بائین سی ہیں اپنی زندگی کی ڈائری میں لکھ رہا ہوں اس شیطان کے پجاری نے مرتے وقت آج یہ کہا کہ راکیش کو زندہ نہ چھوڑنا اسے طلسمی مالا سمیت ختم کر دو ہمیشہ کے لیے اس کا خاتمہ کر دو اگر راکیش کی شکل میں کوئی انسان پیدا ہوا تو پھر تم اس وقت تک وہ دروازہ نہیں کھول سکتی جو اس تالاب کے اندر موجود ہے جہاں سے ڈھانچوں کی ایک فوج ایک لشکر باہر آ کر تباہی مچا سکے لہذا اسے ختم کرنے میں دیر نہ کرنا آنے والی چاند کی چودھویں رات کو تم اپنی اس خاص طاقت سے یہاں رہنے والے انسانوں کو بھی نیک موت سے دوچار کرنا کیونکہ راکیش تمہیں ایسا کرنے سے روکے گا یہ لکھتے ہوئے آج میرا قلم بھی کانپ رہا ہوں

نجانے میں اپنی زندگی کا آخری وقت بھی لکھ سکوں گا یا نہیں مگر اتنا ضرور چاہتا ہوں اس رادھا کا اب میرے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی بندھن باقی نہیں رہا اس شیطان پجاری نے مرتے وقت کسی ناگ دیوی کا بھی نام لیا تھا جو رادھا کے بعد کسی بھی انسان کے مرتے ہی جنم لینے لگی مگر میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا میں نے باقی باتیں سننے ہی سے ہنسی ہوئی وہاں سے واپس آ جانے میں عافیت تھی۔

آج صبح سے ہی رادھا مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی شام کو جب وہ ناگن کے روپ میں آئی تو بولی آج سے میں صرف رات کی تریکی میں ہی آیا کروں گی یہ گھر آج سے صرف میرا ہے اس پر میرا حق ہے تم آنے والی چودھویں رات کے پہاڑیوں سے ہمیشہ کے لیے چلے جانا ورنہ آنے والی پورے چاند کی رات کو اس تالاب سے پیدا ہونے والی روشنی تمہارے جسم کو نہ صرف جلا کر پھس کر دے گی بلکہ بندوں کا پنجرہ بنادے گی رادھا تو اتنا کہہ کر چلی گئی مگر میں نے تہہ نہ لیا ہے کہ آج میں کسی جوگی بابا کی مدد سے اس ناگن کو یا ختم کر دوں گا یا اسے مجبور کروں گا وہ یہ راستہ چھوڑ کر سیدھے راستے پر آجائے کیونکہ اب وہ بے گناہ انسانوں کو ڈسنا شروع ہو چکی تھی جو کوئی اس کے زہر سے ہلاک ہو کر بندوں کا پنجرہ بن جاتا ہے اس کی شیطانی طاقت میں جکڑ جاتا اب وہ ہر روز ایسا ہی کرتی رہی ہے میں جوگی بابا کی تلاش میں لگا رہا پھر میری تلاش ختم ہو گئی ایک راکیش چندر نامی جوگی بابا سے میری ملاقات شام مگر کے علاقے میں ہوئی پھر راکیش بابا نے جیل کی طرف دیکھا اس کے اوپر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے جیل بولا کیا ہو راکیش بابا آکے کیا لکھا ہے پڑھیں مجھے سمجھ آ رہی ہے اب راکیش نے آگے پڑھنا شروع کر دیا۔

آج راکیش چندر سے پہلی ملاقات کے بعد یہ احساس ہوا کہ وہ میری مدد کر سکتا ہے میں اس وقت انسانی

روپ میں تھا اور اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا جہاں رادھا پہلے سے گھبراہٹ تھی اس کے بعد راکیش چندر نے اپنے سونے کی انگوٹھی سے اس کو قابو کیا تو وہ ناگن کا روپ بدل کر تالاب میں اتر گئی اس وقت رات ہو رہی تھی اور میں راکیش چندر کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا اب ہر روز راکیش چندر کے ساتھ اس ناگن کو ختم کرنے کے لیے جاتا ہوں مگر وہ مجھے کہیں نہیں ملتی کچھ دنوں بعد نجانے کیسے راکیش چندر کو یہ غلط فہمی کا احساس ہوا کہ میں بھی اس ناگن کے ساتھ ملا ہوا ہوں میں نے بڑی منت سماجت کی لیکن وہ نہیں مانے انامیری جان لینے کے دشمن بن گئے اس طرح کرتے کرتے آخر چودھویں رات بھی آگئی اور میں رادھا کی شیطانی طاقت کے آگے بے بس ہو گیا میرے جسم میں اس سفید روشنی سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رہی اتفاق سے راکیش چندر نے اس بار میری مدد کی اور مجھے اس شیطانی حصار سے نکالا اور کہا تم اس ناگن کے ساتھ ملے ہوئے ہو تمہارے سبب جوڑے کو اپنے عمل سے جان چکا ہوں یہ جوڑا مستقبل میں بے گناہ انسانوں کے لیے موت بن سکتا ہے لہذا انہیں ختم کرنا میرے لیے ضروری ہے میں نے کہا۔ میں نے کہا راکیش بابا اگر تم ختم کرنا ہے تو اس ناگن کو کچھ پھر اگلے روز انہوں نے اسے سونے کی انگوٹھی کی مدد سے ناگن کو تالاب کی گہرائی میں قید کر دیا وقت اسی طرح گزرتا جا رہا ہے اور میں اپنے زندگی کے حالات لکھ رہا ہوں۔ اگلے پندرہ صفحے راکیش نے اپنی زندگی کے بارے میں لکھے پھر نو سال قبل گئے والے چاند گرہن نے راکیش اور راکیش بابا کو حیران کر دیا آج میں اسی مکان میں بیٹھا یہ سب اپنی ڈائری میں لکھ رہا ہوں اس بار راکیش چندر نے ایسا عمل کیا کہ وہ ناگن کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ میرا بھی نام و نشان مٹا دینا چاہتے تھے آج انہوں نے سونے کی انگوٹھی کی مدد سے دوبارہ اس ناگن کو تالاب میں قید کر دیا مگر سفید روشنی پھیلنے ہی وہ اس جگہ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے میں اس وقت یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا میں جانتا تھا کہ اس مکان سے باہر نکلتے ہی موت مجھے اپنی آغوش میں لے جائے گی میں اب جلدی سے طلسمی مالا ہنرک یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں زندگی نے ساتھ دیا تو شاید لکھنے کی جسارت کر سکوں میں رادھا کی ایک سونے کی انگوٹھی چار سونے کی چوڑیاں اور چند جوڑے کپڑوں کے اس صندوق میں تالا لگا کر رکھ رہا ہوں اور یہ کھوپڑیاں بھی رادھا کی آخری نشانی ہیں میں جانتا ہوں وہ میری دشمن ہے مگر اس کی یاد کے لیے میں اسے چھوڑ رہا ہوں یہ ان انسانوں کی ہڈیاں ہیں جنہیں رادھا نے کرائی تھی میں اب جا رہا ہوں اگر میں زندہ رہا تو واپس آ کر زندگی کا پل لکھ سکوں گا یہ سونے کی چوڑیاں میں اپنی رادھا کے لیے لایا تھا مگر اب قدرت کو یہ منظور نہیں ہے خدا حافظ۔ اس کے بعد ڈائری کے تمام صفحات خالی تھے۔ ڈاکٹر جمیل پھٹی پھٹی آنکھوں سے راکیش چندر کو دیکھ رہا تھا جبکہ راکیش خود حیرت کا مجسمہ بنے اس ڈائری کے صفحات کو دیکھ رہا تھا آخری صفحے پر دو تصویریں بوز میں پر آکے گریں انہیں دیکھ کر جمیل چونک اٹھا۔

راکیش نے ان دو تصویروں کو دیکھا تو بولا یہ۔۔۔ یہ رادھا ہے اور یہ دوسری تصویر۔۔۔ یہ کس کی ہو سکتی ہے جمیل نے اسے اٹھایا اور جیسے ہی تصویر کو دیکھا تو راکیش بولا یہ راکیش کی تصویر ہے آج مجھے وہ انسان یاد آ گیا جو میرے ناگ راج کو تلاش کرتے ہوئے خود بھی موت کی آغوش میں چلا گیا کیونکہ وہ چودھویں رات بھی تھی جب اس سفید روشنی نے اس جنگل اور شام مگر کی پہاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا راکیش بابا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ راکیش نہیں ہو سکتا۔ کیوں۔ وہ کیسے۔ م۔ میں نے۔ میں نے شاید اسے نہیں دیکھا ہے راکیش چونک اٹھا۔ ک۔ کہاں دیکھا ہے جلدی بولو۔ جمیل کھڑا ہو کر ایک گہری سوچ میں گھو گیا پھر اسے وہ دن اپنے دماغ میں سکرین بن کر روشن ہوتا ہوا دیکھائی دیا ڈاکٹر صاحب میں نے اس کا لے رنگ کے سانپ کو دیکھا ہے وہ سات فٹ لمبا ہے اس نے ہمارے ملازم کو کاٹا ہے دیکھئے بھائی ہم کوشش کر رہے ہیں کسی سپرے کا کچھ اتار پتہ معلوم ہو جائے ارے ڈاکٹر صاحب آپ کہاں کھو گئے۔ راکیش بابا راکیش بابا مجھے سب کچھ یاد آ گیا۔

راہوں بھلا کیا مشکل پیش آئے گی میں تو اپنے آپ کو خوش قسمت انسان تصور کرتا ہوں جس نے ذرا سی کوشش سے آپ کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچالیا آسیر میں نے تمہیں کہا تھا میری وہ فائل کہیں گم ہوگئی ہے جب پہلی بار آئی تھی تو انہوں نے میری فائل کوثرین سے بوقت اٹھالیا وہ میری شاید اوپر والی رتھ پر پڑی تھی جو میں اٹھانا بھول گئی تھی یہ میرا خاص اور ہمدرد دوست ہے آسیر بولی آپ کا نام کیا ہے طاہرہ نے کہا یہ ہمارے محسن دوست ہیں۔

واہ محسن اچھا نام ہے ویسے آپ رچے کہاں ہیں یاسر نے کہا میں بھی اسی شہر کے ایک رہائشی فلیٹ میں رہتا ہوں جہاں ملازم پیشہ لوگ اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر ہیں اتنی دیر میں ایک بچہ دوڑتا ہوا آیا ہم نے تصویریں کھینچی ہیں ہمیں یکسرہ دے دیں۔ طاہرہ بولی کیا نہیں اس کا استقبال آتا ہے کیا تم جانتے ہو بس اگلے سے کہہ دیں وہ کتنی لکھ لکھ کے طاہرہ بولی جاؤ عکاشہ سے کہ وہ پہنچ لیں گے اسے بلا کر لاؤ وہ عکاشہ کو آواز میں دیتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں جیسے ہی عکاشہ اندر کمرے میں آئی تو یاسر کو دیکھ کر حیران رہ گئی عکاشہ بیٹی یہ یکسرہ لے جاؤ تصویریں کتنی فرخندہ کے بچے ہیں لوہا اور نوید بھی آگئے ہیلو محسن اگلے کیسے ہیں آسیر یہ دیکھ کر حیران رہ گئی تو یاسر نے ان دونوں بچوں کو پیار دیا۔ بیٹا شاید آج تم سے میری یہ تیسری ملاقات ہے ہاں اگلے اس دن آپ ہمیں ماڈل ٹاؤن لے کر گئے تھے اپنے دوست کے گھر پر جہاں آپ نے ہماری ملاقات اپنے ناگ راج سے کروائی تھی یاسر کی آنکھیں نم زدہ ہو گئیں تھیں۔۔۔ بیٹے وہ سناپ کہاں ہے میں نے اسے کافی دن ہو گئے ہیں بالکل بھی نہیں دیکھا میرا ناگ راج کیسا ہے حماد بولا محسن اگلے وہ بالکل ٹھیک ہے ساری رات اکثر وہ چاند کو دیکھتا رہتا ہے لگتا ہے اسے چاند کی روشنی بہت پسند ہے یاسر نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اس کا خیال رکھنا میں نے اس کی بہت حفاظت کی ہے اگلے آپ بھی ہمارے گھر آئیں ناں۔ اس دن بھی آپ گاڑی کے پاس ہی باہر کھڑے تھے گھر کے اندر نہیں آئے میں ہی آپ کو جس دینے آیا تھا ہاں بیٹا میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میں کوشش کروں گا جلد ہی احمد آباد آؤں تو تمہارا گھر دیکھ سکوں اگلے آپ کی ایک فوٹو لینے سے یاسر بولا اس کی کیا ضرورت ہے آسیر بولی میرے خیال میں بچوں کو پہنچانے کے لیے وہ طاہرہ تم بھی جا کر ساتھ کھڑی ہو جاؤ۔ ک۔ ک۔ کیا میں۔ م۔ م۔ م۔ کیوں۔ طاہرہ بول کھلائے ہوئے حیرت سے بولی تو عکاشہ نے اپنی میڈم کا ہاتھ پکڑ لیا یاسر آپ حماد کے بائیں جانب حماد اور نوید کھڑے تھے جبکہ طاہرہ حماد کے بالکل ساتھ کھڑی ہو گئی عکاشہ نے دو تصویریں لیں پھر باری باری حماد اور نوید نے فوٹو لیے یاسر بولا۔

کیا میں جان سکتا ہوں ان تصاویر کا بچے کیا کریں گے آسیر بولی ویری سکیل۔۔۔ جب آپ بچوں کے دوست بن گئے ہیں تو آپ کی تصویریں یادگار رہیں گی طاہرہ میں جانے کی اجازت چاہتا ہوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم آپ کو رات کا کھانا کھائے بغیر جانے دیں لیکن مجھے۔۔۔ میں کچھ سننا نہیں چاہتی ہوں آپ آج رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھا رہے ہیں محسن اگلے پلیز ہماری میڈم کی بات مان لیں عکاشہ نوید اور حماد یاسر کا بازو دھجھوڑتے ہوئے بولے تو یاسر نے تینوں کو پیار کیا اچھا محسن آپ کے اگلے کھانا کھا کر جائیں گے اب خوش۔۔۔ میری فوٹو اپنے پاس سنبھال کر رکھنا اور اپنی ماما کو ضرور دکھانا میں جب بھی آؤں گا تو آپ کے گھر والوں سے ضرور ملوں گا یہ آپ کے اگلے کارنامے ہے آپ کے پاپا کیا کرتے ہیں اگلے آپ بھول گئے ہیں وہ ڈاکٹر ہیں اس دن بھی آپ کو شاید کہا ہوگا لیکن آپ کو یاد نہیں۔۔۔ تم ڈاکٹر عدیل کی بات تو نہیں کر رہے ہو عکاشہ بولی جی ہاں ہاں اگلے عدیل ہمارے پاپا کا نام ہے احمد آباد سٹی ہاسپٹل کے انچارج ہیں محسن اگلے یہ ڈرنک پی لیں ایک بچے نے شروب سے بھر کا کچ کا گلاس یاسر کی طرف دھرایا اب یاسر وہ ڈرنک پینے لگا اور بچوں کو دوسرے کمرے میں کھیلتا ہوا دیکھنے لگا۔



رامیش بابا میرے خیال میں مغرب کا وقت ہو چکا ہے میں پہاڑی علاقے کی جانب نکل جانا چاہیے ڈاکٹر صاحب آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اب وہ بس کے ذریعہ اس جگہ پر اتر چکے تھے جہاں وہ پہاڑیاں موجود تھیں آسمان پر کہیں کہیں بادل کے ٹکڑے موجود تھے جو چاند بارش کا سبب بننے والے تھے رامیش بابا لگتا ہے رات کی وقت بارش شروع ہو سکتی ہے ہاں ڈاکٹر صاحب لگتا مجھے بھی ایسے ہی ہے دعا کرو رات کے عفت آسمان پر بادل آجائیں۔ کیوں۔ بادلوں میں ایسی کیا خاص بات ہے رامیش بولا اگر چاند کی روشنی براہ راست نیچے پڑی تو وہ سفید روشنی ہر انسان حیوان چرند پرند کو بھڑکائے گی اس روشنی میں صرف ڈھانچے ہی چل کر آسکتے ہیں اب وہ کچے راستے پر اترے تو انہیں دو ٹینٹل لگے ہوئے دکھائی دیئے اور میوزک کی آواز صاف سنائی دیئے مگر جیل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دو پر تک تو کچا آدم زاد کا یہاں نام و نشان بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اب یہ ٹینٹ کس نے لگائے رامیش نے ایک نو جوان کو ٹینٹ میں جلاتے ہوئے دیکھا تو کہتا تھا یہاں کیوں آئے ہو لگتا ہے تمہیں اپنی جان بچانی نہیں ہے ارے اب بھائی۔ تو کون ہے یہ جگہ تیرے باپ کی ہے چل جا۔ مہرے۔ اس نے دھڑی سے کہا تو جیل بولا دیکھو بھائی ہم آپ سے لڑائی جھگڑا کرنا نہیں چاہتے آج کی رات آپ لوگوں کا یہاں رکنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے وہ نو جوان ڈاکٹر جیل کے پاس آکر سکرٹ کا کش لگانے کے بعد دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے بولا تو میرے کو جانتا نہیں ہے میں رے کو بولا ہے یہ جگہ تیری نہیں ہے۔ ہم یہاں لیٹ نائٹ پروگرام بنا چکے ہیں میرے اور ساشی بھی کچھ دیر میں یہاں پہنچنے والے ہیں اور ہمارا میوزک ڈانس کا پروگرام ہے تم لوگ چاہو تو ہمارے ساتھ شہر کر سکتے ہو۔ جی نہیں شکریہ۔۔۔ ہمارا کام تھا آپ کو سمجھانا آگے آپ کی مرضی میں آپ سے زیادہ اچھا نہیں چاہتا ہوں لیکن اتنا ضرور کہوں گا تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جو یہاں آنے والے ہیں موت کے ذمہ دار ہو گئے اگر وقت سے پہلے چلے جاتے ہو تو یہ تمہاری خوش قسمتی ہوگی ورنہ شاید ہم بھی تمہیں نہ بچا سکیں گے کیونکہ ہمیں اپنے بارے میں بھی کوئی بھروسہ نہیں ہے زندہ بھی رہیں گے یا نہیں۔۔۔ چلیے رامیش بابا انہیں مہموت سے ڈر نہیں لگتا ہے۔

اب رامیش بابا اور جی جنگل کی حدود میں داخل ہو گئے تو وہ نو جوان انہیں غصے سے کافی دیر تک دیکھتا رہا رامیش بابا جنگل میں گزرتے وقت خاموشی کا چھایا ہوا ظلم محسوس کرنے لگا جیل بولا اتنا سنا تو جنگل میں کبھی نہیں ہوتا ڈاکٹر صاحب یہ موت کا سنا ہے رات کی بھی وقت وہ ناگن اس روشنی کے ساتھ نمودار ہو سکتی ہوئے وہ جان بھکی ہوگی ہمیں اس کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے مگر وہ یہ نہیں جانتی کہ ہم اسے ختم کر کے ہی دم لیں گے کچھ ہی دیر میں وہ اس مکان کے اندر موجود تھے ڈاکٹر صاحب مجھے اب وہ عمل کرنا ہے جس کے ذریعہ اس ناگن کو تالا میں قید کر سکوں آپ یہاں رک کر میرا انتظار کریں ٹھیک ہے رامیش باب۔۔۔ اب جیل کمرے کے اندر بیٹھا ہوا ان ڈھانچوں کو دیکھتے ہوئے خوف محسوس کرنے لگا تھا۔



عدیل صاحبیلے اور کی گاڑی میں بیٹھ کر مارکیٹ کی طرف چارے تھے جہاں ڈاکٹر شائد دوسری گاڑی میں عدیل کا انتظار کر رہی تھی صائم امی جان اور کی کے ساتھ مارکیٹ ٹھوڑا ٹھوڑا محسوس ہو سکتا ہوں صبح پانچ بجے واپس لوٹوں کیونکہ بڑا آپریشن ہے چارے پانچ گھنٹے لگ سکتے ہیں ٹھیک ہے آپ جائیں بھیا۔ میں بھائی اور امی جان کو لے کر گھر چلا جاؤں گا چلو شائد تم تیار ہو جی ہاں سر۔ کب سے انتظار کر رہی ہیں اب شائد اور عدیل دوسری گاڑی میں شہر سے باہر روانہ ہو چکے تھے جبکہ وہی صابو صاحبیلے مارکیٹ میں سناپنگ کرنے لگے گھر پر بہادر جان ناگ

راج کی حفاظت و نگرانی پر معذور تھا۔ ناگ راج آسمان پر چودھویں کے روٹن چاند کو چمکتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے خوف محسوس کر رہا تھا کیونکہ یہ جانتا تھا کہ آج کی رات شام نگر کے پہاڑی علاقے میں اس ناگن کے حصار میں رہنے والا ہر انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے گا لیکن اس بے زبان جانور کی کیفیت گھروالے بھی ابھی تک جان نہیں سکے رامیش بابا کو اپنا عمل شروع کئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ سامنے تالاب کا پانی اٹھنے لگا اس میں سے بلبلا اٹھنے لگے جیسے آگ کی بجلی پر ابالا جارہا ہو تالاب میں موجود کالا پانی ابلتا ہوا دکھائی دیا۔

ایسے میں خون آشام ناگن اپنی تمام تر شیطانی طاقتوں کے ساتھ تالاب سے باہر آئی وہ انسانی روپ میں کھڑی تھی اور رامیش بابا کو دیکھ کر قہقہے لگے کہ بس بڑی اور بولی مجھے تم پر ترس آتا ہے لیکن میں تجھے ختم نہیں کروں گی میرے ساتھی میری طاقتیں ہی تیرا سروناش کریں گی تجھے بے بس کر دیں گی اتنا کہتے ہی وہ غائب ہو گئی تو جنگل میں ایک طوفان پیدا ہو گیا شائیں شائیں کی بلند ہوئی ہوئی آوازوں نے رامیش بابا کے دل و دماغ میں خوف کا طوفان بھردیا اسے سفید روشنی کا خیال اپنے دل میں بجلی بن کر ابھر اور اپنا ہی جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بنتا ہوا محسوس کرنے لگا چاروں طرف سے سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ سانپوں نے گھیرے میں لے کر اس کو دماغی طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا اس سے پہلے کہ وہ سانپ رامیش چندر پر حملہ آور ہوتے اچانک شائیں شائیں کی خوفناک آوازوں کے ساتھ تالاب سے ابھرتی ہوئی سفید روشنی اور برقی جانب اٹھتی ہوئی واضح محسوس ہوئی۔ اور درنہشت سے باہر کھڑے وہ منہلے نوجوان جو جنگل سے اٹھتا ہوا شور مگر حیران ہو چکے تھے اپنی نگاہیں چاروں اطراف پھرتے ہوئے تیز ہوا کو محسوس کرنے لگے رامیش چندر نے سفید روشنی کو جنگل میں پھلتے ہوئے دیکھا تو خوفزدہ ہو گیا کیونکہ وہ روشنی اب مکان کے قریب آ کر اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی تھی جیسے ہی اس روشنی کا فاصلہ کم ہوتا چلا گیا رامیش چندر چھلانگ لگا کر مکان کے اندر آ گیا بجلی کھڑکی سے باہر اس سفید روشنی کو پھیلتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا جو باتیں جو ماضی کے واقعات اس ڈائری میں لکھے ہوئے ہیں آج ایک سچ بکر نظروں کے سامنے ہوں گے رامیش بابا۔۔۔ رامیش بابا۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔۔۔ ڈاکٹر صاحب اب ہمیں موت سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا ہے مکان کو اس سفید روشنی نے چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ کیا۔۔۔ میں کر جیل کو اپنی روح جسم سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی ابھی وہ کچھ کہنا ہی چاہ رہا تھا کہ کھڑک کھڑک کی آواز کے ساتھ اس کا کام کھڑے ہو گئے دو ڈھانچے ساتھ والے کمرے سے نکل کر ان کے کمرے میں آ گئے بمیل یہ منظر دیکھ کر جھج مارے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ زندگی میں پہلی بار آج ایک زندہ ڈھانچے کو اتنے قریب سے دیکھا تھا وہ دونوں ڈھانچے بمیل اور رامیش بابا کو دیکھ کر دروازے کی طرف بڑھے جو خود بخود کھلتا چلتا گیا بمیل جیسے ہی دروازے کی طرف بڑھا تو ان کے کمرے میں فرش پر بے سدھ بے جان بے ساکت ڈھانچہ بھی خود بخود کھڑا ہو گیا یہ دیکھ کر جیل کی رہی سہی ہمت بھی جیسے ٹوٹی ہوئی اسے محسوس ہوئی بمیل نے اس ڈھانچے کو بھی باہر جاتے ہوئے دیکھا تو رامیش چندر نے سیز جیوں کی طرف دیکھا جہاں سے ایک اور ڈھانچہ کھڑک کھڑک کی آواز کے ساتھ نیچے اتر آیا اور ان دو ڈھانچوں کے پیچھے چل پڑا جیس ہی بمیل کھلے دروازے کی جانب لپکا تو رامیش نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ نہیں رک جاؤ باہر ہماری موت ہے اتنا کہتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا اور اسے بازو سے پکڑ کر کھڑکی کی طرف لے گیا۔



دکی صبا اور شکیلہ جو کار میں بیٹھ کر میں روڈ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے سے تین سفید رنگ کے زندہ ڈھانچوں کو اپنی جانب آتا ہوا دیکھ کر خوف سے اچھل پڑے جڑ۔۔۔ جڑ۔۔۔ گاڑی کے بائیں سے چڑا ہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور اسے بڑیک لگ گئی۔ صبا نے دروازہ کھول کر ان ڈھانچوں کو جانتا ہوا دیکھ کر شدید خوف محسوس کیا

خوفناک ڈائجسٹ

اچانک ہی ان ڈھانچوں نے اپنے قدم روک کر صبا کی طرف رخ کیا تو جیسے اس کی جان ہی نکل گئی آ۔۔۔ آ۔۔۔ صبا کے حلق سے دلخراش جھنجھل گئی دکی کو اپنے جسم میں خوف اور دہشت کی لہریں محسوس ہونے لگیں وہ تینوں ڈھانچے صبا کے پاس آ کر اس کی گردن کو اپنے ایک ہاتھ سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا اب صبا کو اتھوانی ہاتھوں نے اوپر اٹھایا صبا کی آنکھیں باہر کو اٹھنے لگیں صبا بھی۔۔۔ صبا بھی۔۔۔ دکی نے کانپتے ہوئے لبوں سے کہا تو شکیلہ خود کو سنبھالتے ہوئے پچھلی سیٹ سے یہ منظر دیکھ کر دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ صبا کا جسم اب تڑپتے تڑپتے بے جان سا ہو گیا موت کا فرشتہ اس پر غالب آ گیا تھا صبا کا جسم اب نیچے زمیں پر پڑا تھا صبا بیٹی۔۔۔ صبا بیٹی۔۔۔ شکیلہ بھاگتی ہوئی صبا کے پاس آئی۔

(کیا صبا مریچکی تھی یہ جاننے کے لیے اگلی قسط ضرور پڑھے۔)



یاد

دو امریکی شکاری افریقہ میں گینڈے کا شکار کھینچے گئے۔ انہوں نے ایک چھوٹا سا جہاز کرائے پر لیا اور جنگل میں جا کر دو گینڈے مارے۔ جب وہ اسے جہاز پر لا دئے گئے تو پائلٹ نے کہا۔ تم نے صرف ایک گینڈہ لادنے کو کہا تھا، یہ دو ہیں۔ میرا جہاز اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ شکاریوں نے بتایا۔ پچھلے سال بھی ہم نے اسی طرح کا ایک جہاز کرائے پر لیا تھا اور اس میں دو گینڈے لادے تھے، اس پائلٹ نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ پائلٹ راضی ہو گیا لیکن چھوٹا سا جہاز دو گینڈوں اور تین آدمیوں کا بوجھ نہ سہار سکا اور چند لمحوں بعد زمیں پر گر کر پاش پاش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک شکاری کو ہوش آیا تو اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے ساتھی سے بولا۔ او ہامہ! تمہیں یاد ہے پچھلے سال بھی ہم یہیں گرے تھے۔

☆..... پروفیسر ڈاکٹر واجد گینگونی۔ کراچی



یاد رکھنے کی باتیں

P انسان کے اعمال ہی اس کی قسمت کا فیصلہ کرتے ہیں۔ نیک نیتی سے کی جانے والی کوششیں کبھی ناکام نہیں ہوتیں۔ جو شکوہ کرتا ہے وہ اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں۔

P حاسد اپنے سوائے کسی کا نقصان نہیں کرتا، نا کامی کی وجہ نقدیر نہیں بدحرامی، بد نیتی اور بے عملی ہوتی ہے۔

P قسمت آپ کے ہاتھ میں نہیں لیکن کام آپ کے ہاتھ میں ہے، قسمت آپ کا کام نہیں سنوار سکتی لیکن کام آپ کی قسمت سنوار سکتا ہے، اس لئے ہمیشہ اپنے آپ پر اعتماد کریں، خیال رکھیں کہ آپ ہر کام کیسے کر سکتے ہیں۔

P جب آپ روشنی میں ہوتے ہیں تو ہر چیز آپ کے پیچھے چلے گی لیکن جب آپ اندھیرے میں داخل ہوں گے تو ہر چیز حتیٰ کہ آپ کا سایہ بھی ساتھ چھوڑ جائے گا۔ یہی زندگی ہے۔

P اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر انسان کو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے مگر یہ وعدہ اس نے نہیں کیا کہ وہ ہر اس کو بخش دے گا پھر کیوں ہم رزق کے لئے پریشان ہیں اور مغفرت سے بے پرواہ۔

(کشور کرن۔ چوکی)

تار عنکبوت

--- تحریر۔ خالد شاہان لوہار۔ صادق آباد۔ قسط نمبر ۶ ---



درخت کے پیچھے سے سب اٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہ لکڑیوں کے دھیر میں پوشیدہ ہو گئے کیش نے منڈی کو دیکھا وہ پتھرائی ہوئی ٹیٹھی تھی۔ کیش آہستہ سے بولا چلتا ہوں منڈی دیر ہو رہی ہے یہاں ہی بہت دیر ہو گئی تھی مگر میں کیا کرتا ٹھیک ہے بنسی راج سوچا تو یہ تھا کہ جب تک میں یہاں رہوں گا تجھے راتارہوں گا مگر میاں جی بیچ میں آگئے میاں جی منٹش کو جیتے جی سنار میں ساس لے یا نہ لے مگر اس سے اس کی چتا بھی چھین لی جائے تو۔ اچھا چلتا ہوں منڈی چلتا ہوں۔ بنسی راج یہ بارغ تیرے بیٹے لگایا تھا ناں۔ ہاں بنسی راج نے کہا اب یہ تیرا نہیں ہے ہمارا ہے ان سب کا ہے جو تیرے ہاتھوں مارے گئے ہیں اس کے ایک ایک درخت پر اب کوئی پھل نہیں لگے گا سب سوکھ جائیں گے تو جب بھی یہاں سے گزرے گا اسے دیکھے گا اور تجھے اپنا کہا ہوا یاد آ جائیگا دیکھ پتے سوکھنے لگے ہیں شاخیں سلگنے لگیں ہیں ساری آتمائیں پتھ گئی ہیں۔ ہم سب یہاں ل رہے ہیں گے منع کر دینا اپنوں کو کبھی ادھر سے نہ گزریں نہیں تو ہمیں سب کچھ یاد آ جائیگا تیرے پر پوار سے کوئی بھی ادھر سے گزرا تو چیتا نہیں جائے گا۔ وہ منظر بابو نے بھی دیکھا درخت چوں سے خالی ہوتے جا رہے تھے ان کی شاخیں ٹنڈ منڈ ہوں لگیں میں لکھوں میں ایسا انوکھا اجاز کسی نے نہ دیکھا ہو گا ہر ابھر ابھر منٹوں میں سوکھ گیا تھا یہ سب کچھ وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ کیش نے آخری نظر منڈی پر ڈالی اور پھر چتا کی طرف بڑھ گیا اپنا کام کرو بنسی راج اپنا کام بھڑکنے لگی اور پھر لکڑیوں کا ڈھیر جہنم بن گیا شعلے آسان سے باتیں کرنے لگے چلو اپنی ماما جی کو سنبھالو چلیں یہاں سے مہاراج منڈی اٹھو بیٹی میں میں کہاں جاؤں گی یہاں جی یہ میرا سال ہے میکے میں بہت رہ لی اب تو سال رہنے دو ناں بھیا۔ میں کوئی رکھیل نہیں تھی میں کیش کی بیٹی تھی پھیرے لیے تھے میں نے برائی نہیں کی تھی نہ بھی نہ ہوں سے دو گے کیا ارے واہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی منڈی۔ منڈی تو نہیں نہیں۔ نہیں میری بیٹی جاؤ۔ جاؤ بھیا ماما پتا ہوتے تو وہ نہ کرتے جو تم نے کیا ہے وہ جہیز میں آگ نہ دیتے بھیا منڈی نے کہا اور چتا کی طرف بڑھ گئی ارے ارے راجیش پکڑو پکڑو ارے بنسی راج چیخا بنسی راج کے دونوں بیٹے منڈی کی طرف لپکے مگر وہ دوڑتی ہوئی آگ کے حصار میں داخل ہو گئی آگ کی خوفناک تپش اسنے فاصلے سے جلائے دے رہی تھی ایسی ہولناک آگ میں کوئی داخل نہیں ہو پاتا مگر منڈی ہو گئی تھی بابو نے یہ منظر بھی دیکھا اور یہ ایسا مرحلہ تھا کہ وہ خود بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ گوشت کے جلنے کی چراند اٹھی اور معدوم ہو گئی بھڑکنی ہوئی آگ آن کی آن میں منڈی کو چٹ کر گئی سب دیکھتے رہ گئے بنسی راج نے دونوں بیٹے شعلوں کی تپش سے کھرا کر پیچھے ہٹ گئے بنسی راج ہلک ہلک کر روئے لگا۔ منڈی تسی ہو گئی میری منڈی تسی ہو گئی میری چھوٹی سی بھول نے مجھے کتنوں سے دور کر دیا۔ دوش میرا بھی نہیں تھا یہ اونچ نیچ کا فرق مجھے کھسا گیا تھا بھگوان کے بنائے ہوئے سارے لوگ ایک جیسے ہوتے ہیں یہ ہم ہی پالی ہیں جو ان میں فرق کر دیتے ہیں میری بہن مل مری مہاراج میری بہن مل مری وہ روتا رہا۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

پریم نگر وہ لوگ پہنچے تو بنسی راج اکو دیکھ کر حیران رہ گیا آنے والوں کے چہروں پر عجیب سے تاثرات تھے بہر حال بنسی راج انہیں اندر ہی لے گئے ایٹھ کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی تھی لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر اس کا

دل دھک سے رہ گیا تھا ان کی دھرم جتنی لکشی کا بھی یہی حال تھا دیوی کی زبردست آؤ بھگت کی گئی لیکن دیوی کا منہ ٹھیک نہیں تھا بہر حال انہیں الگ لے جا کر پوچھا گیا کیا بات ہے سدھن جی آپ لوگ اس طرح اچانک بغیر کسی اطلاع کے۔ ہاں ہم اپنے بیٹے کا جیون بچانے آئے ہیں کیا ہوا کیا بات ہے ہنسی راج نے پوچھا سدھن جی ہم تو بڑی چاہت بڑ پیار سے بیاہ کر اسے اپنے گھر لے گئے تھے مگر مگر اس کے ساتھ جو روگ لگا ہوا ہے وہ آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کسی باتیں کر رہی ہیں آپ سدھن جی کیا روگ لگا ہوا ہے میری بیٹی کے ساتھ اچھا ہے آپ اس سے پوچھ لیجئے۔ دیوی بولی آپ اسے بیاہ کر ساتھ لے کر گئی تھیں اور آپ ساتھ آئی ہیں آپ ہی مجھے بتائیے کہ کیا ہوا ہے کیا بات ہے کیا الزام لگانا چاہتی ہیں آپ میری بیٹی پر ہنسی راج نے غراتے ہوئے کہا پہلی رات جب ہمارا بیٹا اس کے سامنے گیا تو اس کا چہرہ کالا ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ روشنی دینے لگیں ظاہر ہے وہ ایسی حالت میں وہ کمرے میں کیسے ٹک سکتا تھا بے ہوش ہو گیا وہ اس سے پوچھا تو اس نے ڈرتے ہوئے ساری تفصیل بتائی دوسری رات اس کے منہ سے مردوں جیسی آواز نکلی اور اس نے کہا چندر کیا بکواس کر رہی ہیں آپ آپ جانتی ہے اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے ارے وہ ایک تو چڑیل ہمارے سرمندہ دی اور اوپر سے ہم پر ہی غرار ہے ہو خون کی ندیاں بہہ سکتی ہیں تو بہہ جائیں ہمارے بیٹے کا جیون داؤ پر نہیں لگا سکتے ہیں آپ آپ۔ آپ آخر میری بیٹی میں کیا خرابی دیکھی ہے آپ نے جو کچھ تھا آپ کو بتا دیا ہے آپ خود اس سے پوچھ لیں ہم غلط سمجھوڑی کہہ رہے ہیں۔

ایٹھو کیا بات ہے تم ہی بتاؤ میں نہیں جانتی پتا جی میں نہیں جانتی ایٹھو نے کہا اور زرد زور سے رونے لگی ہنسی راج کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا تھا چند لمحات وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دیوی سے کہا وہ سو را دیلپ چند جی نہیں آئے آپ کے ساتھ میں جو آئی ہوں آپ سے بات کرنے۔ میں آپ سے کیا بات کروں۔ لیکن دیلپ چند سے ایک بات جا کر کہہ دیجئے گا کہ جو کچھ ہے اگر مجھ سے بات کریں ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا آپ اسے تو ریش ہمارے گھر بلا تو نکالیں اس کے بعد جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا ہم جارہے ہیں اس کے بعد دیوی وہاں نہیں رہی تھی یہ سب کیا ہے کیا چکر پل گیا۔ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ پتا نہیں ہماری بیٹی کی تقدیر کو یہ کالک کیوں لگ گئی کچھ سمجھ میں تو آئے تو جو کچھ بکواس ان لوگوں نے کی ہے اس کی کوئی وجہ بھی تو ہو میں دیلپ کو بلاؤں گا اور اس سے سوال کروں گا کہ اگر اس نے میری بیٹی کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کی تو ان کی اور ہماری ٹھن جائے گی خون کی ندیاں بہہ جائیں گی لکشی خون کی ندیاں بہت جائیں گی اے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ہوش و ہواس سے کامل لیں۔ سدھیا نے میں خون بہائیں گے آپ جا کر ان لوگوں نے بھی تو ایسا کیا ہے وہ تو ٹھیک ہے مگر تحقیقات کریں کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ کیا تحقیقات کروں کہ میری بیٹی چڑیل ہے نہیں ایسا نہ بولو۔ بیٹی ایٹھو تو بتا ہوا کیا ماں میں کیا بتاؤں وہ میرے پاس پہلی رات آئے اور میرا چہرہ دیکھ کر ڈر گئے اور وہ دہشت سے چیختے ہوئے نیچے گر پڑے۔ سر میں خون نکل آیا تھا انکے اور اس کے بعد سے وہ پھر میرے سامنے نہیں آئے ہو سکتا ہے کہ دامادی میں ہی کوئی خرابی ہو اور اپنی اس خرابی کو چھپانے کی یہ کوشش کی جارہی ہے اب تو جو کچھ بھی ہے سوچ کچھ کر کام کرنا ہوگا کوئی خت بات نہ کرو بیٹی جس گھر میں رہی ہے اس کے بارے میں کوئی بری بات نہیں سوچی جاسکتی ہمیں اپنی بیٹی کا جیون تو برباد نہیں کرنا تو پھر تم بتاؤ لکشی میں کیا کروں میرے خیال میں چندر کو یہاں بلاؤ خوشامد کر دیلپ جی کو بھی بلاؤ پیار سے بات کرو اس بات کو بگاڑنا نہیں ہے کچھ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے عجیب مصیبت پڑ گئی ہے میرے سر وہ دینو کہاں ہے کتا جس نے یہ رشتہ لگایا تھا سوچ سمجھ کر بات کرنا بات کو پھیلانا نہیں چاہیے اپنی عزت کا معاملہ ہے ہماری عزت میں کیا خرابی ہے آخر ہماری بیٹی میں کوئی خرابی ہو تو بتائے وہ اگر ہمارے سامنے ہنسی راج جی نے غرا کر کہا۔ ساری باتیں اپنی چلی ہیں لیکن پھر بھی جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے بہر طور حلی میں کہرام مچ گیا ایٹھو کی آمد کسی سے پوشیدہ نہیں تھی ہنسی راج کو ایک عجیب سی سسکی کا

احساس ہو رہا تھا پھر انہوں نے دینو کو طلب کیا دینو کو بھی یہ اطلاع مل چکی تھی کہ دیوی جی رام گڑھی سے آئی تھیں اور ایٹھو کو گھر چھوڑ گئی تھیں انکا ہاتھ تھا کہ تھا کوئی ایسی ویسی بات ضرور ہوئی ہے ورنہ بلا وجہ یہ سب کچھ نہیں ہوتا دینو ہاں پتے ہوئے ہنسی راج کے سامنے پہنچ گئے تھے اے گھر میں رشتہ لگایا ہے تم نے ہماری بیٹی کا دینو جی۔

کلک کیا ہوا مہاراج کچھ پتہ تو چلے مجھے دینو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اس دوران تو اس کی بن کر آئی تھی بڑے انعام کرام لیے تھے ہنسی راج سے اور سب کے سامنے سینہ تانے پھرتے تھے کہ ہنسی راج نے انہیں اپنی بیٹی کا تاؤ کہا ہے اپنا بڑا بھائی کہاں ہے اور انہوں نے تاؤ بن کر دکھایا ہے لیکن اب جو مصیبت آئی تھی تو تھر تھر کا پتے ہوئے ہنسی راج کا چہرہ دیکھ رہے تھے ایٹھو کو انہوں نے گھر سے باہر نکال دیا ہے اور یہاں پہنچا دیا ہے سمجھ آپ مگر کیوں مہاراج کیا کہتے ہیں کہتے ہیں کہ ایٹھو کے چہرے پر چندر کو بھوت نظر آتا ہے اس کا چہرہ کالا ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے سرخ روشنی نکلنے لگتی ہے ارے مگر ایسا کیوں ہے یہ ہمیں بتاؤ تمہیں ہنسی نے غراتے ہوئے کہا بن نہیں مہاراج مگر کچھ پوچھنا تو چاہئے کچھ ان لوگوں سے ہاں میں یہی چاہتا ہوں دینو کہ پہلے دیلپ چند اور چندر سے کو بلا کر ان سے بات کی جائے ان سے پوچھا جائے کہ کیا قصہ ہے اس کے بعد پھر جو کچھ بھی ہوگا دیکھا جائیگا ایک بات کان کھول کر سن لیجئے دینو جی جو کچھ بھی ہوگا ان میں آپ برابر کے حصے دار ہیں آپ کو بھی اس کا جواب دینا پڑیگا اور میں ایک ایک کو دیکھ لوں گا ایک ایک کو ذرا ہمت سے کام لیجئے مہاراج جلد بازی میں کوئی کام خراب کرنا اچھا نہیں ہوگا تو پھر جائے دیلپ چند اور چندر کو بلا کر میرے پاس لے آئیے بات کروں گا۔

میں ان سے کیا کہوں میں مہاراج ان سے یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا آپ کو ہنسی راج نے کہا بن نہیں میرا مطلب ہے کہ یہ معاملہ ٹھیک ہو جانا چاہئے دینو کی جان پر بن آئی تھی سمجھتے تھے ہنسی راج کیا چیز ہے چنانچہ بہت بری طرح خوفزدہ ہو گئے تھے اور بہر طور جانا تو تھا ہی ادھر ہنسی راج کی پریشانی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی چندو سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے یہ بات چندو کو بھی بتائی چندو ان کا منہ چڑھا مٹیر تھا۔ لیکن چندو کے چہرے پر یہ سنتے ہی خوف کے آثار نمودار ہو گئے اس نے ڈرتے ڈرتے ہوئے ہنسی راج کو دیکھا پھر اہستہ سے بولا ذرا پھر سے تو دہرائے مہاراج کیا بتا رہا تھا چندر اس سلسلہ میں کس سلسلہ میں میرا مطلب ہے کہ کیا دیکھا اس نے ہماری ایٹھو کے چہرے پر کہنے لگا کہ ایٹھو کا چہرہ بالکل کالا ہو جاتا ہے گہرا بالکل بالکل کونے کی مانند اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ان سے روشنی پھونکنے لگتی ہے یہ کیا ہی گڑھی ہے اس نے ایٹھو کے بارے میں ہنسی راج نے کہا اور پھر دفعتاً وہ اچھل پڑا اس کا چہرہ خوفزدہ ہو گیا تھا تب اس کی گھٹی گھٹی آواز ابھری چندو چندہ۔ ہاں مہاراج اس کا چہرہ یاد ہے آپ کو ہاں یاد ہے اور اس نے کہا تھا کہ وہ اس پر یوار کو بھلتے پھولتے ہوئے نہیں دیکھا چندو نے کہا اور ہنسی راج کے بدن میں تھر تھراہٹ دوڑ گئی اب کی ہوگا چندو اب کیا ہوگا تم ٹھیک کہتے ہو یہ شادی وہ ہی چکر ہے اب کیا ہوگا چندو۔ ہنسی راج رد دینے والے انداز میں بولا ہم اپنی ساری کوشش کریں گے مہاراج مگر وہ راحشش کیا ہمارا چچھا چھوڑ دے گا کچھ کر چندو اتنے دن کچھ نہ ہوا تھا تو میں نے سوچا تھا کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے مگر وہ ہنسی راج پریشانی سے خاموش ہو گیا۔



دینو دیلپ چند کے قدموں میں گر پڑے تھے میرے جیون کا سوال ہے مہاراج آپ جانتے ہیں کہ میں نے سب اچھے کے لیے کیا تھا آپ ہنسی راج سے مل لو مجھے خود دکھ ہے دینو گر کچھ تو پتہ چلے بہر حال میں تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں دیلپ چند کو لے کر دینو کے ساتھ پریم نگر چل پڑا ادھر یہ طے ہوا کہ ان لوگوں سے اچھی طرح بات کی جائے چنانچہ ہنسی راج نے ان لوگوں کا اچھی طرح سے سواگت کیا پھر اکیلے کمرے میں بات ہوئی دیلپ جی اب کیا ہوگا آپ خود ہی بتائیں ہنسی راج آپ کی عزت میری عزت ہے مگر بیٹے کی جان تو نہیں گنوا سکتا ہوں کچھ کر دیو بھائی کچھ تو کرو میرا

کیا ہوگا میری بیٹی کا کیا ہوگا یہ مسئلہ کیا ہے کسی سے دشمنی ہوئی تھی آپ کی یہ نہیں۔ میرے من میں ایک خیال آتا ہے سو
مئی کی جی۔ اگر چند روز یہاں رہ جائے تو۔ تو کیا ہوگا ایک بار ایک بار ان لوگوں کا ملاپ ہو جائے تو سب
ٹھیک ہو جائے گا میں یہاں ان کی دیکھ بھال کروں گا میں خود چاہتا ہوں بنی راج کے سب ٹھیک ہو جائے بنی کی شادی
میں نے اس لیے تو نہ کی تھی تو پھر ٹھیک ہے بیٹا چند یہ بھی تمہارا گھر ہے سب ٹھیک ہو جائے گا میرے بچے سب ٹھیک
ہو جائے گا مجھے خود بہت افسوس ہے بنی راج میں آپ کے ساتھ ہر تعاون کے لیے تیار ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا
دلیپ جی آپ بالکل چٹان نہ کریں میرے بچے کا جیون آپ کی ذمہ داری ہے آپ جب تک چاہیں اسے یہاں رکھیں
مگر خیال رکھیں کہ اسے نقصان نہ ہو آپ بالکل بھی لگن نہ کریں بنی راج نے کہا دلیپ چند چلے گئے چند کی خاطر
مددات ہوں بے لکھیں ان کے جانے کے بعد بنی راج نے چند کو بلایا اور کہا۔

چند اب بتاؤ ہم کیا کریں جو کچھ ہمارے علم میں ہے مہاراج وہ تو خطرناک ہے ایک بار ان کا ملاپ ہو جائے تو
میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مان ٹوٹ جائے گا اور پھر وہ ان کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ ہم جلدی نہیں کر سکتے تم سادھو کو بلاؤ اور
انکو کہو کہ بھوت بھگانے کے لیے چاہ کریں۔ اور کسی بری آتما کو حویلی کے اندر نہ آنے دین باقی کام میں خود کروں گا
ٹھیک ہے مہاراج چند نے کہا اور انتظامات کرنے چلا گیا۔

ادھر ایٹھ اور چند کی تنہائی میں ملاقات کروائی گئی چند سخت شرمسار تھا ایٹھ ہمارے جیون کے ستارے نہیں ملتے
ہیں شاید اس نے کہا میرا کیا روش ہے آخر ہاں ایٹھ گریمری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا ہے تم اپنے بتائی سے پوچھو کسی سے
دشمنی کی تھی انہوں نے وہ منع کرتے ہیں میں تمہارے لیے جیون کی بازی لگا سکتا ہوں ایٹھ جو تم کوئی میں کروں گا میں خود
تمہیں نزدست سمجھتا ہوں حویلی میں عجیب سنسنی پھیل گئی تھی چند نے بہت سے سنیا سی اکٹھے کر لیے حویلی کے چاروں
طرف پھیلادے تھے اور وہ طرح طرح کے سوانگ رچا رہے تھے جس نے جو مانگا دے گیا گیا چند کے مشورے سے
بنی راج نے ایک اور کام کیارات کے کھانے کے بعد اس نے چند سے پوچھا کچھ درو اپانی سے شوق کرتے ہوئے
نہیں پتا جی بھی نہیں۔ بات بہت بری ہے مگر چھوڑیں میں کہہ رہا ہوں آج تم دارو پیو اور خوب پیو مگر مجبوری ہے بیٹا
دوائی سمجھ کر پیو بنی راج نے کہا اس کی ساری انا خاک میں مل گئی تھی وہ کچھ کہنا چاہتا تھا داماد سے جو کسی اور نے نہ
کہا ہوگا بہر حال چند نے تعاون کیا اسے شراب پلائی گئی اور بری طرح سے بدست کر دیا گیا۔ اس بدستی میں اسے
ایٹھ کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ ایٹھ کو بھی صورت حال سمجھا دی گئی تھی چند نے ایٹھ کو دیکھا تو لڑکھڑاتے ہوئے بولا تم
ایٹھ ہو ہاں چند میں ایٹھ ہوں میری جتنی ہوا ہاں چند کتنے دن ہوئے ہیں ہماری شادی کو بہت دن ہو گئے ہیں مگر
میں تمہیں کیوں نہیں جانتا ہوں ایٹھ میں تمہیں کیسا لگتا ہوں بہت سند رہم بھی بہت سند ہو ایٹھ میں تم سے بہت پیا
رکتا ہوں چند جذباتی ہوتا گیا شراب نے اسکی نگاہوں میں ایٹھ کا حسن اور بڑھادیا تھا مگر زیادہ دیر نہ لگی تھی کہ
اچانک چند کے ذہن کو جھکا لگا اس نے ایٹھ کا چہرہ دیکھا تو اس کا نشہ ہرن ہوں لگا ایٹھ کا چہرہ سیاہ پڑتا ہوا
جا رہا تھا ایٹھ اس نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا ہاں چند۔ یہ تمہارا چہرہ کالا کالا ایٹھ چند سخت وحشت زدہ نظر آنے لگا ایٹھ
کا چہرہ گہرا کالا ہو گیا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں اور ان سے گہری سرخ روشنی چھوٹنے لگی ایٹھ یہ تمہیں کیا
ہور رہا ہے اس نے سبے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس بار ایٹھ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اس کے سیاہ ہونٹ آہستہ
آہستہ رے تھے چند پوری طرح ہوش میں آ گیا تب ایٹھ نے کہا میں نے تم سے کہا تھا چند را ایٹھ کی آواز مرد کی تھی
کیا۔ چند کی جھپٹی جھپٹی آواز ابھری میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے نہ چھو نہ رنہ جان سے ہاتھ دھوئیٹو مگر وہ میری
بتنی ہے میری بھی تو ایک جتنی بھی پھیرے ہوئے تھے ہمارے مگر۔ مگر پانی بنی راج نے سب کو مار ڈالا سب کو بھسم
کر دیا اس کے بعد اس کے بعد کو ہوتم۔ مکیش ہے میرا نام کیا کرو گے میرا نام جان کر تم نے وہ نہ کیا چند جو میں نے تم

سے کہا تھا بنی راج کے خاندان کی پہلی خوشی ہے وہ مگر ہماری خوشی جچن لی اس نے سب مار دیے اس نے بے بھی بھیا
بھی تھے بھابھی بھی میری سب کے سب مار دیے اس نے اس میں میرا کیا دوش ہے ان کا بھی تو دوش نہ تھا چند روشی
اگر تھا تو میں ناں مجھے مار دیتا وہ پانی گھر اس نے سب کو مار دیا اور اب اس کے سارے مرے میں گولی نہ چبے گا ایٹھ کے
کالے ہاتھ آگے بڑھے اور انہوں نے چند کی گردن دبوچ لی چند کے کمر ہاتھ گردن چھڑانے کی کوشش کر رہے تھے
مگر نوا لادی ہاتھ اس کی گردن دبا رہے تھے اور چند کی آنکھیں باہر نکل آئیں اس کی زبان کی انچ باہر نکل گئی اور پھر
اور پھر اس نے دم توڑ دیا اس کے باجان بدن ایک طرف لڑھک گیا۔ چند کا بے مزا تڑا بدن اور بھیا تک چہرہ ایٹھ
کے سامنے پڑا ہوا تھا اور اس کے ہونٹوں پر ایک بھیا تک مسکراہٹ کھیل رہی تھی وہ کچھ دیر اسی طرح چند کا چہرہ
دیکھتی رہی پھر اطمینان سے جا کر اپنے بستر پر لیٹ گئی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

دوسری طرف بنی راج کو نیند نہیں آرہی تھی وہ اپنے کمرے میں موجود بجانے کیسے کیسے خیالات میں ڈوبا ہوا تھا
اور اپنی مسہری پر گردنیں بدل رہا تھا۔ لکشی اس کی یہ کیفیت دیکھ رہی تھی ابارا اسکے ہونٹ کھلتے وہ بنی راج سے
کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہ پڑی رات آدھی سے زیادہ گزرتی بنی راج کو اتنی بے گلی ہو رہی تھی کہ وہ اٹھ کر بستر پر
بٹھ گیا لکشی بھی اس کی وجہ سے سوئیں پائی تھی بنی راج کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر اس نے کہا آپ کو نیند نہیں آرہی ہے اٹھ کر
بنی راج نے چونک کر لکشی کی طرف دیکھا اور پھر بے بسی سے بولا ہاں لکشی بجانے مجھے کیوں نیند نہیں آرہی لکشی بھی
اپنے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئی پھر اس نے کہا۔

پانی پلاؤں آپ کو نہیں لکشی پیاس نہیں لگ رہی ہے آپ سونے کی کوشش کیوں نہیں کرتے ہو بڑی کوشش
کر چکا ہوں پر نیند نہیں آرہی ہے بجانے کیا کیا خیالات دل کو پریشان کر رہے ہیں خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کیجئے۔
ہم بلاوجہ ایک مصیبت میں پھنس گئے ہیں بہر طور باہر سنیا سی جا پ کر رہے ہیں سادھو سنت ہمارے لیے کوشش کر رہے
ہیں جو کچھ ہوگا اچھا ہی ہوگا لکشی بولی میری سمجھ میں ہیں آتا لکشی کہ اچھا ہوگا میں بنی راج باسیت سے بولا کیوں
لکشی نے چونک کر پوچھا کیا کیوں سمجھ سے کسی باتیں کرتے ہیں آپ اٹھ کر من کی بات مجھ نہیں کہو گے تو اور کس
سے کہو گے لکشی نے ہمدردی سے کہا اور بنی راج کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ بنی راج چند لحظات اسے دیکھتا رہا پھر کہا تو مجھے
پتا لکشی کہ کیا میں نے برا کیا کیا برا کیا میں نے۔ میں کیا بتاؤں مہاراج کیوں ابھی تو تو مجھ سے ہمدردی کا دعویٰ کر رہی
تھی اور اب کہتی ہو کیا بتاؤں۔ جواب دے لکشی میں نے برا کیا سب کچھ مہاراج میرا جواب آپ کو پسند نہیں آئے
گا لکشی نے آہستہ سے کہا مطلب کیا ہے تمہارا میں نے کہا ناں مہاراج کہ آپ کو میرا کہا اچھا نہیں لگے گا لکشی بولی
نہیں میں وعدہ کرتا ہوں سمجھ سے برا نہیں مانوں گا تو کہہ مجھ سے تو کہہ مجھ سے کیا کہنا پتا جی ہے دوش اپنا بھی تو ہے
مہاراج تو میں کب کہتا ہوں کہ اپنا دوش نہیں ہے لیکن کیا یہ دوش بنی راج کا ہے یا کہ بنی راج کا نندنی نے سب کو
موت کے حال میں ابھادیا ہے لکشی افسردہ لہجے میں بولی ہاں اس نے ایسا کیا ہے مگر تو تو بھی تو اس کی طرف داری کرتی
رہی ہے اگر تو اس کی طرف داری نہ کرتی تو کیا کر سکتے تھے آپ جیتے جی جلا دیتا اسے زندہ جلا دیتا اسے بھی اس طرح
جس طرح میں نے مکیش کو زندہ جلا دیا تھا اس سے کیا ہوتا ہے کیا اس کی موت، ہم پر سے نحوست کے سائے ٹال سکتی تھی
دل تو ٹھنڈا ہو جاتا ہے میرا دل تو آپ اب بھی ٹھنڈا کر سکتے ہیں دور ہی کتنی ہے وہ آپ سے جاے جہاں وہ رہتی ہے
وہاں آگ لگا دیجئے بھسم کر دیجئے مہاراج بنی راج انسانوں کو انسان کی طرح ہی سوچنا چاہیے دیوتاؤں کی طرح نہیں
آپ نے تو نہ جانے کیا سمجھ لیا تھا خود کو مکیش اس جرم میں اکیلا تو لٹو نہیں تھا نندنی وہاں کی تھی یوں دونوں کی ملاقات
ہوئی اور دونوں ہی ایک دوسرے کے پیار کا شکار ہو گئے دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ پھیرے کئے ہوں تو یہ
چاہیے تھا کہ دونوں کو ہی اس سلسلے میں سزا ملنی چاہیے تھی لیکن وہ اچھوت تھا بیچ ذات کا تھا آپ کو اس پر ادھیہ کا تھا آپ

نے اسے اس کے پرور سمیت زندہ جلا دیا بتائیے کیا آپ نے اچھا کیا مہاراج۔

بکواس بند کر میں تجھ سے تیرا مشورہ نہیں مانگ رہا۔ کبھی چپ کر سو جائے بستر پر چل بنی راج غصے سے پاگل ہو گیا اور لکشی آہستہ سے اٹھ گئی میں نے کہا تھا ناں مہاراج کہ آپ کو میرا مشورہ اچھا نہیں لگے گا بنی راج کو ایک دم احساس ہوا کہ اس نے لکشی کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے وہ آہستہ سے بولا لکشی مجھے معاف کر دے میرا دماغ خراب ہو گیا ہے آج میری بیٹی مصیبت کا شکار ہے جو کچھ مجھے کرنا پڑ رہا ہے تھا کروں نے کبھی ایسا نہیں کیا ہوگا۔ میں نے اپنے داماد کو شراب پلائی ہے اس لیے کہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو جائے اور ایٹھ کی قربت قبول کر لے یہ کام میں نے کیا ہے لکشی دیوی بول کسی باپ نے یہ کام کیا ہوگا۔ مجبوری ہے مہاراج اب کیا کریں آکاش یہ سب کچھ ہمارے کام آجائے یہی میں بھی چاہتا ہوں آخر اس مسئلے کا کوئی حل ہوگا اپنی قسمت پر بھروسہ رکھیں مہاراج لکشی بچی کو دلدار دیتے ہوئے بولی پھر اس نے تیل کی شیشی اٹھائی اور بنی راج کے سر میں تیل ڈال کر اسے دبانے لگی تاکہ اسے نیند آجائے لیکن بنی راج سارے رات کانوں کے بستر پر لوٹا رہا تھا اور لکشی بھی اس کے ساتھ جاگتی رہی تھی۔ دل کا چور بے چین کر رہا تھا خوف بھی تھا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے آگے کیا ہوتا ہے چندر۔ جو کچھ کہا تھا وہ غلط نہیں تھا جو چہ وہ ایٹھ کے روپ میں دیکھتا تھا وہ مکیش کے علاوہ کسی اور کا چہرہ نہیں تھا وہ جلا ہوا چہرہ جو خود وہ مکیش کے علاوہ کسی اور کا چہرہ نہیں تھا وہ جلا ہوا چہرہ جو اپنی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ آہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا ایسا تو نہیں ہوں اچا یہ تمہیں نے تو ایسا تو نہیں سوچا تھا۔ کیا لکشی سچ کہتی ہے مجھے اپنے غصے پر قابو پا کر کوئی اور فیصلہ کرنا چاہیے تھا مگر وہ اچھوت وہ بیچ ذات میری بہن تک پہنچ گیا تھا کیسے برداشت کرتا۔ دوسری جانب ایٹھ آرام کی نیند سو رہی تھی رات کے واقعات اسے بالکل یاد نہیں رہے تھے وہ سندر سننے دیکھتی رہی تھی چندر اسے پسند تھا وہ اس سے محبت کرتی تھی لیکن کسی بد نصیب تھی وہ کہ ابھی تک اپنے بچے کی قربت نہیں حاصل کی تھی خود اس کے دل میں بھی نبجانے کیا کیا آرزوؤں کا پامال کر دیا تھا وہ اداس ہو گئی تھی کیسی مصیبت آپڑی تھی اس پر رات کے سننے ختم ہو گئے اور صبح کی سورج کی کرنوں نے نہیں نہ کہیں سے اندر داخل ہو کر اسے نیند سے جگا دیا وہ چند لمحات بند آنکھوں سے حالات کا جائزہ لیتی رہی سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے اور پھر رفتہ رفتہ خیالات اس کے ذہن سے نکلنے لگے اور اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں خوبصورت فائوس جل رہا تھا جس میں شمع کی روشنی مدہم پڑ چکی تھی اور دم توڑتی ہوئی یہ روشنی ایٹھ کو بڑی عجیب سے لگی پھر اسے چندر یا آیا جو آج اس کے گھر میں ہی تھا اور ایٹھ نے چونک کر مسہری کی طرف دیکھا لیکن وہ جگہ خالی تھی چندر وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ رات کے واقعات یاد کرتی رہی ایک وقت تک تو اسے سب کچھ یاد تھا اور اسے بعد اس کے بعد کیا ہوا کی چندر اسے چھوڑ گیا ہے وہ بول کر اٹھی مسہری سے اس نے پاؤں لٹکا کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نگاہ چندر کے جسم پر پڑی جو اندوھا ایک طرف پڑا تھا ایٹھ اچھل کر کھڑی ہو گئی خوف سے اس کا دل حلق میں آنے لگا آہستہ آہستہ چندر کے قریب پہنچی چندر کا چہرہ اس کی جانب نہیں تھا وہ کھٹنوں کے بل بیٹھئی اور اس نے مدہم لہجے میں پکارا چندر جی سنئے آپ یہاں کیوں سو رہے ہیں۔ لیکن چندر کا کوئی جواب نہیں ملا تھا اسے گہری نیند سو رہے ہیں آپ بدن دکھ جائے گا مسہری پر آجائے اس نے چندر کے شانوں کو ہتھوڑا اور چندر کا رخ اس کی جانب ہو گیا اس نے چندر کا چہرہ دیکھا تو دفعتاً ہی اس کے حلق سے ایک دہشت بھری چیخ نکلی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر مسہری کی طرف بھاگی پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا تو وہ گر پڑی اور اس کا سر مسہری کے پائے سے ٹکرایا تھا اور خون کا فوراً بہہ نکلا اور وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر آخری بار چیخی اور اس کے بعد بے ہوش ہو گئی چیخ کی آواز باہر سن گئی تھی ویسے بھی آس پاس نوکر بنان اور باندیاں وغیرہ موجود تھیں سب ہی کے ذہن میں تجس تھا تھوڑی تھوڑی باتیں سب کو معلوم ہو چکی تھیں چیخوں کی آواز پر باہر بھٹک رہی گئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوں وغیرہ مناسب بات بھی ویسے بھی دروازہ اندر سے

بند تھا چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے کو اطلاع دینا شروع کر دی اور پھر ایک باندی وہاں پہنچ گئی جہاں لکشی اور بنی راج اب اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے باندی کے چہرے پر خوف کر پر چھا میں نہیں اندر داخل ہوتے ہی اس نے کہا مہاراج مہاراج۔ کیا بات ہے بنی راج اچھل کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر دہشت کے آثار نمایاں نظر آنے لگے لکشی بھی خوفزدہ ہو کر کھڑی ہوئی تھی کیا بات ہے بولتی کیوں نہیں لکشی نے کہا ابھی ابھی مہاراج ابھی تھوڑی دیر پہلے ایٹھ لکشی کے کمرے سے چیخنے کی آواز سنائی دی ہے کیسی چیخ بنی راج نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد وہ لکشی کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب دوڑا تھوڑی دیر کے بعد وہ ایٹھ کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا ہوا تھا اس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ دروازہ بجایا اور ایٹھ کو آوازیں لگانے لگا لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں سنائی دی بنی راج کی دہشت بڑھتی چلی گئی اس نے زور زور سے چیخ چیخ کر ایٹھ کو آوازیں دیں اور پھر خوفزدہ لگا ہوں سے لکشی کو دیکھنے لگا۔ کچھ ہو گیا ہے لکشی اندر کچھ ہو گیا ہے۔ ہائے کیا کریں اب کچھ کرو کچھ کرو بنی راج نے پلٹ کر دیکھا آس پاس کوئی موجود نہیں تھا کسی کا مجال نہیں تھی کہ وہ بنی راج کے مسئلے میں اس کی اجازت کے بغیر دخل دے بنی راج نے لکشی سے کہا کہ بلاؤ کچھ لوگوں کو یہ دروازہ تروانا پڑے گا پائے بڑا مضبوط دروازہ ہے مشکل سے ہی ٹوٹے گا لکشی بادل خواستہ باہر کی طرف بھاگی تھی اور تھوڑی دیر کے بعد راتھوڑی دیر کے بعد دس بارہ ملازم اندر آ گئے بنی راج کی ہدایت پر انہوں نے دروازہ کو زور زور سے دھکے لگانے شروع کر دیئے وہ سب کے سب اپنی بھرپور طاقت صرف کر رہے تھے مضبوط دروازہ تھا تھوڑی سی مشکل کے بعد دروازہ ٹوٹا اور لوگوں کے پٹ اندر گر پڑے تو بنی راج اندر داخل ہوا ایٹھ کے حسین کمرے میں اس نے جو منظر دیکھا وہ اس کے لیے اغوائی و دلخراش تھا اس نے چندر کو ایک طرف اوندھے پڑے ہوئے دیکھ لیا تھا پلنگ کے پاس ایٹھ پڑی ہوئی تھی اور اس نے سر سے خون بہہ رہا تھا بنی راج کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی۔ ادھر لکشی بری طرح چیخ پڑی تھی دونوں بھاگ کر ایٹھ کے پاس پہنچے اور بنی راج نے اس کا سر اٹھا کر سینے سے لگایا ایٹھ رے ایٹھ کی اہو گیا مجھے اسے تو دیکھو اسے تو دیکھو۔

ملازم باہر کھڑے ہوئے تھے لیکن دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر کا منظر صاف نظر آرہا تھا بنی راج اب اپنی عزت و قار سب کچھ بھول گیا تھا جو سامنے کھڑے ہوئے تھے ان سے بھلا کیسے چھپایا جاسکتا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے وہ دہشت زدہ لگا ہوں سے ایٹھ کو دیکھتا رہا ادھر لکشی آہستہ آہستہ چندر کے پاس پہنچی تھی اس نے نرم لہجے میں اسے آواز دی چندر جی چندر لیکن چندر کے بدن میں جنبش تک نہیں ہوئی تھی اور پھر لکشی نے اس کا چہرہ دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بھی دہشت زدہ انداز میں چیخ پڑی کیا ہوا کیا ہوا۔ اسے کیا ہو گیا ہے دیکھئے تو مہاراج لکشی نے کہا اور بنی راج آہستہ سے ایٹھ کو بچھلنے لگا چندر کے پاس پہنچا اس نے کھٹنوں کے بل جھک کر چندر کا چہرہ دیکھا چندر کی زبان بھیجا تک انداز میں باہر لگی ہوئی تھی آنکھیں اس طرح پٹی ہوئی تھیں کہ اس چہرے کو دیکھ کر انتہائی وحشت ہوتی تھی حالانکہ چندر ایک خوبصورت نوجوان تھا لیکن اس وقت اس کی جو کیفیت تھی وہ دہشت زدہ کر دینے والی تھی بنی راج نے ایک لمحے کے اندر محسوس کر لیا تھا کہ چندر کے بدن میں جان نہیں ہے خود بنی راج کا سر پکڑ کر اسے لگا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا ہائے کیا ہو گیا ارے لکشی خود کو سنیاں مارے تم لوگ باہر کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ اندر آ جاؤ بنی راج نے چیخ کر باہر کھڑے ہوئے ملازموں کا آواز دی اور سب ہی بھرامار کر اندر آ گئے ارے ارے مسہری پر لٹاؤ اسے مسہری پر لٹاؤ بنی راج نے بری طرح ہاں پتے ہوئے کہا ایٹھ کی طرف اشارہ کیا اور ملازموں نے ایٹھ کو اٹھا کر اس کے بستر پر لٹا دیا۔ اس کے دماغ اس کے زخم دیکھو جلدی سے باہر جا کر لوگوں کو اطلاع کر دو بلاؤ لوگوں کو۔ چند ملازم اندر مصروف رہے اور باقی باہر بھاگ گئے تھوڑی دیر کے بعد کئی لوگ اندر آ گئے ان میں چند بھی تھا اور بنی راج کے ایسے خاص ساتھی بھی جو اس کے معاملات میں دلچسپی رکھتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد پتہ چل گیا کچھ دیر مر گیا ہے اور

ایٹھ صرف بے ہوش ہے ایٹھ کے زخم پر پی کس دی گئی لیکن چندر کی لاش کو دیکھ کر سب کے سب دمک رہ گئے تھے بنی راج کے بدن میں خون سارا نچوڑ لیا تھا اس کا چہرہ چلا پڑا تھا وہ خشک ہوں ہوں پر زبان پھیرتے ہوئے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا اب کیا ہوگا لیکن اس سوال کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا سارے کے سارے خاموش تھے ایٹھ کی جو کیفیت تھی سو گئی لیکن چندر کی موت نے ان سب کو دہشت زدہ کر دیا تھا چندر دلیپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور دلیپ چند جی پہلے ہی اس بات کا خدشہ ظاہر کر چکے تھے کہ صورت حال بہت ہی خراب ہے اور ایٹھ پر کسی بھوت کا سایہ ہے اس بات کو بنی راج نے قبول نہیں کیا تھا بلکہ سخت غصے میں آ گیا تھا وہ بہر طور اب صورت حال ایسی خراب ہو گئی تھی کہ بنی راج کے پاس کہنے کے لیے کچھ بھی نہ تھا اس نے تو پوری پوری ذمہ داری لی تھی چندر کی اور اس کے بعد اپنی جیسی کوشش کی تھی لیکن لیکن بیٹہ الٹا ہو گیا تھا۔

آہ اب کیا ہوگا اس نے چند کو آواز دی چند وڈا دیو کو بلا لاؤ اسے بتاؤ کہ یہاں کیا ہو گیا ہے چندو تیزی سے واپس پلٹ پڑا تھا وہ دلی سرگوشیاں گردش کر رہی تھیں لیکن کسی کی یہ مجال نہیں تھی کہ کھلی زبان سے کسی سے کچھ کہہ سکے تمام لوگ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ ہوا کیا ہے لیکن جو لوگ یہ جانتے تھے کہ کیا ہوا ہے انہوں نے خاموشی اختیار کر لی تھی اپنی موت تھوڑی بلانی تھی انہیں ادھر چندو دیو کے پاس پہنچ گیا اور دیو نے آہستہ سے بولا دیو صاحب تھا کہ صاحب بلار ہے ہیں خیریت تو ہے چندو خیریت کہاں ہے دیو کیوں کیا ہو گیا ارے وہ ہو گیا جس کا خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کیا ہو گیا بھائی تم تو میرا دل دھلائے دے رہے ہو ذرا بھلاؤ تو سہی کیا ہو گیا ایٹھ کے کمرے میں چندر کی لاش پڑی ہوئی ہے زبان باہر نکلی ہوئی ہے آنکھیں پھٹی ہوئی ہیں گردن گھونٹ کر مارا گیا ہے بے چارے کو مر گیا وہ ادھر ایٹھ بھی زخمی ہے اس کے سر پر چوٹ لگی ہے تھا کہ بنی راج کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ ہیں۔ چندر مر گیا ہاں اس کی لاش میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

چلو جلدی چلو بنی راج بلار ہے ہیں بہت برا ہو گیا دیو جی سب کی مصیبت آئے گی سب بے موت مارے جائیں گے میں سمجھ رہا ہوں میں سمجھ رہا ہوں لیکن تم چننا مت کر دیکھو نہ کچھ کر کے ہی آتا ہوں اور ابھی پہنچتا ہوں میرے ساتھ چلو دیو جی بنی راج نے بلایا ہے وہ کچھ مشورہ کرنا چاہتے ہیں تمہارے ساتھ تم چلو میں بھی ابھی آتا ہوں دیو نے کہا پھر جو بنی چندو چلا گیا۔ دیو بھاگے بھاگے بیوی کے پاس پہنچ گئے زیور گئے اٹھالے بھاگوان اور بھاگ نکل یہاں سے جان بچا کر ورنہ بے موت مارے جائیں گے۔ بیوی نے اس بارے میں پوچھا تو وہ اسے جھڑک بولے جو کہہ رہا ہوں وہ کرے ورنہ میرے ساتھ تو بھی ماری جائے گی کسی نے بھی جو کچھ کیا کوئی نہ سوچے گا مارے جائیں گے ہم بیوی نے دیو کی ہدایت پر زیورات کی پوٹی باندھ لی اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پتلی گی سے نکل بھاگے دیو جی تو اپنا تاج تاجڑ لے بھاگے لیکن ادھر باقی سب کی مصیبت آئی ہوئی تھی چندو وہی واپس پہنچ گئے تھے تھا کہ بنی راج کی حالت بری تھی چندر کی لاش کو اٹھا کر سیدھا کر دیا گیا اور پھر دوسرے کمرے میں پہنچا کر کمرہ بند کر دیا گیا تھا بنی راج جی بھاگے بھاگے پھر رہے تھے ایٹھ کو ہوش ہی نہیں آ رہا تھا وہ خاموشی سے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی اور لکشمی اس کے پاس بیٹھی ہوئی اسے مستحالا دے رہی تھی چاروں طرف سنسنی پھیل گئی تھی دیوے تو سنسنی پوری ہستی میں بھی بھلا حویلی کے گرد و سادھوں اور سنیا سیوں کا کیا کام وہاں چاہے ہو رہے تھے اور کیا چکر چلا ہوا تھا سبھی اس بارے میں جاننا چاہتے تھے لیکن بنی راج کا معاملہ ایسا تھا کہ کوئی بھی بہت کر کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اور یہ پوچھنا ہر ایک کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا کہ اندر حویلی میں کیا ہو رہا ہے بنی راج بہت سخت گیر کا آدمی تھا یہ دوسری بات ہے کہ اس کا سارا خضہ اچھوتوں پر ہی نکلتا تھا لیکن ہستی کے رہنے والے دوسرے تمام لوگ بھی جانتے تھے کہ بنی راج کس قسم کا آدمی ہے اسے ایک اچھا انسان نہیں سمجھا جاتا تھا پھر بات آہستہ آہستہ آگے بڑھتی رہی اور بنی راج کے بس میں کچھ بھی نہ رہا

وہ بار بار دیو کے بارے میں پوچھ رہے تھے پھر چندو دیو کے گھر پہنچا غصے میں بھرا ہوا تھا گھر میں داخل ہوتے ہوئے اس نے چننا چلانا شروع کر دیا دیو کی تمہارا داغ خراب ہے بنی راج تمہیں بلار ہے ہیں اور تم مسلسل غائب ہو ابھی تک کیون نہیں پہنچے اندر سے کوئی جواب نہیں ملا تھا چندو حیران لگا ہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا دیو کی دھرم پتی بھی نظر نہیں آرہی تھی نہ بال بچے تھے گھر خاموش اور سنسان پڑا ہوا تھا ایک لمحے کے لیے چندو کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کہیں دیو یہاں سے بھاگ تو نہیں گیا اس نے معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور اسے کوئی پتہ نہ چل۔ کا واپس وہی پہنچ گیا تھا جہاں بنی راج اپنے کمرے میں خاموش بیٹھا ہوا تھا اس پر سوت کا سا سکوت طاری تھا چندو کو دیکھ کر اس نے آہستہ سے کہا چندو اب کیا ہوگا بولو اب کیا ہوگا مجھے سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے مہاراج مجھے حکم کریں جان نثار کروں گا آپ پر جیون واردوں گا ہم مگر ایک بات کہنا چاہتا ہوں بہت بری بات ہے یہ کیا بنی راج نے پوچھا مہاراج یوں لگتا ہے دیو بستی چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ ہیں۔ بنی راج چونک پڑا۔ جانتا ہوگا کہ مصیبت اس پر بھی آئے گی ہوں تو وہ مصیبت میں ہمارا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ کیا نہیں کیا اس پاپا کے لیے ہم نے کیا نہیں کیا۔

مگر مگر چندو جو گیا اسے جانے دو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کیا جائے چندر کی موت ہمارے لیے بہت بڑی مصیبت لاسکتی ہے وہ بھی معمولی آدمی کا بیٹا نہیں تھا کہ دلیپ چند ہم پر مجروحہ کر کے اسے یہاں چھوڑ گئے تھے اب کیا جواب دینے لگو مہاراج میں خود پریشان ہوں پریشانی سے کیا ہوگا مشورہ دو مجھے مشورہ یہ بات تو سامنے آئی جائے گی کہ چندر جی اب اس دنیا میں نہیں ہیں مگر کیسے سامنے آئے گی کیا کہیں گے ہم ان سے مہاراج اس سلسلے میں یہی کہنا پڑے گا کہ دوش ہمارا نہیں ہے ہم تو خدا اس سلسلے میں ناواقف ہیں کچھ کہ چندو کچھ کہ میرا داغ پیٹ جائے گا مر جاؤنگا میں نہیں مہاراج خود کو سنیا سیوں جو پتہ پڑی ہے وہ تو اب کھٹکتی پڑے گی تو جا رام گڑھی جا اور دلیپ کو ساری بات بتا دے ہم۔ میں مہاراج میں چندو نے کانپتے ہوئے کہا۔

بھاگ جا پھر تو بھی بھاگ جا بستی چھوڑ کر بھاگ جا ساتھ چھوڑ دے میرا کیلا رہ جاؤں گا میں جو کچھ میرے من میں آئے گا کروں گا کرتا رہوں گا نہیں مہاراج ایسی کوئی بات نہیں ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں رام گڑھی سن جس طرح بھی بن پڑے دلیپ چند کو ذرا سمجھا بھاگ کر لانا کوئی بری بات نہ کرنا ہم تو خود چننا کے مارے ہیں ٹھیک ہیں مہاراج میں آخری کوشش تک کروں گا چندو نے کہا دیو اس کا دل بھی ڈر رہا تھا کہ یہ خوفناک اطلاع دلیپ چند کو دینا کوئی آسان کام نہیں ہے تاہم بنی راج کا وہ ساتھ چھوڑنا نہیں چاہتا تھا بلکہ یہ تو اچھا موقع تھا دیو بھاگ گیا تھا بنی راج سے بعد میں بہت کچھ حاصل ہو سکے جہاں تک بنی راج پر پڑنے والی پٹنا کا مسئلہ تھا تو چندو اس سے متاثر ضرور ہوا تھا مگر بہر طور یہ تھا کہ اس کا معاملہ تھا وہ جائیں اور ان کا کام وہ رام گڑھی میں داخل ہو گیا تھا اور دلیپ چند کی حویلی کے پاس پہنچا اکیلا گیا تھا حویلی میں اس کا سوا گت کیا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اسے دلیپ چند کی حویلی میں پہنچا دیا گیا۔ تھا کہ دلیپ کو چندو کے آنے کی اطلاع ملی تھی وہ خود بھی اس مسئلے سے پریشان تھے اور اپنی بیوی دیوی سے اسی موضوع پر بات کر رہے تھے ان کے ساتھ دیوی بھی باہر آ گئی تھیں دلیپ چند نے چندو کو دیکھا اور بولے کہ چندو جی کیا کھلایا ہے ہمارے سمدھی جی نے کوئی خاص پیغام لائے ہو تم ہمارے لیے پھر انہوں نے چونک کر چندہ کا چہرہ دیکھا اور آہستہ سے بولے کوئی خاص بات ہے تمہارا چہرہ کچھ عجیب سا ہو رہا ہے چندو مہاراج ہم نوکر لوگ ہیں مالکوں کی کبھی ہوئی باتیں دوسری جگہ پہنچا دیتے ہیں ہمارا پنا جو کام ہے وہ بس اتنا ہی ہے کہ مالکوں کی سنیں۔ اور دونوں کان بند کر لیں انصاف باتیں مت کرو یہ بتاؤ کہ سب ٹھیک ہے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی گڑبڑ ہو گئی ہے مہاراج۔ ہیں کیا گڑبڑ ہو گئی دیوی کا اوپر کا سانس اور پر اور نیچے کا نیچے رکتا ہوا محسوس ہوا چندو نے ان کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا چندر جی چندر جی مر چکے ہیں ان کی گردن دبا کر مار دیا گیا ہے ایٹھ بھی بے ہوش ہو گئی ہے اور چندر کی لاش اس وقت۔۔۔ لیکن

جندو کی بات پوری نہ ہوئی تھی دیوی کی دلخراش چیخ سنا دی تھی وہ تپ کر زمیں پر گر گئی اور بے ہوش ہو گئی خود دلپ جندو کی حالت بری ہو گئی تھی وہ بری طرح چیختے ہوئے باہر کی سمت بھاگے جندو کو انہوں نے نظر انداز کر دیا تھا۔

جندو کے بس کی بات نہیں تھی کہ اب یہاں رکے اب یہاں رکے چنانچہ وہ تیزی سے واپس پلٹا اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر بھاگ پڑا دلپ نے پوری حوصلی میں ہا ہا کار بجا دی تھی دیوی کے گرد بے شمار لوگ اکٹھے ہو گئے تھے دلپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے میرا چندر قتل ہو گیا۔ میرے چندر کو مار دیا گیا بنی راج نے میرے چندر کا قتل کر دیا گیا چلو چلو اس سے حساب لیں گے اس سے حساب لیں گے غصے سے پھرے ہوئے تقریباً تیس افراد بنی راج کی حوصلی پیچھے تھے ادھر پوری بستی میں سناٹا حاوی تھا۔ ہر شخص نے اپنا کام بند کر رکھا تھا بھلا بنی راج پر ایسی مصیبت پڑی تھی تو بستی کے لوگ اپنی اپنی ذمہ داریاں کیسے پوری کر سکتے تھے سین لوئی انکے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا چنانچہ سب اپنے اپنے طور پر خاموشی سے صورت حال کا انتظار کر رہے تھے بستی میں سنسنی پھیلی ہوئی تھی بات سب کو معلوم ہو گئی تھی بات سب کو معلوم ہو گئی تھی کہ ایٹھ کا شوہر چندر قتل کر دیا گیا لیکن پوری تفصیل ابھی بستی والوں کو معلوم نہیں ہوئی تھی ظاہر ہے کیسے معلوم ہو سکتی تھی پھر انہوں نے دلپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا اور بستی والے آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ اب کچھ ضرور ہو جائے گا ادھر بنی راج کو بھی دلپ کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی بنی راج کی حالت شاید زندگی میں اس سے پہلے کبھی خراب نہیں ہوئی ہوگی دلپ کا سامنا کرنے کی ہمت ان میں نہیں تھی جندو بھی واپس آ گیا تھا اور اس سے آکر صورت حال بنی راج کو بتادی تھی الغرض کسی کے پاس کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا دلپ نے بنی راج کے سامنے پہنچ کر کہا۔

تھا کہ بنی راج کہاں ہے میرا بیٹا چندر چندر کہا ہے تھا کہ بنی راج چندر مجھے واپس دے دو تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تم نے ذمہ داری لی تھی بنی راج کہاں ہے میرا چندر بنی راج نے گردن خم کر دی دلپ آگے بڑھ کر بولا نہیں بنی راج گردن جھکانے سے کام نہیں چلے گا تم نے مجھ سے کہا تھا تم نے مجھ سے ذمہ داری لی تھی اور اسے تمہاری ذمہ داری میں چھوڑ کر گیا تھا میں یہ ذمہ داری پوری نہیں کر سکا دلپ چند کیوں آخر کیوں دلپ نے آگے بڑھ کر بنی راج کا گریبان پکڑ لیا بنی راج کی آنکھوں میں ایک لمحے لیے جنون کے آثار نظر آئے تھے پھر اس نے آہستہ سے کہا میرا گریبان چھوڑ دو تھا کہ دلپ چند میرا کوئی دوش نہیں ہے جو کچھ ہوا ہے وہ خود میری سمجھ سے باہر ہے تمہاری سمجھ سے باہر ہے یا تم نے بدلہ لیا ہے مجھ سے ضرورتاً بدلہ لیا ہے بنی راج مگر مجھے یاد نہیں آتا کہ میرے اور تمہارے درمیان کب دشمنی رہی ہے مجھ اس دشمنی کا دن بتاؤ ورنہ بنی راج بہت برا ہو گا تمہارا بھی چندر کہاں ہے میرا چندر اب کہاں ہے مجھے اس کی صورت تو دیکھا دو دلپ کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیلے ہوئے تھے اس کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی تھیں چند لوگوں نے چندر کی لاش دلپ کے سامنے لا کر رکھ دی تو وہ بچوں کی طرح اس سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا بنی راج کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا کافی دیر تک دلپ روتا رہا پھر اس نے کہا وہ دیو کہاں ہے تم سے ملوے کر دوں گا اس کے نہیں اسے اس نے ہمیں اس مصیبت میں پھنسا دیا ہے دیکھو دلپ جی جو کچھ ہوا ہے میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس میں میرا کوئی دوش نہیں ہے تم جس طرح چاہو تصدیق کر سکتے ہو اگر میرا دوش ہوا تو جو سزا تم مجھے دو گے وہ میں قبول کر لوں گا براہ کرم خود پر قابو رکھو کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے میری بھی کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ جس سے چاہو پوچھ سکتے ہو مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے چندر کو میں تمہارے حوالے کر کے گیا تھا بنی راج اور تم نے اس کی لاش میرے حوالے کی ہے اب یہ سچ لے کر میرے اور تیرے درمیان ہمیشہ لاشوں کا ہی تبادلہ ہوتا رہے گا ہم لوگ ہم لوگ کبھی دوست نہیں رہ سکیں گے نہیں بٹھا کر میری طرف دے ایسا بھی نہیں ہو گا تم اپنے دل کی آگ جس طرح چاہو ٹھنڈی کر لینا بنی راج نے کہا اور وہ چلا گیا دلپ نے غراتے ہوئے کہا

ہاں تجھ پر نہیں پڑی نہ تجھ پر نہیں پڑی میں دیکھ لوں گا فیصلہ ہو گا اس کا بہت بڑا فیصلہ ہو گا وہ چندر کی لاش اٹھا کر وہاں سے واپس چلا گیا بنی راج کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے ادھر ایٹھو تھی کہ ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا تھا مسلسل بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی بالآخر ڈاکٹر کو طلب کیا گیا۔ انہوں نے ایٹھو کی دیکھ بھال شروع کر دی گئی ڈاکٹر شہر سے آئے تھے لیکن ایٹھو یہ بے ہوشی توئی نہ تھی ڈاکٹر تین چار دن تک عمل کرتے رہے اور اس کے بعد بالآخر ایک دن اعلان کر دیا گیا کہ ایٹھو ختم ہو چکی ہے وہ بے ہوشی کے عالم میں مر گئی تھی حوصلی پر یہ دوسری قیامت توئی تھی نجانے کیا کیا ہو رہا تھا۔

بستی والوں نے آپس میں جو کچھ کہنا سنا تھا کہہ سن لیا تھا کوئی کچھ کہتا تھا تو کوئی کچھ لیکن سب کا ایک ہی خیال تھا کہ بنی راج کو اس کے کئے کی سزا ملی ہے باقی تمام لوگوں کی حالت بھی بری تھی کبھی بھی بری طرح پریشان تھی ادھر دیوی پر بھی دورے پڑ رہے تھے غرض دونوں خاندانوں میں کہرام مچ گیا تھا اور اس کی وجہ بنی راج ہی تھا جس نے ایک ظالمانہ کام انجام دیا تھا اور اپنے لیے ہی نہیں بلکہ اپنے پورے خاندان کے لیے مصیبتیں مول لے لی تھیں بلکہ اب تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے بنی راج کا جس سے بھی کوئی نہ کوئی ناطہ ہو گا اس کے لیے مصیبتوں کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

بنی راج یہ واقعہ سنا رہا تھا اور واقعی میں بابو کے ہوش اڑے ہوئے تھے بہر طور ایٹھو کی چتا جلا دی گئی اور ادھر چندر کو بھی جسم کر دیا گیا۔ لیکن دونوں خاندانوں کے درمیان دشمنی پڑ گئی تھی خود بنی راج جو تھا وہ تھا ہی لیکن دلپ چند بنی راج سے انتقام لینے کے لیے نت نئے طریقے سوچتے ہوئے اس نے بنی راج پر مقدمہ کر دیا انہوں نے بنی راج کو اپنے بیٹے کا قاتل بتایا تھا مقدمہ عدالت میں چلا بنی راج کی حالت اب بہت ہو گئی تھی ایٹھو کی موت کا داغ وہ اپنے سینے میں لیے ہوئے تھا اور اندر گھٹ دیا تھا لیکن باقی لوگوں کو سنبھالنے کے لیے اسے اپنے آپ کو سنبھالنا ضروری ہو گیا تھا ادھر عزت و وقار خاک میں مل گیا تھا۔

پوری بستی میں اس کے بارے میں چو گونیاں ہوتی تھیں اور ان میں سے بہت سی چو گونیاں بنی راج کے کانوں تک پہنچ چکی تھیں لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے تھے لیکن ایسا بنی راج پر وہ آتش مزاحی نہیں تھی وہ ان باتوں کو برداشت کرنا کا عادی ہوتا چارہا تھا ادھر دلپ نے جو مقدمہ دائر کیا تھا وہ خارج ہو گیا تھا لیکن وہاں جو اس کی بے عزتی ہوئی تھی وہ شاید کبھی بھی بھول نہیں سکتا تھا اور کبھی تو اس کو شک سا پڑتا تھا کہ ہو سکتا ہے اس کی رسوائی کی بات کہیں اچھوتوں تک نہ پہنچ جائے کیونکہ یہ بات بھی ممکن تھی کہ اچھوت کسی طرح دلپ چند کا سہارا حاصل کر لیتے بہر طور ان حالات سے اتنا دل برداشتہ ہوا کہ اس سے مسلسل بخار رہنے لگا۔ اور پھر وہ بستر سے لگ گیا اس کی حالت بگڑی چلی گئی ادھر اس کے بیٹے اور بیٹیاں بھی سخت پریشان تھے وہ طرح طرح سے بنی راج کو سمجھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ایٹھو بے شک مر گئی لیکن ہم بھی تمہاری اولاد ہیں ہمارے لیے زندہ رہو ہم سب کے لیے زندگی کی خوشیوں میں حصہ لو بنی راج انہیں بھی سچی بات نہیں بتا سکتا تھا دل میں جو کچھ تھا اسے نیم جان کر دیا تھا اور یہ بیماری بڑھتی چلی گئی۔ ڈاکٹروں نے علاج شروع کر دیا لیکن کوئی بھی بنی راج کے مرض کو نپٹا س کرنے میں ناکام رہا ایک جندو تھا جس سے بنی راج دل کی بات کرتا تھا اس نے جندو سے کہا اب مجھے بتا جندو مجھے کیا کرنا چاہئے دیکھ میں اپنے کئے پر آج بھی شرمندہ نہیں ہوں اچھوتوں نے میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ئی اور میں نے انہیں اس کی سزا دے دی میں کسی بھی طور پر برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ میری بہن ایک اچھوت کی بیٹی کہلائے تم خود بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے تھا اس سے آپ اس بات کو ہمیشہ کے لیے بھول جائیں مہاراج کہ آپ نے کیا کیا تھا ہمیں کوئی ترکیب ایسی کرنی چاہئے کہ ہمیں اس مصیبت سے چھٹکارہ مل جائے وہ تیرے سادھو سنیا ہی بھی کچھ نہ کر سکے پورے محل کے گرد گھیر ڈال دیا تھا

حرام زادوں نے کھاتے تھے پیتے تھے اور عیش کرتے تھے کیا کر لیا انہوں نے میرے لیے مہاراج کی اور شہی منی کو تلاش کرنا چاہئے جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے دیکھ چند تیرے علاوہ اور کوئی میرا زاد وار نہیں ہے میرا کوئی دوست نہیں ہے دیونم بخت گیا یہاں سے جاچ کر نجانے کہاں جا رہا ہے وہ پانی اور منی کی اور پر بھروسہ نہیں کر سکتا جو کر سکتا ہے کو تو ہی کر اور ایک بات تو سن لے جو کچھ تو جی سے مانگے گا میں تجھے اسی سے دس گناہ زیادہ دوں گا جان بچا دے میں آپ کا داس ہو مہاراج جو کچھ بھی آپ کہیں گے میں ضرور اس حکم کی تعمیل کروں گا تلاش کرتا ہوں کسی ایسے آدمی کو جو آپ کی یہ مصیبت مال دے لیکن آپ ٹھیک تو ہو جائیں۔ آپ نے تو اپنی حالت اتنی خراب کر لی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ موت کے بالکل قریب ہوں چند دنوں میں کیا کروں چند۔ میری حالت درست ہی نہیں ہو پار ہی بہر طور کوشش جاری ہے ڈاکٹر بنی راج کا علاج کرتے رہیں لیکن بنی راج سوکتا چلا گیا۔ اور یوں لگتا تھا کہ جیسے اب وہ اس صدمے سے جانبر نہ ہو سکے گا یا اس خوف سے بچ نہ سکے گا بہت ہی حالت خراب ہو گئی تھی ایک دن اس کی جان کے لالے بڑھنے کو بلی میں کھرا مچ گیا ہستی میں اداسی پھیل گئی بہر طور کچھ بھی تھا بنی راج اس ہستی کا سر براہ تھا اور پریم نگر اس کی ملکیت قرار پائی تھی۔

اسی دن ایک سادھو مہاراج لہسا ساندھ میلے چلے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ میں تھیلہ لٹکائے ہوئے ہستی میں داخل ہو گئے دیکھنے والوں نے انہیں دیکھا اور ان کے پاس پہنچ گئے سادھو مہاراج نے سوال کیا کیا بات ہے اس ہستی میں اداسی کیوں طاری ہے سادھو مہاراج ہمارا مالک پیار ہے اسے دنیا کی کوئی دوا فائدہ نہیں کر رہی ہے وہ زندگی اور موت کی کشش میں ہے آپ اس کی مدد کریں۔ آپ اس کی مدد کریں جناب میں اسے دیکھتا چاہتا ہوں سادھو نے کہا اور لوگ اسے منت سماجت کر کے بنی راج کے پاس لے کر چلے گئے بنی راج نے اس سادھو کو اپنے کی اجازت دے دی سادھو مہاراج چہرے سے کچھ عجیب سے لگتے تھے انہوں نے فوری طور پر بنی راج کی ہنسی دیکھی اس کی آنکھیں اور زبان دیکھی پھر آہستہ سے بولے تھا کہ جی علاج ہو جائے گا چھتا مت کرو چند دنوں میں کہا سادھو جی اگر ہمارے ٹھاکر صاحب ٹھیک ہو گئے تو تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا وعدہ کرتے ہو تم لوگ ہاں سادھو وعدہ کرتے ہیں آپ ہمارے ٹھاکر صاحب کا علاج کریں چند دنوں میں کہا اور سادھو نے اپنے ننھے سے کچھ جڑی بوٹیوں لٹکائیں اور انہیں تیس کوٹ کر بنی راج کو پلا دیں بنی راج کو پہلی ہی خوراک میں فائدہ حاصل ہوا تھا۔

سادھو کو بلی میں ہی ٹھہرایا گیا تھا انہیں ایک الگ کمرہ دے دیا گیا تھا اور لوگ ہر طرح سے ان کی خدمت کے لیے حاضر رہتے تھے پہلی خوراک سے جونہی بنی راج میں تبدیلیاں پیدا ہوتی تھیں اس نے بنی راج کے دل میں بھی سادھو کے لیے عقیدت پیدا کر دی تھی اور وہ خود ہی ان کے لیے ہر طرح کی آمادگی کا اظہار کرنے لگا دوسری تیسری اور چوتھی خوراک نے اسے پلنگ سے اٹھا کر کھڑا کیا تھا اسے یہ سادھو مہاراج پہنچے ہوئے لگے اس طرح بنی راج کی حویلی میں سادھو کی دھوم مچ گئی بنی راج جو اتنا بیمار تھا اب آپ کو بہت بہتر محسوس کر رہا تھا اور خاص طور سے یہ خیال اب اس کے دل میں تقویت پکڑتا جا رہا تھا کہ اگر یہ سادھو اس کے کسی کام آگئے تو اس کا بیڑا پار ہو جائے گا علاج کا سلسلہ کئی دن تک جاری رہا سادھو اس کا علاج کر رہے تھے اور بنی راج ان کی خدمت کرتا جا رہا تھا پھر سادھو نے کہا بنی راج اب تم ٹھیک ہو گئے ہو سو ہمیں جانے کی آگیا دو۔ مہاراج یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے جو مجھے نیا چوں دیا ہے اور میں آپ کو کچھ بھی نہ دوں یہ نہیں ہو سکتا ہے مہاراج اور پھر مجھے آپ سے ایک اور بھی کام ہے اس لیے سادھو مہاراج میں آپ کا کچھ اور بھی وقت لینا چاہتا ہوں سادھو بنی راج کو دیکھا اور دیکھتے رہے پھر آہستہ سے بولے کیا کام ہے تمہیں ہم سے بنی راج مہاراج اکیلے میں بتانے کی بات ہے اور میں آپ کو اکیلے میں ہی بتاؤں گا جیسے تمہاری مرضی اگر وہ کام ہمارے بس کا ہو تو ہم تمہاری مدد ضرور کریں گے بنی راج ٹھیک ہے مہاراج آپ چھتا نہ کریں آپ مجھے جو بھی حکم کریں

وہ میں آپ کو پیش کر دوں گا کسی روپے پیسے کی بات آپ دل میں نہ لائے گا روپیہ پیسہ تو تمہارے من میں ہے بنی راج ہم سادھو سنتوں کو پیسوں سے کی اکام ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مہاراج بنی راج عقیدت سے ہاتھ جوڑ کر بولا اور طور اس نے سادھو سے دل کی بات کہنے کا فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ وہ انہیں ایک الگ کمرے میں لے گیا۔ اب اس کی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی سادھو مہاراج کو سامنے بٹھا کر اس نے کہا۔ آج تک مہاراج ہم آپ سے سادھو مہاراج کہہ کر مخاطب ہوتے رہے ہیں ہمیں آپ کا نام بھی نہیں معلوم کیسی عجیب بات ہے ناموں میں کیا رکھا ہے بنی راج بس ہوا نام تو کسی اور کا ہی ہے ہم سب زمین پر ریگنے والے کیڑے بے نام ہی ہیں تو زیادہ اچھا ہے میں چاہتا تھا کہ آپ کے بارے میں جان لوں جان لو گے جلدی کیا ہے نام بھی بتا دیجئے تمہیں اپنا تم یہ بتاؤ کہ تمہیں ہم سے کا لیا ہے مہاراج مجھے آپ کا ساتھ چاہئے بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں میں کیا مشکل ہے وہ سادھو نے سوال کیا اور بنی راج کسی سوچ میں گم ہو گیا وہ گردن جھکا کر ہوئے کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اس لیے وہ سادھو کے چہرے پر پھینکنے والی ہنسی نکال کر کہتا تھا کہ نہ دیکھ سکا سادھو بابا کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی بنی راج نے سر اٹھایا اور بولا میرے خاندان میں ایک براسا یہ پڑ گیا ہے ہوں۔ پھر سادھو مہاراج نے پوچھا۔

مہاراج اس سائے نے مجھے زندہ درگور کر دیا ہے میری ایک بیٹی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے میری ساری عزت خاک میں مل گئی ہے میں دینا کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہا ایک زمانہ تھا کہ جب لوگ بنی راج کے سامنے بات کرتے ہوئے بدن سے تھر تھرا کا پتے تھے لیکن آج بنی راج اس دنیا کے سامنے تھر تھرا کا پ رہا ہے کیونکہ اس کی عزت خاک میں مل گئی ہے مہاراج میں بڑی بری زندگی گزار رہا ہوں وہ پلید میرے پورے پر یوار کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے کون پلید ہے وہ سادھو نے پوچھا کشیش ہے اس کا نام کشیش کیا چیز ہے بنی راج مہاراج اچھوت تھا وہ میری بہن سے پریم کرنے لگا پھیرے کر لیے اس نے میری بہن کے ساتھ دھوکے سے اور میری عزت خاک میں ملا دی ایک بات بتاؤ گے بنی راج سادھو نے پوچھا۔

جی مہاراج وہ اچھوت کیسا تھا کیا اس کے دوکان نہیں تھے کان تو تھے مہاراج اور ہاتھ۔ ہاتھ بھی تھے مہاراج باقی بدن بھی تھا۔ لیکن میں آپ کی بات سمجھا نہیں ہوں مہاراج تو پھر وہ اچھوت اعتبار کیا کیسے ہو گیا۔ بنی راج جی مہاراج نسل بھی کوئی چیز ہوتی ہے بتاؤ کہ کیا وہ اپنی ماں کے ہاں ایسے نہیں پیدا ہوا تھا جیسے تم ہوئے ہو۔ بنی راج سادھو بابا بولے میں جانتا ہوں اور سمجھ بھی رہا ہوں مہاراج کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں لیکن میری عزت اور میرے وقار میں ٹھاکر ہو مہاراج چلو چھوڑا اب تم جانو اور تمہارا کام جو تم نے سوچا وہ تمہارا کام تھا ہاں مجھے تم یہ بتاؤ کہ میں اس کے خلاف تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں آپ مجھے اس سے نجات دلا دیں مہاراج آپ مجھے اس سے نجات دلا دیں کیا دوں گے مجھے تم اس کے حوض بنی راج۔ جو آپ مانگیں گے وہ ہی ہوگا مہاراج بنی راج نے گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔ اور سادھو مہاراج کے ہوں توں کی مسکراہٹ اور ہنسی نکال کر بنی راج اسے امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا لیکن دفعتاً ہی اس کی اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا دھندلا دھندلا پن سا پھیل گیا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ سادھو بابا کا چہرہ کچھ عجیب سا ہوتا جا رہا ہے اس چہرے پر کالا پن دوڑتا جا رہا تھا اور رفتہ رفتہ چہرے کی روشنی ماند پڑتی جا رہی تھی پھر یہ چہرہ بالکل کالا سم ہو گیا اور اس پر سفید سفید آنکھوں کے ڈلے چکنے لگے تھے بنی راج کا سیدھو بنی راج کا ہاتھ اور اس کا گلا خشک ہوں لگتا تھا یہ تبدیلی اس کی نظر کا داہم نہیں تھی بلکہ وہ چالی تھی جو پیدا ہوتی جا رہی تھی وہ دہشت بھری نگاہوں سے سادھو بابا کو دیکھنے لگا اور اس وقت سادھو بابا کے حلق سے آواز نکلی پھر لاؤ تھا کہ بنی راج میرا انعام مجھے دے دو اور میرا پر یوار مجھے لوٹا دو بنی راج جیسے زندہ تم نے چتا میں جھونک دیا تھا میرے ماتا میرے پتا میرے بھائی میری بھانجی وہ بچے جو میرے سینے پر پروان چڑھ رہے تھے مجھے واپس کر دو بنی راج میں تمہارا اچھا کشیش سے چھڑا دوں گا میرا پر یوار

مجھے واپس کر دو بنی راج بنی راج میرا گھر مجھے واپس کر دو میرا پر یو راج مجھے واپس کر دو بنی راج کی آواز بند ہو گئی
گردن کی رگیں پھول گئی تھیں اور خوف سے اس کا بدن تھر تھرا کانپ رہا تھا اس کے سامنے مکیش تھا سو فیصدی مکیش
سادھو کے روپ میں مکیش۔ یا مکیش کے روپ میں سادھو اسے اپنی گہری سرخ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا پھر اس
غراتے ہوئے کہا۔ نہیں بنی راج جو کچھ کیا ہے وہ تو جھگڑتا ہی پڑے گا کہیں میں ہر جگہ تمہارا پیچھا کروں گا ہر اس جگہ بنی
راج جہاں تم جاؤ گے اور سنو جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ کرتا رہوں گا تمہیں موت نہیں آتی چاہئے۔

بنی راج تم مرو گئے نہیں اگر تم مرو گے تو میں اپنی تمام کوشش کروں گی کہ تمہیں بچاؤں گا تم اس وقت بھی مرو گے جارہے
تھے مگر مرتے کیسے اگر تم مر جاتے تو میرا سارا کام ختم ہو جاتا اپنے پر یو راج کا انجام تم اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم
مجھے میری آنکھوں سے میرا پر یو راج کا انجام دیکھا تھا سمجھے بنی راج مرو گئے نہیں دوں گا جہاں بھی جاؤ گے مرو گے نہ دوں
تمہیں جہاں بھی جاؤ گے کیا سمجھے یہ انتقام مکیش کا ہے اور اسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے بنی راج کی حالت بڑی
طرح گھڑکی تھی وہ زمیں پر بیٹھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے مکیش کو دیکھ رہا تھا اور مکیش مکر رہا تھا سمجھے بنی راج تم تیار رہو
اور تمہاری حالت بہت خراب تھی میں اس لیے تمہارے پاس آیا کہ تمہیں دو اینٹیں دو اور تمہاری حالت کو بہتر کر دوں
اور آئندہ بھی جب تم کسی مصیبت میں شکار ہو گے تو میں تمہارا ساتھ دوں گا اور ابد تم بھی تمہیں بھی نہیں ملے گا بنی راج
میں اس وقت تک تمہارا پیچھا کرتا رہوں گا جب تک تمہارا پر یو راج تمہارے سامنے ختم نہیں ہو جاتا اور تم اکیلے نہ رہ جاؤ
گے اور جب تم اکیلے رہ جاؤ گے اور پھر میں تم کو زندہ جلاؤں گا یہی میرا انتقام ہے اور یہی میرا فیصلہ ہے اچھا اب میں
چلتا ہوں۔ مکیش نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا بنی راج پر غشی کے دورے پڑنے لگے یہ کہہ کر بنی راج
خاموش ہو گیا اور بابو کی طرف دیکھتے ہوئے بولا بابو مہاراج بس یہ بھی میری کہاں ی جو میں نے آپ کو سنا دی ہے اگر
میں بستی والوں کے سامنے دگر روشنی میں آپ کے پاس آتا تو جو تے مارتے مرے سر پر اور باتیں کرتے وہ کہ مجھ سے
سبکی نہ جاتیں اس لیے مہاراج رات کا سہ چنا ہے آپ کو جو تکلیف ہوئی ہے مجھے پتہ ہے مگر مجھے جو تکلیف ہے
مہاراج ایک ڈوبتا ہوا آدمی ہر ایک چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آسکے میں بھی ویسا ہی ہوں آپ
کی تکلیف کو میں اپنی تکلیف میں بھول گیا ہوں مجھے معاف کرنا اور میری مدد کرنا اس نے دونوں ہاتھ جوڑے آنکھوں
سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا چہرہ یاس کی تصویر بنا ہوا تھا اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

بابو نے آہستہ سے کہا۔ آج کی رات مجھے سوچنے دو بنی راج کل میں تم سے اس بارے میں بات کروں گا میں
کسی نہ کسی طرح تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا اس لیے میں تم سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتا ہوں لیکن کل میں تمہیں بتا سکوں
میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں ٹھیک ہے مہاراج میرے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اب جیسا کہ مکیش کہتا ہے کہ میرے
سارے پر یو راج میرے سامنے ختم کرے گا مہاراج بیٹوں کے بعد بیٹیوں کا نمبر آئے گا وہ آہستہ آہستہ سب کو مار دے گا
مہاراج بڑی امید لے کر جا رہا ہوں بڑی آس لے کر جا رہا ہوں تم جاؤ بنی راج اب جاؤ بابو نے کہا اور بنی راج اسی
راستے پر واپس چلا گیا تھا اور بابو کے لیے بڑی مشکلات چھوڑ گیا تھا وہ بہر طور بابو کو اپنا فرض پورا کرنا تھا بابو نے نیند
ترک کر دیا پانی تلاش کر کے دھو لیا اور دروازوں کو کھینچ لیا۔ بابو اپنے لیے رہنمائی چاہتا تھا بابو کی رہنمائی کے لیے
اس کی دل سے آواز بھری کہ گناہ کرنے والا گناہ کر بیٹھا ہے اس کا حساب کتاب اللہ کے حوالے ہے کسی کو انسان پر
کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر کوئی کسی کے ساتھ کچھ کر سکتا ہے تو اسے اس سے گریز کرنا چاہیے بات اگر صرف بنی
راج کی ہوئی تو بنی راج ہر سزا کا مستحق تھا اور وہ بھی جو اس کے ساتھ شریک تھے اور جو شریک نہیں تھے جنہیں موت
کے گھاٹ اتار گیا اور یہ ایک غیبت بدروح کا کارنامہ ہے جو بھگ گئی ہے اور اپنی سزا کی آگ میں جل رہی ہے اور وہ
عورت بھی بے قصور ہے جو ماں ہے باپ نے جرم کیا سزا بھی اسی کو ملنی چاہیے لیکن ماں اس جرم میں شریک نہیں تھی اور

جو غم اس کو ہو رہا ہے وہ جاری نہیں رہنا چاہیے یہ روشنی کی آواز تھی بابو کو طمہ ان نصیب ہوا اس کا مطلب ہے کہ بابو
بنی راج کی مدد کر سکتا ہے اور اس کی مدد کرنے کا طریقہ دریافت کرنا تھا اور بابو کی رہنمائی ہو رہی تھی بابو نے اپنے بستر
پر بیٹھ کر چادر کو اپنے اوپر کیا اور تصورات کی دینا میں اڑنے لگے گناہ نے کہاں سے کہاں لے گئی تھیں صبح کی نماز کے بعد
جب نمازی مسجد سے واپس چلے گئے تو مولوی صاحب بابو کے ساتھ ناشتہ کرنے لگے بابو نے مولوی صاحب کو بتایا
مولوی صاحب رات کو ایک عجیب واقعہ ہوا تھا کہ بنی راج دیوار پھلانگ کر میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اپنی
کہاں سی سنا لی شاید آپ کو اس بات کا علم ہو کہ پریم نگر کا کٹا کر بنی راج کسی مصیبت میں گرفتار ہے ایسی ویسی مصیبت
اپنے کئے کا پھل پارہا ہے وہ بڑی داستانیں سنا رہا ہے اس کے سلسلے میں گردہ آپ کے پاس مدد کے لیے آیا تھا
حیرت کی بات ہے وہ تو ناک پر کھٹی نہیں بیٹھنے دیتا اس کی آنا ٹوٹ چکی ہے اب وہ پریم نگر کے ہر شخص ک سامنے ناک
رکھنے کو تیار ہے میرا خیال ہے مولوی صاحب اس کے بچوں کو زندہ رہنا چاہیے انتقام کا یہ طریقہ کار مناسب نہیں ہے
سزا صرف اس کو ملے جس نے گناہ کیا ہو تو زیادہ بہتر ہے جو بے گناہ ہوں انہیں کسی اور کے گناہوں کی سزا ملنی چاہیے۔

مولوی صاحب نے بابو کو گہری نگاہوں سے دیکھا پھر بولے اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو میں صاحب تو ٹھیک
ہے اس سلسلے میں میری جو خدمات ہوں گی میں انہیں سر انجام دینے کے لیے تیار ہوں بابو کے ہوں ٹوں پر مسکراہٹ
پھیل گئی بابو نے کہا بس آپ کی دعائیں درکار ہوں گی مجھے اس کے علاوہ اور کوئی ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب
مسکرا کر خاموش ہو گئے پھر بابو نے ان سے کہا ویسے بستی والے بھی بنی راج سے نفرت کرتے ہوں گے آپ کا کیا
خیال ہے سب اس سے گھن کھاتے ہیں وہ بڑا سرکش آدمی رہا ہے اس کے ہاتھوں ہمیشہ ہر ایک کو نقصان ہی پہنچا
ہے آج بھی لوگ اس سے خائف ہیں آپ دیکھ دیکھ لیکن میں بابو میاں اگر آپ کا دل گواہی دے تو اس کے لیے کام کریں
مجھے اس کی دولت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے بہر حال دیکھ لیتے ہیں اس کی مدد تو کرنا ہی ہوگی ہاں یہ کہ اس تک پہنچنے کا
ذریعہ کیا ہو سکتا ہے میں آپ کو اس کی حوصلی میں لے جا سکتا ہوں۔

یہ یوں سا مشکل کام ہے میں ذرا لوگوں سے چھپ کر جانا چاہتا ہوں تاکہ بلاوجہ شہرت نہ ہو پائے کیونکہ اس شہر
ت سے درمیان میں رکاوٹیں آجائیں گی بابو نے کہا اس کے لیے تو میرے خیال میں رات کا وقت ہی مناسب رہے گا آج
کا دن گزار بیچے عشا کے بعد ویسے بھی رات کے ایک حصے میں بستی مکمل پر سکون ہو جاتی ہے اور یہاں راتوں کو کوئی
نہیں ہوتا ہے میں آپ کو وہاں پہنچا دوں گا بس آپ وہاں تک کا پتہ دیتے گا بابو نے مولوی کی باتوں سے اتفاق
کرتے ہوئے کہا رات کو مولوی صاحب نے بابو کے ساتھ جانا تھا لیکن بابو نے اس سے درخواست کی کہ وہ اسے تنہا
جانے دین مجبوراً وہ رک گئے البتہ انہوں نے بابو کو بڑی وضاحت سے حوصلی کا پتہ بتا دیا تھا بابو چل پڑا سب نے سچ
کہا تھا پوری بستی شہر خاموشاں بنی ہوئی تھی کتے تک نہیں بھونک رہے تھے اکا دکا گھر سے روشنی جھلک رہی تھی درندہ زیادہ
تر گھر تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے کبھی کسی گھر سے بچے کی رونے کی آواز سنائی دے جاتی تھی اور پھر خاموشی پھیل
جاتی بابو بستی کے ایک کھلے میدان میں نکل آیا جہاں کے بچوں سچ ایک چوڑے نظر آ رہا تھا جس کے عین درمیان میں
ایک بڑکا درخت پھیلا ہوا تھا درخت کے نیچے دیا روش تھا اور اس کی ریزی ہوئی روشنی میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے نظر
آ رہے تھے مولوی نے بابو کو اس درخت کے بارے میں بھی بتایا تھا سیدھے جانا اور میدان کے اختتام سے بائیں ہاتھ
مڑ جانا تھا مگر بابو نے سوچا کہ وہ ان لوگوں سے اور تصدیق کرے چنانچہ بابو ان کی طرف بڑھ گیا قریب پہنچ کر اندازہ
ہوا کہ وہ عورتیں لہنگا اور چوٹی پہنے ہوئی سوگوار تھیں ان سے کوئی دو گز کے فاصلے پر ایک شخص گھٹنوں سے اونچی شلوار
باندھے اور شلو کا پہنے گھٹنوں میں سر دیئے ہوئے بیٹھا ہوا تھا اور درمیانی عورت کی گود میں ایک تقریباً سات سال کا بچہ

سوا ہوا تھا انکے اس انداز سے بابو کو حیرت ہوئی نہ جانے بے چارے کس مصیبت کا شکار تھے کیا بات ہے بہنوں یہاں کیسے بیٹھی ہوئی ہو دیر اترتی مانگ رہا ہے میں اسے اترتی کہاں سے دوں اس عورت نے کہا جو بچے کو گود میں لیے بیٹھی تھی کیا مانگ رہا ہے بابو کچھ نہ سمجھ کر بولا بابو نے جھک کر بچے کو دیکھا اور وہ بری طرح چونک پڑا بچے کے جسم پر لباس نام کی کوئی چیز نہیں تھی اس کا جسم اکڑا ہوا تھا اور کونسلے کی طرح سیاہ ہو رہا تھا اس کے جسم میں زندگی کی کوئی برق نہیں تھی چہرے بے نقوش تک جل کر گرگڑ چکے تھے اترتی کہاں سے لاؤں عورت جھٹکنا کر بولی دفعتاً بچے نے گردن اٹھائی اور جھٹی جھٹی آواز میں ہیں ہیں کر کے رونے لگا پھر بھینک آواز میں بولا اترتی اترتی پھر اس کی گردن اپنی جگہ جھک گئی اس وقت گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھے شخص نے گردن اٹھا کر کہا۔ میں بتاتا ہوں میاں جی سنو میاں جی بس بیٹے کی ایک غلطی کی وجہ سے ہم سب جل گئے بیٹا بیوی بہو پوتے سب کے سب جل گئے کیا کرم کون کرتا ہمارا کتے کی طرح جلے ہوئے جسم کو کھٹنے اور شمشان ڈال آئے چٹائیں تو جیتے جی پھینک گئی تھیں ہمارا بڑے تو بھعدار تھے مگر مگر یہ بچہ ہے ضد کرتا ہے پلگا نہیں کا تم جاؤ اپنی کیل کھولی مت کر خود چپ ہو جائے گا اس نے کہا اور گردن دوبارہ گھٹنوں میں دبائی۔ بابو کے رونے سے کھڑے ہو گئے کچھ کچھ میں آ رہا تھا حقیقت کا اندازہ ہو رہا تھا بابو قدم آگے بڑھا اور گھٹنوں میں سر دیئے ہوئے آدی کے قریب پہنچ گیا تم کیش کے بابا ہو بابو نے پوچھا اور اس نے پھر سر اٹھایا اور اس بار اس کا چہرہ اور بھینک نظر آنے لگا میاں جی ہمارے بیٹے کیش نے چھوڑا نہیں اونچی ذات والے کو انہوں نے کھوپڑیاں بھاڑ دیں ہماری دیکھو یہ دیکھو اس نے سر جھکا دیا اس کا سر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور پھر وہ اندھے منہ چہوتے میں گر گیا اس کے بدن سے دھواں اٹھنے لگا فضا میں چراغ پھیل گئی تھی دھوئیں نے ان عورتوں اور بچوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تھوڑی دیر بعد کیش بھی آگیا وہ بھی اس لپیٹ میں آگیا اور بابو بابو اور دھوئیں کی وجہ سے کئی گز پیچھے ہٹ گیا آنکھیں اور ناک بند کر لینے پڑے تھے پھر ناک بند کر لینے سے دم گھٹا تو بابو نے آنکھیں کھولیں اور ناک بھی تو چہوتہ خالی پڑا تھا نہ عورتیں تھیں نہ بچہ نہ کیش کا اور اس کا پتا اور نہ ہی چراغ۔ تار کی میں لپٹا ہوا درخت چہوتے میں تنہا کھڑا تھا یہ منظر بہتوں کی جان لے سکتا تھا ہو سکتا تھا ہو سکتا ہے کہ یہ بدر دھوئیں کچھ کہنا چاہتی ہو بابو ٹھنڈی سانس لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ میدان عبور کر کے جب بائیں جانب مڑا تو پرانی طرز کی ایک بہت بڑی حویلی نظر آئی حویلی کے دروازے پر روشنی نظر آ رہی تھی لیکن پوری حویلی پر خاموشی طاری تھی۔

بابو آگے بڑھ کر حویلی کے بڑے دروازے پر پہنچ گیا کوئی ہے بھائی کوئی ہے۔ بابو نے آواز لگا لی لیکن کوئی جواب نہ ملا تیسری آواز پر آواز سنائی دی اور گیت کی ذیلی کھڑکی کھل گئی سفید مونے کھسی میں لپٹا ہوا ایک شخص ہاتھ میں لائین اونچی کر کے بابو کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی پھر ناخوشگوار لہجے میں کہا کہ بابو بھینک یہ بنی راج کی حویلی ہے نہیں تمہاری ہے لے جاؤ اٹھا کر اے تو ہو کون چڑھے آدی نے پوچھا مجھے بنی راج سے ملنا ہے کیوں ملنا ہے بلایا ہے انہوں نے مجھے۔ آدھی رات کو بلایا ہے جھوٹ بولوں ہو اگر وہ حویلی میں موجود ہیں تو ان کو خبر کر دو کہ انہوں نے مجھے بلایا تھا وہ آگیا ہے آؤ اس نے کہا اور بابو اندر داخل ہو گیا اتنی رات تو نہیں ہوئی تھی کہ یہاں یہ سناٹا قائم ہے اور پھر حویلی کی فضا میں خوف و ہراس چھایا ہوا تھا سب لوگ کونوں گھروں میں گھسے ہوئے ہوں گے یہ شخص غالباً چوکیدار تھا اور خود بھی سوتے میں اٹھ کر آیا تھا اس لیے بگڑا ہوا تھا۔ بڑے گیت سے حویلی کے اصل رہائشی علاقے کا فاصلہ اچھا خاصا تھا چوکیدار بابو کے آگے آگے چلتا رہا میں سمت جانے کے بجائے اس نے غلطی سمت اختیار کی غالباً مختصر راستے سے لے جا رہا تھا بابو کا اندازہ درست نکلا اور وہ چند سڑکیاں چڑھ کر اندر ایک غلام گردش میں داخل ہو گیا نیم تار یک راستے پر وہ آگے بڑھتا رہا آگے بالکل اندر ہوا تھا اگر اس کے ہاتھ میں لائین نہ ہوتی تو آگے بڑھنا مشکل ہو جاتا تم مجھے بنی راج کے پاس لے جا رہے ہو یا پوری حویلی گھما رہے ہو حویلی تو تم سارے رات میں بھی نہ

گھوم سکو گے مہاراج چوکیدار نے عجیب سے لہجے میں کہا اور کتنا چلنا ہے آؤ اس نے ایک جگہ رک کر کہا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس نے لائین پیچھے رکھی شاید وہ دروازہ کھولنے لگا پھر دوبارہ لائین اٹھا کر بولا۔

آؤ اندر چل کر بیٹھو میں مہاراج کو خبر کر دوں دروازہ کس سمت ہے بابو نے کہا اور دروازے کو ٹٹول کر اندر داخل ہو گیا یہاں روشنی نہیں ہے کیا بابو کے منہ سے نکلا مگر اس کے ساتھ ہی اگلا پاؤں خلا میں لہر لہا اور ایک دم توازن بگڑ گیا سنبھلنے کی کوشش کی مگر نہ سنبھل سکا اور دوسرے لہجے بابو کا بدن خلا میں نیچے جا رہا تھا بابو نے بے اختیار دونوں ہاتھ پاؤں مارے مگر پکڑنے کے لیے کچھ نہیں تھا بابو کی گہرے کنوئیں میں گر رہا تھا بابو کے لیے سوچنے سمجھنے کی قوتیں سلب ہوئی کچھ حلق میں آگیا بابو پختہ کار نہیں تھا جو کچھ اس کے ساتھ گزری تھی ناگہاں ہی اس میں وہ سب کچھ ہو گیا تھا لوگ کچھ بھی سمجھ لیں لیکن بابو ہر چیز سے متاثر ہو گیا اس وقت بھی شاید اس احساس کا شکار تھا کہ اتنی گہرائی میں گروں گا تو جسم کا کیا حشر ہوگا وہ گہرائیوں میں گرنا تھا مگر آخری لمحات میں جیسے بدن ٹھہر گیا پاؤں سیدھے ہو گئے اور پیروں کے نیچے میں محسوس ہوں لگا کوئی دباؤ نہیں پڑا تھا بدن ساکت ہو گیا تھا لیکن گھورتا رہی تھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا یہ کیفیت بھی چند لمحات رہی پھر آہستہ آہستہ اجالا سا بھرنے لگا آس پاس نظر آنے لگے کون تو نہیں تھا اچھی خاصی وسیع عریض جگہ جسے گھسے ہوئے گول پتھر چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے بابو بھی ایک بڑے پتھر پر کھڑا ہوا تھا البتہ اوپر کچھ نہیں نظر آ رہا تھا آسمان کا احساس بھی نہیں ہوتا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا تھا یہ سب چوکیدار کون تھا بدن کو جنبش دی پاؤں آگے بڑھائے اور انہیں پتھروں پر پاؤں جماتا ہوا آگے بڑھ رہا بابو کوئی تیس چالیس قدم آگے بڑھ آیا اب چاروں طرف مدہم سی روشنی پھیل گئی تھی یہ روشنی تاروں کی چھاؤں تھی نہ کسی مصنوعی شے سے پیدا ہوئی تھی بس آنکھوں کو نظر آ رہا تھا لیکن آس پاس کچھ بھی نہیں تھا پھر اچانک عقب سے کسی کے پتھروں پر چلنے کی آواز آئی اور بابو چونک کر پلٹ پڑا ایک انسانی جسم تھا لباس سے بے نیاز سیاہی مائل بابو کی طرف بڑھ رہا تھا بابو اسے دیکھتا رہا جب وہ قریب آیا تو دل پر جو ہلکا سا اثر پڑا سب کچھ مکمل ہو گیا مگر چہرے پر کچھ نہیں تھا نہ ناک نہ آنکھیں نہ ہونٹ بس بے خدو خال کا ایک گول سا چہرہ تھا جو بابو کے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا وہ۔ کون ہو بابو نے پوچھا۔

ماما ہیں تو ہمارے تے کون رہے آواز آئی نجات دہندہ تھا راجا بابو بے اختیار مسکرا پڑا وہ یہ آواز چوکیدار کی بھی نہیں تھی جس نے بابو کو فریب دے کر یہاں پہنچایا تھا حصول کرے ہے میاں جی ہکا جاتا ہے تے سارا حصول نکال دے ہے ہاں منتر پڑھو اس آئے رہے پڑھ منتر ہم اودھیں تو دے منتر واکیش ہو تم بابو نے پوچھا۔ بھڑا میں گیا کیش تے حویلی مان کا ہے آئے رہے ادھر تو ہار کام نہ ہوئی ہے ریت ارے اس پاپی کے لیے گرے ہے تے جس نے ہمارا کاتر سالی ہے سب بدلے لیں گے اس سے ہاں تم کون ہو مجھے بتاؤ بابو نے کہا اور چند قدم آگے بڑھا کر اس کے پاس آگیا۔ لیکن اچانک ایک ہوا کا جھونکا آیا اور بابو نے اس کے سیاہ جسم کو بکھر کر زمیں پر گرتے ہوئے دیکھا۔ گول چٹنے پتھروں پر پلے ہوئے کونسلے کی راکھ کھری ہوئی تھی تو کا کچھ بتانے کی ضرورت رہے ہکا تے اپنی سنبھال دوسری طرف سے آواز آئی بابو کے منہ سے ہلکی آواز نکل گئی وہ دوسری طرف اس طرح کھڑا ہوا تھا مجھے یہاں کیوں لائے ہو بابو نے سنبھل کر پوچھا حویلی میں بہت سارے رہے ہیں تے اھدر اپنا چکرنا ہی چلائی سکت۔ یہ کون سی جگہ ہے بابو نے پھر قند ماگے بڑھائے اور ہوا کے ساتھ پھر اس کی راکھ کھری مگر آواز پھر تیسری سمت سے سنائی دی تھی تو ہار ماما کی سسرال تے اب جیتے جی یہاں سے نکل سکت۔ بابو کا چہرہ اس طرف گھوم گیا جہاں وہ موجود تھا تو مار دو مجھے بابو نے کہا ارے ہم کا ہے ماریں سرے بھوک پیاس کھو دی مرنی ہے اس نے کہا پھر تم یہاں کیوں آئے ہو تو ہار باب کی مڑھیار ہے نا ہو ہکا آنے کو منع کرت ہے۔ ابھی بڑا سب پتا چل بنی۔ جب ناگ پیکاراں کے چھوٹا بچہ لپٹے کے تو ہار چاروں طرف ہوں میں نے تمہیں پہچان لیا ہے نا تھا تمہارا بارے میں آج دیکھ بھی آیا ہے بتاؤں تم کون ہو۔ جارے ہستی سے

ہوں وہ اس نے حقارت سے کہا پر میں جان گیا ہوں کہ تم چلاؤ دے ہو یا بونے کہا اور دفعتاً ہی ہوا کا جھونکا باؤ کو محسوس ہوا مگر اس بار اس جگہ اس کی راہ نہ بکھری تھی بلکہ وہ غائب ہو گیا تھا جو بھی بار اس کی آواز کسی سے نہ سنائی دی یہ خیال باؤ کے ذہن میں ایسے نہیں آ گیا تھا بہت پرانی بات تھی جب اسکے ساتھ یہ سب کچھ نہیں ہوا تھا کہ وہ کیا ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے وہی کہاں کی یاد آتی تھی اور باؤ نے اسے چلاؤ کہا تھا یہ بھی سنا تھا بونے کہ اگر چلاؤ کو پہچان لیا جائے تو وہ غائب ہو جاتا ہے اور پھر نظر نہیں آتا ہے اور اس وقت یہ سب کچھ بالکل سچ ثابت ہوا تھا وہ سو فیصد ہی چلاؤ تھا مگر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اب وہ کیا کرے اس کے الفاظ یہ بتاتے تھے کہ حویلی میں باقاعدہ بری ارواح کا بیڑا ہے اور زیادہ تر لوگ جنسی راج کے ستائے ہوئے ہیں اب یہ سوچ نہیں سکتا تھا کہ وہ ایک ایسے ظالم انسان کو نظر انداز کر دے جس نے بہت سے مظلوموں پر ظلم کئے ہیں باؤ کو نہیں پتہ تھا کہ اسے آگے کیا کرنا ہے باؤ نے وہاں سے قدم آگے بڑھا دئے وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس جگہ کی وسعت کتنی ہے پتھروں پر سے گزرتا ہوا باؤ آگے بڑھتا گیا اور ایک بار پھر باؤ کو کچھ آوازیں سنائی دیں۔ ذرا سی آواز آئی تھی اور باؤ نے کنارے سے اس سمت میں دیکھا تھا وہ وہی خاندان موجود تھا جس سے باؤ بڑے کے نیچل چکا تھا لڑکے نے آنکھیں کھول کر باؤ کی طرف دیکھا اور ملیش سے بولا ارہی چاہیے سندور چاہیے گی چاہیے لکڑیاں جلاؤ چاہو بھوک لگ رہی ہے باؤ نے ویسے ہی گردن اٹھائی اور ادرہ دیکھا اور پھر بھڑک کر لڑکے سے بولا۔

ارے چپ کر جا بھوک لگ رہی ہے ارہی چاہیے ارے ہم سب کو نادر دیکھ رہا ہے کاہارے پاس کا ہے بھوکا ہوں لڑکا بولا تو پھر ادرہ دیکھ دیکھ کھڑا ہے اسے کھالے اسی کو کھالے میں کا کروں ملیش نے کہا اور اس نے بھڑکنا سا اپنا منہ کھولا عجیب و غریب منظر تھا یہ بھی بار بار کہنا باؤ کو خود اچھا نہیں رہا تھا اور باؤ کا دل اب اس قدر مضبوط ہو گیا تھا کہ ایسے منظر سے بند نہیں ہو جاتا تھا ورنہ یہ سب کچھ ہوشمندی کی نگاہ سے دیکھنا ممکن نہیں تھا لڑکے کا سر بہت بڑھتا بدن سوکھا ہوا تھا اور اتنا سوکھا ہوا تھا کہ یقین نہ آئے سراسی مناسبت سے بڑا تھا اس نے گول گول آنکھوں سے باؤ کو دیکھا اور منہ کھول دیا اتنا بڑا منہ اتنا بڑا منہ کہ اچھی خاصی بڑی چیز اس کے منہ میں چلی جائے چہرے پر انتہائی خوفناک تاثرات لیے وہ اپنے سوکھے سوکھے قدموں سے چلتا ہوا باؤ کی جانب بڑھا۔ شاید انہیں توقع ہو کہ باؤ کے حلق سے اب دل خراش چیخ بلند ہوگی اور تباہی پلٹ کر بھاگ نکلے گا باؤ سے دیکھا، بالکل آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور باؤ کے قریب پہنچ گیا باؤ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور کہا۔ آؤ آؤ۔ آگے بڑھو آؤ ہالو مجھے۔

ہوا کا بالکل ویسا ہی جھونکا محسوس ہوا اور لڑکا باؤ کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ باؤ کے چاروں طرف کچھ بھی نہیں تھا۔ باؤ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا لیکن یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ سب بے کار ہے اسے جومل کرنا ہے اس کے لیے وقت ضائع کرنا مناسب نہیں تھا اور اب وہ جہاں بھی آچھتا ہے اسے وہاں سے نکل جانا چاہیے ایک ہی ذریعہ تھا باؤ کے پاس حقیقت یہ ہے کہ اسے اعتقاد تھا اپنے اس ذریعے پر فطرت کے تحت کسی بھی غیر متوقع بات پر ایک لمحے کے لیے باؤ کے بدن میں ہلکی سی کپکپاہٹ بے شک ہوتی لیکن اس کے بعد وہ اعتماد بحال ہو جاتا تھا جو اسے فقیر نے عطا کیا تھا باؤ نے شانے سے چادر اتاری اور اسے اپنے اوپر لپیٹ کر اپنا چہرہ چھپایا اس میں اور باؤ کا خیال بالکل درست ہوا چند لمحات اسی طرح گزرے اس کے بعد اس نے چادر اپنے چہرے سے ہٹائی اور منظر بدلا ہوا تھا حویلی کے بڑے دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ پر اسرار جگہ جہاں چوکیدار نے باؤ کو پہنچایا تھا وہ جگہ نگاہوں سے اوجھل تھی باؤ اس شان کریبی کے قربان ہوں لگا اسے جو اعتماد بخشا گیا تھا وہ ناقابلِ تخیل تھا باؤ نے بڑے اعتماد کے ساتھ قدم آگے بڑھائے اور حویلی کے کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا چلاؤ دے کی خبیثہ کوشش ناکام ہو چکی تھی اور باؤ کو اس سمت روانہ کر دیا گیا۔ جہاں اسے آنا تھا حویلی کی راہداریاں سنسان پڑی ہوئی

تھیں بے شک باؤ کو کسی رہنما کی ضرورت تھی جو اسے اس کی منزل تک پہنچا دے۔ لیکن لیکن شاید یہاں کے لوگوں پر بھی خوف و ہراس طاری تھا جیسا کہ اس چلاؤ نے کہا کہ وہ یہاں اکیلا نہیں رہتا ہے بہت سے رستے ہیں اس لحاظ سے حویلی میں رہنے والوں کا خون خشک ہوتا رہتا ہو گا جبکہ بڑی بات ہے کہ وہ اب بھی حویلی میں موجود تھے غرض یہ کہ باؤ آگے بڑھتا رہا اور پھر ایک ایسے کمرے کے نزدیک پہنچ گیا جہاں روشنی جھلک رہی تھی گویا سب کچھ ایک غیر مناسب عمل تھا لیکن باؤ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا باؤ نے چوکیدار کے ذریعے یہاں آنے کی کوشش کی تھی اب چوکیدار کی جگہ کون تھا باؤ کو معلوم نہ تھا روشن کمرے کے سامنے رک کر باؤ نے دروازے پر دستک دی تو اندر سے ڈری ڈری آوازیں سنائی دینے لگیں پھر کسی نے انتہائی ہمت کر کے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا کون ہے کون ہے آواز اس قدر ڈری اور سہمی ہوئی تھی کہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں آئی کہ یہ آواز کس کی تھی یا عورت کی لیکن باؤ نے پھر دستک دی اور آواز سنائی دی ارے کون ہے کون ہے اور اس بار باؤ نے آواز کو پہچان لیا تھا وہ جنسی راج کی آواز تھی باؤ نے صاف لہجے میں کہا دروازہ کھولو جنسی راج میں باؤ ہوں کون بھائی بھائی کون باؤ باؤ جس کے پاس تم مولوی کے گھر ملنے آئے تھے میرے ان الفاظ نے غالباً جنسی راج کے دل کا خوف دور کر دیا بلکہ کچھ زیادہ ہی دور کر دیا ہلکی سی گرنے کی آواز سنائی دی یوں محسوس ہوا جیسے جنسی راج اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگا ہو اور کسی چیز سے ٹکرا کر گر پڑا ہو پھر دروازے پر آہٹیں سنائی دیں ساتھ ہی کسی عورت کی ڈری ڈری آواز ارے دیکھ تو لو گردن نکال کر دیکھنا پھر دروازہ کھولا وہ یقیناً جنسی راج کی دھرم پتی تھی جنسی راج نے تھوڑی سی جھرجھری کی اور پھر باؤ کو دیکھنے لگا باؤ نے جنسی راج سے کہا جنسی راج میں ہی ہوں میں نے تم سے تمہاری حویلی میں آنے کا وعدہ کیا تھا ناں۔ ماں ہاں۔۔ مہاراج آجائے۔ آجائے۔

جنسی راج نے کہا اور پورا دروازہ کھول دیا۔ بڑی سی مسہری کے ایلکوشے میں سفید ساڑھی میں ملبوس ایک عورت سکری مٹی بیٹھی تھی اس کے چہرے پر خوف و دہشت کے آثار نمودار تھے اور آنکھوں سے انتہائی خوف ٹپک رہا تھا جنسی راج نے تیزی سے روشنی جلا دی اور عورت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر باؤ کو دیکھنے لگی باؤ نے آنکھیں بند کر کے گردن خم کرتے ہوئے کہا معافی چاہتا ہوں اس وقت آنے کی لیکن یہی وقت میرے لیے مناسب تھا ارے مہاراج پدھار ہے تجا نے آپ کے بارے میں کیا کیا سوچتا رہا میں نے پورا دن انتظار کیا اب تک انتظار کرتا رہا ہوں میں۔ من ٹوٹ گیا تھا۔ اور میں اپنی دھرم پتی کو کہہ رہا تھا کہ شاید ہماری تقدیر میں کوئی اچھا نہیں لکھی ہے ورنہ مہاراج باؤ یہاں ضرور آتے۔ جنسی راج نے ایک مخصوص بناوٹ کی ایک قیمتی کرسی اٹھا کر باؤ کے سامنے رکھ دی اور باؤ بیٹھ گیا۔ میری دھرم پتی لکشی ہے مہاراج بہت دگھی ہے یہ اپنی بیٹی ایشو کا دکھ بھوگت رہی ہے۔

برامت ماننا جنسی راج نے بہت سی ماؤں کو ان کے بیٹوں کا دکھ دیا ہے کرنی کا پھل تو ملتا ہے ناں مہاراج آج نا ایسا مت کہو بڑی آس لگا رہی ہے ہم نے ارے نیاے میں نے کیا ہے میں کوڑھی ہو جاؤں سانپ بچھو لپٹ جائیں۔ میرے شریر سے آنکھیں بہہ جائیں پانی بن کر پر میرے خاندان و بچالے مہاراج۔ کچھ ایسا ہو جائے مہاراج کہ یہ بیچ جائیں۔ اب کوئی اور دکھ مجھ کو نہ ہو پائے وہ بلک بلک کر رونے لگا ایسا کہ اب جنسی راج کی آواز میں کہ باؤ کا نپ گیا یہ اس کی ندامت تھی اب کچھ اور کہنا باؤ کے لیے مناسب نہیں تھا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا جنسی راج پورا کرنے آ گیا۔ دل چھو نہ کرو اللہ مالک ہے میں کوشش کروں گا دیا ہوگی آپ کی مہاراج بڑی دیا ہوگی آپ حویلی میں رک جاؤں ہمیں ڈھارس ہو جائے گی جنسی راج نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ آؤں جنسی راج ضرورت پڑنے پر پھر آؤں گا میں باؤ اٹھ گیا جنسی راج باؤ کو حویلی کے باہر لے گیا تھا اور باؤ کی منت سماجت کرنے لگا باؤ اسے دلا سے دے کر آگے بڑھ گیا مسجد تک باؤ کے ساتھ کوئی واقعہ نہیں ہوا تھا۔ حجرے میں تار کی تھیں باؤ درخت کے نیچے اپنے ٹھکانے پر آ گیا مختصر وقت میں ہی بڑے انوکھے واقعات پیش آئے تھے بے شک وہ ارواح خبیثہ تھیں لیکن ان کے ساتھ ظلم ہوا تھا ان سب نے

بنی راج کی حویلی میں بسرا کر لیا تھا اور وہ اپنا انتقام لینا چاہتی تھیں اور بابو کو واضح اشارہ مل چکا تھا کہ وہ بنی راج کی مدد کرے لیکن ان ارواح کے ساتھ کیا کرنا چاہیے تھا یہ بابو کے علم میں نہیں تھا نیند آنکھوں سے دور ہو گئی تھی بابو کو اتنا اندازہ ہو چکا تھا کہ بنی راج کے ہاتھوں چوٹ کھائے ہوئے آسیب بابو کی طرف سے ہوشیار ہو گئے تھے جس کا ثبوت بابو کو حویلی میں داخل ہوتے ہی مل گیا تھا بہت دیر تک بابو بیٹھا سوچتا رہا پھر نماز پڑھنے کو دل چاہیوں بھی تہجد کا وقت ہو چکا تھا بابو اپنی جگہ سے اٹھ کر صحن مسجد میں آیا۔ وضو کیا اور عبادت کرنے لگا دل کو نا قابل بیان سکون ملا تھا تو بابو کو ایک اور تہجد گزار پر نظر پڑی وہ ایک ادھیر عمر شخص تھا اور بابو کے دائیں سمت بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی سلام پھیرا اور بابو کو دیکھا اور نماز سے فارغ ہو کر بابو کو سلام کیا بابو نے اسے احترام سے جواب دیا موسم خوشگوار تھا اس نے کہا بیٹک رحمت الہی سے منور۔ بابو نے جواب دیا کلام الہی کا ایک ایک حرف کائنات کی عبادت کرتا ہے جہاں اس کا درد ہو وہاں رحمتیں ہوتی ہیں ہر دم ہر جز میں کائنات مٹی ہوئی ہے ان کی کیا مجال کہ وہ حقوں کے تصور کو بھی سمجھ سکے ایک ہدایت جز را یک شہید حیات مختصر سے کروڑوں گنا آگے ہے۔ اور کوئی دعویٰ انہیں کوئی آئی سمجھ سکا ہو سمجھ سکے اور پالے تو اس کا مقام نہ جانے کیا ہو لیکن اشارے کئے گئے ہیں مقتدر کر دیا گیا ہے گوامراض مختلف ہوتے ہیں اور جب دل بے چین ہو اور دماغ فیصلہ نہ کر پائے تو درد و پاک پڑھ لیا کرو اور آنکھیں بند کر کے رہنمائی طلب کر لیا کرو تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے ہر مریض کے علاج کے لیے کہ یہ سب کچھ بھی نہ سمجھ پاؤ گے لیکن بہت کچھ ہے اتنا کچھ کہ مشکل کم اور حل آسان اس وقت جو فیصلہ ہو اس پر غور نہ کرو کیونکہ دماغ کی کیا مجال کہ ان دستور کے تصور کو بھی پالے پیر درحمت۔ اسلام علیکم۔

وہ صاحب اٹھے اور صحن مسجد کے باہر جانے والی سڑکیوں کی طرف چلے گئے بابو کے منہ سے بلند آواز میں سلام کا جواب نکلا تھا اور بس یوں لگا جیسے خواب سے جاگا ہو پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کائنات کے فزائے بکھر گئے ہوں ہر شے جو ہر بات کی طرح لگنے لگی اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ الفاظ کی گرفت میں نہیں لاسکتا تھا بابو وہاں سے اٹھ آیا درخت سے الگ ہو کر زمیں پر دوڑا تو بیٹھ گیا اور درد و شریف پڑنے لگا۔ دماغ نے تصور دیا کہ گناہ کو تاشیطان اور شیطان کو شیطانت کی قوت حاصل ہے اسے لاجول سے بھگایا جاسکتا ہے لیکن اس کی زریات کا گزر ہوتا ہے اور عمل یہ ہے کہ اس کفر زادے کو اہل خاندان کے ساتھ دیا یا رکروادیا جائے جہاں اس کا گھر ہے یہاں اس عمل کا اختتام ہو چکا ہے لیکن کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے سو وہ جو مظلوم ہے اسے اس کی طلب دینا ضروری ہوگا جیسے عقل قبول نہیں کرے گی لیکن کھٹاک کی آواز آئی اور جیسے روشن خانہ بند ہو گیا تھا بالکل ویسے ہی جیسے بجلی کا بلب بجھا دیا جائے رہنمائی مل گئی تھی اس سے زیادہ وضاحت اور کیا ہوئی ایک ناواقف کو جس طرح نوازہ گیا تو اس رب کے شکر کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا بابو کا اور سجدے کر کے جی نہ بھرا یہاں تک مولوی صاحب بھی آگئے۔

غیر کا وقت ہو گیا ہے بابو میاں انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں کہا بابو اٹھ گیا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ جو ان کی اس عبادت کو قبول فرمائے میاں نماز کے بعد باتیں ہوں گی اذان دے دو وقت ہو گیا ہے وہ مسجد کے میں ارکی طرف چل پڑے اس طرح تازہ دم تھا جیسے جی بھر کر سویا نماز کا نشان بھی نہ تھا اذان ہوئی نماز آئے بابو سے بہت محبت سے ملے پھر فراغت مولوی صاحب چائے لے آئے بابو کو پیش کی اور خود بھی لے کر بیٹھ گئے بابو رات کو بہت دیر تک جاگتا رہا تھا کس وقت واپس ہوئی دیر ہو گئی تھی حویلی مل گئی تھی جی ہاں۔ اور بنی راج وہ بھی مل گیا تھا کچھ اندازہ لگایا ہاں مولوی صاحب وہ ظالم انسان ہے خود پر بینی تو آنکھ کھلی مگر بہت نقصان اٹھا چکا ہے اللہ رحم کرے جو کیا ہے بھر رہا ہے مشکل فلسفہ ہے مولوی صاحب کا اس نے لیکن اس کے خاندان کو بھگتنا پڑ رہا ہے ہاں میاں باپ کا گناہ اولاد کے سامنے آتا ہے یہ غلط ہے بابو نے کہا کیوں مولوی صاحب چونک کر بوئے عقل تسلیم نہیں کرتی کہ سامنے کی بات

ہے ارے آپ کے سامنے کی بات عقل کی نفی کرتا ہے مجھے سمجھاؤ۔ میرے خیال میں گناہ گار کو کم از کم ایسی کاٹنی چاہیے اس گناہ گار کو جو اللہ کا مجرم ہوتا ہے اور اللہ سچا ہے جو دنیا سے گئے ان کی زندگی بس اتنی ہی مگر مجرم کو اس وقت تک اس کی جدائی کا غم برداشت کرنا پڑے جب تک وہ زندہ ہے بابو نے کہا کہ مشکل فلسفہ ہے ختمی بات کہنا مشکل ہے خدا بہتر جانتا ہے اس کہاں کی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ کہاں یہ توجہ ہے اور وہ روح خبیث حویلی انے بھری ہوئی ہے جو اس کے ہاتھوں نقصان اٹھا چکے ہیں انہوں نے حویلی کو حصار میں لے لیا ہے بالکل درست کہتے ہیں آپ کی واقعات ہو چکے ہیں کیسے بنی راج نے ہندوستان بھر سے سادھو پنڈت بلائے زرد جوہر کے انبار لگا دیئے انکے آگے ہر کوشش کی گئی مگر کچھ نہ ہوا بلکہ ان سب کو نقصان ہوئے مہاشے درگاہی تو ابھی کچھ دن پہلے مرے ہیں یہ کون تھے کیانی دھیانی تھے حویلی میں چاہ کیا تین بار اٹھا کر پھینکے گئے بہت چوٹیں لگی مگر پھر بھی باز نہ آئے یہاں تک کہ پاگل ہو گئے تنک ڈھرک بستی کی گلیوں بازاروں میں بھاگے پھرتے تھے بچے باؤ لا کہہ کر پتھر مارتے تھے ان کھروالے آئے اور ان کو لے گئے مگر دو مہینے کے بعد پھر واپس آگئے اس کے بعد کئی مہینے یہاں رہے تھوڑے دن قبل لال باؤلی میں ان کی لاش تیر رہی تھی اس سر کے کا شکار ہو گئے تھے اوہ افسوس بابو نے کہا اب کیا ارادہ ہے بابو میاں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا کچھ کام کرنا پڑے گا اللہ کا میاں کرے امان میں رکھے مولوی صاحب سے بولے مگر کچھ توشیح بھی لکھی ان کے لہجے میں بابو دوپہر کو دوبارہ بنی راج کی حویلی میں پہنچا بنی راج موجود تھا راستے میں اچھا حاصل جمع بابو کے ساتھ حویلی میں جا کر منتشر ہوا بنی راج نے ہاتھ جوڑ کر استقبال کیا تھا کہیے بنی راج جی سب خیریت رہی۔

نہیں مہاراج رات تو بڑی دھماچو کڑی میں رہی کیا بابو نے چونک کر پوچھا بڑا آدمی بجائے رات کو آگ کے گولے کرے حویلی میں خوب شور مچا کئی نوکر بھاگ گئے کمرے کا دروازہ اکھاڑ کر پھینک دیا کیا جا رہا تو ڈیوئے گئے چیخیں اور آوازیں سنائی دی ہوں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا انہیں مہاراج مگر اب کچھ اور مشکلیں نظر آرہی ہیں کیا۔ نوکر تو اب کوئی نہیں لگے کیا یہاں آپ دونوں بیٹے کہاں ہیں وہ بیٹیں ہیں پہلے تو وہ نہیں ڈرتے تھے مگر اب پہلے بڑ گئے ہیں۔ اور بیٹا وہ سب بھی یہاں اور نندنی وہ مہاراج حویلی کی بیک سائیڈ پر ہے انہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچا کبھی نہیں یہاں آس پاس کوئی ندی ہے ہاں ہے بڑی مشہور ندی ہے اس کے پار آپ کی کوئی حویلی ہے سونا باغ ہے ہمارا سونا باغ میں جو بی بی بھی ہے ہمیں وہاں چلنا ہے کب جو وقت بھی آپ تئیں جلد سے جلد آپ حکم دیں مہاراج تیار یاں کر لیں آج ہی چلیں گے اور نندنی کو بھی ساتھ لے لیتا۔

وہ کیوں مہاراج اس کی شاید ضرورت ہو میں نوکر کو ناؤ والے کے پاس بھیج دیتا ہوں وہ ناؤ تیار کر لے گا میری اپنی ناؤ ہے۔ بھیج دیں اور اپنے گھر والوں کو بھی تیار کر لیں کسے کسے لے کر چلنا ہے مہاراج دونوں بیٹے آپ کی بیوی اور بہن نندنی بنی راج چونک کر بولا ہاں اس کا بھی جانا ضروری ہے آپ یہ ہدایت دے دیں اور پھر مجھے اس سے ملائیں ٹھیک ہے مہاراج بنی راج نے کہا بابو کو وہ انتظار کرنا پڑا پھر بنی راج بابو کو لے کر نندنی سے ملانے کے لیے چل پڑا حویلی کا یہ حصہ کھنڈر بنا ہوا تھا ایک کمرے میں نندنی موجود تھی سفید ساڑھی میں پاکیزہ چہرہ چمک رہا تھا اس نے بڑے نرم لہجے میں کہا یہ کون ہے بھیا۔ میرے دوست ہیں نندنی لگتے تو نہیں ہیں وہ بولی نہیں لینے آئے ہیں کہاں لے جائیں گے اس نے بابو کو دیکھتے ہوئے کہا سب جا رہے ہیں تمہیں بھی چلنا ہے نندنی بابو نے کہا میری قید ختم ہو گئی ہے تو قید کہاں تھی نندنی میں ہی اندھا ہو گیا تھا بالکل ہو گیا تھا مگر اب بنی راج نے سسک کر کہا۔ پرانی بھر جانو سو میں نے چلو جہاں من چاہے ہم اپنوں میں ہیں ہی کب اس نے اداسی سے کہا بنی راج نے نوکر کو کشتی کے انتظام کے لیے بھیج دیا تھا اس کی واپسی کا انتظار تھا یا نندنی سے بات کر چکا تھا کوئی خاص بات نہیں لیکن ملازم بہت دیر میں آیا مہاراج ناؤ کا ملازم بہت دیر میں آیا میں اس کا انتظار کر رہا تھا آ گیا ہاں ناؤ تیار کر رہا ہے کہتا ہے مہاراج گھاٹ آجائے ناؤ تیار

لے گی ملازم شام کو چہ بجے آیا تھا سورج ڈھل چکا تھا وہ سب ہی گھاٹ کی طرف چل پڑے وہاں تک پہنچتے پہنچتے سورج چھپ گیا بنی راج اس کے دونوں بیٹے بیوی اور نندی بھی ساتھ تھے بابو کی ہدایت پر کسی ملازم کو ساتھ نہیں لیا گیا تھا گھاٹ پر بڑی کشتی ڈول رہی تھی اس پر بادبان باندھ دیا گیا تھا۔ بنی راج قریب آ گیا اس نے ادھر ادھر دیکھا وہاں دو نے رسی کھینچ کر کشتی کو کنارے لگایا اور غوثوں کو سہارا دے کر کشتی پر اتار دیا گیا۔ یہ کھتور یہ کہاں مر گیا ویسے ہی رات ہو گئی اس وقت کھتور یہ چار در سنیا لے دوڑتا ہوا نظر آیا۔ وہ دونے خود بخود کشتی میں بیٹھے ہوئے اسے ڈانٹا کہاں چلا گیا تھا رہے تو چل جلدی جلدی کھوٹا کھول دیر کر دی بیوقوف نے کھتور یہ نے کھوٹا کھولا رسی لپیٹ کر بادبان میں پھنسی اور خود کشتی میں کود کر بادبان کو رخ بدلنے لگا کشتی پانی میں آگے بڑھنے لگی کھتور یہ چار در سنیا لے کشتی کے دوسرے سرے پر جا بیٹھا کشتی ہوا پر چل پڑی۔ سب خاموش تھے بہت دیر تک یہ خاموشی طاری رہی پھر بنی راج بولا سوتا باغ سونے کا باغ کہلاتا ہے کچھ بھی اسے لگانے والا نہ رہا پتا جی ان باتوں کو یاد نہ کریں بنی راج کے بیٹے بادبوانے کہا میں آج کافی عرصے بعد اس باغ میں جا رہا ہوں بنی راج در دھیرے انداز میں بولا اور اس کی موصوفی سننے لگی پتا جی۔ یاد ہونے احتجاجی لہجے میں کہا۔ بابو نے افسردہ نظروں سے سب کے چہرے دیکھے آخر میں بابو کی نظر نندی کی طرف اٹھی وہ مسکرا رہی تھی ایک پر اسرار مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھیل رہی تھی اس کی آنکھیں عجیب سے انداز میں چمک رہی تھیں وہ آہستہ سے بڑبڑاتی کوئی جھوٹا نندی آہستہ سے بولی تھی لیکن بابو نے سن لیا تھا بنی راج کے بیٹے بادبوانے غصہ آ گیا۔

آپ تو چپ رہیں سب کچھ آپ کی وجہ۔۔۔ بیٹے جیب بیٹھ جا بنی راج بولا اور بادبوانے متنا کر بیٹھ گیا نندی آہستہ آہستہ بنی راج کی اپنی چوٹ سب کو دھکی ہے دوسرے کو کون جانے وہ پھر بولی کھتور یہ یہ بادبان کا رخ کیوں بدل رہا ہے وہ سامنے تو ہے وہ سامنے تو ہے سوتا باغ وہ نے کھتور یہ سے کہا اور اس کے بدن سے لپٹا ہوا کہیں اتار دیا۔ ایک تو نیم تاریک ماحول تھا دوسرا کھتور یہ نے اپنا چہرہ ڈھکا ہوا تھا کسی نے اس کی صورت نہیں دیکھی تھی کہیں اتارنے سے اس کا چہرہ نظر آیا کالا سیاہ چہرہ خون کی طرح سرخ آنکھیں مگر یہ سیاہ چہرہ بالکل جلا ہوا معلوم ہو رہا تھا بابو نے تو کھتور یہ کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن اچانک پوری کشتی پر چٹپٹیں گونجنے لگیں بنی راج کی بیوی نے چپک کر اپنے دونوں بیٹوں کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا بنی راج پھر تھر تھکا رہا تھا اور نندی کی ہنسی کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی بابو کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا بابو کی نظریں سب سے ہوتی ہوئیں کھتور یہ پر آ گئیں اس نے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے اور منہ سے ہوا نکال رہا تھا اس کی سرک سرک آنکھوں میں شیطانی چمک ابھار رہی تھی اور منہ سے اتنی تیز ہوا نکل رہی تھی کہ اس کا احساس سننے فاصلے پر بھی ہو رہا تھا بابو نے غور کیا تو اندازہ ہوا کہ یہ ہوا بادبان میں بھری جا رہی ہے اور کشتی کی رفتار بھی تیز ہوں گے کشتی صورت حال صحیح طرح بابو کو پوری طرح سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن کچھ اندازہ ہو رہا تھا بابو نے بنی راج کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا یہ کون ہے بنی راج نے خوفزدہ لگا ہوں سے بابو کو دیکھا اور پھر اس کے منہ سے ڈری ڈری آواز نکلی کیش کیش۔ بابو اب تمام صورت حال سمجھ گیا تھا۔

نندی کی ہنسی اب اس کی سمجھ میں آ رہی تھی اور یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ کشتی کی رفتار کسی خوفناک حادثے کو منہم دینے والی ہو وہ تو ایک غیبت بد روح بھی باقی سب تو زندہ تھے نہ اور رفتار پکڑنے والی بے آسرا کشتی کسی بھی لمحے تیز رفتار دریا میں الٹ سکتی تھی بابو نے اپنی جگہ چھوڑی چند قدم آگے بڑھا اور کیش کے سامنے پہنچ گیا اس نے بادبان سے نظریں ہٹا کر بابو کی طرف دیکھا اور پھر اس کی شرارت سے مسکراتی ہوئی سرخ آنکھوں میں نفرت کی لہریں دوڑنے لگیں اس نے خونخوار نگاہوں سے بابو کو دیکھا اور رخ تبدیل کر لیا اس کے منہ سے نکلی ہوا بابو کے سینے پر پڑی اور بابو کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی سخت اور موٹی تل اس کے سینے پر رکھ دی ہو اور پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیل رہی ہو یہ ہوا کی طاقت

تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بابو کو بھی یہ صلاحیت عطا کی تھی کہ وہ اس شیطانی طاقت کا مقابلہ کر سکے تیز ہوا بے شک بابو کے جسم میں سوراخ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بابو کے قدموں کو ایک تل برابر بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ کیش مسلسل کوشش کرتا رہا تب بابو نے سر لہجے میں کہا بس کیش رک جاؤ اس کے بعد تہارے نقصان کی باری آئی ہے بابو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ جتنا کچھ تم کر چکے ہو کیش میرے خیال میں وہ بہت زیادہ ہے اور اب تمہیں یہ سلسلہ ترک کر دینا چاہیے اسنے خونخوار انداز میں اپنا منہ کھولا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گا رے اومیاں۔ رے اومیاں جی زیادہ باتیں نہ بنانا ہمارے سامنے بڑا ہمتا ہے تو بڑا علم والا ہے جانتا ہے نہ سب باتیں ہم تو مظلوم ہیں اپنے ہوا ہے ہمارے ساتھ ہے یا پیہ پتھار ہمارے پورے خاندان کو ختم کر چکا ہے ارے تیرا ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے میاں سچ میں مت آہمارے جو سو گندہم نے کھائی ہے وہ پوری کے بغیر ہم نہیں رہ سکیں گے سچ کا جھگڑا مت نکال میاں سچ کا جھگڑا مت نکال تم اس سے انتقام لے چکے ہو کیش ایک بیٹی ایٹھا اور ایک داماد باردیے ہیں تم نے اس کے اور کیا کرو گے بس بہت ہو چکا ہے اور تمہو اس کے خاندان کے ایک فرد ہونندی سے شادی ہوئی ہے تمہاری کچھ بھی ہے خاندان ہے تمہارا بس اتنا ہی کافی ہے جو تم کر چکے ہو بس اس کے بعد تم اپنی یہ کارروائیاں بند کر دو ارے جارے جا کارروائیاں بند کر دوں ہم اس کے خاندان کے ہیں ایسا ہوتا ہے خاندان ایسا راویہ کرتے ہیں خاندان والوں کے ساتھ رہے ہمیں بھی تو اس کی طرح اس سنار میں بھیجا گیا تھا کون بچا ہے کون ادبچا ہے چار پمے انسان کو اتنا اونچا بنا دیتے ہیں کہ وہ نیچا دیکھ ہی نہیں سکتا ہم بھی اس کی بہن نندی کو عزت دیتے رہے اور عزت سے جی لیتے سچ میں مت آسماں سچ میں مت آ در نہ اچھا نہیں ہو گا اور اگر اب تم نے کوئی کارروائی کی تب بھی اچھا نہیں ہو گا۔ کیش ٹھیک ہے پھر ہم تو ہمیں جو کرنا ہے ہم کر رہے ہیں یہ لے اس نے پھر بادبان کی طرف اپنا منہ کر دیا کشتی کی رفتار اب بھی تیز تھی اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں تھا چنانچہ خطرہ ملا نہیں تھا۔

اب بابو کے لیے ضروری تھا کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو عمل میں لائے اور بابو نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور بادبان کی جانب دیکھنے لگا بابو کے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ بادبان چل جائے اور دوسرے ہی لمحے بادبان سے شعلے ابھرنے لگے بادبان کی سوکھے ہوئے کانڈ کی طرح چل اٹھا تھا اور اس میں ایک دم آگ بھڑک اٹھی تھی آگ کے بھڑکتے ہی بادبان کی ساری ہوا نکل گئی اور کشتی کی رفتار سست ہو گئی کیش نے بابو کی طرف دیکھا اور پھر خونخوار انداز میں آگے بڑھا بابو نے دونوں ہاتھ آگے کر لیے اور آہستہ سے کہا اب تم جل کر راکھ ہو جاؤ کیش آگے مت بڑھنا ورنہ یہی آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

سوچ لو کیش جو نقصان تمہیں پہنچایا جا چکا ہے میں اس میں شریک نہیں ہونا چاہتا لیکن اگر تم نے ان لوگوں کی زندگی خطرے میں ڈالی تو مجبوراً مجھے بھی تمہارے ساتھ بدسلوکی کرنا پڑے گی ہاں تم اگر اپنی شیطانی قوتوں کو میرے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہو تو کروا کرنا کام ہو جاؤ تو میری بات مان لیتا اور مجھے جوابی کارروائی کرنے کے لیے مجبور مت کرنا۔ کیش بابو کو دیکھتا رہا اور پھر دفعتاً اپنے اس جلعے ہوئے کالے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ دیے۔ سب مرے کو مارے ہیں سب مرے کو مارے ہیں جو ظالم ہوتا ہے کوئی اس کے لیے کچھ نہیں کرتا ہے کوئی کچھ نہیں کرتا ہے کیش مجھے تم سے ہمدردی ہے مجھے سچ سچ تم سے ہمدردی ہے جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا ہے میں نے اپنی نگاہوں سے نہیں دیکھا پر سب جانتا ہوں پر اب تم اپنی انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ ترک کر دو تم اپنے آپ کو پرسکون رکھو جس دنیا سے تمہارا تعلق ختم ہو چکا ہے اب اس سے تعلق ختم ہو چکا ہے چنانکہ نہ ملی نہیں سارا پر یو ار جلا دیا ہمارا چنانکہ نہ دی پاپیوں نے میں تمہیں چتا دلوں گا میں کیش میں تمہیں چتا دلوں گا میں سمجھ یہ کام بنی راج کو کرنا ہو گا بنی راج تم اپنے باغ کی طرف جارہے ہوں اپہلا کام تمہارا یہ ہو گا کہ کیش کے لیے چتا بناؤ اور اس کی چتا کو آگ لگائی بنی راج نے ہاتھ

جوڑے اور کہا میں تیار ہوں مہاراج سچے من سے تیار ہوں جو کچھ مجھ سے ہو چکا ہے مجھے اس کا بہت دکھ ہے کیش میرا دل کبھی نہ خوش ہو سکا میری وجہ سے میرے بچے چھین گئے میں اب تیار ہوں میں تجھ سے معافی مانگا ہوں بنی راج روئے لگا کیش نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کئی کارخ تبدیل ہوں لگا آہستہ آہستہ دوسرے کنارے کی طرف جاری تھی سب کے جسموں پر لپکات تھی کہ وہ ایک بدروح کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے بنی راج کی بیوی کیش بھی کانپ رہی تھی اور اس پر بنیم کی کیفیت طاری تھی نندی جو کچھ دیر پہلے نہیں رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور اس کے رخساروں پر دو لکیریں چل رہی تھیں کچھ عجیب سی کیفیت تھی شیطانی روجوں سے واسطہ پڑ چکا تھا مگر یہ پہلا شیطان تھا جو مظلوم تھا کیش کی کنارے جا لگی اصل جگہ سے دور نکل آئی تھی بنی راج کا باغ دور دورہ گیا تھا کیش خشکی پر گرد گیا سب کسی نہ کسی طرح خشکی پر اتر آئے تھے بنی راج کا باغ دور دورہ گیا تھا کیش خشکی پر اتر آئے تھے بنی راج کی دھرم پتی سے چلا نہیں جا رہا تھا بابو نے کہا اندوہ پورا کرو بنی راج ہاں۔ ہاں۔ میں تیار ہوں مگر یہاں۔۔ یہاں میں کیا کروں باغ تک جانا ہوگا چلو بابو نے کہا اس گرتے پڑتے باغ کی طرف چل پڑے کیش چند گز چل کر غائب ہو گیا بابو نے ہی پلٹ کر دیکھا تھا اور بابو کو اس کے غائب ہونے کا علم ہو گیا تھا مگر بابو نے کسی کو کچھ نہ بتایا باغ واقعی خوبصورت تھا بچوں سچ ایک عمارت بنی ہوئی تھی جس میں باغ کا کھولار ہتا تھا رکھوالے مالکوں نے اپنے اپنے بالکون کا استقبال کیا اس وقت بنی راج کو کیش کے موجود نہ ہونے کا احساس ہوا تھا وہ چلا گیا کیا اس نے پوچھا۔ تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے بنی راج اب میں کیا کروں چتا تیار کراؤں۔

بنی راج نے گردن جھکا دی ہرے بھرے باغ کے ایک گوشے میں لکڑیاں لی جانے لگیں ملازم مالکوں کے ساتھ بنی راج کے دونوں بیٹے اور خود بنی راج بھی مصروف ہو گئے ایک جگہ موٹی اور پتلی لکڑیوں کا انبار کا احاطہ بنا دیا گیا۔ تب بابو کی نگاہ اس درخت کے چوڑے تنے کی طرف دیکھا جس کے قریب وہ سب بیٹھے ہوئے تھے کیش کا بوڑھا باپ عورتیں اور بچے بھی تھے بابو نے بچے کی آواز سنی بابو اترتی نہیں ہے جب ہو جاوے پانی کے ہاتھ سے چٹائی مل جائے تو کافی ہے عقب سے کیش بھی آکر بیٹھ گیا تھا عورتیں خاموش تھیں اور کوئی اجنبی شخص تو اس منظر کو سمجھ بھی نہ پاتا مگر جو شخص بھی ہوتا وہ ہوش و حواس میں نہیں رہ پاتا بنی راج کی دھرم پتی کو اندر عمارت میں بھجوا دیا گیا تھا مالکوں نے انہیں دیکھ لیا تھا اور ایک لمحے پہلے بابو نے جو سوچا وہ سامنے آگیا یقیناً مالکوں کے بارے میں جانتا ہوگا اس نے ایک دھڑاں جیج ماری اور لمبی لمبی چھلانگیں مارتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا بنی راج اور اس کے بیٹوں نے اب انہیں دیکھ لیا تھا اور بری طرح کا چہرے لگے تھے اپنا کام جاری رکھو بنی راج وعدہ پورا نہ ہو سکا تو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا بنی راج اب زیادہ تیز رفتاری سے کام کرنے لگا تھا مگر اس طرح کہ دہشت سے ان سب کی بری حالت تھی چتا کی لکڑیوں کا انبار جمع ہو گیا تھا جس میں جگہ بھی چلو بابو چلو ماسی چتا تیار ہوگئی ہے سب اندر چلے جاؤ۔

کیش نے کہا اور درخت کے پیچھے سے سب اٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہ لکڑیوں کے دھیر میں پوشیدہ ہو گئے کیش نے نندی کو دیکھا وہ پتھری ہوئی بیٹھی تھی۔ کیش آہستہ سے بولا چلتا ہوں نندی دیر ہو رہی ہے پہلے ہی بہت دیر ہوگئی تھی مگر میں کیا کرتا ٹھیک ہے بنی راج سوچا تو یہ تھا کہ جب تک میں یہاں رہوں گا تجھے رلاتا رہوں گا مگر میاں جی سچ میں آگے میاں جی منقش کو جیتے جی سنسار میں سانس لے یا نہ لے مگر اس سے اس کی چتا بھی چھین لی جائے تو۔۔ اچھا چلتا ہوں نندی چلتا ہوں۔ بنی راج یہ باغ تیرے بیٹے لگایا تھا ناں۔ ہاں بنی راج نے کہا اب یہ تیرا نہیں ہے ہمارا ہے ان سب کا ہے جو تیرے ہاتھوں مارے گئے ہیں اس کے ایک ایک درخت پر اب کوئی چھل نہیں لگے گا سب سوکھ جائیں گے تو جب بھی یہاں سے گزرے گا اسے دیکھے گا اور تجھے اپنا کیا ہوا یاد آجائے گا دیکھتے پتے سوکھنے لگے ہیں شاخیں سلگنے لگیں ہیں ساری آتماں بھیج گئی ہیں۔ ہم سب یہاں رہیں گے منع کر دینا آپوں کو کبھی ادھر سے نہ گزریں نہیں تو

ہمیں سب کچھ یاد آجائے گا تیرے پر یوار سے کوئی بھی ادھر سے گزرا تو جتنا نہیں جائے گا۔ وہ منظر بابو نے بھی دیکھا درخت چوں سے خالی ہوتے جا رہے تھے ان کی شاخیں نڈ نڈ ہوں لگیں تھیں کھوں میں ایسا انوکھا اجاز کسی نے نہ دیکھا ہوگا ہر ابھرا باغ منوں میں سوکھ گیا تھا یہ سب کچھ وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ کیش نے آخری نظر نندی پر ڈالی اور پھر چتا کی طرف بڑھ گیا اپنا کام کر دینی راج اپنا کام کر دینی راج نے لپکاتے ہوئے اپنی جیب سے ماچس نکالی اور سوچی ہوئی لکڑیوں کو آگ لگا دی۔ آہستہ آہستہ آگ بھڑکنے لگی اور پھر لکڑیوں کا ڈھیر جہنم بن گیا شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے چلو اپنی ماتا جی کو سننا لو چلیں یہاں سے مہاراج نندی انھو بیٹی میں کہاں جاؤں گی بھیا جی یہ میرا سرال ہے مکے میں بہت رہ لی اب تو سرال رہنے دو نا رہیا۔ میں کوئی رکھیل نہیں تھی میں کیش کی پتی تھی پھیرے لیے تھے میں نے برائی نہیں کی تھی تھی نہ ہوں بے دوسرے کیا ارادہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی نندی۔۔ نندی تو نہیں نہیں۔ نہیں میری بیٹی جاؤ۔ جاؤ بھیا ماتا پتا ہوتے تو وہ نہ کرتے جو تم نے کیا ہے وہ جہنم میں آگ نہ دیتے بھیا ہوں بہ نندی کہا اور چتا کی طرف بڑھ گئی ارے ارے راجیش پکڑ پکڑا دے ارے بنی راج چیتا بنی راج کے دونوں بیٹے نندی کی طرف لپکے مگر وہ دوڑتی ہوئی آگ کے حصار میں داخل ہو گئی آگ کی خوفناک پیش آنے والے سے جلانے دے رہی تھی ایسی ہولناک آگ میں کوئی داخل نہیں ہوا یا تا مگر نندی ہو گئی تھی بابو نے یہ منظر بھی دیکھا اور یہ ایسا مرحلہ تھا کہ وہ خود بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ گوشت کے جلنے کی چراغ دھنی اور معدوم ہو گئی بھڑکتی ہوئی آگ آن کی آن میں نندی کو چٹ کر گئی سب دیکھتے رہ گئے بنی راج کے دونوں بیٹے شعلوں کی پیش سے گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے بنی راج بلک بلک کر رونے لگا۔ نندی سنی ہو گئی میری نندی سنی ہو گئی میری چھوٹی سی بھول نے مجھے تنوں سے دور کر دیا۔ دوش میرا بھی نہیں تھا یہ اونچ نیچ کا فرق مجھے کسکا گیا تھا بھگوان کے بنائے ہوئے سارے لوگ ایک جیسے ہوتے ہیں یہ ہم ہی پانی ہیں جو ان میں فرق کر دیتے ہیں میری بہن۔ جل مری مہاراج میری بہن۔ جل مری جل مری وہ روتا رہا بابو خاموش کھڑا تھا پھر اسے جیسے کچھ خیال آیا اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے دونوں بچوں کو آواز دی دونوں قریب پہنچے تو اس نے لپک کر انہیں اپنے سینے سے پیچ لیا تم دونوں بچے گئے ہو مہاراج آپ نے میرے بچوں کو بچا لیا ہے۔ وہ بابو کے بہروں پر گرنے لگا تو بابو پیچھے ہٹ گیا نہیں بنی راج میرے دین میں یہ حرام ہے ایسا نہ کرو آپ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے مہاراج بہت بڑا احسان مہاراج میں نے کچھ نہیں کیا جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے وہ کی کوڑیو بنا دیتا ہے میں ذریعہ بناؤں تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا ملتی تھی میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہ تمہارے لیے سزا ہی ہو سکے تو انسانوں سے محبت کرنا سیکھو اس میں نجات ہے۔

میں اپنے بابو کا پورا پورا انجھٹ کروں گا مہاراج چلے۔ واپس چلیں جو ہوا بہت ہو گیا چلے مہاراج تمہارا کام ہو گیا بنی راج اب تم کئی میں بیٹھ کر واپس جاؤ میری منزل کہیں اور ہے نہیں مہاراج نہیں اب تو میرے باغ میں پھول کھلے ہیں ہم آپ کی سیوا کریں گے۔ ایسے نہ جانے دیں گے آپ کو مہاراج نہیں بنی راج اب تم جاؤ بابو نے کہا وہ بہت کچھ کہتا رہا مگر بابو تیار نہ ہوا معصوم لوگ ہیں یہاں کہ یہ واقعہ یہاں مشہور ہوگا لوگ اپنے اپنے مسائل لے کر دوڑ پڑیں گے پورا شروع کریں گے میری اس بات کا بابو کو اندازہ ہو گیا تھا یہ سب کچھ مناسب نہیں تھا بابو بڑی مشکل سے بنی راج کو راضی کر سکا تھا مجھ سے کچھ بھی نہ لو گے مہاراج۔ وہ بولا جو مجھے دینا چاہتے ہو وہ خاموشی سے مولوی صاحب کو دے دینا لگی دو جوان بیٹیاں ہیں غریب انسان ہیں۔ اکی بیٹیوں کی شادی کا بوجھ بانٹ لینا سمجھو مجھے سب کچھ مل جائے گا آپ سے وعدہ کرتا ہوں اپنے ہاتھوں سے انکا بیاہ کر دوں گا سارا خرچ اٹھاؤں گا مہاراج ان کا اور مولوی صاحب کو میرا سلام کہنا بابو وہاں سے آگے بڑھ گیا جو کچھ ہوا تھا خوب ہوا تھا اچانک ہرا بھرا باغ سوکھ گیا تھا کسی درخت پر ایک پتہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا نہ جانے یہ راستہ کس طرف جاتا ہے کچھ پوچھنا نہیں تھا بنی راج سے مگر کیا فرق

موجود ہے ہاں بیٹا پردہ ہماری باتیں نہیں سن پائے گی تو مجھے اب کیا کرنا ہوگا بابا جی بھر بزرگ نے بابو کو ناگ رانی اور ناگ بھوی کے بہت سے رازوں کے بارے میں تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ اور بہت سی باتیں ایسی تھیں کہ بابو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ تفصیل سے بتانے کے بعد بزرگ بابا خاموش ہو گئے اچھا بابا جی یہ ناگ رانی کا ناگ بھوی میں کیا کردار ہے بیٹا وہ سب آہستہ آہستہ تمہیں پتا چلنا جائے گا اور ہاں ایک بات اور بابو بتاتا چلوں کہ تمہیں تمہارے دشمن کالی چرن کے خون سے ہاتھ رنگنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی وہ کیسے بابا جی اسکی موت اٹکے اپنے دیوی دیوتاؤں کے ہاتھوں ہوگی کیا مطلب باب جی میں کچھ سمجھا نہیں بیٹا تمہیں بابا رحمت یاد ہے جس کی بیٹی کو تم اپنی بیوی سمجھ کر بچھا کرتے ہوئے اس کے گھر پہنچ گئے تھے جی بابا جی اس کا دوست یاد ہے جو کالی چرن کی برادری کا تھا جی بابا جی اس نے مرتے وقت اپنی ایک طاقتور دیوی سے عہد لیا تھا کہ وہ تمہاری مدد کرے اور کالی چرن سے بچائے گی سادگی دیوی نے عہد کر لیا تھا وہ بھی کسی بھی وقت تمہارے پاس آ سکتی ہے کالی چرن کو جب معلوم ہوا تو وہ سادگی دیوی کے مقابلے پر اپنی طاقت ڈوٹی دیوی کو لے آیا ہے تو بس ان کی آپ کی طاقتیں آپ میں ٹکرا جائیں گی ٹھیک ہے بابا جی میں سمجھ گیا کہ مجھے کالی چرن کے گندے خون سے ہاتھ نہیں رنگنے ہوں گے۔ اس کے بعد بزرگ نے ایک جھاڑی کی طرف منہ کر کے بولا ناگ رانی اب تم بھی آ جاؤ بزرگ بابا کے اتنا کہنے کی دیر بھی کہ جھاڑی میں حرکت پیدا ہوئی اور سنہری سانپ وہاں سے رینگتا ہوا آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ناگ رانی نے ہلکا سا سانس کھینچا اور انسانی روپ میں ظاہر ہو گئی اس کی خوبصورتی اور حسن دیکھ کر بابو حیران رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بزرگ بابو بولے کہ ناگ رانی تم جس مقصد سے بابو کے ساتھ ساتھ تھی آج اس کا وقت آ گیا ہے جی میرے محترم۔ تو چلو بابو بولے جاؤ اور ناگ بھوی میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین اور بھی بہت سی باتیں بزرگ سے سن کر اور کچھ ہدایت سمجھ کر ناگن اور بابو اٹھ کھڑے ہوئے ناگ رانی نے بابو کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور ہلکا سا سانس اوپر کو کھینچا اور وہ دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے اور اس کے بزرگ ہستی کے ہاتھ دھن کی صورت میں اٹھ گئے اور سر جگہ سے جھک گیا۔

(اس کے بعد کیا ہوا یہ جاننے کے لیے اگلا شمارہ ضرور پڑھئے۔)



بیوٹی ٹرسکس

ہونٹوں کی حفاظت: کلینزنگ جلد کو صاف رکھتی ہے، ہونٹوں کو رنگین بنائے بغیر کوئی میک اپ نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے جو بھی شیڈز پسند کریں وہ دیگر شیڈز سے مطابقت رکھنا ہوگا۔ بلش آن اور میک کے شیڈز سے ہونٹوں کو سجانے کے لئے آپ کو دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک لپ لائن اور دوسرا لپ سنک، لپ لائنز کی مدد سے ہونٹوں کی شیپ بالکل ٹھیک بنتی ہیں اور ہونٹ کی بڑی اور چھوٹی شیپ بھی اس کی مدد سے بنائی جاسکتی ہے۔ لپ سنک کو اوپر ہونٹوں کے درمیان کناروں تک استعمال کرتے ہوں۔ پھر لپ سنک کا استعمال کریں۔ لپ سنک اس انداز سے لگائے کہ بھر پور ہو۔ ہونٹ اگر کتنے چھٹے نظر آئیں تو لپ برش کی مدد سے برابر کر لیں۔ یہ نہ ہو کہیں کمر اور کہیں ہلکا رنگ نظر آئے۔ اگر آپ ہونٹوں کی چمک دیکر بڑھانا چاہتی ہیں تو لپ گلوں یا کلیر شائن کی مدد سے ایسا کر سکتی ہیں۔

☆.....خلیل احمد ملک شیدائی شریف



پڑتا ہے بابو چلتا رہا۔ جب سورج کی نارنجی کرنیں زمین پر ایک عجیب سی اداسی بکھیر رہی تھیں بابو کو ایک ٹوٹا ہوا ٹھنڈا نظر آیا آبادی اس کے اطراف میں بھی نہیں تھی۔ بلکہ دور دور تک نہیں تھی لیکن یونہی بابو کے قدم ٹھنڈی جانب اٹھ گئے بابو سوچنے لگا کہ تجا نے یہ کون سی جگہ ہے کبھی یہاں بھی کچھ ہوگا اب کچھ بھی نہیں تھا سر رنگ کی اینٹوں کے ڈھیر ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے بہت سی جگہیں صاف بھی تھیں۔ بابو نے ایک صاف ستھری جگہ دیکھ کر وہاں آرام کرنے کی غرض سے بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اس دینا میں کیسے کیسے اسرار بکھرے ہوئے ہیں انسان کی سوچ سے بھی زیادہ بابو اپنی پرانی یادوں میں کھو گیا کہ اس سے اپنی لالچ اپنی ہوس کی وجہ سے کیا کیا گناہ مرزدہو چکے ہیں یہاں تک کہ اس سے سب کچھ چھین گیا اس کے دوست یا اس کا گھر اسکی پیاری بیوی لپٹی سب کچھ چھین گیا سب کچھ کالی چرن نے اور اسکی لالچ کی وجہ سے وہ بے کاش وہ لالچ میں اندھا نہ ہوتا تھا کہ آج اسے یہ دن بھی نہ دیکھنا پڑتا بابو کو اپنی لالچ پر اتنی ہشامنی ہوئی کہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور روتا ہوا اے اختیار جگہ میں گر گیا اور روتا ہوا جگہ سے میں دعا مانگنے لگا کہ یا اللہ مجھے معاف فرما دے یا اللہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے صدقے مجھ پر رحم فرما یا اللہ مجھے میری غلطیوں کی میرے گناہ کی اور میری اندھی لالچ کی بہت بڑی سزا مل چکی ہے یا اللہ معاف فرما دے بے شک تو معاف کرنے والا ہے یا اللہ مجھے اپنے ہر امتحان میں سرخرو فرما یا اللہ مجھے میرے بچھڑوں سے ملادے مجھے میری بیوی سے ملادے۔

بابو نے اختیار روتا ہوا دعا نہیں مانگے جارہا تھا بس کر دیا تھا بس کر دیا تھا بابو روتا ہوا اٹھ بیٹھا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھ ایک بزرگ ہستی بیٹھی ہوئی تھی جن کا چہرہ نورانی روشنی سے پر نور تھا اور وہ شفقت بھرے انداز سے بابو کو دیکھ رہے تھے اور تب ہی بابو کو یہ بھی احساس ہوا کہ فقیر بابا کی دی ہوئی وہ پر اسرار چادر بھی غائب ہے گم ہے بابو حیرانی سے چاروں طرف نظریں گھما کر چادر کو دیکھنے لگا کہ وہ بزرگ بولے بیٹا اب تمہیں وہ چادر نہیں ملے گی جس کی امانت تمہی اسی نے واپس لے لی ہے اور تمہارا سفر بھی بس یہاں پر ہی ختم ہوتا ہے اس لیے تم سے چادر لے لی گئی بیٹا کہ تم سے اپنی لالچ کی وجہ سے بہت سی غلطیاں مرزدہو چکی ہیں بیٹا انسان کو پیدا ہی اللہ نے اس لیے کیا ہے کہ اس کے بندے اس کی عبادت کریں جو کچھ مانگتا ہے اسی سے مانگے کیونکہ وہ ذات سب کائنات کی مالک ہے مشکل ہو انھیں ہو یا کوئی تکلیف ہو مانگوں تو بس صرف اور صرف اپنے رب سے بے شک وہ ذات دینے والی ہے اور معاف کرنے والی ہے کوئی تو اس ذات سے مانگ کر تو دیکھے مگر بابو تم نے اپنی اندھی لالچ میں اندھا ہو کر مانگا تو وہ ایک شیطان ہے اور تو اور اپنی پاکیزہ بیوی کی باتوں کو بھی کوئی اہمیت نہ دی۔

ہاں بیٹا اللہ اپنے بندے سے کیا کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی بیشی معاف فرمائے ایک تیری چاہت اور ایک میری چاہت ہے ہوگا وہی جو میری چاہت ہے۔ اگر تو نے قربان کر دی اپنی چاہت تو وہ بھی دے دوں گا جو تیری چاہت ہے۔ مگر مخالفت کی تو نے میری چاہت کی تو ادا کر دوں گا جو تیری چاہت ہے یہ سب سن کر بابو کی آنکھوں سے آنسو پھر رواں ہو گئے اور اس بزرگ نے بابو کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا بس بیٹا بس تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے بہت ہے اور معاف کرنے والی ذات بہت بڑی ہے اس کے گھر میں دیو نہیں ہے اور بس بیٹا تمہارا سفر اب یہی رہا ہو گیا ہے اور کالی چرن کا تمہارا ملنا یہ سب ایسے نہیں ہوا تھا اسی میں بھی کچھ نہ تھا اور اب تمہیں ناگ بھوی میں داخل ہوں اپنے گناہوں کو اپنے بیوی کو لینے نہیں جاؤ گے بابا اسی لیے تو اب تک زندہ ہوں اپنی بیوی لپٹی کے بنا تو میں اب تک ادھر رہا ہوں پر بابا نہ تو مجھے ناگ بھوی کا پتہ ہے اور نہ ہی کچھ اور کہ میں ناگ بھوی میں داخل کس طرح ہوں گا بیٹا تم ایک ساتھی تمہارے ساتھ ساتھ رہنا اور تمہیں معلوم ہی نہیں چلا وہ یہی تمہیں ناگ بھوی میں داخل کرے گی ناگ رانی۔ میں کچھ سمجھا نہیں بابا سنہری سانپ کچھ یاد ہے جس کی تم نے مدد کی تھی اور اکثر یہی جگہ پر اس نے تمہاری مدد کی تھی جی بابو وہ نہیں ناگ بھوی میں داخل اس کا تمہارا ملنا بھی اسی کی کڑی ہے بابا جی کیا ناگ رانی اب بھی یہاں

کائنات

--- تحریر: رابی خان --- شیخ آباد پشاور ---

بشر فاران کو خوشخبری مل چکی تھی کہ ریٹا پولیس کی زیر حراست میں ہے وہ خوفناک سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اسی لمحے اس نے وکی کی بوتل اٹھائی اور اپنے ہونٹوں سے لگا لی اب اس کمینے کے ساتھ وہ کروں گا کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گی وہ بد ذات لڑکی میرے اسلٹ کی قاتلہ ہے وہ خوشی سے اپنے گل کے اندر چلا گیا اچانک راہ داری سے گزر کر وہ ہال میں جیسے ہی پہنچا ہال میں لگا ہوا جھومر ملنے لگا اور اس کے اوپر اگر بشر فاران بری طرح سے زخمی ہو گیا اور لڑکھڑاتا ہوا دوہرا جاگرا اچانک ہال میں آگ لگ گئی محلوں میں ہی پورا ہال آگ کے شعلوں سے بھر گیا بشر فاران کے جسم کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ ہال سے باہر کی طرف بھاگا مگر آگ اس جسم پر حاوی ہو چکی تھی اور پھر ساعتوں میں ہی دیکھتے ہی دیکھتے آگ پھیل چکی تھی بشر فاران کی بھینک جینیں پھیلنے سے باہر تک آ رہی تھیں اور پھر رفتہ رفتہ اس کی جینیں معدوم ہو گئیں وہ جل کر کباب بن چکا تھا اس کا سب کچھ ختم ہو گیا تھا اس گل میں اس کے ساتھ اس کے کئی ساتھی بھی جل کر مر چکے تھے اور اب ایک ہی گھنٹے میں وہاں پر ایک کالی سیاہ بھینک بد صورت عمارت کھڑی تھی جو اس جگہ کو وحشت ناک بنا رہی تھی جبکہ پولیس کے باہر لوگوں کا جھوم اٹھ آیا۔ اور ان لوگوں میں سے ایک میگ اوہری کی آتما بھی تھی جو اپنی کامیابی پر مسکرا رہی تھی پھر وہاں سے غائب ہو گئی۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

کبھی محسوس ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں یا پھر ہماری زندگی ان کائنات کی طرح کی طرح ہوتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچنا چاہ رہے ہوں لیکن ابھی ہم جو پرواز ہی کے روش پر ہوتی ہے اور لاکھوں درندے نیچے کھڑے ہو کر ہمیں گھور رہے ہوتے ہیں اور جوں جوں ہم زمیں کی طرف جاتے ہیں توں توں اتنے ہی مزید کالے سیاہ پوش بھیڑیے ہماری زندگی کو نوچنے کے لیے تیار بیٹھے ہوتے ہیں اگر ہماری کئی دوزخی ایک مہذب انسان کے ہاتھوں لگ جائے تو ایک بار پھر ہم آسمان کی ہواؤں میں سیر کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں لیکن اس بھول بھلیوں میں اکثر ہم بہت زخمی بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر ہم ہواؤں کے دوش پر ہوں تو اپنے بھی اس وقت تک ہمارا چھپا کرتے ہیں جب تک ہماری زندگی ختم نہیں ہو جاتی اور ہماری مثال بالکل ان کائنات کی طرح ہے ہم انسان ہیں لیکن ہم بھی بالکل ان کائنات کی

خوفناک ڈائجسٹ

اچانک کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں چونک اٹھی یہ وہی تھی جو ہفتے میں ایک بار ضرور مجھے کرنے کے لیے آتا تھا۔ میں نے خفارت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تم۔ ہاں میں اس نے تھمیر آواز میں کہا۔

آج کے بعد میں تمہیں کبھی بھی تنگ نہیں کروں گا میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اس نے ایک پرچی میری طرف بڑھائی میں نے بے دلی سے وہ پرچی اس سے لے لی اور وہاں سے اس کی طرف پلٹ گئی دینا سنو تو کیا ہے اس پرچی کو ایک بار ضرور پڑھنا چاہے تو پھر میں تمہیں شاید کبھی بھی نہیں ملوں گا بے۔ یہ کہہ کر وہ پلٹا اور اسی لمحے میں نے اسے پلٹ کر دیکھا تھا اتنے بھی ایک دم پلٹ کر مجھے دیکھا لیکن اس نے کچھ کہا اور نہ میں نے واپس اسی طرح دونوں مخالف سمتوں میں پلٹ گئے میں تیز تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی میں چھوڑیوں کے قریب جو نئی چٹائی کی وہاں پر رک گئی تھی اور اسی لمحے میں نے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا ہم دونوں ایک دوسرے سے تقریباً کوئی پچیس گز کے فاصلے پر ہوں گے مجھے دور سے وہ دکھائی دیا یہی لمحے اس نے مجھے پلٹ کر دیکھا تھا اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور میں ماضی کے آسیب سے چونکتے ہوئے باہر نکلی۔ کون ہے میں نے دروازہ کھول دیا اس کیسینو میں یہ پرائوپیٹ رومز تھے جو خاص دو چاہنے والے کے لیے بنائے گئے تھے باہر اسلٹ ہی کھڑا تھا اسے دیکھ کر میرے منہ پر مسکراہٹ کی لہر کیون دوڑ جاتی تھی مجھے آج تک یہ نہیں چل سکا تھا بس اتنا مجھے سمجھ آیا کہ۔ ہی از رچ پرسن۔ اور میں اس کی پیسے سے پیار کرتی ہوں اور اس کا پیسہ یہی مجھے میری منزل دلا سکتا ہے بس میں صرف ہاتھ بڑھائی اور اپنی منزل کو پابندی میں نے اسلٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

اسلٹ تمہاری دیوانگی آج عروج پر تھی رینا کیا تم میری دیوانگی کو نہیں سمجھتی یہ سب تمہارا ہی کمال تھا آج اگر تیری آنکھوں میں میں محبت کے رنگ نہ دیکھتا تو شاید نہ تو شاید کیا۔ میں نے اس کا جملہ اور فیل مت کرو بس میں تمہاری منگ ہوا ایک بہتر زندگی گزارنا چاہتی ہوں ہاں

میں بھی یہی چاہتا ہوں میں نے اس کے چوڑے کندھے سے اپنا ہاتھ گھمایا۔ اور دونوں کمرے سے باہر نکلے جو بڑے بازی اور عیاشی کا بازار نیچے گرم تھا مٹکی کے بعد میں کلب چلے گئے اسلٹ نے میرے کان میں سرگوشی کی اچانک ایک دم اندھیرا چھا گیا تمام لوگ خاموش ہو گئے اور ایک دم کیسیو میں ایک دم سرخ ختی جل اٹھی اور پھر ایک دم ماحول پہلے کی طرح نارمل ہو گیا میں نے جب دیکھا تو سیرھیوں میں اسے اتار لی ہوئی ہستی کو بس دیکھتی رہ گئی آن کی پیر ماڈل اور ماضی کی اسلٹ کے ساتھ پیار کی پٹیلیں لڑائی ہوئی اس کی ایس محبہ بھی اس کے چہرے سے نور کی طرح سفیدی شعاعیں اٹھ رہی تھیں اس کے جسم پر نیم عریاں لباس اتنا بڑا خوبصورت تھا جالی اور ریشم کے کپڑے سے لہبا خوبصورت گاؤں اس نے پہن رکھا تھا سفید لباس میں وہ آسمان کی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ کسی کو بھی پاگل کر سکتی تھی ہزاروں کے دل اسے منگنی میں کر سکتی تھی وہ ہم دونوں کے قریب آئی اور رک گئی۔

اوپلو اسلٹ میں آج کی پارٹی میں خاص طور پر انوائسڈ ہوئی ہوں اور ایک اداس ہمارے سامنے سے گزر گئی اسلٹ کے چہرے پر ہوا نہیں اڑی تھی کہ اچانک کیسیو میں میری نظر اس قاتل جان پر پڑ گئی یہ وہی اجنبی تھا جس نے میرے ہوش کم کر دیے تھے میں نے اسلٹ کا ہاتھ ہوا ہاتھ چھوڑا اور شہزادہ ہو کر اس اجنبی کی طرف دیکھا وہ مسکرا رہا تھا یہ یقیناً کوئی ریش زدہ ہوگا میری نظر اس کی متلاشی تھیں وہ وہی آگیا تھا اور میں لوگوں کی بھیڑ میں گم ہوتی چلی گئی۔

میرے بل کی میل بار بار بج رہی تھی اور میں اپنے گھر میں گئی یہ گھر بھی مجھے اسلٹ کے توسط سے ملا تھا کیونکہ اس کے پاس بے بیش بہادولت جو موجودہی اور موہاں پر اسلٹ کا نمبر ہی چمک رہا تھا میں نے اسے لکھا اور دونوں کان کو لگاتے ہوئے کہا ہیلو۔ اوہو کون اسلٹ کی مسکرائی ہوئی آواز سنائی دی میں ہوں میری جان آج ہماری منگنی ہے میں

میں ہوں۔ اچھا ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا میں اپنی منگنی کے لیے تیاری کرنے لگی یہ نہیں کیونکہ اسلٹ اول انکار کر رہا تھا کہ میں یہ نہیں کر سکتی لیکن انکار میں کبھی بھی نہیں کر سکتی تھی جب اس کا شکار ہوئی تو میں اپنے دونوں آنکھیں بند کر لی تھی اسی لمحے بھی میں نے وہی کیا کچھ دیر خاموشی مانی رہی پھر ایک دم وہی آتما میرے بند آنکھوں کے سامنے لہرا کر چلی گئی۔ یہ بھیا تک بد شکل آتما ہمیشہ میری رہنمائی کرتی چلی آتی تھی میرے بال ہواؤں کے دھارے میں پڑنے لگے کیونکہ ستارہ ہی ہوا ایک تھمیر آواز میرے کانوں میں سنائی دی میں کشش کا شکار ہو گئی ہو میری مدد کرو میں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تمہاری زندگی کا اپنا معاملہ ہے اگر میں اس منگنی سے انکار کر دوں میں نے اس سے مطالبہ ہوئے ہوئے کہا۔ تو کیا تم مجھے ان کے شر سے بچاؤ گے نہیں میں اتنا طاقتور نہیں ہوں کہ میں اب انسانوں کے مد مقابل آؤں یہ کہہ کر وہ آتما چپ ہو گئی۔ تو کیا میں یہی محبت کی قربانی دوں شاید یہی بہتر ہے میں نے ایک دم جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھول دیں اور پھر نہ وہ آتما ہی اور نہ اس کا کوئی نام و نشان بلکہ جب تک میری آنکھیں بند ہوئی تو میری نظروں کے سامنے وہ بدروح نظر آئی یہ آتما مجھے میرے ماضی کی ایک نشان کے طور پر وہی داستان تھی اور میں رفتہ رفتہ ماضی کی جھلکیوں میں کھو گئی۔

میں جوں جوئی پچیس قدم مزید آگے آگئی تب دوبارہ میں نے مڑ کر دیکھا تھا اب وہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا یہی پر مجھے احساس ہوا کہ مجھے اس کو روکنا چاہیے تھا یوں جانے نہیں دینا چاہیے تھا میں نے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا تھا لیکن وہ نہیں تھا اچانک جھوپڑی سے کھاسی ہوئی آواز نے مجھے خیالوں سے نکال دیا یہ وہی

کاش

بوڑھے کی کھانسی تھی اور وہ اتنا بوڑھا تھا کہ اس کے پاس اب کچھ بھی نہیں تھا اس وجہ مجھے اس پر ترس آ گیا۔ وہ انتہائی اکیلا پڑ چکا تھا میں مرے مرے قدموں کے ساتھ آگے بڑھنے لگی کہ اچانک اسی بوڑھے کی بڑبڑاہٹ یا پھر خود کھائی نے مجھے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ وہ خود سے بڑبڑا رہا تھا اتنی دولت کا کیا فائدہ جو مرے سے قبل انسان کے کام نہ آ سکے۔ میرے پاس اتنے پیسے ہیں لیکن انفسوس میرے کس کام کے میں تو اپنے بسز سے بھی مل نہیں سکتا تو پھر میرے پیسے میرے کس کام کے میں نے ساری بجیک مانگ کر گزار دی لیکن اب کوئی بھی اپنا نہیں ہے جو مجھے پانی تک بلا دے میری زبان خشک ہو رہی ہے اس نے ایک آہ بھری اور پھر اسے کھانسی کا دورہ پڑ گیا میرے پاؤں سے جیسے جان نکل گئی بے ساختہ کچھ دیر میں کھڑی رہی پھر نہ چاہتے ہوئے بھی میں اندر آگئی چار پائی پر فوی بوڑھا بے سدھ پڑا ہوا تھا مجھے دیکھ کر حیرت سے مجھے کھٹکے لگا کیوں آئی ہو میرا کوئی نہیں ہے بابا جی میرا بھی کوئی نہیں ہے اس لیے میں یہاں آگئی ہوں لیکن میرے پاس کیا ہے چلی جاؤ یہاں سے۔

بابا جی میں۔ میں زندگی میں کچھ کرنا چاہتی ہوں غریب انسانوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں الفاظ میری زبان سے خود بخود ادا ہو رہے تھے ساتھ ساتھ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بھی جاری تھیں تاکہ کل ہماری طرح کوئی اور یہاں پر نہ ہو کاش بابا جی کاش اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو میں تمہیں شہر لے جاتی اور وہاں پر مجھے ہسپتال میں داخل کراتی میرے اس بات پر بابا جی کہ آنکھوں میں روشنی کی کرن نظر آئی ہاں لیکن میرے پاس ایک تکہ بھی نہیں ہے سوائے انفسوس کے۔ پیسے میرے پاس ہیں وہ۔ وہ سب پیسے۔ میں۔ میں۔ اس کی زبان تو کھڑا آئی اور میں انھیں کا شکار ہو کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی اس لمحے اس پر کھانسی کا ایک شدید دورہ پڑا میں اس کے گالوں کو تپتے لگی بابا جی بولے میں سن رہی ہوں وہ اب ذرا جوئی سمجھ گیا بابا جی آپ کچھ بتا رہے تھے ہا۔ ہا۔ وہ پیسے میرے ہی چار پائی کے نیچے

میں نے زمیں میں دونوں کی گہرائی میں دفن کئے ہیں ایک بند بیک میں۔

اچانک اس کی گردن اکڑتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن اس کی سانسیں مدہم ہوئی میں نے ارد گرد پوری جھونپی میں نگاہ دوڑائی لیکن مجھے کچھ بھی نظر نہ آیا اچانک میں نے چار پائی کے نیچے جھانک کر دیکھا اس کے نیچے ایک چھوٹی گندی سی مسہری نظر آئی میں نے وہ مسہری نیچے اسی جگہ کے نیچے ایک کدال پڑی ہوئی دکھائی دی میں نے زمیں کھودنے لگی زمیں کی مٹی نرم تھی آسانی سے میں نے ایک بیک وجود نکالا اور اگلے لمحے میں نے وہ بیک نکال لیا بابا جی بیک مل گیا کتنے پیسے ہوں گے اس بیک میں کس قدر اشتیاق سے میں نے پوچھا تھا لیکن جواب میں خاموشی چھائی ہوئی تھی میں بابا جی کے قریب آئی اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں اور میں بے بسی سے اسے دیکھنے لگی اس میں دس ملین ڈالرز ہیں دس ملین ڈالرز اس کی گردن ڈھلک گئی وہ کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بتانہ سکا کہ کیا بول رہا ہے میں دے پاؤں وہاں سے نکل آئی۔



جالی کے سفید لباس میں سر پر خوبصورت تاج پہنے پاؤں میں اونچی ہیل والی جوتی اور اتنا لہا گاؤں پہنا تھا کہ دیکھنے والے کو مدہوش کر لیتی اس کی سیدھے کے لیے حال میں ہر طرف پھولوں کی پتیوں بکھری ہوئی تھیں اور میرے ساتھ میرا ہوں سے والا منکیر اسلٹ نے میرا ہاتھ تھام لیا تھا اور ہم دونوں ہال کی سیڑھیوں میں سے سہرے قالین پر سے اتر رہے تھے اس نے میرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور دوسرے ہاتھ سے ایک خوبصورت ڈیبا نکالی اور اسی ڈیبا سے اس نے ایک ہیرے کی چمکدار انگلی نکالی اور مجھے پہنائی۔

میں نے اسے کس قدر مدہوش کر دیا تھا اس نے وہ اور میرے حسن نے آج کمال کر دیا تھا لوگوں کے سچ میں سے ایک شناسا سا چہرہ لوگوں کی جھجھج میں سے نکلتا ہوا سچ کی طرف بڑھا اس کی آنکھوں میں اداسی تھی اور موتی نما

ہیرا اس کے رخسار پر سے پھیل کر نیچے آ گیا اس منظر نے مجھے کھوسا دیا میں نے شدید دکھ بے سوچا کہ کاش اسلٹ جگہ وہ کھڑا ہوتا اور میری منگنی اس کے ساتھ ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا اس نے بلیک کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کی جیب میں میں نے سرخ گلاب دیکھا لیکن اسی لمحے مجھے اسلٹ نے اپنی بیا کی نشانی بالک اسی طرح ریڈورز پیش کر دی اگلے لمحے اس نے مجھے کچھ کہنا تھا لیکن میں اس شخص کی طرف دیکھ رہی تھی وہ جواب میرے لیے اجنبی تھا اس نے یونہی چھوٹا میں کا پی اچانک ڈپٹی کہاں سے ایک دم آدرا ہوئی بڑا سا گلدستہ اس کے ہاتھ میں تھا مبارک ہو اس نے کس قدر اشتیاق سے کہا تھا۔

اسلٹ اسے جب بھی دیکھتا کھوسا جاتا رفتہ رفتہ ہمارے لیے یہ یادگار دن بھی گزر گیا اسلٹ کو میں نے خدا حافظ کہا اور میں اپنے گھر کی جانب چلنے لگی میرا گھر شہر کے گنجان آباد علاقے میں تھا سفید انک کا خوبصورت لمبا چوڑا اور بڑے رقبے پر مشتمل تھا۔ میں کار سے اتری وہاں پر میں نے اسی شخص کو دیکھا میری حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ یہی شخص نے میری راتوں کی نیندیں اور دن کا چین اڑا دیا تھا میرے منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا میں آہستہ آہستہ اس کی سمت بڑھتی گئی۔



وہ بوڑھا کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بتانہ پاپا کہ کیا بتا رہا تھا میں وہ دس ملین ڈالرز کا بیک لے کر کمرے کی طرز بنے اس جھونپڑے سے باہر نکل آئی اس کی گردن ایک طرف کو اڑھکتی ہوئی مجھے دیکھائی دی میں وہاں سے سیدھی اپنے جھونپڑے میں آ گئی اور زمیں کھود کر اس بیک کو اس میں دفن کر دیا پھر مجھے اس خط کا خیال آیا لیکن میں نے اسے پڑھنے سے قبل خود سے ایک وعدہ کیا میں اس خط کو اس وقت تک نہیں پڑھوں گی جب تک وہ نوجوان ایک بار پھر مجھ سے نہیں ملتا میں نے وہ خط بھی سنبھال کر دیکھ دیا رات کو جب میں پرسکون نیند سوئی تو اس رات اسی بوڑھے کی آتما میرے خوابوں میں آئی وہ آتما پرسکون نہیں تھی وہ سخت بے چین اور پریشان دکھائی دی وہ

بار بار مجھے بلاتی رہی اور میں نے خواب میں اس کو آگ کے شعلوں میں لپٹتے ہوئے دیکھا پھر میری آنکھ کھل گئی اور اس کی لاش کو سمندر میں پھینکا تھا کیونکہ جن کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہوتا ان کو سمندر کی نذر کر دیتے تھے میں نے بھی کچھ نہ کیا اس لیے وہ آتما مجھے ڈرانے میرے خوابوں میں رفتہ رفتہ آنے لگی۔

یوں دن پر دن گزرنے لگے پہلے وہ آتما صرف خوابوں میں مجھے دکھائی دیتی تھی لیکن کچھ کہنے کی کوشش کرتی تھی لیکن کچھ نہ کہہ پائی یا پھر اس طرح اچانک وہ بوڑھا میرے سامنے آ گیا اس دن میں بہت ڈری تھی بوڑھا اب ایک ٹانگوسے معذور تو نہیں تھا میں پینے سے پانی پانی ہوئی لیکن اس کی آواز انتہائی صمیر تھی میں پیچھے ہٹنے لگی اور اپنی جھونپڑی کی دیوار سے ٹکرا کر رک گئی میرے پینے پچھوت رہے تھے اور میں اسے دیکھ کر تھر تھر کاہنے لگی وہ آہستہ آہستہ میری طرف آ گیا میری آنکھیں اس جس زندہ ماحول میں باہر کو اٹھنے لگی اور میں حیرت میں خرق ہو گئی پھر اچانک وہ بولا تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں ہسپتال کے کمرے میں لے کر جاؤں گی تم نے دھوکہ کیوں کیا بابا جی میں کیا کرتی میرے بس میں کچھ نہ تھا میں نے ابھی تک تمہارے پیسوں کا غلط فائدہ نہیں اٹھایا ہے اور وہ پیسے میں نے خرچ نہیں کئے ہیں بلکہ تمہاری یاد کے لیے میں نے اسے دبا دیے ہیں لیکن تم چاہتی ہو میرے نقش کو سمندر میں پھینکوانے سے بچا سکتی تھی اس فعل سے میں بہت سخت عذاب میں مبتلا ہوں اور میں اب چاہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو۔

میں اس کی یہ بات سن کر مزید حیرت میں مبتلا ہو گئی بھلا میں تمہاری کیسے مدد کر سکتی ہوں اگر تم نے مجھے اس عذاب سے نجات دلائی تو عمر بھر تم جب تک چاہو مجھے اپنا غلام بنا سکتی ہو میں نے اسی فقیر اور بوڑھے شخص کی آتما کو واقعی اس وقت بہت پریشان دیکھا تھا یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ میں تمہاری مدد کروں میں حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر میں کیسے تمہاری مدد کر سکتی ہوں میں نے بوڑھے کی آتما کی طرف دیکھ کر کہا دیکھو تم اس طرح میری مدد کر سکتی

ہو اگر تم سمندر میں سے میری لاش کو نکال دو اور پھر اسے کھڑے ہو کر دفن کر دو اس طرح میری تکلیف میں نہ ہو جائے گی اور میں ہر مشکل وقت میں تمہارا ساتھ دوں گا مگر سمندر میں سے میں کیسے تمہاری لاش کو باہر نکالوں گی سمندر تو بہت ہی بڑا ہے اور گہرا بھی ہے میگ او بر کی آتما نے کہا۔ میں تمہاری رہنمائی کرتا رہوں گا اور تم میری رہنمائی سے میری لاش کو سمندر سے نکال دو گی میں تمہیں وہ جگہ بھی بتا دوں گا جہاں پر سمندر میں میری لاش پڑی ہے اور اگر سمندری جانوروں نے اس لاش کو نقصان پہنچا دیا ہو تو پھر کیا ہو گا دینا۔ آتما غصے سے بولی اور میرا نام جی کر اس نے پکارا تم کب تک اسے نکال لوں گی میں عقرب کچھ شہر سے لاؤں گی وہ آئینہ کی مشین اور تمہاری لاش کو سمندر سے نکال لوں گی اور پھر تمہارے کہنے کے مطابق اسے کھڑے ہو کر دفن کر دوں گی بابا اگر میں یہ سب کروں تو پھر تمہیں کیا ملے گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ایک بہت بھیا تک کہاں ہی جسم ملے گی کیونکہ میری لاش ابھی تک سمندر میں محفوظ ہے اور حیرت انگیز طور پر اسے سمندری مخلوق نے نقصان بھی نہیں پہنچایا ہے کیونکہ میری جھنکتی ہوئی آتما اس جرح کے بوڑھے فادری نظروں میں آ گئی ہے اور اس کے پاس حیرت انگیز طور پر جادوئی طاقتیں ہیں اس نے کئی روجوں کو اپنے قابو میں کر لیا ہے اور وہ ایک بہت بڑا جادوگر بننا چاہتا ہے اب تم اس کی خطرناک ارادوں سے مجھے بچاؤ کیونکہ وہ میرے جسم پر مختلف منتر جنت پڑھ کر اسے ایک مٹی میں تبدیل کرنا چاہتا ہے اور اس مٹی سے لوگوں میں خوف پھیلا نا چاہتا ہے بابا میں تمہاری مدد ضرور کروں گی میں اس فادرو کو بالکل بھی ایسا نہیں کرے۔ دوں گی کیونکہ تم نے میری مدد کی ہے اور میں اب تمہاری مدد کروں گی۔



وہ شخص مجھے ہی دیکھ رہا تھا میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی اس کی طرف بڑھ گئی میں سفید گاؤں میں ملبوس تھی اور ہلکی ہلکی جیولری میں تھی میں نے پہن رکھی تھی وہ بھی سفید شرٹ اور بلیک پینٹ میں غضب ڈھا رہا تھا اس گاؤ

ہوائے ہیٹ کیلپ چاہن رکھا تھا میں اس کے بالکل روبرو کھڑی ہوئی ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں ارد گرد مرک پر گلابیاں تیز رفتاری کی وجہ سے گزرتا ہوا کا جھونکاں دونوں کے بال اڑا دیتے تھے میرے لب تھر تھرائے اس نے اتنا کہا تم دینا ہوں ا۔

اس کو میں نے پہچان لیا تھا میرا ماضی اس سے جوڑا تھا میں کھوئے گی تھی کئی سال پہلے میرا ذہن چلا گیا تھا اس کا مجھے پھینچنا میرا چلنے وقت میرا ہاتھ پکڑنا اور اس کی میری آخری ملاقات بہت ہی عجیب تھی اسے جو خط مجھے دیا تھا اس خط کو میں نے بالکل اسی طرح سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور پڑھنا نہیں تھا آؤ اندر آؤ دینا اب تم نے اپنا نام رنیا کر لیا ہے اور خود کو واسطہ کے ساتھ پھونک لیا ہے کیا تم نے میرا ذرا بھی انتظار نہیں کیا اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں رخساروں پر پھیلتے چلے گئے۔ میں کیا کرتی میں کتنا انتظار کرتی تھی تم نے آنے میں بہت دیر کر دی میرا ماضی بہت ہی پر اسرار ہو گیا تھا مجھے اس سے ٹکنا تھا ورنہ میں مرجانی کیا تم اب مجھے بھول جاؤ گی یہ نہیں مگر میرا ہوں بولا شوہر اور اس کا باپ انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ وہ یہاں کی امیر ترین سبیتا ہیں اور جو بھی انکے ٹھکانے میں آجائے وہ واپس پھر ان کی دنیا سے نکل نہیں سکتا رینا تم میرے لیے وہی دینا ہو میں نے تمہاری خاطر تمہاری خوشیوں کی خاطر خود کو بدل لیا آوارہ گردی چھوڑ دی وہ سب برے کام چھوڑ دے اور آج پانچ سال بعد جب میں وہاں گیا یعنی تمہارے گھر میں جہاں تم رہتی تھی وہ مکمل جگہ بنی بدل چکی تھی چپ کر جاؤ سیم۔ تم چلے جاؤ۔

کیوں۔ کیا تم نے وہ خط نہیں پڑھا تھا جو میں نے آخری بار تمہیں لکھا تھا وہ ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے اور میں نے اسے نہیں پڑھا تھا ورنہ تم گھر جا کر وہ خط پڑھ ضرور لینا میں پھر آؤں گا ٹھیک ہے وہ غصے سے سرخ ہو کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا مجھ سے دور جانے لگا اور میں اپنے گھر میں داخل ہو گئی مجھے اسی طرح یاد تھا کہ وہ چھٹی میں نے کہاں پر رکھی تھی اس لیے میں سیدھی سنووروم میں چلی گئی وہاں پر ایک پرانی الماری رکھی ہوئی تھی اس میں

سے میں نے وہ خط نکالا اس کاغذ کا رنگ زرد ہو چکا تھا میں نے وہ خط نکالا اور اسے پڑھنے لگی خط کی تحریر کچھ یوں تھی۔

دینا مجھے تم سے شدید محبت ہو گئی ہے اور میں تمہارے بنا ایک پل بھی نہیں گزرا سکتا میں جب تمہیں پھینچتا ہوں تو مجھے ایک عجیب سی خوشی ہوتی ہے مگر میرے سینے بھی بہت اونچے ہیں جو اس ویلی میں رہ کر بھی بھی پورے نہیں ہو سکتے اور میں تمہارے بارے میں بھی سب کچھ جانتا ہوں کہ تم نے بھی اُسٹے ہی اونچے سینے دیکھے ہیں جو ابھی میں بالکل بھی پورے نہیں کر سکتا میں جا رہا ہوں اس سچوں کی عمری میں جہاں پر ہمارے سچے پورے ہوں جیسے ہی مجھے لگا کہ ہمارے پاس اتنا سرمایہ آ گیا ہے کہ میں اور تم اپنی ہر خوشی حاصل کر سکیں میں لوٹ آؤں گا۔ اس دن مگر تم ایک وعدہ کرو تم میرا انتظار کرو گی مجھے یقین ہے جب میں تمہیں پھینچتا ہوں تمہارے دل میں میرے لیے نفرت کے لاؤے ملنے لگتے ہیں مگر مجھے یقین ہے کہ ایک دن یہی نفرت محبت میں بدل جائے گی میرا انتظار کرنا میں واپس آؤں گا۔

تمہارا سیم۔
خط اس کے ہاتھ سے گر گیا رینا خود سے بڑبڑانے لگی سیم آنے میں تم نے بہت دیر کر دی میرے سینے تو مجھے مل گئے تھے جس دن تم مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے اس کے آنسو اس کے رخساروں پر کرتے رہے اور زمیں میں جذب ہوں گے رینا نے اپنے آنسوؤں کو پونچھ ڈالا اور وہاں پر کھوی گئی۔



میں ا۔ اس جھوٹے پل میں نہیں رہنا چاہتی تھی کیونکہ میگ اور میری ساری زندگی کی کمانی مجھے مل چکی تھی مگر ساتھ ساتھ میگ اور میری آتما نے بھی مجھے الجھا کر رکھ دیا تھا سیم کا جانے کا افسوس تو مجھے بہت ہی شدت سے محسوس ہو رہا تھا اس کا دیا ہوا خط میں نے سنبھال کر رکھ دیا میرا دل نہیں چاہ رہا تھا جوں ہی رات کی تاریکی پھیلی میں نے محسوس کر لیا کہ میگ اور میرے پاس ہے اس کی گھمبیر

آواز سنائی دی رینا تمہارے گھر پر آئی ہو ایسا منت کرو کیونکہ اس فادر نے چلے شروع کرنے کی کھان لی ہے اور وہ بہت جلد عیسائیوں کے قبرستان میں چلے شروع کر رہا ہے۔ میں کیا کروں۔

بابا جی تم سمندر میں آج رات کو درمیری لاش کو باہر نکالو مگر مجھے تو تیرا بھی نہیں آتا ہے میں کیسے تمہاری لاش باہر نکال سکتی ہوں تم کسی تیرا کی سے بات کرو جو اکثر ہجرت اجرت کے لیے لاوارث لاشوں کو نکال دیتے ہیں ٹھیک ہے میگ اوپر میں ابھی جاتی ہوں لیکن پہلے میں کچھ پیسے اپنے ساتھ لے لوں ٹھیک ہے میں نے بہت سارے نوٹ اپنے بیگ میں رکھ لیے اور ساحل سمندر کے کنارے چل پڑی وہاں پر مجھے ایک آدمی ملا جو اجرت لینے کے تحت سمندر میں لاش کو ڈھونڈ کر نکال دے گا میگ اوپر کی آتما میرے ساتھ تھی اس لیے وہ میری رہنمائی کر رہی تھی اور میں اس آدمی کی اس آدمی کو میگ اور میری نظر نہیں آتی تھی بلکہ وہ صرف مجھے نظر آ رہی تھی میگ اور میری آتما مجھے اس جگہ لے گئی جہاں پر اس کی لاش سمندر میں ڈوب چکی تھی میگ اور میری آتما نے مجھے کہا اسی جگہ میرا جسم سمندر کی گہرائی میں محفوظ ہے میں نے اس تیرا کی سے کہا کہ تم اسی جگہ پر سیدھے سمندر کی تہ تک چلے جانا وہاں پر چھپیں ایک بوڑھے کی لاش ملے گی تم وہ باہر نکال لانا اور پھر دو گھنٹوں کے اندر اندر اس تیرا کی نے میگ اوپر کی لاش سمندر سے باہر نکال دی اب میں اسے وہ دن کرنا چاہتی تھی۔

میں نے اس کو کہا کہ اب اس کو دفن بھی کرنا ہے کیونکہ یہ میرا بہت ہی عزیز تھا اور یہ کچھ دن پہلے سمندر میں اسی جگہ گر تھا جہاں پر اس نے زندگی کی بازی ہار دی تھی ہم نے اس کے بعد میگ اور میری لاش کو دفن کر دیا اور اس کی آتما کی ہدایت کے مطابق اسے کھڑے ہو کر دفن یا گیا میگ کی آتما نے مجھے ایک منتر سکھا دیا جسے میں نے سو بار پڑھ کر اس کی قبر پر پچوٹک دیا وہ تیرا کی نے یہ کام پیسے لے کر کیا تھا اور اس نے اپنے ایک دوستا تھیوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا قبر ایک ماہر گورکن سے کھدوائی گئی تھی ان

لوگوں کے جانے کے بعد میں میگ کی قبر پر اکیلی رہ گئی میگ کی آتما اچانک ظاہر ہو گئی دینا۔ تم نے مجھے پچالیا میں تمہارا احسان بھی نہیں بھولوں گا اگر میں اس پادری کے ہاتھوں لگ جاتا تو اعراس کی غلامی روحوں کے ساتھ رہتا اب جب تم نے مجھے کھڑے ہو کر دفن دیا ہے تو اس سے اس پادری کا چلنا کام ہو گیا ہے اور وہ ناکامی کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے شاید آج کے بعد جتنی آج رات گزرنے کے بعد وہ مر جائے اور پھر میں آزاد ہو جاؤں گا مگر نیگ میں نے سنا ہے کہ مرنے کے بعد آتما میں آسمان پر چلی جاتی ہیں۔

ہاں دینا تم نے بالکل ٹھیک سنا ہے مگر کچھ آتما میں مرنے کے بعد بھٹکتی ہیں اور وہ یوں پھر کسی عامل کے قابو میں آجاتی ہیں مگر میری مجبوری ہے کہ میں اب بھی اس دنیا میں سے نہیں جاؤں گا کیونکہ میرا جسم کھڑے ہو کر دفن یا گیا ہے اور یوں میری روح اس دنیا میں محفوظ ہے یعنی اب مجھے کوئی جادوگر عامل پادری وغیرہ اپنی گرفت میں نہیں لے سکتے اور دینا یہ سب تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے ورنہ میں تو کب کا اس پادری کی قید میں آجاتا اور پھر وہ مجھ پر طرح طرح کی بات کرتا مگر اب جب کبھی تمہیں میری ضرورت پڑے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر لینا اور میرے چہرے کو اپنی آنکھوں کے سامنے لانا میں تمہارے سامنے آجاؤں گا اور تمہیں میں مشکلات سے نکال لوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے اس کے بعد میگ اور میری آتما غائب ہو گئی اور میں واپس اپنے ویلی میں آگئی پھر میں نے وہاں سے وہ سارے پیسے لیے وہ میرے لیے بہت تھے شہر میں کئی مکان اور بنگلوں کی میں مالک بن گئی اور اونچی سوسائٹی میں میرے تعلقات بڑھ گئے میں امیر ترین شخصیت بن گئی اور یوں میں نے اپنا نام بھی دینا سے رنیا کر دیا رنیا نام مجھے میگ اور میری آتما نے دیا تھا اور یہ نام میرے لیے کافی اچھا بھی ثابت ہوا اور یوں میں نے امریکہ کے جزیرے الوار اپنے لیے ایک بہت ہی بڑا بنگلہ خریدا ویب سائیس اور کئی میں امیر ترین شخصیت بن گئی اور یسٹرن سوسائٹی کی مافیہ نے مجھے اغوا کر لیا۔



رینا سوچتے سوچتے لرز گئی وہ سوچوں کی دنیا سے باہر نکل گئی اور اچانک گیت پڑھنے کی آواز بھی سنائی دی اس نے دروازہ کھولا سامنے اسلٹ کھڑا تھا رات شروع ہو چکی تھی ہائے بی بی وہ لڑکھا کر اندر آ گیا کیسے ہو اسلٹ کیا ہوا ہے کیا بہت ہی زیادہ پی پی ہے جو کھڑے بھی نہیں ہو سکتے ہو رینا نے اسلٹ کو ہمارا دے کر کہا ہاں بی بی وی ڈی آج کیسینو میں مل گئی اس نے جام پر جام پلا دیا۔ اوہو یہ تو بہت ہی برا ہوا اسلٹ میں اس مکار کو پسند نہیں کرنی مگر تم پھر بھی اس کے ساتھ تعلقات رکھ رہے ہو وہ لڑکھا کر صوفے پر گر گیا ڈارلنگ کیسی باتیں کرتی ہو اس سوسائٹی میں ایسی ہی ہو رہے تعلق رکھنا پڑتا ہے یہی معاملات چلتے ہیں اسلٹ غمارالود لہجے میں بولا اس کی آنکھیں سرخ تھیں دیے اسلٹ اگر میں بھی کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات استوار کروں تو تمہیں کیس لگے گا جیسے ہی رینا نے یہ کہا۔ اس کا سارا نشہ ہرن ہو گیا اور وہ لڑکھا گیا اسے رینا کو بالوں سے پکڑ لیا اور پیچ کر بولا رینا تم نے یہ آج کبہ دیا مگر آئینہ بھول کر بھی ایسی بات مت کرنا ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا اسلٹ جس چیز کو پسند کرتا ہے وہ صرف اسلٹ تک ہی محدود رہتی ہے اور تم اگر۔۔۔ اینٹپ اسلٹ میں کوئی چیز نہیں ہو میں جیتی جاگتی انسان ہوں رینا نے اسلٹ کی بات کاٹ کر کہا۔

ہاں تم جیتی جاگتی انسان ہو بھی تھے وران کر رہا ہوں کہ آئینہ وہ ایسی غلط بات ہرگز نہ کرنا ورنہ تم تو جانتی ہو کہ میں کتنا خطرناک انسان ہوں اسلٹ نے زور سے رینا کو دھکا دے دیا اور وہ صوفے پر گر گئی اس کا چہرہ نمبل لیب سے ہلکا سا لگا او اس کے گھٹنے بال اس کے چہرے پر پھیل گئے اسلٹ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا رینا سسکیوں میں رونے لگی کچھ دیر بعد وہ اٹھی اور خود کو بری طرح سے تمباخوس کر رہی تھی اس کے آنسو اس کے رخساروں پر سے بہہ رہے تھے آدھے گھنٹے تک وہ گم سم بیٹھی رہی کہ چانک پیچھے سے قدموں کی گونج سنائی دی رینا نے مڑ کر دیکھا اور وہ پیچھے دیکھتی رہ گئی پیچھے سیم

آ رہا تھا وہ آج بھی بلا کا حسین و جمیل لگ رہا تھا اور اس کا چہرہ غصہ ڈھار تھا خوبصورت لباس نے اس کی شخصیت میں نکھار پیدا کر دیا تھا سیم وہ اٹھ کر سیم کی طرف بھاگی سیم وہ اس کے گلے سے جا لگی سیم نے اس کے آنسو صاف کیے رینا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو سیم کو رینا نے ساری بات بتادی وہ پھر اٹھ کر رونے لگی سیم اب کیا ہوگا رینا تم کیا چاہتی ہو مجھے یہ بتاؤ کہ تم اسے چاہتی ہو یا مجھے سیم آئی لو۔۔۔ میں نے تمہارا خط پڑھ لیا ہے اور میں تمہیں سچائی بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں نے جسے سے نہیں دیکھا تھا میں اس وقت سے تم سے محبت کرتی ہوں اور میں تمہارے خوابوں میں رہ رہی ہو اور وہ رہی تھی یہ نہیں تم کہاں رہ گئے تھے کاش تم پہلے آ جاتے تو آج اسلٹ نام کا اسلٹ میری زندگی پر اسلٹ نہ ہوتا پڑتا نہ دوسرے ہوئے کہا رینا میں نہیں اس میں سے کی بھی نہیں ہوں بے دونکا میں اس کو جان سے مار دوں گا رینا یہ کہیں شخص تمہاری زندگی میں کیسے داخل ہو گیا تم مجھے بتاؤ بال اسلٹ مگر وہ بہت ہی کمین ہے اور وہ اس وقت بہت طاقتور بھی ہے وہ ہمیں مار سکتا ہے رینا تم ڈرو مت بلکہ میں نے جو تم سے پوچھا ہے صرف وہ بتاؤ ٹھیک ہے سیم کہ اسلٹ میری زندگی میں کیسے آیا میں تمہیں بتاتی ہوں رینا نے سیم کو بتانا شروع کر دیا۔

تم مجھے دہلی میں جس دن ملے وہ تمہاری آخری ملاقات تھی تم نے مجھے خط دیا تھا تم نے لکھا تھا کہ یہ خط میں پڑھ لوں مگر تمہارے جانے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ تمہیں رکنا چاہیے اور میں نے خود سے یہ عہد کر لیا کہ جب مجھے تم دوبارہ ملو گے نہیں میں تمہارا خط اس وقت تک نہیں پڑھوں گی اس دن میری ملاقات میگ اور سے ہوئی وہ ایک بھاری تھا اس نے مجھے دس ملین ڈالر زدے اس دن وہ دھمکیاں دے دیا وہاں سے وہ دھمکیاں دے دیا اس کے بعد مجھے میگ کی آتما نے پریشان کرنا شروع کر دیا وہ مشکل میں تھی میں نے اس کی مدد کی اور اس کی لاش کو سرد سے باہر نکال دیا اور اسے عیسائیوں کے قبرستان میں کمرے ہو کر دفن کیا اس عمل سے اس کی آتما

پادری کی قید میں جانے سے بچ گئی اور میگ اور بری آتما نے پادری کو ختم کر دیا اور وہ میری احسان مند ہو گئی میگ اور بری پیسے میں سے وہی پھوڑ دیا وراسر کیسے ٹی شٹ ہوئی میرے پاس پیسہ تھا۔ بہت جلد میرا اٹھنا بیٹھنا اونچے لوگوں میں شروع ہو گیا اور میرے نام سے بہت سارے جانکاد میں نے خرید لی۔

اچانک اسلٹ میری زندگی میں آ گیا اس کا تعلق ویسٹرن سوسائٹی کی مافیہ سے تھا ان لوگوں نے مجھے پیسوں کی خاطر آغوا کر لیا یہ ایک دو مہینے کی پہلے بات ہے اسلٹ کے لوگوں نے مجھے انوکھا کیا اور مجھے ایک نہایت ہی خفیہ جگہ منتقل کر دیا۔ اسلٹ کا باپ شیرفان نہایت ہی گھٹیا شخص ہے اور وہ اسلٹ کے ساتھ مجھ سے ملنے آ گیا وہ ایک مکروہ شکل و صورت کا مالک تھا ان کے لوگوں نے مجھے کر سٹی کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور میرے منہ پر پٹی لگائی ہوئی تھی اس وقت میں اتنی پریشان تھی کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میگ کی آتما کو بلانی کہ وہ میری کچھ مدد کرتا انکے آدی نے میرے منہ سے سفید پٹی ہٹائی میرے چہرے پر خوف کی گہری سلوٹیں صاف ظاہر ہو رہی تھیں اور پھر اسی دن اسی لمحے میرے معصوم چہرے پر اسلٹ کا دل آ گیا یقیناً ان لوگوں نے مجھے پیسوں کے لیے آغوا کیا تھا مگر پھر اسلٹ نے مجھے کچھ باتیں کی اور اس کی نظر میں شرائط میں مگر دراصل اس نے مجھ سے ایک سودا کیا تھا اس سے منگنی کا سودا اور میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا نہ کرنے کی صورت میں وہ میری ساری دولت بھی لے لیتے اور مجھے کسی قابل بھی نہ چھوڑتے اسلٹ میں نے یہ سوچا کہ بہتری اسی میں ہے کہ میں اسلٹ سے بھوتہ کر لوں اور پھر اس نے باعزت طریقے سے مجھے چھوڑ دیا اور چند دنوں بعد مجھ سے منگنی کر لی۔

اس دن کیسینو میں تم مجھ سے ملے تم کچھ کچھ بدل چکے تھے مگر تم میرے دل میں بستے چلے گئے میں تمہیں کروڑوں میں پہچان سکتی تھی مگر اس وقت میں کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی صرف تمہیں دوسرے دیکھ سکتی تھی مگر سیم اب میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی ہوں اب میں تمہیں کھونا چاہتی

کانش

ہوں رو نیارونے لگی۔ رینا میں جانتا ہوں اور کچھ بھی سکتا ہوں کہ تم پر اس وقت کیا کر رہی ہے رینا اگر تم میگ اور بری کی آتما کو اسلٹ اور ان کے باپ کے سامنے لکھرا دو تو جیت تو تمہاری ہوگی نہیں سیم وہ لوگ بہت ہی شاطر ہیں اور میگ کی آتما نے مجھے بتایا تھا کہ ان لوگوں کے پاس ایک ماہر نجوی بھی موجود ہے جو کالے جادو پر دسترس رکھتا ہے اگر میگ اور بری آتما ان کے خلاف سامنے ڈٹ جائے تو بھی ہار جاتی ہوگی اسلٹ نہایت ہی خطرناک ہے اور ان کے تعلقات بھی بہت ہی گہرے ہیں سیم اب کیا ہوگا ہمیں کچھ کرنا ہوگا ہاں رینا میں اس کلمے کو مار دوں گا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں اس کو فنا کر دوں گا سیم اگر ان کو پتہ چل گیا کہ تو پھر بہت ہی برا ہوگا۔ ہمیں ایک منصوبہ تیار کرنا ہوگا اور ہم دونوں کو ان لوگوں نے ایک ساتھ دیکھ لیا تو قیامت آجائے گی ٹھیک ہے رینا میں تمہیں کسی بھی تکلیف میں دیکھ نہیں سکتا تم ہی بتاؤ کہ آخر میں کیا کروں۔

سیم تم کہاں گئے تھے مجھے چھوڑ کر رینا میں نے دن رات ایک ایک کر کے پیسے کمائے میں یہ سب کچھ تمہارے لیے کر رہا تھا اور دن میں دو عدد جو ب کرتا تھا رات کو نائٹ کلبس میں پر فارم کرتا تھا اور سوتا بہت کم تھا میں پیٹنگ بتاتا اور پھر میں نے اس کی نمائش کر دی میرے پیٹنگ بہت ہی زیادہ پسند کی گئی اور میں راتوں رات امیر و کبیر بن گیا میں ایک بہت ہی زیادہ آرٹسٹ بن گیا میں جب امیر بن گیا تو میں واپس آ گیا تمہیں بتانے کے لیے مگر تم مجھے نہ ملی اخباروں میں پھر میں نے تمہاری تصاویریں دیکھیں مگر دوسالوں میں بہت دیر ہو چکی تھی۔ میں اخبار بہت کم پڑھتا تھا ورنہ تمہاری تصاویر شائع ہوتی رہتی تھیں مگر یہ سب مجھے شروع شروع میں بہت اچھا لگتا تھا کیونکہ شہرت انسان کو آسمان کی بلندیوں پر لے جاتی ہے خیر میں نے تمہاری تصویر اسلٹ کے ساتھ اخبار میں دیکھی تھی اور یہ سرنی تھی کہ عنقریب تم اسلٹ کے ساتھ منگنی کرنے والی ہو پھر میں تمہاری منگنی پر آ گیا اور اب تمہارے سامنے ہوں رینا میرے پاس اب

بے شمار دولت سے میں تمہاری ہر خواہش پورا کر سکتا ہوں
سیم نے رینا کو اپنی مکمل کہاں سی سٹیٹیم بس یہی رہو
مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے رینا میں بس
تمہارے پاس ہی ہوں میں اب تمہیں چھوڑ کر نہیں بھی
نہیں جاؤں گا تم فکر مت کرو اسب میں سب کچھ ٹھیک
کر دوں گا۔

اچانک گیٹ کی کھنٹی بجی رینا کی آنکھیں خوف سے
کھلی کی کھلی رہ گئیں اسلٹ۔ ہوگا اپنا بے مختصر سی باکی اور
سیم کی طرف غیر یقینی انداز میں دیکھا اب کیا ہوگا کچھ
نہیں ہوگا تم جاؤ دروازہ کھولا اور اپنے چہرے کے تاثرات
ٹھیک کر بیٹھیں نہیں چھپ جاتا ہوں ٹھیک ہے اچانک گیٹ
کی کھنٹی پھر سنائی دی رینا گیٹ کی طرف بڑھ گئی اور گیٹ کو
کھول دیا باہر اسلٹ بھی کھڑا تھا اس کے چہرے کے
زاوے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور وہ غضب ناک
حد غصے میں تھا سیم کی نیورڈ فراری کار کھڑی تھی اور اسلٹ
نے اسی گاڑی کو دیکھ کر اندازہ لگایا تھا کہ رینا کے ساتھ کوئی
ہے وہ کچھ دیر تک رینا کو غصے کی نظروں سے گھورتا رہا اور پھر
اس نے زور سے رینا کو کھانسنے دیا رینا منہ کے بل زمین
پر گر گئی اور اس کی تیز جھنجھکی بخارج ہوئی اس کا چہرہ بری
طرح زخمی ہو چکا تھا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں اپنے
علاوہ کسی اور کو تمہارے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا کون ہے
وہ میں بتاؤ مجھے وہ زہریلہ وکھرہ اسلٹ نے اس کو ہاتھ
سے پکڑا کہیں سے زہلی خونی کسے گھسیا ہوا تم جیسا ذلیل
انسان میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی نہیں دیکھا
ہے اسلٹ اسے ایک زوردار دھکا دیا اور وہ دوبارہ منہ کے
بل زمین پر گر گئی مجھے گالی دیتے چلے میرے ساتھ میں
ابھی تمہارا حشر کرتا ہوں۔

اسلٹ اس کے اوپر جھگ گیا اور اس کے منہ کو اپنے
مضبوط ہاتھ سے پکڑ کر کہا۔ پھر اس نے رینا کو جھکے سے اٹھایا
اس کے ناک سے خون کی لیکن بہہ رہی تھی جو اس کے منہ کو
سرخ کر رہی تھی وہ اسے ہٹھپٹے لگا رہا تھا جیسے گی اور اس سے
خود کو چھڑانے لگی اچانک بیک بیڑیوں کی اوٹ میں سے سیم
نکل آیا اس نے اسلٹ پر پھسل تان لیا چھوڑ دے ورنہ

میں تمہیں ابھی اسی وقت ٹھنڈا کر دوں گا اسلٹ پیچھے گھوم گیا
اس نے سیم کو گھور کر دیکھا اس نے رینا کو چھوڑ دیا وہ انہائی
حد تک غضب ناک ہو گیا تھا وہ تو تم مجھے مارو گے اسلٹ
گر جا سیم نے باطل اس کے سر پر زور سے دے مارا جس
سے اسلٹ کا زور ٹھوڑا ٹھنڈا پڑ گیا۔ رینا تم جاؤ سیم بولا
نہیں سیم اس کہیں سے کو چھوڑنا مت اسے مار ڈالو یہ انتہائی
حد تک ہمارے لیے خطر ناک ہے رینا میں تمہیں دیکھ لوں گا
اسلٹ گرج کر چیخا شٹ اپ سیم تیزی سے بولا اسلٹ نے
زوردار لات سیم کی ٹانگوں کے چٹ ماری وہ اپنا توازن
برقرار نہ رکھ سکا اور لڑکھڑایا پھل اس کے ہاتھ سے
چھوٹ کر گر گیا رینا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور میگ
اور کا سراپا اپنے ذہن میں لے آئی میگ اور کی آتما
غائب نہیں ہوئی اسلٹ نے پھسل اٹھایا اور سیم کے سینے پر
بیٹھ کر اس کے سر پر سکو اور لاتوں کی بارش کر دی میگ
اور میری مدد کریں بہت مشکل میں ہوں رینا میں تمہیں
بتا چکا ہوں کہ میں اسلٹ اور اس کے لینگ کو کچھ بھی نہیں سکتا
ان سب پر ایک پادری نے عمل کیا ہوا ہے اور یہ لوگ
صرف زندہ انسانوں کے ہاتھوں ہی مر سکتے ہیں
میں صرف تمہاری رہنمائی کر سکتا ہوں ٹھیک ہے میں کچھ
کرتا ہوں رینا بولی اسلٹ پر جیسے جنون طاری ہو چکا تھا وہ
سیم کے چہرے کو لوہاں کر چکا تھا اور اب اس نے پھسل
کی نال اس کے منہ میں رکھ دی تھی رینا نے گیٹ کے
ساتھ پڑا ہوا بوری گھلا اٹھایا اور اسلٹ کی طرف بڑھنے لگی
اسلٹ قہقہے لگانے لگا۔

میں تمہیں بہت ہی بھیا تک موت ماروں گا وہ جیسے
ہی ٹرگر دبانے لگا تھا رینا نے اس کے سر پر گمہ دے مارا
اسلٹ کی بھیا تک جھج نکلی گئی پھسل پر اس کی گرفت ڈھیلی
پڑ گئی اور وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ رینا نے جلدی سے پھسل
سیم کے منہ سے نکالا اور اس کو اسلٹ پر تان لیا اور پوری چھ
کی چھ گولیاں اسلٹ کے دل کے مقام پر دے ماری میگ
اور کی آتما دیکھ کر سر پکڑ رہ گیا۔ رینا نے لگے لگے رینا تیر
نے کیا کر دیا تم نے اسے کیوں مارا اسلٹ چند سانس لینے
کے بعد ٹھنڈا پڑ گیا اور پنا جلدی سے سیم کی طرف متوجہ

خونفک ڈا بجٹ

ہوئی اس کی حالت بہت ہی بری ہو چکی تھی میگ اور اگر
میں اسے نہیں مارتی تو وہ ہم دونوں کو مار دیتا اس نے سیم کو
کھڑا کر لیا اگر ابھی اسی وقت بشیر فارن کو پتہ چل جائیگا کہ
ان کے بیٹے کو مارا جا چکا تھا سیم جیران رہ گیا کیا مطلب
بشیر فارن کو کہنے پتہ چلے گا اس کی لاش تو ابھی تک اس نے
دیکھی ہی نہیں ہے۔

سیم نے حیرانگی سے میگ کی آتما سے کہا سیم اس کا
خاندان نہایت ہی کہیں اور ذلیل ہے دراصل اس کے
دادا کا پڑاوا جادوگری اور خونفک چلے وغیرہ کیا کرتے
تھے ان کے خاندان میں ایک عدد ایک بہت ہی بڑا جادوگر
تھا اس نے مرنے سے پہلے سے اسلٹ کے جسم پر ایسا کوئی
جادوئی منتر پڑھا تھا کہ جب اسلٹ کبھی کسی بھی وقت
مرے گا تو اسلٹ کے باپ کو اسی لمحے پتہ چل جائے گا اور
اس کا باپ ایک طوفان اٹھائے گا اس نے پچھلے میں
سالوں سے جادوگری کو چھوڑ دیا تھا اور یہاں اس ملک کی
سرزمین پر اپنا روپ و دھبہ قائم کر دیا تھا مگر ان کے پاس اب
بھی کالی شعلیاں موجود ہیں میگ اور کی آتما سیم کو مختصر
اسلٹ کے خاندان کے پس منظر کے بارے میں بتایا اسلٹ
کے جادوئی طاقتوں کے بارے میں رینا پہلے سے جانتی
تھی میگ اور وہ لوگ ہمیں نہیں چھوڑے گا ہمیں یہ جگہ
چھوڑی ہوئی جادوئی طاقت نے بشیر فارن کو بتا دیا ہوگا کہ
اسلٹ کو کس نے کیے اور کیوں مارا ہے رینا نے کہا ہاں رینا
تو ٹھیک کہہ رہی ہے تم دونوں یہاں سے فوراً نکلو میں کبھی تم
دونوں کی مدد کروں گا ہم دونوں جلدی کر دوقت بہت ہی کم
ہے سیم آؤ بھاگ چلیں اگر ہم اس کے ہاتھوں لگے تو وہ
ہمیں بہت ہی بھیا تک موت مارے گا سیم نے دنیا کا ہاتھ
مضبوطی سے پکڑا اور کہا چلو چلیں یہاں سے بہت دور
جہاں وہ لوگ ہم تم تک نہ پہنچ سکے رینا روتے ہوئے بولی
ہاں چلو سیم۔

رینا دونوں دروازے سے باہر نکل گئے لان میں
کھڑی اسلٹ کی رید اور بیک لکری پڑاؤ میں دونوں بیٹھ
گئے اور گاڑی فرمائے بھرنی ہوئی گیٹ سے نکل گئی میگ
اور کی آتما اتنی ہوئی گاڑی کے پیچھے سیٹ پر بیٹھ گئی اور

گاڑی سڑک پر نہایت ہی تیز رفتاری سے چلنے لگی سیم ہم تو
کئی پتھلوں کی کئی انجانے سمت کی طرف بڑھ رہے تھے
سیم مجھے ہی ڈر لگ رہا ہے اور مجھے اسلٹ رہا ہے کہ جیسے
ہم کئی پتھلوں ہوں ہماری کوئی منزل نہیں ہو کہ ہم
کہاں جائیں کہاں گریں گے رینا نے خوفزدہ لہجے میں کہا
رینا بس تم کوئی لگزنہ کرو اگر اوپر والے نے چاہا تو باخیریت
ہم منزل تک ہی پہنچ جائیں گے رینا کے چہرے پر خوف کی
سلوٹیں گہری ہو گئی تھیں۔



بڑے واسٹ بیل میں بشیر فارن جھکے سے اٹھ بیٹھا
اس کی آنکھیں نہایت ہی سرخ ہو چکی تھیں نہیں وہ چیخ کر
اٹھ بیٹھا اس کے پادری نے خبردار کر دیا تھا کہ اسلٹ کا مڑور
ہو چکا ہے میز پر پڑی ہوئی وکی کی بوتلیں سیٹھنے الٹ کر
پہنچے پھینک دی اور بیل کے تہ خانے کی طرف گھومے
پادری کی طرف چلا گیا وہ ایک ہی قدم میں تین تین چار
چار بیڑھیاں پھلانگ رہا تھا وہ جیسے ہی تاریک تہ خانہ
میں پہنچ گیا پادری کو اس نے گردن سے پکڑ لیا کس نے
مارا ہے میرے بیٹے کو پادری منہ ہی منہ میں منتر پڑھنے لگا
اور پھر اس خلا کی طرف اوپر دیکھا بشیر فارن نے پادری کو
چھوڑا اور تہ خانے کے اوپر چھوڑا تار یک میں دھوپ
کے مانند دو چہرے نمودار ہوئے انہیں۔ بشیر فارن ان کو
دیکھ کر چیخا یہی ہے تمہارا بیٹے کے قاتل پادری جھلا کر
بولا وہ چہرے کی اور کے نہیں بلکہ رینا اور سیم کے تھے یہ
لڑکی تو میری ہے اسے والی ہو گئی یہ کیسے میرے بیٹے کو قتل
کر سکتی پادری تم تو جانتے ہو کہ پچھلے میں سالوں سے ہم
نے جادو چھوڑ دیا تھا مگر یہ ہمارے بڑے بزرگوں کا کام تھا
اس لیے ہم نے نشانی کے طور پر تمہیں رکھا اور تم بھی اب
مراؤ گے کیونکہ تم نے میرے بیٹے کو مرنے سے نہیں بچایا
پادری کے چہرے پر خوف کی سلوٹیں گردش کرنے لگیں
بشیر فارن نے اس کی کٹھنی پر گرنے رکھ دی تھی اور اگلے ہی
لمحے اس نے گولی چلا دی پادری وہی پر ہی دم توڑ گیا آہ
پادری کے منہ سے آخری کوخبر چیخ نکلی بشیر فارن تہ
خانے سے نکل گیا۔

اس نے اپنے خونی ہر کاروں کو رینا اور سیم کے چپے لگا دیا۔ اس نے اوپر حکام سے فون پر بات کی اور شہر کے تمام خارجی راستوں پر تاکہ بندی لگادی پندرہ منٹوں کے اندر اندر تمام راستے بند ہو چکے تھے رینا پر انعامی رقم بھی رکھ دی گئی تھی پولیس بھی رینا کے چپے پر چکی تھی اور رینا کے گھر پر کوئی بھی نہیں تھا ہمیں اس لڑکی کو ڈھونڈنا ہے ورنہ ناکامی کی صورت میں موت ہماری مقدر ہوگی وہ دس آدمی تھے دو بڑے بڑے چپوس میں آئے تھے اور اب رینا کے گھر سے نکل رہے تھے انکی گاڑیاں تیزی سے رینا کے گھر سے نکل گئی۔



سیم گاڑی روک دو اچانک میگ اوپر کی آتما ڈھاری سیم نے گاڑی کو بریک لگائے گاڑی کے تازہ چرچائے رینا نے خوفزدہ نظروں سے میگ کی آتما کی طرف دیکھا کیوں کیا بات ہے سیم کمال ہو گیا ہے مجھے پتہ چلا ہے کہ اب میں ان پر بھاری پڑ چکا ہوں وہ لوگ اب تمہارا بال بھی پیچ نہیں کر سکیں گے میگ اوپر کی آتما نے کہا رینا یہ سن کر اسے تھوڑی بہت امید ہوئی مگر ڈر اب بھی اس کے اعصاب پر بری طرح سوار تھا سیم نے حیرت سے پوچھا میگ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمہارے ساتھ اب ہم لوگ محفوظ ہیں رینا نے بھی سوالیہ نظروں سے میگ کی طرف دیکھا دراصل بشیر فاران نے بیٹے کی جدائی میں اپنے سب سے وفادار آدمی کو مار دیا ہے وہ آدمی بہت بڑے علم والا تھا وہ ایک پادری تھا اور یہی آدمی نے ان پر ایسا طمس قائم کیا تھا کہ کوئی بھی آتما یا روح ان لوگوں کے مقابلے میں نہیں آسکتی تھی لیکن جب پادری نے بشیر فاران کو اسلٹ کی موت کی خبر سنائی تو وہ مجھے سے پاگل ہو گیا اور فوراً آؤ دیکھنا نہ تاؤ دیکھا بس جاوگر پادری کو مار دیا ورنہ وہ اس پادری کے ذریعے تم دونوں کو کھوں میں پکڑ سکتا تھا۔ اور اب ان کے بندے تم دونوں کو پاگل کتوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں مگر میں بھی دیکھتا ہوں کہ وہ تم دونوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

سے آکر لائی آء۔ رینا کے منہ سے ایک تیز چیخ خارج ہوئی ان کی گاڑی چند قدم آگے بڑھی اور چپے جیب میں بشیر فاران کے بندے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی باہر نکلا رینا کی آنکھیں خوف سے باہر نکل آئی سیم اسی لمحے حیران رہ گیا دوسرے جیب میں سے بھی آدمی باہر نکل آئے اور ان کی گاڑی کی طرف آنے سے ان ہاتھوں میں رائفلیں تھیں اچانک گاڑی میں سیم چابی گھمائی اور سنارٹ، بوگی گاڑی آگے بڑھنے لگی وہ لوگ جو رائفلیں تان کر ان کی طرف آ رہے تھے اسنے گولیاں چلائی شروع کر دیں مگر حیرت انگیز طور پر گاڑی کو ایک بھی گولی نہیں لگی میگ اوپر کی آتما بولی سیم گاڑی کی رفتار بڑھاؤ میں ان لوگوں سے غمنا ہوں وہ اسلٹ ہی لمحے غائب ہو گیا سیم گاڑی چلا رہا تھا ان کے چپے دو دھچپیں لگی ہوئی تھیں اور انکی گاڑی پر فائرنگ کر رہے تھے موت کا تعاقب لمحہ بہ لمحہ قریب پہنچ رہا تھا آگے دیا کو پل تھا سیم نے گاڑی اسی پل کی طرف ٹرن کر دی اور ایک جیب تیزی سے سیم کی گاڑی کے چپے پہنچ گیا اور اسلٹ ہی لمحے وہ اڑتا ہوا دریا کے اندر جا گرا۔

رینا بار بار چپے مڑ کر دیکھ رہی تھی بشیر فاران کے بندے ان پر فائرنگ کر رہے تھے مگر ایک بھی گولی گاڑی کو نہیں لگ رہی تھی پھر اچانک دوسری گاڑی انکی گاڑی کے قریب پہنچ گئی وہ جیب جیسے ہی سیم کی گاڑی سے ٹکرائی جیب نے آگ پکڑ لی اور پھر اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا دھماکے سے قبل ہی سیم گاڑی کو آگے بڑھا چکا تھا اچانک پڑاؤ کی چپے سیٹ پر میگ اوپر کی آتما نمودار ہوئی تم دونوں یوں کر دو کہ خود کو پولیس کے حوالے کر دو میں سب سنبھالتا ہوں مگر پولیس بھی اس کے ساتھ ہے نہیں میں ابھی اسی وقت، پیلن جاتا ہوں اور اس سکیں کے کو ختم کر ڈالتا ہوں ورنہ پولیس کی گاڑیاں تم دونوں پر جائیں گی میں تم دونوں پر آٹچ نہیں آنے دوں گا واقعی آئے تاکہ بندی بھی سیم نے گاڑی روک دی اور اسی لمحے پولیس نے ان کو پہچان لیا۔ رینا تم فکر مت کرو میں تم دونوں کے خلاف سب ثبوت مٹا دوں گا مگر پہلے اس کو تو ختم کر دوں

میگ اوپر کی آتما غائب ہو گئی پولیس والے میگ اوپر کی آتما کو نہیں دیکھ سکتے تھے وہ رینا اور سیم کو پکڑ کر پولیس کی گاڑی میں بٹھا چکے تھے اور اب گاڑی پولیس اسٹیشن کی طرف جا رہی تھی پولیس نے گاڑی کو بھی قبضے میں لے لیا۔ مگر اچانک دسی گاڑی کو آگ لگنے لگی پیلن پیلن پیلن لے لیا پولیس کے آدمی گاڑی سے دور بھاگے اور جو بولی وہ لوگ تھوڑے دور ہوئے گاڑی ایک دھماکے کے ساتھ پھٹ گئی رینا نے دور سے گاڑی کو ختم ہوتے ہوئے دیکھا اور سیم کے کان میں چپکے سے بولی پہلا ثبوت تو مٹ گیا سیم مسکرانے لگا۔



بشیر فاران کو خوشخبری مل چکی تھی کہ رینا پولیس کی زیر حراست میں ہے وہ خوشی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اسی لمحے اس نے ولسکی کی بوتل اٹھائی اور اپنے ہونٹوں سے لگائی اب اس سکیں ہی کے ساتھ وہ کھڑوں گا کہ وہ ساری زندگی یاد کرے گی وہ بد ذات لڑکی میرے اسلٹ کی قاتل ہے وہ خوشی سے اپنے گل کے اندر چلا گیا اچانک راہ داری سے گزر کر وہ ہال میں جیسے ہی پہنچا ہال میں لگا ہوا جمور ملنے لگا اور اس کے اوپر آگر بشیر فاران بری طرح سے زخمی ہو گیا اور لکڑھاتا ہوا دور جا گرا۔

اچانک ہال میں آگ لگ گئی لمحوں میں ہی پورا ہال آگ کے شعلوں سے بھر گیا بشیر فاران کے جسم کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ ہال سے باہر کی طرف بھاگا مگر آگ اس جسم پر حاوی ہو چکی تھی اور پھر ساعتوں میں ہی دیکھتے ہی دیکھتے آگ پھیل چلی تھی بشیر فاران کی بھینک جھپٹ پیلن سے باہر نکل آ رہی تھیں اور پھر رفتہ رفتہ اس کی جھپٹیں معدوم پڑ گئیں وہ جل کر کباب بن چکا تھا اس کا سب کچھ ختم ہو گیا تھا اس گل میں اس کے ساتھ اس کے کئی ساتھی بھی جل کر مر چکے تھے اور اب ایک ہی گھٹنے میں وہاں پر ایک کالی سیاہ بھینک بد صورت عمارت کھڑی تھی جو اس جگہ کو وحشت ناک بنا رہی تھی جبکہ پیلن کے باہر لوگوں کا جھیم اند آیا۔ اور ان لوگوں میں سے ایک میگ اوپر کی آتما بھی گئی جو اپنی کامیابی پر مسکرا رہی تھی پھر وہاں

سے غائب ہو گئی اگلے دنوں پولیس نے تفتیش تو بہت کی مگر رینا اور سیم کے خلاف کوئی بھی ثبوت نہ ملا کہ دونوں مجرم ٹھہرتے اور ثبوت ملتا بھی کیسے سب ثبوت تو میگ اوپر کی آتما نے ختم کر دیے تھے اس نے رینا کے گھر سے اسلٹ کی لاش بھی اسی گل میں جلادی تھی پیلن جو رینا نے چلائی تھی اس کو بھی سمندر میں پھینک دیا تھا اور یوں تین دنوں کے بعد ان دونوں کو باعزت طریقے سے رہا کر دیا کیونکہ رینا پر قتل کرنے والی دعویٰ دار بشیر بھی اب اس جہاں میں نہیں رہا تھا ان کے رہا ہوں پر ان کے سامنے میگ اوپر کی آتما نمودار ہوئی شکر یہ دونوں ایک زبان ہو کر بولے اور تشکرانہ نظروں سے میگر اوپر کی آتما کو دیکھنے لگے اگر تم ہماری مدد نہ کرتے تو ہم بھی بھی ایک نہیں ہوتے میگ اوپر کی آتما مسکرائی اور کہا۔

اب میں ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں میں تم دونوں سے آخری ملاقات کے لیے آیا ہوں رینا کی آنکھوں میں آنسو آگئے میگ اوپر ہم تمہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے اور تمہارے نام سے ایک عدد چرچ بھی بنوائیں گے میگ اوپر کی آتما مسکرائی اور اوپر کی جانب غائب ہو گئی سیم کے گلے ملی سیم ہم کہاں جا رہے ہیں سیم مسکرایا کوٹ میرج اور دونوں باہی جیون ساتھ بھانے کا وعدہ کیا۔

میرے پیارے ساتھیو اس کہاں کی بارے میں انی رائے ضرور دیجئے میں انتظار کروں گی تاکہ اس سے بھی اچھی کہاں کی لکھ سکوں البتہ یہ یاد دہانی میں کروادوں یہ میں نے اپنی سوچ سے لکھی ہے۔

اپنی تقدیر خفا ہو تو غزل لکھتے ہیں جان جب تن سے جدا ہو تو غزل لکھتے ہیں ایسے لوگوں سے جو خاموش سدا رچے ہیں بات آنکھوں سے ادا ہو تو غزل لکھتے ہیں ہم تو ہر زہر بھی پی لیتے ہیں آزمانے کو جب یہ زخموں کی دوا ہو تو غزل لکھتے ہیں شعیب اختر آسی۔ گلگت

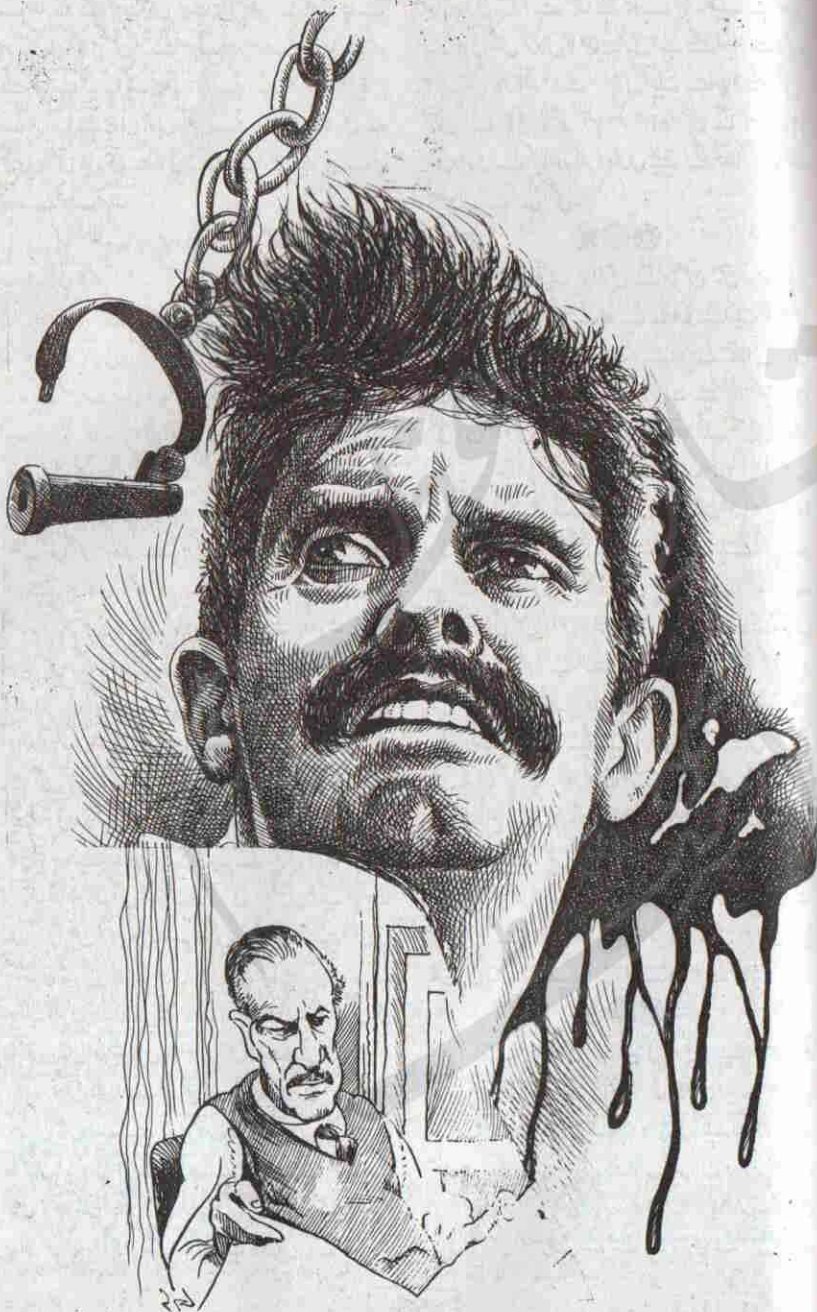
شیطان محل

--- تحریر: بلال شبیر۔ ہری پور ---

کالی ناتھ کے حملوں میں تیزی آگئی تھی سونو نے خود کو غائب کیا اور سیدھا کالی ناتھ کے عقب میں جان لگا سونو جن زاد تھا اور بہت ہی طاقت ور تھا کالی ناتھ جادو گر بھی تھا اور آدم خور بھی سونو نے عقب سے کالی ناتھ کی کمر پر لات ماری مگر وہ بروقت ہوشیار ہو گیا کالی ناتھ تادیب کی طرف بھاگا تادیب بھاری سے نیچے بیٹھ جاؤ اچانک ملک نے تادیب سے چیخ کر کہا اور تادیب جلدی سے بیٹھ گئی دراصل وہ ابھی آلی تھی جسے دیکھ کر کالی ناتھ اس کی طرف بھاگا تھا ملک کا حوید تادیب کے پاس تھا اچانک کالی ناتھ کو موقع ملا اس کے ملک کو اٹھایا اور وہاں سے بھاگ نکلا اس سوکے مڑھے بوڑھے میں اتنی طاقت ملک سنبھل بھی نہ سکا اس نے ملک کو زمین پر پھینک دیا اور خود کو منتر پڑھنے پر لگا دیا تادیب کے گلے میں تعویذ نے اس کی جان بچائی سونو دیر نہ کر فاس جلدی سے ختم کر دو سونو نے ہاں میں سر ہلایا بلے جلدی سے اس کے پاؤں پر کچھ پھینکوتا کہ یہ جھکے بلے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا اچانک کالی ناتھ پر چھلانگ لگ دی وہ چونکہ منتر پڑھ رہا تھا بلے نے مین کالی ناتھ پر چھلانگ لگائی وہ اچانک اس کے گرنے سے نیچے جھکا ملک کو موقع مل گیا اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل سے محلول اس کے سر پر چھڑک دیا پانی کی طرح محلول جب کالی ناتھ پر پڑا تو اسے آگ لگ گئی وہ چیخنے لگا اور شور کرنے لگا کالی ناتھ نے ترنا شروع کر دیا انہوں نے جلدی سے محل سے بھاگنا شروع کر دیا چلو نکلو ورنہ ہم سب اسی جگہ ختم ہو جائیں گے۔ ملک نے چیخ کر سب سے کہا وہ سب بھاگنے لگے ملک نے تادیب کا ہاتھ پکڑ لیا جو بہت سہمی ہوئی تھی وہ سب محل سے باہر نکل گئے اچانک دھماکہ ہوا اور محل ختم ہو گیا۔ خس کم جہاں پاک ملک نے کہا۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

شیطان دیوتا کی جے ہوا ایک بڑے سے مندر میں ایک شخص نے سجدے کے بل جھکتے ہوئے کہا اس کے سامنے ایک بہت بڑا بت تھا جس کے کئی ہاتھ بنے ہوئے تھے بت کی شکل بکری کے منہ کی طرح تھی جو کھلا ہوا تھا بت کے ہر ہاتھ میں مختلف تھا بت کے ہاتھوں کی تعداد تھی۔ اٹھو کالی ناتھ بھاری ایک نہایت ہی بد صورت سی مگر قدرے کرب سے بھرپور آواز آئی مہاراجا آپ اڑے آپ تو نہایت ہی اہم کام کے لیے آتے تھے ارے بچے یہ فضیلت اور رتبہ بخشا آپ نے مہاراجا بھاری سر سے سنبھالو اور دانتوں سے محروم بوڑھے کالی ناتھ نے خوشی اور حیرت سے ملے جلے انداز میں کہا ہاں کالی ناتھ تمہیں تو پتہ ہے ہم کسی اہم اور انتہائی مشکل حالات میں ہی آتے ہیں اس وقت بھی ہم بہت

خوفناک ڈائجسٹ



کے مندر کو مجھے اور تمہیں بہت برا خطرہ ہے تم تو جانتے ہو میں اپنا کام مکمل کرنے صرف اور صرف مہینہ چاہیے مگر مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک مہینہ ہمارے لیے خطرے کا پیغام لے کر آ رہا ہے جوں جوں وقرب آ رہے ہیں ہماری بے چینی بڑھتی جا رہی ہے کالی ناتھ مہا پجاری کے چہرے پر قدرے خوف تھا۔

کیا مطلب مہا پجاری میں کچھ سمجھائیں۔ مطلب یہ ہے کالی ناتھ کہ اب تمہیں ایک ماہ سے پہلے پہلے اس لڑکی کا بندوبست کرنا ہوگا جس کو ہم شیطان دیوتا کے قدموں میں قربان کر سکیں ہمیں ہماری منزل تک پہنچنے کے لیے صرف ایسی ہی لڑکی تلاش کرنی ہے جو چاندنی ایک تاریخ کو پیدا ہوئی ہو میرے علم میں تو کوئی ایسی لڑکی نہیں مگر تم خود چاکر کیس سے بھی اس لڑکی کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ ہم شیطان دیوتا کو پہلی دے کر اور شکتیاں لے سکیں میں اس مندر سے باہر نہیں جاسکتا اس لیے یہ کام تم ہی کر سکتے ہو کالی ناتھ غور سے سن رہا تھا تم چاکر اسے ڈھونڈو مگر خبردار ایک ماہ سے اوپر نہ ہو ورنہ ہم فنا ہو جائیں گے۔ مہا پجاری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کالی ناتھ وہ لڑکی ایک چاند کو پیدا ہوئی اور اس کی عمر پچیس سال ہو اور وہ لڑکی اٹلی ہوا ماں باپ نہ ہوں اس کے مگر میرا علم مجھے نہیں بتا رہا کہ وہ کہاں ہے۔ اب یہ تم کو خود تلاش کرنا ہوگی وہ لڑکی اور ایک ماہ سے پہلے پہلے پجاری نے کالی ناتھ سے کہا مہا پجاری آپ نے روشنی کی طاقتوں کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی کہا کہ روشنی کی طاقتیں اب حرکت میں آئی ہیں اس کا مطلب عقل سے بالاتر ہے اس کی تفصیل بتائیں کالی ناتھ پجاری نے مہا پجاری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا کالی ناتھ روشنی کی طاقتوں میں اور شیطانی طاقتوں میں بہت فرق ہے۔

ہوں میں سب کو دیکھ لوں گا مہا پجاری آپ فکر نہ کریں میں سب سے نپٹ لوں گا دیکھتا ہوں یہ روشنی کی طاقتیں کیا کرتی ہیں کالی ناتھ نے جوش سے کہا ٹھیک ہے کالی ناتھ میں نے تمہیں ساری تفصیل بتادی ہے اب تم جانو اور تمہارا کام۔ مگر جو کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے

مہا پجاری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ٹھیک ہے آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا مہا پجاری اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں کچھ اقدامات کر سکوں ٹھیک ہے جاؤ مجھے تم یقین ہے کالی ناتھ ہم امر ہو جائیں گے امر۔ ہا ہا مہا پجاری نے کہا اور پھر دونوں ہنسنے لگے فضا کرنا کہ قہقہوں سے گونجی۔



وہ تینوں ایک پہاڑی کے دامن میں بنے ایک چھوٹے سے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے سامنے ایک چھوٹا سا اصطبل تھا جس میں گھوڑے بندھے ہوئے تھے ان تینوں میں سے ایک جن زاد تھا جو کہ کوہ قاف سے نکالا گیا تھا وہ بھی ان دونوں دوستوں کے ساتھ تھا ملک آج بلا کہہ اداں سا لگتا۔ ہے ایک لمبے لڑکے نے جوان دونوں میں سے کچھ لہا تھا ملک سام کو کسی سوچ میں گھویا دیکھ کر کہا ارے ہاں یا مجھے بھی صبح سے ایسا ہی لگ رہا ہے اس نے اچانک گہری سوچ کو تھوڑا کم کرتے ہوئے کہا اوئے کیوں بھائی کس اداسی کا شکار ہوا سے لمبے لڑکے نے پاس بیٹھے ہوئے تھوڑے سے موٹے لڑکے سے کہا یا میں سوچ رہا ہوں کہ یہ خون کی ہوئی کب بند ہوگی آج پھر کئی لوگ مری ہیں لمبے نے اداسی سے افسوس کرتے ہوئے کہا کیا کہا۔ پھر لوگ مرے ہیں۔ خیر چلو ہم باہر جا کر ٹھنڈ پڑی ہے ملک سارح نے اسی لمبے لڑکے سے کہا جو جن زاد تھا دراصل کسی جرم کی ہزا کا ثر رہا تھا کوہ قاف سے نکالا گیا تھا ملک سارح اور عام عرف بلا دونوں دوست اور کرن تھے دونوں کو ایک دوسرے کے سوا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا جب کہ جن زادے کا نام سو نہ تھا۔



ارے تم دونوں کب سیدھی ہوگی اپنے ساتھ تم تو بالکل ہی عقل سے خالی لگتی ہونا زنی دونوں ایک دم سیدھی ہوئیں ناتھ سے بال جھپٹ کر وہ سیدھی ایک چالیس سال عورت کے پاس آئیں جولان میں ان دونوں کو یوں مردوں کی طرح اچھل کود کرتے ہوئے دیکھ کر رک گئی امی یہ ہی تو نہیں ہم بچپن کے کھیلنے کے نازی نے اس عورت

کو ہوس کی ماں تھی سے مخاطب ہو کر کہا اور کندھوں سے ہلا کر پیار کیا۔ اگلے ماہ تمہاری شادی ہے اور تم ابھی بھی لڑکی ہو اور تم یہاں ایسے کھیل رہی ہو جیسے ورلڈ ٹائٹل تم دونوں ہی جیتو گی۔

ارے آئی آپ بزرگوں کی دعائیں ساتھ دیں تو ہم ضرور جیتیں گیں۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئیں کمرے میں آئیں سامنے کی دی آن تھا جس پر کوئی پروگرام چل رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک کی وی دیکھتی رہیں جب بورڈ میں تو گھر سے نکل کر باہر نکل گئیں اس کے ساتھ اس کی دوست نازی بھی تھی تانیہ اور نازی اچھی دوست تھیں اور کرن بھی تھیں وہ دونوں ایک ساتھ کان جاتی تھی تانیہ بے چاری کی ماں اس دنیا میں نہیں تھی باپ نے دوسری شادی کر رکھی تھی اور وہ ان کے ساتھ ہی رہتا تھا وہ ان سے الگ رہتی تھی وہ قراقرم جانے کی خواہش مند تھیں اور وہ بہت ہی خوبصورت اور نوجوان و شیرازہ تھی وہ دونوں بھاگ رہی تھیں تانیہ ہمیں واپس چلنا ہے ہم گھر سے کافی دور نکل آئے ہیں نازی نے تانیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا وہ خوبصورت پہاڑوں میں تھیں خوبصورت منظر تھا سامنے ارے کیا ہوا تھوڑی دیر انجوائے کرنے دو بہت جلدی ہے تم کو تم کو سارا دن نہیں فل ہونے والی چلو چلیں واپس اس نے تانیہ کو کھینچا اوکے بابا چلتے ہیں مگر کیا لوکیشن ہے واؤ۔ کتنا پیارا سماں ہے چلو بھی نازی نے تانیہ کو کھینچا انھی وہ پلٹی ہی تھیں کہ گھوڑے کے بھاگنے اور گھوڑے کی ٹانگوں کی آواز آنے لگی وہ دونوں گھوڑے کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں اچانک پہاڑی کے نیچے سے گھوڑا سامنے ہوا گھوڑے پر ایک نہایت ہی خوبصورت نوجوان تھا جو گھوڑے کو دوڑاتا ہوا ان کے قریب آیا وہ دونوں بت بنی اسے دیکھ رہی تھیں تانیہ تو اسے مسلسل دیکھے جاری تھی تھوڑا پانی ملے گا۔

نوجوان نے گھوڑا روک کر تانیہ سے پوچھا مگر ادھر سے کوئی جواب نہیں آیا ساتھ کھڑی نازی نے اسے ٹھوکر مار کر بیدار کیا ہاں یہ رستہ آگے جائے گا اس نے ہوش میں

آتے ہوئے ہا۔ میں نے شاید پانی مانگا ہے ملک۔ احمر جو گھوڑے پر سوار تھا نے تانیہ کو دیکھ کر پیار سے اور نرم لہجے میں کہا ملک ہر لڑکی سے پہلی ملاقات میں ایسی ہی باتیں کرتا تھا جیسے وہ اسے کافی عرصہ سے جانتا ہو وہ پانی کیوں نہیں نازی جاؤ پانی لاؤ تانیہ نے نازی سے مخاطب ہو کر کہا میں ابھی تین گھنٹوں میں واپس آئی ہوں میں تو ہم گھر سے کافی دور ہیں نازی نے تانیہ کو طنز سے کہا۔ ارے ہاں مجھے تو یاد نہیں رہا یہاں پانی نہیں ہے تانیہ نے ملک کو شرم مار کر دیکھتے ہوئے کہا اچھا چلیں آپ نے پانی کی آس دلائی پیاس بجھ گئی۔ جی۔ تانیہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔ نہیں نہیں مطلب بہت پیاس تھی نوجوان کو کہہ کر پانی مل جائے گا آس سے بھی آدمی پیاس بجھ جاتی ہے نہ جی ملک نے یہ کہا اور گھوڑے سے اتر کر انکے پاس آگیا۔ چلیں اس نے دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔ کدھر۔

دونوں نے بیک وقت کہا ارے میں آپ کو کہیں لے کر تو نہیں جا رہا تھا مجھے پیاس لگی ہے پانی پینا ہے پھر چلا جاؤں گا آپ کا دس چھوڑ کر ملک نے نہایت ہی افسردہ شکل بنا کر کہا۔ وہ اداکاری کر رہا تھا ایسا کرنا اسکے فن میں تھا ویسے آپ کہاں جا رہے ہیں نازی نے ملک سے اس دفعہ کچھ صحیح طریقہ اپناتے ہوئے کہا ارے میڈم اجنبی ہوں رستہ بھول گیا ہوں مجھے کسی نے بتایا کہ قراقرم میں پڑیاں ملتی ہیں سوچا ایک پری میں بھی لے آؤں تانیہ خاموش تھی اور نازی نے تو پھر باتوں کا مکمل ٹرک اتارنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تو ملک سنتا رہا پھر وہ بھی خاموش ہو گیا مگر اس کی خوش قسمتی کہ گھر آگیا۔ پانی۔ اس نے نازی کو دیکھ کر سوالیہ نظروں سے کہا۔ اور وہ بچکے کی طرف بھاگ گئی وہ دونوں بچکے کے باہر ہی کھڑے تھے ویسے آپ یہاں ہی رہتی ہیں ملک نے تانیہ سے سوال کیا۔ جی نہیں اس نے بے رخی سے جواب دیا۔ ہوں تو کافی پریشان لگتی ہیں آپ مگر پہلے تو آپ کچھ خوش دکھائی دے رہی تھیں آپ کو دیکھ کر ہوئی ہوں اداں اس نے بے رخی سے کہا۔ پانی نازی نے ملک کی طرف

پانی بڑھایا وہ جھینک یوں ملک نے تھوڑا سا پانی پیا اور ان سے اجازت لے کر گھوڑے کو دوڑاتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا جس تیزی سے وہ آتا تھا اسی تیزی سے چلا گیا۔ چلو وہ چلا گیا ہے تانیہ اب تمہارا کیا ہوگا۔ تازی کی بیٹی تانیہ نے تازی کو پکڑا اور اسے ہلکا ہلکا مارنے لگی اور تازی بھاگنے لگی۔



سر اس بار مقابلہ سخت ہوگا اور ہم ضرور کامیابی حاصل کریں گے انشاء اللہ ایک لڑکے نے سامنے کھڑے پروفیسر سے کہا کالج میں سب سٹوڈنٹ جمع تھے اور ایک پروفیسر صاحب سب کے ساتھ کھڑے تھے انشاء اللہ ہماری ہوگی مگر اسکے لیے ہم سب کو محنت کرنی ہوگی بڑی عمر کے آدمی نے سارے سٹوڈنٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور ہاں سب تیاری اچھی طرح سے کرنا بالکل سر سب بیک وقت بولے ٹھیک ہے میں نے اتنا کہنا تھا اب آپ سب لوگ کلاس روم جاسکتے ہیں پروفیسر صاحب جبران نے سب لڑکیوں اور لڑکوں سے کہا وہ سب کالج کے گراؤنڈ سے جانے لگے۔ سر تانیہ اور تازی تو کالج سے فارغ ہیں آپ نے ان کا نام بھی لسٹ میں شامل کیا ہوا ہے۔ ارے یار بس وہ بھی مقابلہ دیکھ کر آئیں گی انہیں برا ہی کیا ہے پروفیسر جبران کے سامنے کھڑے لڑکے کو سمجھاتے ہوئے کہا نہیں سر میں نے دیے ہی کہا ہے ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی وہ اتنا کہہ کر ان سے اجازت لے کر وہاں سے چل پڑا۔



دیے آپ کو دیکھ کر لگا جیسے آپ بہت ہی سخت دل ہیں مگر آپ تو بہت ہی اچھی ہیں ملک نے تانیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا جی نہیں میں سخت دل نہیں ہوں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے تانیہ نے اسے ڈرانے والے انداز میں کہا ویسے یہ ہفتہ ہمارے لیے کتنا حسین ہے نہ ساتھ رہے ساتھ کھایا ساتھ باتیں کیں ہاں۔ ہاں کیوں نہیں ملک نے اسے خوش دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔ بی بی جی سامان تیار ہے آپ کا ہمیں چلنا چاہیے تازی نے اس

کے سامنے جھکتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔ چلو کنیر جلدی سے ہمیں دیر ہو جائے گی جبکہ ملک انکے ساتھ چلتا ہوا انکی گاڑی تک آ گیا۔ اوکے۔ ملک اپنا خیال رکھنا تانیہ نے ملک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور تازی نے بھی ملک سے اجازت لی اور وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئیں۔ جبکہ وہ وہیں گھاس پر بیٹھ گیا۔ پچھلے ایک ہفتے سے ملک بے اور سونو سے نظریں بچا کر ان دونوں سے ملنے آ جاتا تانیہ اور تازی اب اس کی اچھی دوست بن چکی تھیں ان کے جانے کا اسے بہت افسوس تھا انہیں کالج سے کوئی پیغام آیا تھا جس کی وجہ سے انکو چلنا پڑا۔ چل بھائی اب یہاں بیٹھ کر آنسو بہانے کا کیا فائدہ چل ان بدھوں کا حال بھی دیکھو وہ کیا کر رہے ہیں وہ اٹھا اور چل دیا۔



واہ اس بار شکار بڑا ہے خوب ڈٹ کر کھائیں گے بلا عام جوش سے بولا جبکہ سونو نے کوئی توجہ نہ دی۔ یار سونو کوئی ایسی ترکیب کہ یہ جلدی سے پک جائے یا کیا عجیب آدمی ہیں مطلب جن ہے تو یار تو تو چکی بجائے اور کام ہو جائے ہاں ہاں میں کھانے پکانے ہی یہاں آیا ہوں یار بے تو بالکل ہی کھانے کی مشین ہے مری ساری طاقتیں شہشاہ جنات نے ضبط کر لیں ہیں ورنہ میں تجھے لنگور نہ بنا دیتا۔ اے تو نے وہاں کسی کو چھیڑا ہوگا نہ جو تیری طاقتیں مضبوط ہوئی تھیں نالائق جلدی کر کام کر ورنہ ابے ورنہ کیا کیوں لاؤ آج میں تیری بڑی پہلی ایک کر دوں گا سونو بے کی طرف بھاگا بے ملک اوئے ملک یہ پاگل کیا کہہ رہا ہے بے نے ملک کو آوازیں دیتے ہوئے کہا ٹھہر موندے تجھے آج جلدی کھانا کھلاتا ہوں تیری نانی کی ایسی کی تھیں۔ اوئے بد بختو کیا کر رہے ہو اچانک ملک نے غصے سے کہا کیوں کہ وہ دونوں کسی چھوٹے بچے کی طرح اس کے آس پاس گھوم رہے تھے یا ر ملک اسے سمجھا لے ورنہ یہ ساری عمر کنوارہ ہی یہاں ہم انسانوں کی بستی میں اپنی نانی کو یاد کرتا ہے بے نے ملک کے پیچھے چھپتے ہوئے کہا ابے نانی کو تو یاد کرے گا جب میں تجھے لنگور

ماؤں گا سونو نے اس بار بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اوئے ہوش کی دوا لے ہوش کی تو کچھ نہیں کر سکتا سمجھا کیوں ملک بے نے ملک سے کہا مگر یہ کیا ملک تو تھا ہی نہیں وہاں ملک اور ملک ارے یار کیا بات ہے کیوں چپ چپ ہے یا ر بے اور سونو اب نارمل ہو چکے تھے اور اندر آگئے سلطان بابا نے بلایا ہے ملک نے ان کو اندر آتے اور بے کے سوال پر جواب دیتے ہوئے کہا کیا مطلب مگر سلطان بابا تو شہر میں ہیں۔

ہاں کوئی ضروری کام ہے انکو شاید کوئی خاص کام ہے جس کی وجہ سے انہوں نے یا د کیا ہے جسم چاچا کا قانون آیا تھا کہ سلطان بابا نے کہا کہ نور اچھے سے آکر ملو۔ تو اب ہمیں چلنا چاہیے ملک کیوں کہ سلطان بابا جب بھی ہمیں بلانے کے کوئی نہ کوئی خاص بات ہوتی ہے سونو نے کہا کیونکہ وہ بھی سلطان بابا سے مل چکا تھا وہ ان کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا اوکے پھر چلو جلدی کر دو انہوں نے کھانا کھایا اور تیاری کر کے گاڑی میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔



یہ سب یہاں رکھ دو اور ہاں جلدی سے پانی لاؤ ہوش کے کمرے میں دس آدمی لڑکے اور لڑکیاں چار لڑکیاں پانچ لڑکے اور ایک پروفیسر جبران داخل ہوئے ایک نوکر سے جبران صاحب نے پانی مانگا جو سامان لے کر آیا تھا سر ایک بات پوچھوں تانیہ نے سر جبران سے سوال کیا۔ ہاں پوچھو کیا بات ہے تانیہ نے انکی طرف دیکھا اور کہا سر یہاں سب آدمی عجیب سی حرکات کرتے ہیں مطلب چلنا باتیں کرنا اور ہر کام کا جلدی ہو جانا مطلب سمجھ میں نہیں آیا ہاں سر میں نے بھی یہ سب نوٹ کیا ہے اور سر ایک اور بات ایک ماہ پہلے تو یہاں یہ سب کچھ نہیں تھا یہ ہوں یہ سب سمجھ میں نہیں آ رہا ہے سر میں یہاں خود آیا تھا میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ سب سمجھ سے بالاتر ہے ایک لڑکے نے تانیہ کی ہاں میں ہاں ملائے ہوئے کہا۔

ارے عدیل تم تو یار تم کیوں ڈرتے ہو کچھ

نہیں ہوگا سب دیکھا جائے گا پروفیسر جبران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا چلو اب ریلیکس ہو جاؤ اور سب نارمل ہو جاؤ کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ایک اور لڑکی نے کہا اور سب نے ہاں میں سر ہلادیا جبکہ عدیل اور تانیہ اب بھی کچھ شک میں تھے یہ پانی ایک بوڑھا اندر آیا اور پانی رکھ کر باہر چلا گیا۔ پروفیسر جبران پانی پینے لگا اور کچھ سوچنے لگا۔



رات بارہ بجے کا وقت تھا دہری کی سردی تھی وہ اچانک ایک کمرے سے نکلا اور ہوش کے کمروں کی طرف بڑھ گیا باہر گپ اندر ہاتھ تھا فضا میں کتوں کے بھونکنے کی اور بھیڑیوں کے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں ہوش میں مکمل خاموشی تھی تباہ بندھیں ایک سایہ سا چلتا ہوا نئے آنے والے کالج کے سٹوڈنٹس کے کمروں کی طرف بڑھتا گیا اس کی نگاہ ہر طرف حرکت کر رہی تھی اور پھر ایک کمرے پر جا کر ٹک گئی وہ کمرے سے باہر گیا دروازے کا کنڈا خود بخود کھل گیا وہ اندر آ گیا۔ بیڈ پر ایک لڑکا سویا ہوا تھا وہ سیدھا اس کے اوپر جھکا اس کی شکل تبدیل ہونے لگی منہ سے بڑے بڑے دانت باہر نکل ائے آنکھیں سرخ بدن پر بال ہاتھ پاؤں ریچھ جیسے بڑے بڑے بال سر سے لٹک رہے تھے اس خون آشام بلا نے اس لڑکے کی گردن پر منہ رکھ لیا اس کے جڑوں کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ بے چارہ لڑکا منہ سے آواز تک نہ نکال سکا اور بے دم ہو گیا وہ خون آشام بلا سے بہت بے دردی سے نوج نوج کر کھا رہی تھی جیسے کوئی بھنے ہوئے گوشت کو بڈی سے الگ کرتا ہے تھوڑی دیر بعد وہاں کسی لاش نام کی کوئی چیز نہ رہی بلکہ بڈیوں کا ڈھانچہ تھا اور بے چارے لڑکے کی چار پانی پر صرف خون کی چند دھاریں تھیں جو بلا کے کھانے کے دوران چادروں پر پھیل گئی تھیں وہ اسے کھانے کے بعد کمرے سے نکلی اور دروازہ آ گیا۔ اس نے احتیاط سے سیزھیاں اتریں اور ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اور سیدھا اس کمرے کے

اندر چلا گیا اور جا کر سو گیا۔



خون اور عدیل کے کمرے سے یہ کیا کہہ رہے ہو
یس سر میں نے بہت کوشش کی کمرے کو کھولنے کی مگر نہیں
کھل سکا ایک لڑکے نے سر جبران کی حیرانگی کا عنصر
بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا سارے سنوؤٹس جبران
کے کمرے میں تھے مگر عدیل نہیں تھا۔ لک۔ کیا۔ مطلب
۔ عدیل کا کمرہ اندرف سے لاک ہے جبران نے حیرت
اور خوف سے کہا۔

ہاں سر سب نے بیک وقت کہا چلو جلدی سے اس
کے کمرے کی طرف جبران نے رو دینے والے انداز میں
کہا وہ جلدی سے اس کے کمرے میں گئے مگر اس بار
دروازہ کھل گیا وہ اندر گئے تو اندر کا منظر ہی عجیب تھا
صرف ہڈیاں تھیں وہ بھی چار پائی پر سب حیرت کا بت
نے رہ گئے سر۔ س۔ سر یہ سب کی اے ایک لڑکی نے
خوف سے کہا۔ ہا ہا ہا۔۔۔ یہ کس موت کا جال ہے ہا ہا۔
ایک نہایت ہی خوفناک آواز سب کے کانوں سے ٹکرانی
ہا ہا۔ پروفیسر جبران نے سب لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف
دیکھ کر قہقہے مارتے ہوئے کہا۔ سر یہ کیا کہہ رہے ہیں ایک
لڑکے نے پروفیسر جبران کو یوں ہنستا ہوا دیکھ کر کہا نازی
اور تانیہ بھی ان میں شامل تھیں لڑکیاں پروفیسر کی اس
حرکت سے بہت خوفزدہ تھیں ہاں یہ کمرہ ہی تم لوگوں کا
جال ہے تم اس کمرے میں ہی موت کی نیند سو سکتے ہو
اور ہاں میں جبران نہیں ہوں کالی ناٹھی ہوں کالی ناٹھ
ہا ہا ہا کالی ناٹھ سب کی زبان سے بیک وقت نکلا
میں یہاں صرف تانیہ کو لیے آیا ہوں بس اور ہاں یہ لڑکیا
ں بھی اس کمرے سے باہر نہیں جاسکتیں یہ میرا شکار ہیں تم
سب فضول ہو میرے لیے میں یہاں تین دن بعد آؤں گا
تب تک گڈ بائے۔ وہ یہ کہ رکو وہاں سے غائب
ہو گیا۔ فضول کا اشارہ اس نے لڑکوں کے لیے کیا
تھا۔ پروفیسر جبران کو اچانک غائب ہوتا ہوا دیکھ کر عدیل
کو یوں ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا دیکھ کر وہ سب حیرت و
خوف میں ڈوبے ہوئے تھے اتنے تمہارے ساتھ کیا

ہو گیا ہے۔

تانیہ نے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ جو بھی ہوگا
منظور خدا ہوگا تم سب اپنی اپنی جائیں بچاؤ کالی ناٹھ نے
کہا نہ کہ تم لڑکے اس کے لیے فضول ہو۔ ہو سکتا ہے تم
لوگوں پر اس کمرے سے باہر جانے پر پابندی نہ ہو پھر تم
یہاں سے چلے جاؤ پلیز نازی نے چاروں لڑکوں سے التجا
کیے۔ سب کے چہرے پر خوف نمایاں تھا کیسے
۔۔۔ کیسے۔ چلے جائیں نازی ہم تم سب کو اکیلا چھوڑ کر
اور میں آئی کو کیا جواب دوں گا نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا
مرنا تو اسی طرح ہی اسی سبیل جو کہ نازی کا منگتیہ تھا نے
نازی کو سنبھالتے ہوئے کہا جبکہ تانیہ سر جھکا کر بیٹھی تھی یہ
سب میری وجہ سے ہو رہا ہے سب میرے وجہ سے وہ
رونے لگی جبکہ سب پریشان اسی کمرے میں بھی
ہڈیوں کے ڈھانچے کو دیکھتے تو کبھی تانیہ کو پار نہیں کیونکہ کرنا
ہوگا ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے ایک
لڑکے نے کہا۔ دسب سے چھوٹا تھا یہ کالی ناٹھ کون ہے اور
سر جبران۔ او۔ سمجھا کہ سر کی حرکات میں یہ منہ بنا کر
ہمیں کمرے میں لے آنا اور اچانک کمرے کے
دروازے کا کھل جانا یہ سب۔ سرائتی جلدی بیماری سے
کیسے ٹھیک ہوئے اور نازی اور تانیہ یہ سب وہ منہ پر ہاتھ
رکھے سوچ رہا تھا چونکہ جبران پروفیسر کسی کام اسے
دوسرے چہر گیا تھا پھر اچانک آیا اور سب سنوؤٹس کو لے
کر ادھر آ گیا تھا شاید اسی دوران کالی ناٹھ اسے موت کی
نیند سلا کر اس کا روپ دھار لیا۔



سلطان بابا کی آنکھیں بند تھیں وہ کچھ پڑھ رہے
تھے پر نور چہرہ نورانی شکل و صورت سفید داڑھی گلابی ہونٹ
چہرہ کسی یکے ہوئے سرخ سیب کی طرح ہلکے ہلکے ہونٹ
پل رہے تھے ملک سونو اور بلا ان کے سامنے بیٹھے ہوئے
تھے سلطان بابا نے اچانک آنکھیں کھولیں۔ اگلی آنکھیں
بہت سرخ تھیں کمرے میں وہ چار ہی تھے بابا اور وہ تین
جبکہ کمرہ ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ بالکل کوئی نوازی نہ ہو
سامنے قرآن پاک رکھا ہوا تھا جائے نماز چھٹی ہوئی

شیطان محل

تھی۔ بابا بہت ہی وقار سے بیٹھے ہوئے تھے ان کی
آنکھوں کا رنگ لال سرخ دیکھ کر تینوں سہم گئے کیا بات
ہے بابا خیریت تو ہے ملک نے عقیدت سے سر جھکائے
پوچھا تھوڑی دیر بعد بابا بولے نہیں خیریت نہیں ہے بیٹا
نرم گرم قدرے پریشان لہجہ بابا کا کیا مطلب بابا تینوں کے
منہ سے بیک وقت نکلا اور وہ حیرت میں ڈوبے تھے مردود
اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں مگر ہم ان کو
کامیاب ہونے نہیں دیں گے بابا نے نرم و شیریں آواز
میں غصے سے کہا۔

بابا جی آپ نے ہمیں کس لیے بلایا ہے اور یہ سب
کیا بات ہے آپ کے چہرے پر غصہ اور کون مردود
ہیں جو مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں ان لوگوں کا
مقصد کیا ہے تفصیل بتائیں ملک نے عقیدت سے سلطان
بابا سے کہا۔ ملک تمہیں یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے بیٹا
کہ تمہیں اللہ کی مخلوق کی حفاظت کرنا ہوگی اور شیطان کے
شر سے بچانا ہوگا دراصل بات یہ ہے بیٹا کہ کچھ کالی
طاقتوں نے نورانی اور روشنی کی طاقتوں کو لکھارہ ہے
انہوں نے مسلمانوں اور پوری انسانیت کے لیے خوفناک
منصوبہ بنایا ہے جس کے شر سے کوئی بھی انسان بھی
نہیں سکے گا شیطان طاقتوں کے بڑے پجاری مہا پجاری
کوسات لڑکیوں کی بھلی دینی ہے چھوڑ دے چلے ہیں
جبکہ ایک لڑکی ابھی باقی ہے جس کا نام تانیہ ہے اور تم اس
سے مل چکے ہو اور اس لڑکی کی زندگی خطرے میں ہے وہ
مہا پجاری کی سب سے بڑی طاقت اور اس کے نائب
کالی ناٹھ پجاری کے جال میں آچکی ہے مگر ملک تانیہ کو وہ
تب تک نکل شیطان میں نہیں لے جاسکتا جب تک وہ کوہ
اس کے سات نہ جائے اور وہ کالی ناٹھ تین دنوں کے
لیے خاص چلا کرے گا جس سے وہ تانیہ کو راضی کر لے گا
تم لوگوں کو وہاں جا کر ان کی مدد کرنا ہوگی اس کے ساتھ
تین لڑکیاں اور بھی ہیں جن کو وہ مردود ختم کر دے گا چونکہ
لڑکوں سے اس کو کوئی غرض نہیں ہے اس لیے وہ بابا اور تان کو
مار دے گا یا تو بے ہوش کر کے کسی جگہ پھینک دے گا میرا
تم لوگوں کو بلانے کا مطلب یہ ہی ہے تم لوگ وہاں جا کر

کالی ناٹھ کو ختم کر کے اس شیطان کھیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے ختم کر دو۔

سلطان بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا مگر بابا
مہا پجاری اور ان لڑکوں کے بارے میں بھی بتائیں سونو
نے بابا سے پوچھا مہا پجاری نے ایک ہینیہ مہلت لی ہے
شیطان دیوتا سے مگر یہ سب اللہ کے کام ہیں جب کالی
ناٹھ وہاں نہ جاؤ تو وہ دونوں مہا پجاری اور وہ گندابت
دونوں اللہ کے حکم سے فنا ہو جائیں گے اور رہی بات
لڑکوں کی تو وہ چہمیں وہیں ہے ہوش ملیں گے تم لوگ تین
دنوں سے پہلے پہلے وہاں پہنچا جاؤ ملک تم اور بلا تم خاص
خیال رکھنا اپنا سونو تم بھی وہ شیطان تم پر ہر وار کریں گے
جب تک تم میرے پاس ہو محفوظ رہو گے مگر باہر جاتے ہی
تم پر شیطان طاقتیں حملہ کریں گے بابا تانیہ کا ہاتھ اسے
کیسے پچانا ہے اور کالی ناٹھ کا خاتمہ ملک نے بابا سے
مزید پوچھا۔ مجھے پتہ ہے وہ تم کو اچھی لگتی ہے اور تم ضرور
اس کی مدد کرنا چاہو گے مگر اس میں انسانیت کا مفاد بھی
ہے سونو جب کالی ناٹھ روک کر مل چھکا ہو تو یہ پانی اس پر
چھڑک دینا اسے آگ لگ جائے گی اور وہ خود بخود
مر جائے گا۔ ملک تینوں نے کام انشاء اللہ روکے مگر بہت
مشکل کام ہے احتیاط ضروری ہے سونو تمہاری طاقتیں بی
شبہ شاہ جنات نے واپس کر دی ہیں یہ تعویذ تو تینوں
اور بازوؤں۔۔۔ سے باندھ لو تم ان کی بدولت اس شیطان محل
میں بہت آسانی سے آ جاسکو گے مگر پھر بھی دھیان سے وہ
شیطان کے پجاری ہیں بہت گندے اور تم پر حملہ
کریں گے تم ان کے حملہ کے لیے تیار رہنا بابا نے ان کو
تعویذ اور بوتل دیتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں بابا سے اجازت لے کر وہاں سے نکل
پڑے تعویذ انہوں نے پہلے ہی بازوؤں سے باندھ لیے
بوتل سولونے لے لی ملک اور بلا دونوں سونو کے ساتھ چل
رہے تھے بار ملک یہ سب تو آج تک کہانیوں میں پڑھا
اور سنا تھا مگر یہ سب آج حقیقت میں وہاں بلے ملک کے
ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ملک سمجھو اچانک ان کے سر کے
قریب سے ایک عقاب گیا جس کی آنکھیں سیاہ کالی تھیں

شیطان محل

اگر وہ بروقت نہ پہنچتے تو ان میں سے ایک کی آنکھیں نہ ہوتیں اچانک عقاب پلٹا مگر وہ تیار تھے ملک نے اسے جھکاؤ دیا جبکہ سونو نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور دبوچ لیا وہ عقاب پھڑ پھڑاتا رہا مگر سونو نے اسے مہلت نہ دی اور چیر دیا یہ جادو ہے کالی ناتھ کا سونو نے حیرانگی سے دونوں سے کہا واہ میرے سپرد وہ تو نے تو کمال کر دیا۔ بلے نے اچانک زمین سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ملک کے دھکے سے وہ گرا تھا وہ ہیں پڑا سب دیکھتا رہا شکر ہے آپ کو ہوش آیا ملک نے بلے کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا جبکہ سونو بھی قریب آ گیا تھا۔

سونو اب ہمیں جب تک کہ پتہ نہ چل جائے کہ وہ کہاں ہیں ہم کہاں جائیں گے بلے نے سونو سے کہا ٹھہرو میں ابھی پتہ کرتا ہوں شاید اسے کچھ یاد آ گیا تھا آنکھیں بند کر کے اس نے تھوڑی دیر بعد کھول دیں قراقرم کی پہاڑیوں میں واقع شیطان محل میں ہیں ملک سونو نے کہا اور تینوں گاڑی میں بیٹھ کر وہاں روانہ ہو گئے۔ وہ چاروں بے ہوش پڑے ہوئے تھا شیطان محل سے باہر برف میں پڑے ہوئے تھے جبکہ ملک بلا اور سونو تینوں ان کثیر قریب حیرت کا بت بتے ہوئے کھڑے تھے۔ انہیں کیا ہوا سونو نے حیرت سے ملک اور بلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا بھائی جان ان کو نیند آئی ہوئی ہے اور یہ آرام کر رہے ہیں آپ انکے بیدار میں کیوں گھس گئے ہیں بلے نے حسب عادت سونو کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا اے میرا یہ مطلب نہیں میرا مطلب یہ یہاں کیسے یہ تو شیطان محل میں تھے شاید ان کو اسی شیطان نے محل سے باہر نکال دیا ہو ویسے بھی سلطان بابا کہہ رہے تھے کہ وہ ان کو مار دے گا یا بے ہوش کر دے گا ملک نے چاروں بے ہوش لڑکوں کے بازو باری باری چپک کرتے ہوئے کہا۔ ہاں یار یہ تو تم نے ٹھیک کیا ویرو گڈ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بے ہوش کیا گیا ہے مگر ہمیں انکی مدد کرنی چاہیے کیوں بلے سونو نے بھولا سامنے بنا کر کہا ہائے کتنا مشکلین اور نہایت ہی اچمتی ہے مرا۔

سونو ان کی خاری تو ڈال پیس رہے ہیں اس برف

میں نہیں تو میں اس وقت گرم گرم گوشت اور انڈے کھا رہا ہوتا بستر میں بیٹھ کر بلے نے اس بار بھی مذاق سے کہا۔ بلے تو بہت بہادر رہے ناں۔ ملک نے اس سے نظر ملا کر پوچھا کوینکد بلا اور ملک دونوں کی کمر ایک دوسرے کی طرف مچی جبکہ بلا پلٹ چکا تھا اس لیے ملک کو ویسے ہی پیچھے مڑنا پڑا۔ ہاں کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو بلے نے ملک سے اچانک کہا۔ تم اکیلے ہی محل میں چلے جاؤ اور سب کو ختم کر دو اور تانیہ اور اسکی دوستوں کو بچا کر لے آئے ملک۔ ان سے اس کا ٹھیکہ لیا۔ ابے کیا کر رہا ہے اور اندر یا تم لوگوں کا کیا ہوگا بلے نے خوف پاتے ہوئے کہا۔ کیا مطلب تو باتیں تو بہت کرتا ہے ملک نے پھر اسے اسکا یہ نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا وہ غیث کالی ناتھ اس کا کوئی بھروسہ نہیں ہے وہ تم دونوں کو لو باندے یا تم دونوں کی چٹنی کر کے کھائے اور ڈاک بھی نہ مارے تو میں کیا کروں بلے نے ملک کو اٹھ جواب دیتے ہوئے کہا۔ تو ہماری فکر چھوڑ صرف اپنا فرض یاد کر میری جان ملک نے اسے مذاق سے کہا۔ کہانا نہ کہیں تو نہیں میں ایک بار بولتا ہوں بلے نے رعب جھڑتے ہوئے کہا۔

سونو ان کی گفتگو بڑے غور سے اور خوشی سے سن رہا تھا اسے بلے کی باتوں کا مزا آرہا تھا۔ اوئے تو کیوں دانت نکال رہا ہے تم لوگوں کا دوست ہوں میں نہیں جانتا تم لوگوں کے گھر پر باد ہوں نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جیسی مجھے بد دعائیں دے نہ بابا نہ اس بار اسکا نشانہ سونو تھا۔ اور جیسا آپ فرمائیں مگر کالی ناتھ تو آپ کا خون پیئے گا اسے تم پسند آ گئے ہو وہ ضرور تمہارا خون پیئے گا سونو نے بھی اس پر زار کیا۔ کیوں میرے خون میں کیہ شہد ملا ہے تو پسند آ گیا دیکھاں گا اسے ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہاں کوندا آ جا چکا سونو اچانک وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ ملک اور بلا دونوں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔



کالی ناتھ جلدی کرو اٹھو رو نہ مارے جاؤ گے اور ساتھ ہمیں بھی فنا کر دو گے کالی ناتھ ناگ دیوتا کے مندر میں جھکا ہوا تھا کہ اسے کسی بدروح کی آواز سنائی دی۔ او

سمندری تم کہاں سے ٹپک پڑی مجھے ناگ دیوتا کی عبادت تو کرنے دی ہوئی کالی ناتھ نے حیرت سے اور غصے سے کہا کالی ناتھ تم اپنی شکلیوں میں اضافہ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہو جبکہ روشنی کی طاقتوں کے پرستار تمہاری خبر لینے شیطان محل پہنچ چکے ہیں۔ جلدی جا کر ان کو روکو ورنہ شیطان دیوتا کا غضب ہم سب پر نازل ہوگا سمندری بدروح نے بہت پریشانی کے عالم میں کہا۔ کیا مطلب یہ کیوں ہیں اور وہاں کیا کرنے گئے ہیں کالی ناتھ حیرت سے اچھلا جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ کالی ناتھ شاید وہ لوگ تمہارے اور مہار پجاری کے سب راز سے واقف ہو چکے ہیں اس لیے انہوں نے تمہارے اور مہار پجاری کے خاتمے کا ارادہ کر لیا ہے مجھے مہار پجاری نے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں بروقت باخبر کر سکوں کہ تم خضارے میں ہو سمندری بدروح کالی ناتھ کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب یہ ہیں کون اور تم اور مہار پجاری ان سے اتنے خوفزدہ کیوں ہو کالی ناتھ مہار پجاری نے حیرانگی کے عالم میں سمندری بدروح و دیکھا شاید وہ بھی اب خوفزدہ سا نظر آ رہا تھا کالی ناتھان پر روشنی کی طاقتوں کا سایہ ہے تم جلدی سے چلو ورنہ سب ختم ہو جائے گا سمندری بدروح اتنا کہہ وہاں سے غائب ہو گئی جبکہ کالی ناتھ نے بھی وہاں سے چلنے کی ٹھان لی اور وہاں سے چل پڑا۔ وہ جیسے ہی محل کے قریب پہنچا اسے تین آدمی نظر آئے مگر ایک اچانک وہاں سے غائب ہو گیا کالی ناتھ کے منتر سے ملک اور بلے کو آگ لگ گئی جس سے ان کی چیخیں نکل رہی تھیں وہ موت کے منہ میں جانے ہی والے تھے کہ اچانک سونو نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں وہ تعویذ تھے جو اس نے ایک دم آگ میں جلتے ملک اور بلے کے گلے میں ڈال دیے۔ آگ بجھ گئی اب وہ نازل ہو گئے چونکہ آگ جادو کی مٹی اس لیے تعویذوں کے اثر سے بجھ گئی کالی ناتھ آگ کو بجھتا اور سونو کو نمودار ہوتا دیکھ کر ہوشیار ہو گیا مگر سونو نے دونوں کو اٹھایا اور جلدی سے وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ کالی ناتھ یوں اچانک ان کو

وہاں سے غائب ہوتا ہوا دیکھ کر جلدی سے محل میں گھس گیا۔



تم تو کہتے تھے کہ تین دن بعد آؤ گے کالی ناتھ مگر تم ابھی ہی آ گئے ہو تانیہ نے کالی کو دیکھ کر نفرت اور حیرت سے کہا بس تمہاری یاد لے آئی ہے تانیہ بتاؤ ابھی وقت ہے تم راضی ہو گئی تو تمہارے اور تمہاری دو دوستوں کے لیے اچھا ہوگا کالی ناتھ نے تانیہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اسے نفرت سے منہ پھیر لیا نازی اور دوسری دونوں لڑکیاں سہمی ہوئی کھڑی تھیں۔ اچانک کالی ناتھ ایک چھوٹی لڑکی جو ان سب میں سے کم عمری سولہ سال کی اس کی طرف بڑھا اسے اٹھا کر زمین پر دے مارا لڑکی چیختی لگی مگر وہ درندہ اس پر کسی بھیڑیے کی طرح ٹوٹ پڑا اس نے داغوں سے اس کی شہ رگ کاٹی۔ اور خون پینے لگا جبکہ وہ تینوں بالکل کسی بت کی طرح ساکت کھڑی اس کا متاثرہ دیکھ رہی تھیں وہ کسی درندے کی طرح اس کا خون اس کے جسم سے چاٹ رہا تھا تیس منٹ بعد صرف ڈھانچہ تھا وہاں اور کچھ نہیں تھا۔

ہاہاہا۔۔ دیکھا تم نے ہاہاہا۔ کالی ناتھ نے قہقہہ مارا میں تم سب کے لیے عذاب ہوں لڑکیو۔ ہاہاہا۔ تم سب ماری جاؤ گی ہاہاہا۔ بس صرف ایک دن باقی ہے پھر میں یہ سب کھیل ختم کر دوں گا صرف مجھے ناگ مکمل جائے جس سے میں اپنی طاقتوں میں اضافہ کر سکوں بس صرف ایک دن کالی ناتھ کسی پاگل کی طرح ان کے سامنے ناچ رہا تھا جبکہ تانیہ نازی اور دوسری لڑکی سہمی ہوئی اس کے سامنے کھڑی تھیں۔ رات کو تم تیار رہنا اچھی لڑکی تمہاری باری ہے کالی ناتھ نے اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو تھوڑی موٹی تھی اس کا دل حلق میں آچسنا اور وہ بالکل مرجھا گئی رنگ فاق ہو گیا اور ہونٹ کالے پڑ گئے وہ تینوں بے بس تھیں بالکل بے بس۔



تم لوگوں کو کیا کس نے کہا تھا تعویذ اتارنے کا شکر ہے ملک میری نظر تمہارے بازو پر پڑ گئی ورنہ تم لوگ

کیا مگر کچھ خاص توجہ نہ دی انہوں نے۔



ملک تم میری خاطر موت کے منہ میں آگئے کیوں کیا تم نے ایسا سب کے جانے کے بعد تانیہ نے ملک سے روتے ہوئے کہا نہیں تانیہ یہ میرا فرض ہے مگر نہ بھی چاہوں تو میں یہ سب نہیں دیکھ سکتا اور یہ تمہارا میرا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے ملک نے تانیہ کو سمجھاتے ہوئے کہا اور اس نے اول سے آخر ساری بات تانیہ کو بتادی۔ اب تم ہی بتاؤ تانیہ کیا یہ سب ہم ہونے دیتے کیا ہم اپنی جانوں کا رونا لے کر اسے یہ ہولی ٹھیلنے دیتے بھی نہیں تانیہ بھی نہیں۔

ملک مگر تم اسے کیسے فنا کرو گے وہ تو بہت طاقتور ہے تانیہ نے ملک کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تم خود ہی دیکھ لینا ملک نے اعتماد سے کہا پھر اچانک وہاں ایک کوندا چکا اور ایک نہایت ہی بد شکل سا بوڑھا وہاں نمودار ہوا اس کی ناک سے آواز نکلتی رہی تھی جبکہ اس کی آنکھیں لال تھیں منہ سے سرخ رنگ کی رطوبت بہہ رہی تھی جبکہ جس سے بد بو پیدا ہو رہی تھی۔ او بد بخت لڑکے تم نے اپنی موت کو یہاں دعوت دی ہے تم نے خود بخود مجھ سے دشمنی لے کر اچھا نہیں کیا۔ بوڑھا غریبا۔ بس کالی ناتھ بس بہت ہو گئے تیرے یہ کھیل اب تو اپنے انجام کو ضرور پہنچے گا ملک نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ ہاہاہا۔۔۔ مجھے انجام دلانے آئے ہو حقیر مسلمان میں شیطانی طاقتوں کا نائب ہوں نائب اور تم۔ ہاہاہا۔۔۔ معمولی چھھر۔ ہاہاہا۔ کالی ناتھ تم فنا ہو جاؤ گے بہت جلد انشاء اللہ۔ تو لو تو جوان کہا اپنی روشنی کی طاقتوں سے وہ تمہارا بچاؤ کریں کالی ناتھ نے اس کے ساتھ ہی ہاتھ بلند کر لیے اور شعلہ چھوڑنے شروع کر دیئے ان پر تانیہ درود و شریف پڑھو دونوں درود شریف پڑھنے لگے اچانک شعلہ نکلنے بند ہو گئے دار خالی جاتا ہوا دیکھ کر کالی ناتھ غصے میں آ گیا اچانک اسے کسی نے پیچھے سے چھڑ مارا اس کے گتے سر پر زور سے آواز پیدا ہوئی کون بد بخت ہے جو اپنی موت کو آوازیں دے رہا ہے

شیطان محل

تھا کہ سب۔۔۔ چروں پر رونق آگئی تھی۔ ملک تم لوگ یہاں کیسے اور یہ سب میں کیا دیکھ رہی ہوں نازی نے حیرانگی سے کہا نازی تم لوگ فکر نہ کرو ہم آگے ہیں ناں سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم اب یہاں سے جانے کی تیاری کرو اپنے سرال نہیں محل سے باہر جانے کی بلے نے حسب عادت مذاق سے کہا۔

بلے چپ ملک نے بلے سے کہا تانیہ تم محل سے باہر نہیں جا سکتی سونو اور بلا نازی اور آپ کا نام ملک نے جلدی سے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جی میرا نام نامہ ہے وہ بالکل سب سے ہوئے لہجے میں بولی۔ اور تانیہ تم تم دونوں کو لے کر شیطان محل سے باہر جائیں گے میں یہاں ہی کالی ناتھ کا انتظار کروں گا ملک نے فیصلہ سنایا اور جلدی سے باہر جانے کو کہا مگر ملک یار تم بلے نے کچھ کہنا چاہا بلے دیکھو تم لوگ میری فکر نہ کرو تم جلدی سے ان دونوں کو لے کر جاؤ میں سب دیکھ لوں گا ملک نے انہیں تلقین کی بلے جلدی کر ہم وہاں آجائیں گے سونو نے بلے سے جلدی سے کہا ٹھیک ہے لیکن ایک شرط پر بلے نے راضی ہو کر کہا کون سی شرط سونو اچانک بولا سب اسے دیکھ رہے تھے جبکہ ملک نے وہیان نہ دیا اسے یقین تھا کہ وہ کوئی نکاس ہی کرے گا میں تمہارے کا دھوون پر بیٹھ کر آؤں گا وہ لڑکی ہے جلدی کر۔

سونو نے اسے کھینچا اور باہر لے گیا۔ جبکہ نازی اور تانیہ بھی ان کے ساتھ تھیں مگر یہ کیا اس باران کو آگ نہ لگی وہ جلدی سے محل سے باہر نکل آئے آپ دونوں جلدی سے اس طرف بھاگ جاؤ مگر خبردار دونوں اس طرف مت جانا گہری کھائی ہے وہاں گر جاؤ گی سونو نے ان سے کہا اور جلدی سے بلے کو پکڑ کر بھاگ پڑا اور ان کی نگاہوں سے اوٹھل ہو گئے۔۔۔ اب تو غائب ہو اور ساتھ مجھے بھی غائب کر جلدی سے احمق کیوں دیر کر رہا ہے بلے نے سونو کو چھوڑا اب اسے یہ ہی کرنا ہوگا اس نے جلدی سے بلے کا ہاتھ پکڑا اور غائب ہو گیا شاید وہ ان لڑکیوں کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ جن زادے محل میں تو اسے اچانک ظاہر ہوتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے محسوس

مارے جاتے سونو نے ملک سے سختی سے کہا۔ ہاں یا ر واقعی ہم نے غلطی کی سونو یا بہت شکر یہ تم نے ہماری جان بچائی ملک نے سونو کو محبت سے دیکھ کر جبکہ بلا ہاں میں سر ہلانے لگا۔ دراصل راستے میں انہوں نے ایک جگہ غسل کیا تھا جہاں انہوں نے اختیاطے تعویذ اتار دیئے تاکہ گیلے ہو کر بھیگ نہ جائیں جس وجہ سے تعویذ وہاں ہی رہ گئے تھے اور ان پر کالی ناتھ کا جادو چل گیا۔ اب آگے کیا کرنا ہے یار چھوڑو ہمیں دیر جائے گی بلے نے انہیں کچھ یاد دلایا۔ ہاں ملک وقت بہت کم ہے واقعی اب جلدی کرنی ہوگی میں نے چار لڑکوں کو باحفاظت محفوظ مقام پر منتقل کر دیا ہے اب وہ چاروں محفوظ ہیں۔

مگر ان پر ظلم تب ہی ٹوٹے گا جب کالی ناتھ کو کسی طرح سے بھی اور نقصان کرنے سے روکنا ہوگا کیونکہ وہ آدم خور بھی ہے اور وہ تانیہ لوگوں کی ایک اور ساتھی کو بھی مار کر کھا چکا ہے ہمیں جلد ہی اسے روکنا ہوگا سونو تفصیل بتاتا چلا گیا۔ جبکہ بلا اور ملک بہت پریشان ہو گئے۔ اس مطلب ہے وہ کالی ناتھ تو بہت سر چڑھ رہا ہے کیوں ملک بلے نے نفرت سے کہا ہاں ہمیں ہر حال میں ان تینوں کو بچانا ہوگا بلے اور ملک جلد کر ہم چلیں سونو ان کو اٹھا کر شیطان محل سے دور لے آتا تھا کیونکہ وہاں کالی ناتھ ان پر مزید جادو کر سکتا تھا اس لیے اس وقت سونو ان دونوں کو یہاں لے کر آ گیا اس نے یہی بہتر سمجھا تھا۔ چلو ہمیں فوراً رات سے پہلے پہلے وہاں پہنچنا ہے۔



اللہ اکبر۔ اچانک ملک نے محل کے کمرے میں آتے ہی کہا جسے سن کر تانیہ نازی اور وہ لڑکی حیرانگی سے دیکھنے لگیں سامنے دو لڑکے کھڑے تھے جو ملک اور بلا تھے جبکہ سونو ان کی نگاہ سے اوٹھل تھا جواباً ظاہر ہو گیا یہ کون ہے تانیہ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ یہ ہمارے نانا حضور کی بدروح ہے مطلب اچھی روح ہے بلے نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ سب کے چہرے پر رونق آگئی ملک بھی بے اختیار ہنس پڑا جبکہ سونو بلے کو دیکھ کر ہنسنے لگا بلے کی اس حرکت پر وہ خوش

کالی ناتھ غریبا۔

کینے میں ڈول جادوگر ہوں تمہارے نانا کا دوست یہ کیا کر رہے ہو جلدی سے چنانچہ شروع کر دو ورنہ مارے جاؤ گے اسے عقب سے آواز آئی کیا مطلب ڈول جادوگر یہ کون ہے یہ تمہارے دادا کا سیکڑی تھا اسے آواز پھر آئی وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور آواز کی سمت آگ بھینکنے لگا مگر آگ نے اثر نہ کیا دراصل یہ سونو تھا جسے شرارت سوچھی تھی کالی ناتھ کو تنگ کرنے کی کالی ناتھ نے جلدی سے ہیا تک شکل اختیار کر لی بہت بڑے بن ماس کی جبکہ سونو اور بلا بھی اب ملک اور تانیہ کے ساتھ آگئے تھے ملک اسے کسی طرح سے جھکاؤ میں بوتل اس پر دے ماروں نہیں بلے اسے اس طرح نہیں بلکہ تانیہ کو لے کر بھاگے گا یہ کوئی خطرہ مول نہیں لے گا یوں ہم اسے کچھ نہیں کہہ سکتے یہ سب سے بڑا جادو اختیار کر چکا ہے تم تانیہ کا ہاتھ نہ چھوڑنا تب تک میں اسے روکتا ہوں تم اسے لے کر بھاگو یہاں سے اس کمرے سے نکل جاؤ سونو نے ملک سے حج کر کہا مگر ظلم جو کیا ہوا ہے اس نے ملک نے سوال کیا نہیں وہ ہمارے یہاں آتے ہی ٹوٹ گیا ہے بھاگو سونو چنانچہ تانیہ ملک نے بھاگتے ہوئے تانیہ کا ہاتھ پکڑا جبکہ بلا اور سونو اس کے سامنے آ گئے اس خون آشام نے منہ کھول لیا اور ان کی طرف بڑھنے لگی۔

بلے نے زور سے کلمہ پڑا اور پاس پڑا سربا قوت سے اس آشام پر دے مارا وہ سلاخ نماسر یا اس کے سر پر لگا اور وہ کسی ٹوکی طرح گھوم اور سلاشی طاقت یہ کینے سلاشی طاقت کا استمال کر رہا ہے بلے یہاں سے نکلنا تانیہ کے نکلنے ہی یہ اصلی حالت میں آجائے گا جلدی سے محل سے باہر نکل سونو نے جلدی سے بلے کو کہا اور وہ دونوں بھاگنے لگے شیطان محل کی راہدار یوں میں تانیہ چل چل کر اور بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی مگر وہ راہدار یوں سے باہر ہی نکل رہے تھے سامنے انہیں کوئی بھاگتا ہو رہا دیکھائی دیا اور وہ رک گئے۔

جلدی کر بلے بھاگ یہ کینے سب ختم کر دے گا صرف تین منٹ ہیں اس کے بعد یہ خود مختار ہو جائے گا

تانیہ کی مہلت ختم ہو جائے گی اور پھر ہم بھی مارے جائیں گے سو نے بے کو بھاگنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ بھی مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے صحن میں چلے گئے سو نے ملک اور تانیہ کہاں گئے یاد وہ تو ابھی تک باہر نہیں نکلے بے نے پریشانی کے عالم میں سو نے سوال کیا۔



چھوڑ دو مجھے ملک - ملک - تانیہ کی آواز میں کرب اور تکلیف نمایاں تھی جبکہ وہ بن ماس تانیہ کو اٹھا کر بھاگنے لگا ملک بھی پوری قوت سے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ اچانک ہی پلٹا اور غرائے لگا ملک نے اچانک اپنا تعویذ اتار دیا اور تانیہ کی طرف بڑھادیا۔

تانیہ اسے پہن لو ملک نے اتنا جلدی یہ سب کچھ کیا کہ اس بن ماس بلا کو علم تک نہ ہوا وہ سمجھا ہی نہیں تھا کہ یہ سب کیا ہوا تانیہ نے جلد سے تعویذ گلے میں ڈال کیا بن ماس نے اسے چھوڑ دیا اور پوری قوت سے ملک کے پیچھے بھاگنے لگا دراصل ملک کو ترکیب سو بھی کہ اگر تانیہ کے پاس تعویذ ہوگا تو وہ اسے کوئی نقصان نہ دے گا اس لیے اس نے تعویذ اسے دے دیا وہ پوری قوت سے بھاگ رہا تھا کالی تانیہ بن ماس کے روپ میں اس کے پیچھے تھا اچانک ہی اس نے اپنا روپ بدلا اور اصلی حالت میں آگیا ملک بھاگ کر صحن میں آگیا بلا اور سو نو چونکہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھے وہ بھی پلٹ کر اسی طرف آگئے تیسرے تم سب کو جلا کر بھسم کر دوں گا تم نے شیطان دیوتا کے پجاری سے ٹکری ہے سب کو فنا کر دوں گا کالی تانیہ جو اصلی حالت میں تھا نے غرا کر کہا - تم اپنے سارے جادو آزمائے ہو کالی تانیہ اور تم ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ملک کے پاس آکر سو نے کہا اور جن زائدے تم نے اچھا نہیں کیا مجھ سے دشمنی لے کر تم کو بھی ختم کر دوں گا کالی تانیہ نے غصے سے کہا اب میں ساری طاقتیں تم پر بروقت آزمائے گا تم ضرور فنا ہو جاؤ گے اور میں اس لڑکی کو لے جاؤں گا ہا ہا۔ کالی تانیہ نے ہنسنے ہوئے کہا۔ تمہارا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوگا گندی نالی

تانیہ نے اس کا نام بگاڑ کر کہا اور ساتھ ہی پاس پڑی ہوئی ایک کالج کی بوتل اسے دے ماری جو اسے چھانی پر جا لگی کالی تانیہ ایک دم اڑا اور بے کے سر کے قریب آکر وار کرنے ہی والا تھا کہ سو نے جلدی سے حرکت میں آیا اس نے کالی تانیہ کو گردن سے پکڑا اور دروڑا چھال دیا مگر وہ بھی جادو گر تھا اور آدم خور بھی اس نے جادو سے اپنے آپ کو روک لیا اور اس بار وہ ملک کی طرف بڑھا ملک نے اسے جھکا دیا وہ جیسے ہی ملک کے قریب گیا ملک نے اسے لات دے ماری کالی تانیہ نے اس بار پوری قوت سے حملہ کیا مگر سو نے ان کے درمیان آگیا ملک تم تانیہ کو لے کر ایک طرف ہو جاؤ کالی تانیہ اور سو نے جن آئے سانسے تھے ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے سو نے اسے کسی طرح جھکاؤ پہلے نے پیچ کر کہا۔ کالی تانیہ کے حملوں میں تیزی آگئی تھی سو نے خود کو غائب کیا اور سیدھا کالی تانیہ کے عقب میں جان نکالا سو نے جن زائدہ اور بہت ہی طاقت ور تھا کالی تانیہ جادو گر بھی تھا اور آدم خور بھی سو نے عقب سے کالی تانیہ کی سر پر لات ماری مگر وہ بروقت ہوشیار ہو گیا کالی تانیہ تانیہ کی طرف بھاگا تانیہ جلدی سے نیچے بیٹھ جاؤ اچانک ملک نے تانیہ سے پیچ کر کہا اور تانیہ جلدی سے بڑھتی دراصل وہ ابھی آئی تھی جسے دیکھ کر کالی تانیہ اس کی طرف بھاگا تھا ملک کا تعویذ تانیہ کے پاس تھا اچانک کالی تانیہ کو موقع ملا اس نے ملک کو اٹھایا اور وہاں سے بھاگ نکلا اس سو کے سر سے بوڑھے میں اتنی طاقت ملک سنبھل بھی نہ سکا اس نے ملک کو زمین پر پھینک دیا اور خود کو منتر پڑھنے پر لگا دیا۔

تانیہ کے گلے میں تعویذ نے اس کی جان بچائی سو نے دیر نہ کروا سے جلدی سے ختم کر دو سو نے ہاں میں سر ہلایا بے جلدی سے اس کے پاؤں پر کچھ پھینکا تو کہ یہ جھکے بے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا اچانک کالی تانیہ پر چھلانگ لگا دی وہ چونکہ منتر پڑھ رہا تھا بے نے عین کالی تانیہ پر چھلانگ لگائی کہ اچانک اس کے گردنے سے نیچے جھکا ملک کو موقع مل گیا اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل سے محلول اس کے سر پر جھڑک دیا پانی کی طرح محلول

جب کالی تانیہ پر پڑا تو اسے آگ لگ گئی وہ چیخنے لگا اور شور کرنے لگا کالی تانیہ نے تر پنا شروع کر دیا انہوں نے جلدی سے محل سے بھاگنا شروع کر دیا چلو ٹھکو ورنہ ہم سب اسی جگہ ختم ہو جائیں گے۔ ملک نے چیخ کر سب سے کہا وہ سب بھاگنے لگا ملک نے تانیہ کا ہاتھ پکڑ لیا جو بہت سہی ہوئی تھی وہ سب محل سے باہر نکل گئے اچانک دھماکا ہوا اور محل ختم ہو گیا۔ خس کم جہاں پاک ملک نے کہا۔

ہاں ہاں چلا تھا روشنی کی طاقتوں سے مکرلے اے کوئی بھی شیطانی روشنی کی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے ہمیشہ جہاں شیطانی طاقتوں کی ہی ہوتی ہے کالی تانیہ سناٹم نے سو نے جلتے ہوئے محل کی طرف منہ کر کے چیخ کر کہا۔ پھر اچانک نازی اور نائے بھی آگئیں۔ ملک اور تانیہ ساتھ ہی کھڑے تھے او کم آن یار اب تو منہ نہ لگاؤ سب ختم کر دیا ہے ہم نے ملک نے تانیہ سے کہا جو کہ ہنس دی پھر ٹھوڑی دیر کے بعد وہ چاروں نوجوان بھی آگئے جن کو سو نے ساتھ ہی ایک گھر میں محفوظ رکھا ہوا تھا کالی تانیہ کے جادو کی وجہ سے سب بے ہوش ہو گئے تے اب اس کے خاتمہ کے بعد سب پر جادو ختم ہو گیا تھا اور وہ ہوش میں آگئے تھے سب اکٹھے ہوئے۔

او کے دوستوں مجھے اجازت دو سو نے ملک اور۔ اور بے اور تانیہ سے کہا سو نے اب ان تینوں کے سامنے تھا جبکہ دوسرے لوگ دوسری طرف تھے تانیہ کو اس کے یارے میں ملک نے سب بتا دیا تھا اس لیے وہ بھی ساتھ تھی سب کی آنکھیں نم تھیں ملک بے اور تانیہ کی سو نے سب سے اجازت لی سب سے ہاتھ ملایا چونکہ تانیہ کا بھی اس سے کچھ وقت گزرا تھا اس لیے اسے بھی افسوس تھا لگور نہیں بتائے گا بے نے پچھلی ہنسی ہنسنے ہوئے کہا پھر کبھی سو نے کہا اور پھر جلدی وہ کوہ قاف کو پرواز کر گیا اور تینوں افسردہ سے دوسرے لوگوں کی طرف چل پڑے۔ سو نو چاچکا تھا اپنے وطن۔



دل

دل شیشے سے نہیں بنتا تو ٹوٹنے کی آواز آتی
دل پتھر سے نہیں بنتا تو گرنے کی آواز آتی
دل مٹی سے نہیں بنتا تو بکھرنے کی آواز آتی
دل اگر بنتا ہے تو صرف جذبات سے
اگر ٹوٹ بھی جائے گر بھی جائے بکھر بھی جائے
تو آواز نہیں آتی صرف آنسو بہتے ہیں
آمنہ - راولپنڈی



میری رنگوں بھری زندگی کو دیران کر گئی
غلوں کی دیکر سونات خوشیوں سے انجان کر گئی
میں جس کی زندگی کے لئے بانگتا صبح شب دعا میں
وہ میری ہی موت کا دیکھو سامان کر گئی
(وصی شاہ) حسن رضا - رکن شٹی



کبھی زد میں تیرے ہو گئے
کبھی دل نے تجھے گنوا دیا
اس نکش میں رہے سدا
تم نے یاد رکھا کے بھلا دیا
کبھی بے بسی میں ہنس دیئے
کبھی ہنسی نے ہم کو رلایا دیا
کبھی پھولوں سے رہی دوستی اپنی
کبھی کانٹوں سے ہاتھ ملا لیا
بس اک کو اپنا نہ کر سکے
کبھی خود کو سب کا بنا دیا
یوں ہی دن گزر گئے پیار کے
کبھی اک خواب خود کو بنا لیا
جو خواب ابھرے آنکھوں میں
انہیں آنکھوں میں ہی سلا دیا
ثناء ماہ نور عرف شونوں - بہاؤنگر

جن زادی

--- تحریر: عطا محمد بروہی --- سائیکھٹ ---

اس وقت ایک اور سنگین کیفیت کا شکار ہو رہا تھا دل میں ایک عجیب سی کھسک محسوس ہو رہی تھی ایک لا حاصل خواہش تھی جو بار بار ابھر رہی تھی یہ بات روز روشن کی طرح مجھ پر عیاں تھی کہ ہم دو مختلف دنیاؤں کے باسی ہیں وہ ایک جن زادی ہے اور میں انسان لیکن اس کے باوجود دھیرے دھیرے میں محسوس کر رہا تھا کہ میرا سب کچھ اس پر اسرار لڑکی نے چر لیا ہے میرے دل کی ہر دھڑکن کی پکار وہ پر اسرار لڑکی کی ذات بنی ہوئی تھی اس کا سرخ و سفید رنگ اور سڈول جسم غضب کی کشش رکھتا تھا وہ جب ہنستی تھی اس کے گورے گورے گالوں میں دو ننھے ننھے گڑھے پڑ جاتے تھے جس کے باعث اس کے حسن کو چار چاند لگ جاتا تھا۔ اس کی کالی کالی گھٹاؤں میں بجلی کی سی چمک تھی قدرت نے گویا پورے جہاں کا حسن کوٹ کوٹ کر اس میں سمو دیا تھا میں ایک نظر والہانہ سے اس کی صورت دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر ایک دلربا سی مسکراہٹیں بولی کیا سوچ رہے ہو میں نے اس کے خوبصورت چہرے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ ایک اور احسان مجھ پر کریں وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر پوچھا کیا احسان۔ میں نے اسکا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں تھامتے ہوئے اسے چھو کر کہا۔ میں یہ ہاتھ ہمیشہ کے لیے تھامنا چاہتا ہوں وہ پہلے تو ایک دم ہنس پڑی لیکن پھر بیکدم اس کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی چند لمحوں کے لیے وہ میرے اس ہاتھ کو غور سے دیکھتی رہی جس سے میں نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا پھر بولی مجھے افسوس ہے غلام حسین تم پر یہ احسان نہیں کر سکوں گی اس لیے کہ یہ ناممکن ہے ہماری دنیا میں الگ الگ ہیں منزلیں الگ الگ ہیں ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہو کر ہی رہنا ہے بس۔۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

بابو سے میری ملاقات بلوچستان کے ساحلی شہر میں ہوئی میں ان دنوں اپنے چند دوستوں کے ساتھ وہاں گیا ہوا تھا شہر کے گہرے پانیوں میں بننے والی بندرگاہ دیکھنے آیا تھا جس فائیو اسٹار ہوٹل میں میں اپنے دوستوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ وہ شخص اسی ہوٹل کے کمرہ میں ٹھہرا ہوا تھا عجیب بات تھی کہ اس شخص پر پہلی نظر پڑتے ہی میں ایک بے قرار کر دینے والے جس میں ہتلا ہو گیا حالانکہ بظاہر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی لیکن بہر حال میرے اندر ایک قلم کار موجود تھا جو اس بات پر مسلسل مجبور کر رہا تھا کہ یہ شخص پر اسرار ہے کوئی نہ کوئی چونکا دینے والی بات ضرور ہے اس میں پوشیدہ ہے وہ تقریباً چھپیں

اس کے کمرے کا دروازہ نیم وا تھا وہ کرسی پر بیٹھا ہوا آنکھیں بند کئے ہوئے ہاتھ ہاتھ پر لٹکائے خدا جانے کس سوچ میں گم تھا کمروں میں پہنچ کر ہم تمام دوست

خوش گیسوں میں مصروف ہوئے جس کے باعث میں وقتی طور پر اس شخص کو بھول گیا تھا باتیں کرتے کرتے غالباً بارہ بج گئے تھے جب ہم اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے اور سو گئے۔

رات کا شاید آخری پہر تھا جب ایک مدہم کھٹکے کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی آنکھیں لڑ کر میں نے کمرے میں اس کھٹکے کی آواز کا سبب ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر کمرے کی ہر شے جوں کی توں اپنی جگہوں پر موجود تھی میرے بائیں جانب میرا دوست غلام بے خبر سوراہتا نیبل پر شیشے کا جگ اور گلاس سالم حالت میں موجود تھے میرا دماغ پوری طرح سے جاگ چکا تھا جس کے لیے ابھن میں پڑ جانا ضروری ہوتا مگر میرے اندر جیسے ایک نامعلوم قوت مسلسل ابھن اور پریشانی میں مجھے جتا کرنے پا رہا تھا اچانک میرے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور میں اچھل پڑا میری اس بے ساختہ حرکت کا سبب وہ پراسرار شخص تھا جو اچانک ہی میری یادداشت کی اسکرین پر نمودار ہوا تھا وہ شخص میرے کمرے سے متعلق کمرہ میں موجود تھا نجانے کیوں وہ یاد آتے ہی میرے جسم کے اندر عجیب سی جنسی دھڑکن لگی ایک جھانک سا پورے بدن پیا ہوتا محسوس ہونے لگا بے اختیار جی چاہنے لگا کہ جا کر اس کے کمرے میں جھانکوں چند لمحوں کے لیے اس بے ساختہ اندھنے والی خواہش کی نفی میں میں سوچتا رہا لیکن وہ خواہش اتنی شدید اور بروقت تھی کہ اسے مسترد کرنے کی تمام دلیلیں ہمدرد ہو گئیں۔

اگلے ہی لمحے میرے قدم دروازے کی جانب اٹھنے لگے دروازہ کھول کر میں باہر نکلا راداری سننا تھی بازار قریب قریب بند ہو چکا تھا سامنے سڑک پر اکا دکا گاڑیاں آ جا رہی تھیں دے پاؤں چلتا ہوا میں اس کے کمرے کے سامنے جا کر دروازہ اندر سے بند تھا البتہ اندر کمرے میں فل روشنی محسوس ہو رہی تھی میں نے چون نظروں سے پوری راداری کا جائزہ لیا کہ کہیں کوئی میری اس حرکت کا نوٹس تو نہیں لے رہا ہے۔ راداری

بالکل خالی تھی اور دیران تھی بند دروازے کی جھری سے آنکھ لگا کر میں کمرے کے اندر جھانکنے کی کوشش کی جھری گو کہ بے حد چھوٹی تھی مگر میں جو کچھ دیکھنے کا خواہش مند تھا وہ اس چھوٹی سی جھری میں بھی بالکل صاف نظر آ رہی تھی حیرت کا ایک خوشگوار جھونکا میرا استقبال کرنے لگا وہ شخص بیڑہ لیٹے ہوئے کی بجائے کرسی پر سر جھکا کر بیٹھا ہوا تھا بالکل اسی پوزیشن میں جیسا کہ ابتدائی رات اسکے کمرے کے سامنے سے گزرتے میں نے دیکھا تھا اچانک میرے پیچھے ایک خفیف سی آہٹ ہوئی بے ساختہ گردن مڑ کر میں نے پیچھے دیکھا ایک سیاہ رنگ کی بلی محض چند قدموں کے فاصلے پر میرے پیچھے راداری کے پیچھے کھڑی اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے مجھے گھور رہی تھی اس سیاہ بلی میں عجیب سی پراسرار ہٹ محسوس ہو رہی تھی یہی وجہ تھی کہ چند سہراہیں بے اختیار مجھے اپنی لپیٹ میں لیے لگیں بلی کے سراپا کا جائزہ ابھی تک میں نے مکمل نہیں لیا تھا کہ ایک گھٹ دروازہ کھلا دروازہ گو کہ آہستہ کھلتا تھا لیکن مجھے یوں لگا جیسے میرے پیچھے کوئی ہم پشنا ہو وہ شخص دروازے کے درمیان میں کھڑا ابھی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھ رہا تھا شدید احساس جرم کے باعث لمحہ بھر کے لیے میری ٹانگیں کا نپ کر رہ گئی۔

میری حالت اس وقت اس چور کی سی تھی جسے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہو۔ قطعی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس نازک ترین موقع پر کیا جواز گھڑوں بہر حال میری مشکل اس شخص نے خود ہی آسان کر دی اس نے پوچھا جی خیریت تو ہے میں نے اپنی بولھلاہٹ پر حتی الامکان قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جی وہ دراصل میں ادھر سے گزر رہا تھا آپ کے کمرے میں روشنی دیکھ کر جھانکنے کی جدت کر بیٹھا اس نے غور سے سر تاپا میرا جائزہ لیا پھر بولا آپ غالباً ساتھ والے کمرے میں رہتے ہیں میں نے کہا جی ہاں آپ کے کمرے کے ساتھ والا اور اس سے ملحق کمرہ میرا اور میرے دوستوں کے تصرف میں ہے اس نے اچانک پیچھے ہٹ کر کہا آئیے

آئیے اندر آئیے اس کے اس طرح اندر آنے کی دعوت میرے لیے قطعی غیر متوقع تھی لیکن بہر حال مجھے تو ایک بہانہ چاہئے تھا سو میں بے دھڑک کمرے میں داخل ہو گیا مجھے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ خود بیڈ پر بیٹھ گیا۔

کمرے پر میں نے ایک نگاہ خاص ڈالی کمرہ بے حد سادگی اور خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا ہر چیز نفاست اور سلیقے سے اپنی جگہ رکھی گئی تھی کمرے کا جائزہ لینے کے بعد میں نے اس کی جانب دیکھا مجھے اپنی جانب دیکھتے پا کر اس نے اپنا تعارف کرایا میرا نام غلام حسین ہے باپو پیار سے کہتے ہیں میرا تعلق صوبہ سندھ سے ہے ساکھڑ شہر میں رہتا ہوں میں نے مسکرا کر کہا واہ بہت خوب۔ کیا حسن اتفاق ہے میں بھی اسی ضلع کا باسی ہوں اس نے اپنی جگہ چھوڑ کر مجھے گلے سے لگاتے ہوئے کہا یعنی آپ بھی ضلع ساکھڑ میں رہتے ہیں اسے بغل میں سماتے ہوئے میں نے پرسرت لہجے میں کہا جی ہاں میں ساکھڑ ہی میں رہتا ہوں وہ مجھے دیر تک گلے سے لگائے رکھا تھوڑی دیر بعد ہمدونوں آمنے سامنے بیٹھے کچھ یوں بے تکلفی باتیں کر رہے تھے گویا بروسوں کی شناسائی ہو مختلف موضوعات پر باتیں کرنے کے بعد میں نے اس سے معذرت خواہانہ انداز میں کہا باپو جی معاف کرنا میں نے ایک جھوٹ بولا تھا آپ سے وہ سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگا میں نے کہا دراصل میں آپ کے کمرے کے سامنے سے گزرتا رہا تھا بلکہ دانستہ دروازے سے جھانکنے لگا تھا اس نے قدرے ابھن آمیز مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا وجہ آپ بتا سکتے ہیں میں نے کہا۔

اصل بات یہ ہے کل دن میں پہلی بات آپ کو دیکھتے ہوئے نجانے کیوں مجھے ایسا لگا تھا جیسے عام انسانوں سے آپ مختلف ہیں گو کہ اس بات کی کوئی توجہی پیش نہیں کر سکتوں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ میں کوئی نہ کوئی انوکھی بات چھپی ہوئی ہے واہ یہ بات ہے اس نے ایک طویل سانس خارج کی مگر آپ اس

قدر دلچسپی کیوں لے رہے ہیں میں نے کہا باپو جی میں ایک کہانی کا کار ہوں حقیقی کرداروں کی مجھے سدا تلاش رہتی ہے میری بات سن کر اس کے چہرے پر یکا یک چمک سی آگئی بولا واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کیا آپ میری کہانی لکھ سکتے ہیں میں نے کہا۔ آپ کی کہانی اگر میرے قارئین کے معیار پر پوری اترتی تو ضرور نکھوں گا۔ اس نے پریقین لہجے میں کہا سو فیصد یقین ہے کہ میری کہانی آپ کے قارئین کے معیار پر پوری اترے گی تو پھر بسم اللہ کر کے سنائیں۔ باپو جی میں نے فرمائش کی اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور نظریں اٹھا کر چھت کو گھورنے لگا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا میں اس کی جانب منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا کافی دیر بعد چھت سے نظریں ہٹا کر اس نے میری جانب منتقل کیں اور بولا۔

یہ آج۔ تہ آٹھ سال پہلے کی بات ہے ان دنوں میں نیا نیا حیدر آباد یونیورسٹی میں داخل ہوا تھا ہفتہ وار تعطیلات میں کبھی کبھار میں اپنے گھر بھی جایا کرتا تھا یہ ایسے ہی ایک دن کی بات ہے میں بیٹے کی شام اپنی کار میں گھر جا رہا تھا سفر زیادہ ڈیرہ دو گھنٹے کا ہوا کرتا تھا بدھ کی سے میری گاڑی آدھے راستے میں خراب ہو گئی اپنی بساط کے مطابق ابھن سے ٹیک لگائے میں آس پاس کا جائزہ لینے لگا یہ جگہ آبادی سے قدرے پرے تھا آس پاس سڑک کے دائیں بائیں جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں سورج ڈوب چکا تھا اندھرا پھیلنے والا تھا۔ سڑک پر گاڑیاں آ جا رہی تھیں اب ایک ہی صورت ممکن تھی کہ کار کو چھوڑ کر بس میں بیٹھ جاتا اور گھر چلا جاتا مگر گاڑی کو یوں بے یار و مددگار چھوڑنے پر دل آمادہ نہیں تھا۔ سوچ کی انہیں ہی بھول بھلیوں میں میں ہلک رہا تھا اچانک خوشبو کا ایک جھونکا میری ناک سے ٹکرایا۔ چونک کر دیکھا تو حیرت اور خوشی کی لہر میں میرے وجود کو اپنی لپیٹ میں لیے لگیں ایک حسین و جمیل لڑکی میرے بائیں جانب کھڑی مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں نے

سر سے پاؤں تک ایک بے ساختہ نگاہ اس پر ڈالی میری دل کی دھڑکیں بے ساختہ ادھر ادھر ہو رہی تھیں حیرت کی بات یہ ہو رہی تھی کہ اس اندھیرے اور ویران سی جگہ میں ایک لڑکی کا یوں اچانک ظاہر ہونا جبکہ خوشی کی بات یہ تھی کہ اس وقت میرے پاس ایک حسین لڑکی کھڑی تھی میرے اور اس کے سوائے آپ پاس کوئی نہیں تھا۔ میں اس سراپا حسن کے نشیب و فراز میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک اس کی آواز ابھری۔

گاڑی خراب ہو گئی ہے آپ کی اس کی رس گھولتی ہوئی آواز میں غضب کی جادوگری تھی میں نے ایک غصّی سانس لے کر کہا ہاں گاڑی خراب ہو گئی ہے میں بات ابھی مکمل ہی کی تھی کہ اچانک وہ آگے بڑھی اور میرا کاندھا پکڑا ایک طرف ہٹاتے ہوئے بونٹ تیزی سے کھول کر انجن پر جھک گئی میں ہکا بکا رہ گیا اور اس کی حرکات و سکنات کو دیکھ رہا تھا اس لمحے جبکہ اس نے میرا کاندھا پکڑا تھا ایک کرنٹ بڑی شدت کے ساتھ میرے تن بدن میں ڈور پڑا تھا اس کے ہاتھ مشینی انداز میں انجن کے مختلف پرزوں پر چل رہے تھے بشکل ڈیڑھ دو منٹ کا وقت گزرا ہوا کہ وہ سیدھی ہو کر بونٹ کو ایک زوردار آواز کے ساتھ نیچے گر دیا پھر مجھ سے مخاطب ہوئی چلو گاڑی اشارت کر لو اس کی آواز میں نجائے کیسا محکم تھا کہ میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر دروازہ کھول کر اسٹرینک کے سامنے بیٹھ گیا۔ چابی الیکشن میں لگی ہوئی تھی میں ایکسی لیٹر تھوڑا سا دبا کر چابی گھمائی تو چابی کے گھومتے ہی انجن بیدار ہو کر غرانے لگا نظریں اٹھا کر وڈاسکرین کے پاس کھڑی ہوئی اس جادوگری کو دیکھا میں نے ایک حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا تھا گاڑی سے اتر کر میں اس کے پاس گیا اور جب بولا تو میرے لہجے میں عجیب سی محبت اور عقیدت تھی میں نے کہا میرے محسن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں۔

وہ ایک دم کلکھلا کر ہنس پڑی مجھے بولا جیسے اس ک منہ سے پھول جھڑ رہے ہوں اس کی ہنسی کا نرم بے

خود کردینے والا تھا بولی شکر یہ والی کوئی بات بھول کر گاڑی میں بیٹھا ہوا ٹکڑوں میں گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے اس سے پوچھا کہ پلیز بتائیے کہ آپ کون ہیں وہ پھر سے ہنس پڑی وہ قدم آگے بڑھ کر میرے قریب آئی پھر ہاتھ میرے کاندھے پر رکھتے ہوئے ایک ادا دلبرانہ انداز میں بولی میں کون ہوں۔ یہ بعد میں جان لینا ابھی صرف گاڑی میں کراپنے گھر پہنچنے کی کوشش کرو میں اس کا بازو تھامتے ہوئے کہا آپ میری محسن ہیں کم از کم اپنا نام تو بتانے کی سعادت سے تو مجھے محروم مت کریں وہ بولی مجھے بار بار محسن مت کہو اصل میں تم میرے محسن ہو لیکن شاید تمہیں یاد نہیں یا بلکہ یوں کہا جائے تو اس وقت تک تمہیں پتہ نہیں میں نے حیرت میں کہا یہ آپ نے کچھ عجیب سی بات کہی میرا خیال ہے کہ آج پہلی بار آپ کو دیکھ رہا ہوں وہ ہنستے ہوئے بولی میں نے کہا ناں کہ تمہیں اس بات کا ابھی تک پتہ نہیں اس لیے اس بحث کو یہی چھوڑ کر گاڑی میں بیٹھو پہلے تمہیں کافی دیر ہو چکی ہے بات ختم کرتے ہی اسے بڑی ادا سے مجھے گاڑی کے دروازے کی جانب دھکیلا اور بولی چلو شاباش گاڑی میں بیٹھو۔

اسکے ہاتھوں کے لمس میرے انگ انگ کو بری طرح سے نہر رہی تھی خاموشی سے دروازہ کھول کر میں اندر بیٹھ گیا انجن پہلے سے ہی اشارت تھا چل دیا کہ میں نے گاڑی گلیمر میں ڈال دی جب گاڑی جیسی رفتار سے آگے بڑھنے لگی تب اچانک اس نے مجھے ایک ہاتھ کے اشارے سے روکنے کو کہا۔ میں نے تیزی سے بریک دبائی وہ چلتی ہوئی میری جانب آئی اور ہاتھ دروازے پر رکھا کہ سر اندر کیا اس کے سانسوں میں بری طرح سے بے خود کردینے والی مہک موجود تھی مجھے اپنا آپ آسمانوں میں اڑتا ہوا محسوس ہوا ہاتھ وہ چپک کر بولی مجھے تھوڑی دیر کے لیے اپنی گاڑی میں بیٹھا آگے میرے منہ سے بے اختیار نکلا آپ کو تو دل اور آنکھوں میں بیٹھا ہوا گاڑی کی بات دور کی ہے اس نے میرا رخسار چھو کر کہا بے حد شکر یہ اس وقت جبکہ اس نے میرا

رخسار چھو تھا جو کیفیت میری ہوئی تھی اس کا حال لفظوں میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے وہ سامنے سے گھوم کر دوسرے دروازے تک آئی پھر اسے کھول کر اندر سیٹ پر قدرے کھسک کر میرے قریب بیٹھ گئی۔ میں نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

اسکے وجود سے پھوٹنے والی خوشبو مجھے بری طرح سے بھگاری تھی حیران و پریشان سوچ رہا تھا کہ آخر یہ خوبصورت بلا ہے کون اچانک اس نے منہ سے میرے کان کے قریب لا کر کہا تمہارا نام غلام حسین ہے ناں حیران تو میں پہلے ہی سے تھا اب کے اوپر ہونے لگا حیرت سے کہا ہاں میرا نام بھی ہے مگر آپ کیسے جانتی ہیں۔ وہ پراسرار سی ہنسی کے ساتھ بولی ان باتوں کو چھوڑ دینے کے لیے پلیز کچھ تو بتائیے میں بری طرح سے الجھن کا شکار ہو رہا ہوں وہ بولی الجھن میں بڑنے کی ضرورت نہیں میرے بارے میں سب کچھ سمجھی نہ تھی تم کو ضرور پتہ چل جائے گا عجیب ہی لڑکی تھی اس کے جوابات کے سامنے میں اب پوری طرح سے بے بسی محسوس کر رہا تھا اچانک ایک خوفناک خیال نے بری طرح سے میرے رونگٹے کھڑے کر دیے نہیں لڑکی کوئی چیز وغیرہ تو نہیں ہے بے اختیار میری نظریں اسکے چہروں پر پڑنے لگیں اس کے پاؤں دیکھ کر ایک طویل اطمینان بھری سانس میرے منہ سے خارج ہوئی اس کے نرم و نازک چہرہ بالکل عام انسانوں کی طرح تھے اور ان میں نفیس اور خوبصورت سینڈل موجود تھے ویسے الجھن میری بہر حال برقرار تھی جو باتیں وہ کر رہی تھیں میرے لیے وہ انتہائی عجیب و غریب تھیں اور ویسے بھی یہ بات دماغ میں ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ ایک حسین و جمیل لڑکی کا یوں سر راہ مل جانا نارمل حالات کا غماز ہے میں حیرانگی و پریشانی اور خوف کے علاوہ ایک اور کیفیت میں بھی مبتلا ہو گیا تھا۔

اس کا حسن بلا خیر اس جو بھی کیفیت کا باعث بن رہا تھا جب بھی کنکھیں سے میں اس کی جانب دیکھنے لگتا حالت عجیب سی ہونے لگتی دھڑکیں بے قرار ہو کر

بے ترتیب ہو جاتیں بدن میں عجیب سا ہيجان موجیں مارنے لگتا تھا اس قدر بے باک حسن میں نے آج تک نہیں دیکھا تھا جو آنکھوں سے بار بار میں اسے دیکھتا رہا وہ میری جانب سے یکا یک بے نیاز ہو کر نگاہیں سامنے وڈاسکرین سے آگے دور تک پھیلی سڑک پر مرکوز کی ہوئی تھیں رات دھیرے دھیرے سیاہ ہوتی جا رہی تھی میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ آخر یہ لڑکی کہاں تک میرے ساتھ چلتی رہے گی اچانک اس کی آواز نے میری سوچ کے تسلسل کو توڑ دیا گاڑی روک دو بابو میں نے فوراً اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے گاڑی روک دی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی پھر گھوم کر میرے جانب والے دروازے کے کھلے ہوئے شیشے میں اپنا دایاں ہاتھ مصافحہ کے انداز میں میری جانب بڑھایا میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا اس کی ہتھیلی میں عجیب سی حرارت تھی چند لمحوں کے لیے وہ حرارت میرے جسم میں منتقل ہوتی رہی پھر اس نے اپنا ہاتھ جھڑا کے شوخ لہجے میں کہا۔

اچھا بابو جی خدا حافظ موقع ملا تو پھر ملیں گے پھر اگلے ہی لمحے وہ بائیں جانب والی سڑک کے اس پار اندھیرے میں پھیلی سیاہ بھینک چوہوں کے مانند نظر آنے لگی جھانپوں میں غائب ہو گئی میں خالی خالی نظروں سے اسے اندھیرے میں گم ہونے کے باوجود کئی لمحات دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گاڑی آگے بڑھا دی گھر تک کا بانی راستہ کس طرح کتنا کچھ پتا نہیں چلا میرے دل دماغ میں اس لڑکی کا سحر بری طرح سے چھایا ہوا تھا کھدالے میری کیفیت بھانپ کر وجہ تانے پر اصرار کرتے رہے مگر میں نے ہر بار مال دیا اگر میں انہیں بتا دیتا تو شاید یقین نہ کرتے پچھٹی والا دن گزار کر میں واپس یونیورسٹی چلا گیا۔ اگلے پورے ہفتے اس پراسرار خوبصورت لڑکی کے بارے میں عجیب عجیب انداز میں سوچتا رہا اگلے ہفتے کی چھٹی گزارنے ایک بار پھر گھر کی جانب میں اسی راستے کو خنجر تھا وہ جگہ جہاں پچھلے ہفتے میری گاڑی خراب ہوئی تھی مجھے اچھی طرح

یاد تھی وہاں پہنچ کر میں نے باقاعدہ گاڑی روک لی اور گاڑی سے اتر کر ادھر ادھر مقصد گھومنے لگا خدا جانے کیوں یہ خیال بار بار آ رہا تھا وہ لڑکی آج پھر ملے گی اور یہ خیال اس قدر پختہ تھا کہ میں پورا ایک گھنٹہ وہاں پر ٹہل ٹہل کر گزارا مگر وہ پراسرار لڑکی نہیں آئی مایوس ہو کر میں چل پڑا۔

پھر وہ ہفتے اور مہینے گزرنے لگے اور وہ لڑکی پھر نہیں ملی شروع شروع کے مہینے میں اس لڑکی نے میرا چین اور نیند بری طرح سے حرام کی ہوئی تھی اس میں کوئی ایسی بات ضرور تھی کہ میں پورے مہینے سے تک اسے ذہن سے جھٹک نہ سکتا تھا لیکن بہر حال گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ یادوں کی شدت کم ہوئی تھی اس واقعہ کے تقریباً نو ماہ بعد میرے ساتھ ڈیکٹی کا ایک خوفناک واقعہ پیش آیا یہ واقعہ چھٹی والے ایک دن یونیورسٹی سے گھر جاتے ہوئے سرراہ پیش آیا میں تقریباً آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک سڑک کے دائیں بائیں بجلی ہوئی چھوٹی چھوٹی جھار یوں میں چھپے بیٹھے پانچ مسلح نقاب پوش ڈاکو نمودار ہو گئے اور ہلکے جھپٹتے میں مجھے اپنے حصار میں لیتے چلے گئے مجھے خوفزدہ کرنے کے لیے انہوں نے میری گاڑی کے اوپر سے باقاعدہ برست مارا اس قسم کی صورت حال کا تصور میں نے بھی خواب میں بھی نہیں کیا تھا لہذا میرا خوفزدہ ہوا ایک فطری سی بات تھی ڈاکوؤں کا دیکھ کر میرے پیٹے چھوٹ گئے اس سے قبل کہ وہ برست مار کے گاڑی کے تار بھاڑ دیتے میں نے خود ہی گاڑی روک دی۔ میں بالکل نہتہ تھا ہتھیار کے نام پر میرے پاس ماچس کی تیلی تک نہ تھی نقاب پوش ڈاکو تعداد میں کل پانچ تھے گاڑی کے رکتے ہی وہ پانچوں دندناتے ہوئے گاڑی کے دروازے کھول کے اندر گھس آئے ایک ڈاکو نے پستول کا راک میری پٹلیوں میں کھسیڑتے ہوئے غراہٹ سے مشابہ آواز میں کہا۔ گاڑی فوراً بائیں جانب والی چکی سڑک پر موڑ دو۔

میں اس کی ہدایت پر فوراً عمل کرتے ہوئے گاڑی

بائیں جانب کچے راستے پر ڈال دی میرے ہاتھ پاؤں تقریباً کانپ رہے تھے دماغ اس قدر مایوس تھا کہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تقریباً سلب ہو چکی تھی سڑک کے بائیں جانب جانے والا وہ راستہ آگے جا کر کھنٹی جھاڑوں میں داخل ہو گیا میں بائیں منٹ کی مسافت کے بعد نقاب پوش ڈاکوؤں نے مجھے گاڑی اس کچے راستے سے نکلنے والے ایک اور کچے راستے پر موڑنے کا حکم دیا اور یہ راستہ آگے مزید ایک فرلانگ آگے جا کر ایک بچے بوسہ مکان پر ختم ہوا اس بوسیدہ مکان کے سامنے گاڑی روکنے کا مجھے حکم دیا گیا میں نے گاڑی روک دی نقاب پوش ڈاکو پھر سے نیچے اتر گئے ایک نے مجھے گریبان سے پکڑ کر کھینچے ہوئے نیچے گرانے کی کوشش کی تاہم میں نے ہاتھوں کا سہارا لے کر خود بے تکلی انداز میں زمیں پر گرنے سے بچا لیا اور لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہونے کی کوشش کی ایک نقاب پوش نے کلاشن کوف کو ٹال کی جانب سے ڈنڈے کی طرح پکڑ کر زور سے گھمایا اگلے ہی لمحے کلاشن کوف کی بٹ پوری قوت سے میری سر پر پڑا اور وہ ایک شدید لہر اٹھی اور میرے پورے جسم کو اپنے لپٹ میں لیتے چلی گئی۔ ڈاکوؤں کے متعلق بہت کچھ میں نے کتابوں کہانیوں میں پڑھا تھا اور لوگوں کی زبانی سنا تھا آج میری ذات خود ڈاکوؤں کی تمام تر سفاکی اور خوفناکی کو عمل کی آنکھ سے دیکھ رہی تھی میرے رونگٹے بری طرح سے کھڑے ہوتے جا رہے تھے خوف سے کانپتے ہوئے میں ان پانچ نقاب پوشوں کو دیکھ رہا تھا جو مجھے اب چھوڑے آپ میں ایک گروپ کی صورت میں کھڑے زور و شور سے کسی مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے۔

گو وہ چاروں مقامی زبان میں بات کر رہے تھے مگر میرے لیے وہ زبان اس قدر ناقابل فہم نہیں تھی کہ کچھ نہ سمجھتا وہ چاروں اس وقت مجھ سے متعلق بات کر رہے تھے بلکہ یوں کہا جائے کہ میرے مستقبل پر گفتگو کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا کہ اس کے ہاتھوں کو باندھ کر کسی جھاری میں پھینک دیتے ہیں لیکن دیگر تین اس

خوفناک ڈائجسٹ

تک تجویز کی شدید مخالفت کر رہے تھے ان کا کہنا تھا کہ چونکہ میں نے ان کا ٹھکانہ دیکھ چکا ہوں لہذا میرا زندہ چھوڑ جانا بعد میں ان کے لیے سنگین مسائل پیدا کر سکتا ہے آخر کار فیصلہ اگلے حق میں ہو گیا جو تعداد میں زیادہ تھے۔

ان کا خوفناک فیصلہ جان کے میں دل و جان سے کانپ اٹھا خوفناک موت ان نقاب پوش ڈاکوؤں کی صورت میں میرے سر پر منڈا رہی تھی موت کو یوں اچانک اور اتنی قریب سے دیکھ کر بے اختیار مجھے بہت کچھ یاد آ رہا تھا اپنے پیاروں کے چہرے نظروں کے سامنے گھوم رہے تھے عزیز دوستے دار آ رہے تھے ماضی کی فلم کی مانند ان چند لمحات میں برق رفتاری سے دماغ کے پردہ سکرین پر دوڑ رہی تھی اچانک ایک ڈاکو نے گرج دار آواز میں کہا منہ دوسری طرف کر کے کھڑے ہو جاؤ تب مجھے یقین ہو چلا کہ میری سانسیں اب بس چند لمحات پر محیط ہیں یوں آسانی سے مرنا مجھے فطری گوارہ نہ تھا اسی لمحے میں نے اپنی ہمت جمع کی اور برق رفتاری سے حرکت میں آ کر انہیں کے چھوڑے قریب ترین کھڑے سڑک نقاب پوش ڈاکو پر جھپٹ پڑنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے میرے ہاتھ پاؤں اپنی اپنی جگہوں پر ساکت رہ گئے حیرت اور خوشی کے باعث مجھ پر ایک لرزہ سا طاری ہونے لگا میری کیفیت صحرا کے اس پیاسے مسافر کی سی تھی جیسے بالکل اس وقت پانی نظر آیا جب وہ پیاس کے مارے اس کا دم کل رہا تھا نقاب پوش ڈاکوؤں کی عجیب ہی پوزیشن تھی پانچوں نقاب پوش خوفناک ڈاکو ہوا میں سر کے بل اٹنے محض تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کئی نایاد ہاتھ انہیں ٹانگوں سے پکڑ کے الٹا لٹائے رکھے ہوں۔

ان کے ہاتھوں سے کلاشن کوف چھوٹ کر نیچے زمیں پر گرے ہوئے تھے ہوا میں لٹکے ان کی خوفزدہ نگاہیں بوسیدہ مکان کے دائیں جانب موجود ایک نیم سوختہ درخت کے نیچے جمی ہوئی تھیں جہاں ایک شاہکار صن کھڑی قبر بار نظروں سے انہیں گھور رہی تھیں اس

جن زادی

حسین و جمل لڑکی کو پہلی نظر دیکھتے ہی میں نے پہچان لیا میں بھلا اسے کیسے بھول سکتا تھا وہ تو میرے دل میں بسی ہوئی تھی اس کی تصویرن تک نے میرے دل میں بچل چار کھی تھی یہ وہی پراسرار لڑکی تھی جو آج سے کوئی آٹھ نو ماہ قبل پراسرار انداز میں مجھے سراہا اس وقت لی تھی جب یونیورسٹی سے گھر جاتے ہوئے سڑک راستے میں میری گاڑی خراب ہوئی تھی اس کے پراسرار اور غیر معمولی ہونے کا اندازہ تو مجھے اسی روز ہوا تھا لیکن آج اس نے جس حیرت انگیز عقل کو تعب نے نچانے والا مافوق الفطرت کا نامہ انجام دیا تھا اس کے بعد اسے کوئی غیر معمولی لڑکی قرار دینا بھی غلط ہو جاتا تھا یقیناً وہ کوئی اودھمکوت تھی آج وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی گویا کائنات بھی اسکے آگے شرماتے پر مجبور تھی اچانک وہ آگے بڑی اور اٹلے نکلے ہوئے نقاب پوش ڈاکوؤں کے سامنے رگ دیکھ دوسرے ہی لمحے میں نے دیکھا کہ اس کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے فضا میں بلند ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے چٹان کے ساتھ ایک بھر پور پھٹن ایک اٹلے نکلے ڈاکو کے منہ پر پڑا پھٹن پڑتے ہی میں نے ایک اور حیرت انگیز بلکہ خوفناک منظر دیکھا جس ڈاکو کو کھینچ لگا تھا اس کا منہ ایک ہی لمحے میں پوری طرح سے پیچھے کی جانب گھوم گیا اس کی آنکھیں ناقابل یقین حد تک حلقوں سے باہر نکل آئیں تھیں لیکن سب سے زیادہ بھیاں یک منظر اس کی باہر نکلنے زبان پیش کر رہا تھا اس کی زبان بے تحاشہ نکل پڑی تھی۔

وہ سب کچھ یوں تیزی سے ہوا کے عام حالات میں تصور بھی محال ہو جاتا اسی لمحے دم کے ساتھ اس ڈاکو کا جسم زمیں پر گر پڑا اس کا بے جان جسم دیکھ کر یہ اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں تھا کہ وہ مر چکا ہے دوسرے ڈاکو اپنے سامنے ڈاکو کا بھیاں یک انجام دیکھ کر خوف سے مرے جا رہا تھے اٹلے کھالے منہ سے بے تحاشہ چیخیں نکل رہی تھیں مگر ان کا انجام بھی ہوا جو ان کے پہلے سامنے کا ہوا تھا کیے بعد دیگرے چند ہی لمحوں بعد پانچوں نقاب پوش ڈاکوؤں کی بے جان لاشیں ایک دوسرے کے اوپر

خوفناک ڈائجسٹ

تے ڈھیر تھیں میں حیرت اور استعجاب سے گلگ بت کی مانند کھڑا اس خوفناک حسینہ کو دیکھ رہا تھا جس نے چشم زدن میں پانچ خون کئے تھے پھر مڑ کر وہ میری جانب آنے لگی اس کے ہونٹوں پر اب ایک دوستانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

میرے قریب پہنچ کر اس نے اپنی ہاتھیں پھیلائیں۔ میں بے اختیار تقریباً دوڑتے ہوئے اس کے گلے سے لگ گیا میری تھوڑی اس کے کندھے پر تھا اس کی ہوا میں لہرائی نہیں میرے چہرے پر پھیل رہی تھیں آہ میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس وقت میری کیا کیفیت تھی خصوصاً اس کی زلفوں سے جو مہک اٹھ رہی تھی خدا کی قسم آج تک میں نے کہیں بھی محسوس نہیں کی تھی کتنی ہی لمبے ہم یوں ہی ایک دوسرے کی ہانہوں میں قید رہے آخر اس نے کود کر چڑا لیا میرا توجہ چاہ رہا تھا کہ قیامت تک یوں ہی اس کے گلے سے لگا رہوں میں نے اس کا ایک ہاتھ محبت اور عقیدت سے اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر چومتے ہوئے کہا میری محبت میں نہیں آتا آپ کا شکر یہ کس طرح ادا کروں جو بارہ میرے ہاتھ کا بوسہ دیتے ہوئے بولی شکر یہ کی کوئی ضرورت نہیں ہم دونوں ایک دوسرے کے محسن ہیں کبھی تم نے مجھ پر یہ احسان کیا تھا اور آج میں تمہارے کام آئی ہوں۔ سو حساب برابر ہو گیا ہے میں نے اس کے حسین چہرے پر نظریں جماتے ہوئے ابھمن آئینہ آواز میں پوچھا آخر آپ کس احسان کی بات کر رہی ہیں مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں پڑتا اس نے مسکرا کر کہا۔

چلو آج میں تمہیں بتا دوں گی پھر میں نے ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی جانب مجھے کھینچنے لگی اور بولی آئی کہیں چل کر بیٹھے ہیں میں اس کے سنگ چلتے ہوئے گاڑی میں آبیض انکش میں چالی لگی ہوئی تھی میں نے گاری اشارت کی اور اسی کپے راسے پر ڈال دی جس پر سے ڈاکو اغوا کر کے مجھے اس بوسیدہ مکان تک لے آئے تھے اس پر اسرار لڑکی سے متعلق جاننے کے لیے میرا دل بے قرار سا ہو رہا تھا گاڑی کپے رستے پر سیدھی کرتے ہی

میں نے اس سے پوچھا اچھا تو اب بتائیے آپ کون ہیں یہ سارا چکر کیا ہے اور آپ بار بار کسی احسان کی بات کیوں کر رہی ہیں۔ میں نے سارے سوالات ایک ہی سانس میں کر ڈالے وہ چند لمحوں کے لیے مسکرائی ہوئی نظروں سے مجھے غور سے دیکھتی رہی پھر بولی ابھی نہیں ہم چل کر کہیں آرام سے بیٹھ جاتے ہیں وہی سب باتیں ہوں گی ٹھیک ہے ناں اپنی بات ختم کر کے اس نے تائید طلب نظروں سے میری جانب دیکھنے لگی میں نے کہا جیسے آپ کی مرضی۔ پھر میں نے خاموشی سے نظریں وڈ سکرین کے اس پار پھیلی ہوئی کچھ سڑک پر مرکوز کیں البتہ دل و دماغ میں خیالات کا طوفان ٹاٹھیں مار رہا تھا تھوڑی دیر قبل میں سفاک اور خوفناک موت کے منہ میں کھڑا تھا سو فیصد یقین تھا کہ کل تک میری گولیوں سے چھلنی لاش اس گناہ اور بوسیدہ مکان کے آپ پاس پھیلی ہوئی کسی خاردار جھاڑی میں پڑی مختلف گوشت خور جانوروں کی خوراک بن رہی ہوگی اس خوفناک اور بھیاں کن ترین گھڑی میں کسی طرح سے بھی بچ جانے کا تصور میرے لیے یقیناً امتحان کی جنت میں رہنے سے کسی طرح کس نہیں تھا ظاہر ڈاکو مجھے اس گناہ اور بوسیدہ مکان کا درشن کرانے تو نہیں لے آئے تھے ان کے خوفناک ارادے میں پہلے ہی سے پھانپ چکا تھا پھر بعد میں انہوں نے میرے سامنے ہی وہ خوفناک بات کہہ دی جس کے مطابق میری روح میرے خاکی بدن کا فقط چند لمحوں کے لیے مہمان ہے اور پھر وہ لمحہ بھی آیا جب موت کو میں انتہائی قریب سے دیکھ رہا تھا اور بس اسی لمحے وہ مجھ پر رونما ہوا۔

میں اسے مجھ پر ہی کہوں گا ایسے وقت جبکہ پانچ سفاک قاتل ایک نہتا اور بے بس شخص کو موت کے منہ میں دھکیل رہے ہوں تب ہی ایسے وقت میں ایک لڑکی اچانک ہی نمودار ہو کر ایک ناقابل یقین اور مافوق افطرت قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پانچوں قاتلوں کو ہاتھ لگائے بغیر جہنم رسید کر لے تو آپ ہی بتائیے کیا کہیں گے۔ کچی سڑک تک پہنچنے کے لیے ابھی مزید

پندرہ بیس منٹ کا سفر باقی تھا کہ اچانک اس نے مجھے گاڑی روک دینے کو کہا گاڑی روکتے ہوئے میں نے دائیں بائیں نگاہ ڈالی اس کی طرف دیکھی سڑک پر دائیں بائیں دور دور تک خاردار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں جب گاڑی رکی تو دروازہ کھول کے وہ اترتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوئی۔

چلو میرے ساتھ میں نے دروازہ بند کر کے بغیر لاک کئے اس کے پیچھے چل پڑا اس پاس کی ویران جگہ اور خاردار جھاڑیوں کو دیکھ کر میں حیرت سے سوچ رہا تھا کہ آخر یہ خوبصورت مخلوق مجھے کہاں لے کر جا رہی ہے وہ کچی سڑک کے دائیں جانب والی جھاڑیوں میں راستہ بناتے ہوئے چلی جا رہی تھی میں اس کے پیچھے پیچھے جھاڑیوں سے دامن بچتا ہوا چل رہا تھا پھر اچانک ان ویران جھاڑیوں میں میں نے ایک حیرت ناک چیز دیکھی میں پچیس قدم آگے خاردار جھاڑیوں کے وسط میں ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا جھاڑیوں کی رنگت سے بچ کر نا خوبصورت مکان تھا بہر حال حیران ہونا میں نے اب تقریباً چھوڑ دیا تھا چند ہی لمحوں میں ہم اس خوبصورت مکان میں داخل ہوئے وہ ایک ہی کمرے میں مشتمل تھا باہر سے جس قدر وہ خوبصورت تھا اندر سے کتنی زیادہ اس کی خوبصورتی دل و دماغ میں عجیب سی تازگی پیدا کر رہی تھی اندر ایک سجا سجایا اور انتہائی خوبصورت بیڈ موجود تھا وہ بیڈ پر بیٹھ گئی میں ہچکچاتے ہوئے اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھ جانا چاہا لیکن اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا میں بے اختیار کھسکا اور اس سے گھر کر بیٹھ گیا ہمارے سامنے بیڈ کے قریب ایک چھوٹی سی خالی تپائی موجود تھی پہلی نظر جب میں نے تپائی کو دیکھا تھا اس کی سطح بالکل خالی تھی لیکن اس وقت میں تقریباً اچھل سا پڑا جب اس کے اوپر پلک جھپکتے میں انگشت کھانے پینے کی چیزیں نظر آنے لگیں اس نے مسکرا کر پوچھا۔

کیا کھانا پینا پسند کرو گے۔ میں نے کچھ نہیں کہا کبھی اسے اور کبھی تپائی پر موجود طرح طرح کے کھانے

پینے والی اشیاء کو دیکھنے لگا مجھے خاموش پا کر وہ بولی کافی پینا پسند کرو گے میں نے اثبات میں سر ہلادیا اس نے ایک گ میں کافی بھری اور پلٹ کر میں چند سکت ڈال کر میری طرف کھسکا یا کافی کے گھونٹ بھرتے ہوئے اس سے میں نے پوچھا آپ نہیں بتائیں گی وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی ان چیزوں میں سے کوئی بھی میرے کھانے پینے کی نہیں میں نے حیرت سے پوچھا تب پھر آپ کیا کھاتی ہیں وہ نہیں کر بولی نام بتانا فضول ہے کیونکہ تمہیں ان کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے میں خاموش ہو کر کافی پینے لگا اس عجیب و غریب لڑکی کو میں جس قدر کھانا چاہتا تھا وہ اور زیادہ ناقابل فہم ہوتی جا رہی تھی کافی ختم کر کے خالی گ میں نے تپائی پر رکھ دیا وہ مجھ سے مزید کھانے کی فرمائش کرتے ہوئے بولی کوئی چیز اور بھی لوں۔

میں نے انکار کر دیا میں سر ہلایا پھر غور سے اس کی صورت دیکھتے ہوئے پوچھا اب آپ پلیز میرے سوالات کا جواب دیجئے اس نے فوراً جواب دینے کی بجائے چند لمحوں کے لیے ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر نظریں میرے چہرے پر گڑاؤ کے بولی باوصاحب میں دراصل ایک جن زادی ہوں مجھے اس کے جواب سے کوئی خاص حیرت نہ ہوئی ظاہر ہے اس پر اسرار لڑکی سے متعلق مجھے اسی قسم کے کسی جواب کی توقع تھی وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولی جن دو مواقع پر اچانک پہنچ کر میں نے تمہاری مدد کی تھی اور جو کرشمے دکھائے تھے ایک انسان ہونے کے ناطے یقیناً تمہارے نزدیک وہ بڑے ناقابل یقین اور حیرت انگیز تھے مگر ہماری جن مخلوق کی نظر میں وہ کرشمے ایک عام سی بات سے بڑھ کر زیادہ نہیں ہیں اب میں تمہیں پس منظر والی بات بتاتی ہوں یہ سوال تم نے بار بار پوچھا تھا کہ آخر کیونکر یہ مہربانیاں تم پر ہو رہی تھیں جواب یہ کہ یہ مہربانیاں تمہاری ہی ایک مہربانی کے بدلے تم پر ہو رہی ہیں یقیناً تمہیں وہ بات اب یاد نہیں لیکن مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے ہماری جن مخلوق کو قدرت نے عجیب عجیب قوتوں سے نوازی ہیں جن

میں ایک سحر یا جادو کا قوت ہے جس طرح تم لوگ اپنے دشمنوں کو دوران جنگ ہتھیاروں سے زیر کرتے ہوئے بالکل اسی طرح ہم لوگ ایک دوسرے پر دشمنی کے دوران جادو کا ہلک ہتھیار استعمال کرتے ہیں میں بچپن ہی میں بھیا تک دشمنی کا شکار ہو کر جادو کی دہال میں جکڑ گئی تھی۔

دشمن جنوں نے جادو کے زور پر مجھے دھویں میں تبدیل کر کے ایک بوتل میں قید کر لیا تھا اور وہ بوتل سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں چھٹی گئی میرے قید کا بھیا تک ترین پہلو یہ تھا اگر اتفاق سے کسی کو وہ بوتل جس میں میں قید تھی مل جاتا اور وہ اسے کھول دیتا تو میں آواز ہونے کی بجائے وہی جل کر رہا ہوتا اور میرا وجود اس دینا سے مٹ جاتا البتہ اگر ایسا ہو جاتا کہ کوئی بچہ یعنی انسانی ہو جس کی عمر چھ سال چھ ماہ اور چھ دن ہوئی اور جمعہ کا دن ہوتا اور وہ میری بوتل کھول کر اس میں اپنے خون کے ایک دو قطرے نکا دیتا تو میں جلنے اور ختم ہونے کے بجائے ایک ہی زندگی میں داخل ہو جاتی لیکن اس اتفاق کا امکان سوئیں سے ایک فی صد بھی کم نظر آتا تھا مگر بہر حال قدرت نے اس ناقابل یقین اتفاق کا انتظام تمہارے ذریعے مہیا کر ہی دیا سمندر میں بہتے بہتے آخر کار ایک دن وہ بوتل ساحل تک پہنچ گئی سکتے ہی دن وہ یوں ہی ساحل کے ریت پر پڑی رہی پھر ایک دن جبکہ جمعہ کا دن تھا تم اپنے والدین کے ساتھ ساحل پر تفریح کرنے آئے تھے وہ ساحل علاقہ قدرے ویران سا تھا زیادہ لوگ اس طرف نہیں آتے تھے۔

بہر حال ساحل پر پہنچ کر تمہارے والدین ایک جگہ بیٹھ کر مختلف قسم کے آس پاس پھیلی ہوئی رنگ برنگی سیڑیوں کو دیکھنے لگے جبکہ تم بھاگتے ہوئے اس طرف گئے جہاں وہ بوتل پڑی ہوئی تھی بوتل پر نظر پڑتے ہی تم نے اسے اٹھالیا اور کھولنے کی کوشش کرنے لگے مگر بوتل کا زنگ آلود ہلکا کھولنا تمہارے بس کی بات نہیں تھی اپنی سعی ناکام دیکھ کر تم نے قریب پڑا ہوا ایک چھوٹا سا پتھر

اٹھالیا اور پھر ایک ہاتھ میں بوتل پکڑ کر اور دوسرے میں پتھر اٹھائے دونوں آپ میں ٹکرانے لگے تمہاری تیسری کوشش کامیاب ہوئی تیسری بار پتھر کے ٹکرانے ہی بوتل ٹکروں میں بٹ گئی ٹھیک اسی وقت بوتل کے ٹکروں میں ایک تیز زلزلے کوئے والے ٹکڑے نے تمہاری درمیانہ انگلی بری طرح کاٹ دی تھچے میں تمہارا لہو ٹپ ٹپ ٹوٹنے ہوئے بوتل کے ٹکڑوں پر کرنے لگا خون کے پڑتے ہی میرا دھواں منہ جسم تیزی سے اپنی اصلیت اختیار کرنے لگا اور مجھے ایک نئی زندگی مل گئی کیونکہ اس دن تم ٹھیک چھ سال چھ ماہ اور چھ دن کے ہوتے تھے اور دن بھی جمعہ کا تھا انگلی کاٹ جانے کے باعث تمہارا خون بے تحاشہ بہنے لگا تھا کہ تم بری طرح سے رو پڑے تھے تمہارے ماں باپ اسی لمحے تمہیں اٹھا کر ہسپتال لے گئے تھے ایک طویل سانس لے کر وہ خاموش ہو گئی۔ میں بے حس و حرکت کسی بت کی مانند بیٹھا ہوا اس کی عجیب و غریب کہانی سن رہا تھا بچپن میں روٹنا ہونے والا وہ واقعہ مجھے اچھی طرح یاد تھا بچپن کی باتیں اور پادیں تو خیر اکثر یاد رہتی ہیں جو کچھ اس نے اپنی زبانی بیان کیا تھا۔

مجھے خوب اچھی طرح یاد تھیں کہ بالکل اسی طرح ہوا تھا بوتل کو واقعی میں نے ایک پتھر کی مدد سے توڑا تھا اسی کوشش میں میری دائیں ہتھیلی کی درمیانہ انگلی کاٹ گئی تھی اس زخم کا نتھا سا نشان آج بھی میری درمیانہ انگلی پر دیکھا جاسکتا تھا بہر حال اس واقعے کو ایک حادثہ جان کر میں نے اور میرے والدین نے بہت وقت پہلے بھلا دیا تھا مگر اسکے بیک گراؤ میں اس قدر سنسنی خیز اور ناقابل یقین کہانی بھی پوشیدہ ہو سکتی ہے میں نے یا میرے والدین نے اس کا خواب تک نہیں دیکھا تھا اچانک اس نے میری درمیانہ انگلی کی جانب اشارہ کر کے درمیانہ پور کے نیچے ایک جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے بولی یہ دیکھو یہ اسی زخم کا نشان ہے میں نے اثبات میں سر ہلا کر اپنی انگلی پر موجود باریک چاند نما نشان کو دیکھا اس کی پے در پے مہربانیاں اب بخوبی

میری سمجھ میں آ رہی تھیں یہ جان لینے میں اب کوئی دشواری محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ وہ مجھ پر احسان کیوں کر رہی تھی۔

بہر حال باقی سب باتیں اور خیر تئیں اپنی جگہ میں اس وقت ایک اور سنگین کیفیت کا شکار ہو رہا تھا دل میں ایک عجیب سی کھک محسوس ہو رہی تھی ایک لاش حاصل خواہش تھی جو باہر بار ابھر رہی تھی یہ بات روز روشن کی طرح مجھ پر عیاں تھی کہ ہم دو مختلف دنیاؤں کے باسی ہیں وہ ایک جن زادی ہے اور میں انسان لیکن اس کے باوجود دیر سے دیر سے میں محسوس کر رہا تھا کہ میرا سب کچھ اس پر اسرار لڑکی نے چر لیا ہے میرے دل کی ہر دھڑکن کی پکار وہ پر اسرار لڑکی کی ذات بنی ہوئی تھی اس کا سرخ و سفید رنگ اور سڈول جسم غضب کی کشش رکھتا تھا وہ جب ہنسی تھی اس کے گورے گورے گالوں میں دو ننھے ننھے گڑھے پڑ جاتے تھے جس کے باعث اس کے حسن کو چار چاند لگ جاتا تھا۔ اس کی کالی کالی گھٹاؤں میں بجلی کی سی چمک تھی قدرت نے گویا پورے جہاں کا حسن کوٹ کوٹ کر اس میں سمو دیا تھا میں ایک نظر والہانہ سے اس کی صورت دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر ایک دلربا سی مسکراہٹیں تھیں بولی کیا سوچ رہے ہو میں نے اس کے خوبصورت چہرے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ ایک اور احسان مجھ پر کریں وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر پوچھا کیسا احسان۔ میں نے اس کا پایاں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں تھامتے ہوئے اسے چھو کر کہا۔

میں یہ ہاتھ ہمیشہ کے لیے تھامتنا چاہتا ہوں وہ پہلے تو ایک دم ہنس پڑی لیکن پھر یکدم اس کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی چند لمحوں کے لیے وہ میرے اس ہاتھ کو غور سے دیکھتی رہی جس سے میں نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا پھر بولی مجھے انوس ہے غلام حسین تم پر یہ احسان نہیں کر سکو گی اس لیے کہ یہ ناممکن ہے ہماری دنیا میں الگ الگ ہیں منزلیں الگ الگ ہیں اور راستے جدا جدا ہیں تمہارا دل واقعی اس وقت یہ سب کچھ چاہ رہا ہے مگر

میری نظر بہت آگے تک دیکھنے کی صلاحیت رکھی ہے جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں تم نہیں دیکھ سکتے ہو تمہاری خواہش بظاہر اس وقت تمہیں واقعی بے بھلا اور دانش مندانہ محسوس ہو رہی ہیں لیکن آگے جا کر اس پر تمہیں شدید حیرت ہوگی اور کوئی بیحد نہیں کہ تم اسے ایک بچکانہ خیال سمجھ کر خود پر ہنسو گے سنو میں تمہیں یہی مشورہ دوں گی کہ یہ خیال اپنے دل سے نکال دو وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی میرا ابھی تک اس کا خوبصورت نرم و نازک ہاتھ تھامے ہوئے تھا وہ بولی ایک خوش خبری: میں ابھی سے تمہیں سن رہی ہوں تمہاری زندگی تمہیں اب ایسی حسین لڑکی جنوں ساھی کے روپ میں ملے کہ جس کے آگے مجھے چلنے بہت سوں کو بھول جاؤ گے۔ میں نے اس کا ہاتھ پھر سے چومتے ہوئے کہا نہیں ایسا ناممکن ہے وہ بولی تمہیں بتا چکی ہوں کہ میری نظر بہت آگے تک دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں وہ تم آج ہی سے دیکھ نہیں سکتے ہو جب تک کہ وہ وقت نہ آئے آج تم انکار ضرور کر رہے ہو لیکن آنے والا وقت سب کچھ بدل کر رکھ دے گا بہر حال پھر ہماری وہ خوبیاں اور یادگار ملاقات ختم ہوئی پر اسرار لڑکی مجھ سے رخصت ہو گئی۔

میں اپنے گھر چلا آیا وقت اپنی مخصوص رفتار سے آگے بڑھتا رہا اور پھر ٹھیک چار سال بعد اس پر اسرار لڑکی کی پیش گوئی حقیقت کا روپ اختیار کرنے لگی میری شادی ایک ایسی حسین لڑکی سے ہوئی جس کے آگے واقعی اس پر اسرار لڑکی جیسی لڑکیوں کو بھلایا جاسکتا تھا مگر بہر حال اس کے باوجود میں اسے آج تک نہیں بھول سکا ایک طویل اور ٹھنڈی سانس لے کر باغلام حسین خاموش ہو گیا میں نے اپنا چھوٹا سا نوٹ بک بند کر کے جیب میں رکھتے ہوئے اس سے پوچھا وہ لڑکی پھر کبھی آپ کو نہ پائیں۔ وہ بولا ہاں ملی تھی میں نے پوچھا کب۔ اس نے کہا آج میں بری طرح سے چونک گیا اور حیرت سے اس کا فقرہ دہراتے ہوئے کہا آج یعنی آپ کا مطلب ہے یہی اسی شہر میں۔ وہ بولا جی ہاں آج

صبح میں ایرانی قائلین ایک سپورٹ کرنے والے ایک بیو پاری سے معاملات طے کر رہا تھا کہ جب اچانک ایک نقاب پوش لڑکی دکان میں وارد ہوئی وہ شاید کوئی قائلین وغیرہ خریدنے آئی تھی۔

بہر حال میں نے اس وقت اس کے چہرے پر توجہ نہ دی یوں بھی اس کا چہرہ سوائے آنکھوں کے نقاب میں پوری طرح سے چھپا ہوا تھا وہ دونوں سلیز میں لڑکے مختلف قائلین نکال نکال کر اسے دکھانے لگے میں اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے بدستور مذاکرات کر رہا تھا اس دوران نجما نے کب اس لڑکی نے نقاب اتار لیا تھا میری نظر اتفاق سے اس پر پڑ گئی اور جب میں دم بخود رہ گیا۔ وہ لڑکی اس پراسرار لڑکی سے قدرے مشابہت رکھتی تھی کہ لمحوں کے لیے میں نے سانس تک لینا بھول گیا میرے مقابل بیٹھے ہوئے اس شخص نے میری اچانک بدلنے والی کیفیت سے حیرت زدہ نظر آ رہا تھا پھر دوسرے ہی لمحے مجھ پر بجلی سی وہ لڑکی براہ راست مجھے دیکھ رہی تھی میرا رہا سہا شبہ بھی اب ختم ہو چکا تھا اس کے ماتھے پر موجود ننھا سائلک کا نشان ڈٹنے کے چوٹ پر اعلان کر رہا تھا کہ یہ لڑکی کوئی اور نہیں ہے وہی پراسرار لڑکی جن زادی ہے مجھ سے یوں ہی اس کی آنکھیں چار ہوئی اس کے خوبصورت چہرے پر ایک دل ربا مسکراہٹ ناچنے لگی میں سحر زدگی کی سی کیفیت میں بیٹھا پلک چپکائے بغیر دم بخود اسے دیکھ رہا تھا پھر اچانک وہ دروازے کی جانب چل پڑی بین دروازے کے وسط میں پہنچ کر وہ رک گئی پھر پلٹ کر میری جانب دیکھتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ اوپر اٹھایا اور انگلیوں کی مدد سے رخ کا نشان بناتے ہوئے مجھے دکھانے لگی۔ مجھ سمیت دکان میں موجود سبھی افراد دم بخود بیٹھے ہوئے اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے پھر اگلے ہی لمحے وہ دروازے سے باہر نکل کر جہوم میں غائب ہو گئی۔

غلام حسین ایک طویل ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا میں نے پوچھا اس کے بعد آپ کیا

کیا۔ میرا مطلب ہے اس لڑکی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی وہ بولے اسے میں دوپہر تک تلاش کرتا رہا تھا مختلف لوگوں سے اس کا خلیہ بتا کر اس کے بارے میں پوچھتا تھا مگر اس کا کوئی اتاپتہ نہیں معلوم ہو سکا تھا۔ ایک بار پھر سے خاموش ہو کر وہ خالی خالی نظروں سے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اس کی نظر ٹیبل پر موجود جگ پر جم گئی شیشے کے جگ میں آدھا پانی بھرا ہوا تھا میں نے ہاتھ بڑھا کر گلاس اٹھا کر اور اس میں پانی اندر کر اس کی جانب بڑھایا میرے ہاتھ سے گلاس لے کر اس نے ایک ہی سانس میں اس کا پانی پی لیا۔ میں نے کہا آپ اس قدر رات گئے تک جاگ رہے تھے کیا یہ آپ کے روز کی روٹین ہے وہ بولے نہیں میں سر شام ہی سونے کا عادی تھا آج میں اس لیے جاگتا رہا ہوں کہ میرا دل کہہ رہا تھا کہ وہ لڑکی تنہائی میں شاید مجھ سے مل جائے اچانک ایک فوری خیال کے تحت قدرے چونک کر میں نے اس سے پوچھا۔

غلام حسین صاحب اس سوال کا جواب آپ نے ڈھونڈنے کی کوشش کی کہ اس نے فتح کا نشان بنا کر کیوں دکھایا تھا وہ چونک کر میری جانب دیکھنے لگا اس نکتے پر یقیناً اس نے دھیان نہیں دیا تھا بولا اس بات پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا ہے لہذا فوری طور پر نہیں کہہ سکتا کہ اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا میں اس کا مطلب بتا سکتا ہوں اگر آپ سننا پسند کریں وہ بولے ضرور کہیے۔ میں نے کہا آپ کی پوی کہانی سننے کے بعد میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فتح کا نشان بنا کر آپ کو دکھانے کا اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے دعوے کے مطابق جیت گئی تھی اور آپ ہار گئے میری بات سن کر اس کے چہرے پر انجمن کے آثار پیدا ہونے لگے کہنے لگا میں نے آپ کا مطلب نہیں سمجھا آپ وضاحت کیجئے۔ میں نے کہا میرے جملے کا خلاصہ یہ کہ اس پراسرار جن لڑکی نے آپ سے کہا تھا کہ آپ اسے بھول جائیں گے جبکہ آپ کا دعوٰی تھا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے لیکن پھر آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ وہ لڑکی جو کچھ کہہ رہی تھی

وہ سچ کہہ رہی تھی اور آپ اپنے دعوے پر قائم نہ رہ سکے۔ غلام حسین عجیب نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے سرنگی میں بلایا۔

نہیں عطا صاحب میں آپ سے اتفاق نہیں کر سکتا وہ پراسرار لڑکی آج تک یادوں کی صورت میں میرے دل میں زندہ رہی ہے میں نے کہا غلام حسین صاحب میں یادوں کی بات نہیں کر رہا ہوں آپ اس سے بے پناہ محبت کا دعوے دار تھے اس بیان کے ہوتے ہوئے آپ نے دوسرے لڑکی سے شادی کر لی اور بقول آپ کے وہ لڑکی اس قدر حسین ہے کہ اس کے آگے اس پراسرار لڑکی جیسی کئی لڑکیاں ماند پڑ جاتی ہیں اب ایسے میں آپ ہی بتائیں کہ ہمارے کس کی ہوئی اور جیت کس کی ہوئی میری وضاحت نے اسے گہری سوچ میں ڈبو دیا آنکھیں بند کر کے اس نے سرفت کے سرے پر نکا دیا۔ میں اٹھ کر کمرے میں ٹپکتے ہوئے مشرق کی سمت کھٹنے والی کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا کھڑکی سے آگے کوئی دوفرانگ اس پار تاحدنگاہ سرمئی سمندر پھیلا ہوا تھا آسمان ستاروں کی چمک سے دھیرے دھیرے محروم ہو رہا تھا مائی گیروں کی چھوٹی چھوٹی لاتعداد کشتیاں روزی کی تلاش میں بے کراں سمندر کے سینے پر تیرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے نقطے نظر آرہے تھے دور بہت دور مشرق میں صبح کا زب قوس قزح کی مانند ابھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور میں اس کی کہانی میں ڈوبا ہوا سب کچھ سوچ رہا تھا۔ عشق و محبت کی اس داستان کو گہری سوچوں میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی ایسی کہانیاں اس دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ غلام حسین جاچکا تھا ہم لوگ بھی ہوئی کچھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو چل دیے تھے لیکن اس کہانی نے میرے رگ و پے پر گہرے اثرات نقش کر دیے تھے جو میں نے آپ قارئین تک پہنچا دیئے ہیں۔



سنہرے موتی

جن زادی

ا خلوص وہ جذبہ ہے جس کے سامنے دشمن بھی برف کی طرح پھل جاتا ہے جس طرح پھول خوشبو کے بغیر بیکار ہے اس انسان کی زندگی ایسے دھارے کی مانند ہے جسے انسان اپنی مسلسل کوششوں سے چمکا سکتا ہے۔

اس پھول کی مانند رہنا سیکھو جو صرف کلیوں سے ہی نہیں بلکہ کانٹوں سے بھی پیار کرتا ہے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ یہی کمزوریاں آگے چل کر ہماری ناکامیوں اور زوال کا بڑا سبب بنتی ہیں۔

سب کچھ کھونے کے بعد بھی اگر آپ میں حوصلہ ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

اعارضی خوشی کی خاطر دوسروں کے دلوں کو چھلنی نہ کرو۔

☆..... محمد علی رضا منیر شاہد۔ لاہور

لوسٹری

اک لڑکا اک لڑکی سے بہت محبت کرتے تھے بد قسمتی سے لڑکی مر گئی مرنے کے بعد لڑکی نے لڑکے سے کہا۔ اک وعدہ تھا تیرا ہر وعدے کے پیچھے، تو ملے گا مجھے ہر گلی ہر دروازے کے پیچھے، ہر توہی بے وفا نکلا، اک تو ہی نہیں تھا میرے جنازے کے پیچھے۔ لڑکا بولا۔ اک وعدہ تھا میرا ہر وعدے کے پیچھے، میں طوں گا تمہیں ہر گلی ہر دروازے کے پیچھے، ہر تو نے مڑ کر بھی نہ دیکھا، اک اور جنازہ تھا تیرے جنازے کے پیچھے۔

☆..... ندیم اقبال قریشی۔ بھریاروڈ

اقوال زریں

E منافق کی دوستی سے کلی عداوت بہتر ہے۔

E دنیا میں مسافر کی طرح رہو۔

E خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

E سبھی ایسا دروازہ مت کھول جسے بعد میں تم بند نہ کر سکو۔

E خوبصورتی مٹ جاتی ہے اور سیرت قبر تک ساتھ جاتی ہے۔

E محبوب کے چہرے پر محبت کی نظر ڈالنا بھی عبادت ہے

☆..... ذیشان شیر بہادر۔ چندور مانہمہ

خونفک ڈائجسٹ

خونفک ڈائجسٹ

جن زادی

بھیا نک رات

تحریر: عبداللہ حسن چشتی - سیت پور۔۔۔

جو واقعہ تم نے برسوں شب کو دیکھا تھا وہ بارہ سال پہلے کا ہے۔

کیا۔ عبداللہ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔ ہاں پولیس ریکارڈ کے مطابق اس شخص کا نام مبین تھا اس کی مجبورہ صائمہ نے اس سے بے وفائی کی اور جب ایک رات مبین اس سے ملنے اس کے گھر پہنچا تو وہ گھر پر موجود نہیں تھی مبین کافی دولت مند تھا اور صائمہ اور اس کے والدین کی کفالت کرنے کے علاوہ انہیں اپنا مکان بھی دے رکھا تھا صائمہ کو گھر میں موجود نہ پا کر اسے شک ہوا اور وہ اس کا کھوج لگاتا ہوا ایک سینما میں جا پہنچا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صائمہ کو فلمیں دیکھنے کا بہت شوق ہے کئی بار وہ اس کے ساتھ بھی فلم دیکھنے جاتی رہی تھی سینما گھر پہنچ کر اس نے صائمہ کو دیکھ لیا وہ اپنے کسی آشنا کے ساتھ آخری شو دیکھ کر باہر نکل رہی تھی مبین کو دیکھ کر اس کا آشنا یکدم ہی رنو چکر ہو گیا۔ مبین نے اس وقت صائمہ پر یہی ظاہر کیا کہ وہ اتفاقاً یہاں سے گزر رہا تھا وہ صائمہ سے کوئی سوال کئے بغیر اسے کار میں بٹھا کر شہر سے باہر لے آیا اور سڑک کے کنارے گاڑ کھڑی کر کے اس نے صائمہ پر تشدد شروع کر دیا ویرانے میں صائمہ کی چیخیں کوئی نہ سن سکا مبین نے چاقو کے پے در پے وار کر کے اس کا حسین چہرہ مخ کر دیا پھر اس کی شرگ کاٹ دی اس وقت بارش ہو رہی تھی وہ طوفانی اور بھیا نک رات میں لاش کو کار میں ڈال کر کچھ ہی دور لے گیا تھا کہ کار خراب ہو گئی تب وہ کار وہیں چھوڑ کر پیدل ہی واپس شہر چلا گیا۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

عبداللہ نے گلی میں داخل ہوتے ہی پوسٹ مین کو دیکھ لیا تھا وہ گلی کے آخری مکان کے دروازے سے خط اندر پھینک رہا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ چند ہی قدم چلا تھا کہ پوسٹ مین سائیکل پر سوار ہو کر گلی سے نکل گیا۔ عبداللہ نے مایوسی سے سر جھکا اور ست روی سے آگے بڑھنے لگا گلی کے وسط میں بائیں ہاتھ پر اس کا گھر تھا وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا تو دروازہ کھلا تھا صحن میں اس کی چھوٹی بہن ٹوبہ کھڑی مائے سے کہہ رہی تھی اماں۔ اماں۔ عبداللہ بھائی کا خط آیا ہے اس کے لہجے میں مسرت تھی یہ دیکھو اس کی کہنی کا خط ہے یقیناً انہوں نے انٹرویو کے لیے بلایا ہوگا بس اب عبداللہ بھائی کو نوکری مل جائیگی۔ خط میں کیا لکھا ہے بیٹی۔ پڑھ کر سناؤ ناں۔

ماں نے بڑے اشتیاق سے کہا واہ ماں۔ میں کیسے

سنا سکتی ہوں باہر کہنی کا نام انگریزی میں لکھا ہوا ہے تو خط بھی تو انگریزی میں ہوگا اور میں اٹھ جماعتیں بھی پوری نہیں کر سکی ہوں انگریزی کا خط کیسے پڑھ سکتی ہوں ٹوبہ نے ہنس کر کہا یہ سن کر عبداللہ تیزی سے گھر میں داخل ہوا اور بولا ٹوبہ میں آگیا ہوں لاؤ مجھے دو خط۔ دونوں ماں بیٹی نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور عبداللہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا انکے قریب جا کر ٹوبہ نے فوراً ہاتھ میں پکڑا ہوا خط اس کی طرف بڑھا دیا عبداللہ نے لفافہ لے کر اس پر چسپا ہوا کہنی کا ایڈریس دیکھا اور بے تابی سے لفافہ کھولنے لگا اندر سے برآمد ہونے والا خط دیکھ کر وہ خوشی سے دیوانہ ہو گیا وہ اپناٹ منٹ لیٹر تھا۔ اماں۔ اماں۔ مجھے نوکری مل گئی وہ خوشی سے قلعاری مارتا ہوا ماں سے لپٹ گیا۔ اللہ تیرا شکر ہے اللہ تیرا شکر ہے ماں خوشی سے چچی اور عبداللہ کی پیشانی کو چومنے لگی بھائی جان ٹوبہ خوش ہو کر بولی۔

ہاں میرے گڑیا۔ عبداللہ نے ماں کو چھوڑ کر ٹوبہ کو کندھوں سے پٹو کر گھمایا اب تیرا بھائی ہے روزگار نہیں ہے تو کمری مل گئی ہے ہماری قسمت بدل گئی ہے میں اب خوب کماؤں گا تیری شادی کے لیے ڈھیروں روپیہ جمع کروں گا اپنی گڑیا جیسی بہن کو دھوم دھام سے بیاہوں گا۔ ٹوبہ شرم سے سرخ ہوتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئی ماں نے اپنا پلو سے کچھ روپے کھول کر عبداللہ کو دیے اور بولی۔ لے بھاگ کر لڈو لے آتیری تو کمری ملنے کی خوشی میں پڑوسیوں کا منہ بیٹھا کراؤں گی پھر اس نے ٹوبہ کو آوا: دی ٹوبہ میری جائے نماز بیچا میں وضو کر کے آتی ہوں شکرانے کے نفل پڑھوں گی عبداللہ ایف ایس سی کرنے کے بعد ایک سال سے روزگاری تلاش میں تھا بہت سے سرکاری اور دوسرے محکموں میں اس نے ٹرائی کیا تھا لیکن کہیں سے بھی نوکری نہ ملی تھی دو برس پہلے باپ بیمار ہو کر چل بسا تھا اور گھر کا بوجھ اس کے کندھوں پر آ پڑا تھا۔

ماں محلے والوں کے پٹے سے سی سی گھر کر خرچ چلا رہی تھی چھ ماہ پہلے عبداللہ نے ایک فرم میں درخواست بھی دی تھی اور انٹرویو بھی لیکن وہاں سے آج جواب ملا تھا اور کہنی نے اسے ایک برانچ میں اسسٹنٹ منیجر کی پوسٹ پر تعینات کیا تھا جہاں اسے پیر کو ڈیوٹی جوائن کرنا تھی۔ یہ شہر میں اس کے لیے اجنبی جگہ تھی اس کا ایک دوست شہر کے پاس ہی رہتا تھا اور آج کل کراچی بیٹھا ہوا تھا عبداللہ نے اپنی ماں بہن کو اپنے سفر کی تیاری کرنے کا کہا اور اپنے دوست کے دفتر جا پہنچا سہیل نے اس کو نوکری ملنے پر مبارک باد دی وہاں رہائش کا کیا سوچا ہے کہاں رہو گے ڈاکٹر سہیل نے پوچھا۔ فی الحال تو کسی ہول میں قیام کر سں گا پھر کرایہ کا مکان تلاش کرنے کی کوشش کروں گا عبداللہ نے جواب دیا۔ نہیں کرایہ کا مکان لینے کی تمہارے پاس رقم نہیں ہے اور نہ ہی تم ہول کے اخراجات برداشت کر سکو گے ڈاکٹر سہیل نے کہا۔ میں آج گاؤں جا رہا ہوں اپنے بیوی بچوں کو لینے۔ وہاں میرا مکان گاؤں کے باہر سڑک کے بالکل قریب خالی پڑا

ہے اس میں رہائش کرنا مگر تمہارے بیوی بچے۔ عبداللہ نے کہا چاہا مگر ڈاکٹر سہیل نے اس کی بات کاٹ دی وہ دس مہینے میری غیر موجودگی میں گاؤں میں میرے والدین کے پاس رہتے ہیں اور اب میں انہیں کراچی لے آؤں گا تم نے میرے آؤں جوائن کرنا ہے لہذا اگلے شام تک پہنچ کر مجھ سے مکان کی چابی لے لیں۔

عبداللہ نے ڈاکٹر سہیل کا شکریہ ادا کیا اور گھر واپس آ کر ماں کو خوشخبری سنائی کہ قدرت نے مفت رہائش کا بھی انتظام کر دیا ہے ٹوبہ پڑوس میں لڈو بانٹنے لگی تو تھوڑی دیر بعد پڑوس کی عورتیں ان کے گھر مبارک باد دینے آئے لکین شام تک یہ سلسلہ چلتا رہا دوسرے دن عبداللہ کی روگائی بھی ماں بہن نے اس کے سفر کے لیے بیگ تیار کر دیا تھا جس میں اس کے پانچ چھ سوٹ دیگر ضروری سامان رکھا تھا شہر کا چند گھنٹوں کا سفر تھا عبداللہ نے دوپہر کا کھانا کھایا پھر ماں بہن کو اٹکنا چھوڑ کر ریلوے اسٹیشن جا پہنچا تین گھنٹے ٹرین کا سفر کر کے وہ شہر جا پہنچا تو شام ۷ بج رہی تھی پانچ بج رہے تھے سورج غروب ہونے میں تھوڑی دیر باقی تھی ڈاکٹر سہیل کا گاؤں شہر سے چند میل کے فاصلے پر تھا وہاں تک چھوٹی سی سڑک جاتی تھی لیکن اس پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی اس طرف کوئی مسافر بس یا کوچ نہ جاتی تھی اور رکشا کیسی والے اس طرف جانے سے محض اس لیے گریز کرتے تھے کہ وہاں سے واپسی پر انہیں خالی آنا پڑتا تھا۔ مگر پھر بھی عبداللہ نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو زیادہ کرایہ کا بج دے کر راضی کر لیا ڈاکٹر سہیل نے اسے اپنے گھر کا پتہ اچھی طرح سمجھا دیا تھا جب عبداللہ سڑک کے قریب واقع اس کے گھر کے پاس پہنچی سے اترا تو اسی وقت ڈاکٹر سہیل اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ گاؤں سے وہاں آ پہنچا۔

ارے یا راتنی دیر سے پہنچے ہو ڈاکٹر سہیل نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے تسکرا کر کہا میں تمہارا کافی دیر انتظار کرنے کے بعد اب جا رہا ہوں بس سر۔ گھر سے نکلنے میں دیر ہو گئی میری ماں اور بہن نے اصرار کیا تھا کہ سچ ان کے ساتھ کر کے جاؤں عبداللہ ہنستا ہوا بولا۔ ان کی

خواہش بھی بجا ہے پہلی بار جوان سے بچھڑنے لگے تھے ڈاکٹر سہیل نے جب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا عبداللہ کی چھوڑی ہوئی ٹیکسی اس نے سچ کر لی تھی اور بیوی بچے ٹیکسی میں بیٹھ چکے تھے اس نے جب سے مکان کی چابی نکال کر عبداللہ کو تھمائی اور تیزی سے بولادقت ہوتا تو میں تمہارے ساتھ چلتا اور تمہیں مکان دکھاتا مگر میری گاڑی چھوٹے میں صرف پندرہ منٹ رہ گئے ہیں وہ سامنے دیکھ رہے ہوں درختوں کے درمیان مکان وہاں تمہارے لیے ہر سہولت موجود ہے البتہ تمہیں اپنے کام خود کرنے پڑیں گے اور ہاں صبح تمہاری ڈیوٹی کا پہلا دن ہے اس لیے سوئے نہ رہنا اور وقت پر آؤں سچ جانا میں نے سنا ہے تمہارا انچارج بہت سخت آدمی ہے وقت کی پابندی خود بھی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کرواتا ہے کل پہلے دن تمہیں اس منقولے پر عمل کرنا ہوگا۔

فرسٹ امپریشن از دی لاسٹ امپریشن۔ سر آپ بے فکر ہو کر جائیں میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں عبداللہ نے ہنس کر کہا ٹھیک ہے اب مجھے اجازت دو بادل چھا رہے ہیں کہیں بارش شروع نہ ہو جائے ڈاکٹر سہیل نے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے کہا جب چھٹی پر کراچی آؤ تو مجھے ضرور ملنا۔ پھر وہ کار میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے عبداللہ نے آسمان کی طرف دیکھا مغرب سے بادل اٹھ رہے تھے۔ وہ جلدی سے بیگ اٹھا کر چند قدم کے فاصلے پر واقع ڈاکٹر سہیل کے مکان کی طرف چل دیا چابی اس کے پاس تھی اس نے نفل کھولا اور اندر آ کر صحن کا دروازہ بند کر دیا پھر برآمدے میں آیا دو کمروں کا صاف ستھرا مکان تھا برآمدے کے ایک سرے پر ہاتھ روم اور دوسرے پر بچن بنا ہوا تھا ایک کمرے میں بیڈ میز اور چند کرسیاں رکھی تھیں بچن میں کھانے پینے کا اتنا سامان موجود تھا کہ ایک ہفتہ تک گزارا چل سکتا تھا اس نے کمرے میں آ کر ٹیک سے اپنا سامان نکال کر الماری میں رکھا اور پھر ہاتھ منہ دھو کر بچن میں چائے کا ایک کپ تیار کر کے کمرے میں آ بیٹھا اور چائے پینے لگا۔ اندھیرا ہوتے ہی اس نے چھت سے لٹکتا ہوا بلب روشن کر دیا تھا

سردی بڑھ گئی تھی باہر آسمان پر بادل گرج رہے تھے وہ بستر پر دراز ہو کر اگلے روز آؤں جانے اور اپنے مقامی باس سے ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا تھوڑی دیر بعد تیز ہوا اٹنے اور آسمانی بجلی جھکنے لگی تو نبھانے اس جگہ سے کیوں خوف سا محسوس ہونے لگا۔

بیڈ سے چند گز کے فاصلے پر کھڑی تھی یہ کھڑکی سڑک کر رخ پر بھی چند لمحوں بعد اچانک بادل زور سے گرے اور یوں باندی شروع ہو گئی اس نے کھڑکی پر وقت دیکھا تو بج چکے تھے آسمان سیاہ بادلوں سے تیرہ تار ہو رہا تھا جب بھی بادل گرجتے وہ ایک دم سہم جاتا ہوا کے زور سے چھت میں لگا ہوا بلب بری طرح دائیں بائیں حرکت کر رہا تھا وہ نہ منٹ تک بستر پر پڑا رہا۔ پھر بستر سے اٹھا کر سی اٹھا کر کھڑکی کے پاس رکھی اور اس پر بیٹھ کر باہر کا نظارہ کرنے لگا یہاں سے وہ سڑک تک کا منظر دیکھ سکتا تھا۔ یوں باندی چند منٹ بعد موسلا دھار بارش میں تبدیل ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لائٹ چلی گئی شاید بارش سے بجلی کے مین لائنیں میں کوئی خرابی ہو گئی تھی اندھیرا ہوا تو عبداللہ کے ذہن پر چھایا ہوا خوف کا تاثر گہرا ہو گیا تھا بادلوں کی چمک اور بجلی کی کڑک دل دہلا رہی تھی اس نے دروازے کی طرف دیکھا بجلی کی چمک مین دروازہ بند نظر آیا پھر وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا چند منٹ بعد بارش کا زور ٹوٹ گیا اسی لمحے فضا میں کسی گاڑی کے انجن کی آواز ابھرے گی اس نے آواز کی سمت دیکھا شہر کی طرف سے کوئی گاڑی آ رہی تھی جس کی پینڈ لائٹیں سڑک کے کنارے واقع درختوں سے چھن رہی تھی اوہ۔ اس وقت اور اتنے طوفانی موسم میں کون سر پھر گاڑی چلا رہا ہے اس نے دل میں سوچا۔

رفتہ رفتہ گاڑی قریب آتی چلی گئی اور پھر کھڑکی کے عین سامنے سڑک کے کنارے رک گئی اسی لمحے بجلی چمکی اور ایک ٹافہ کے لیے ماحول روشن ہو گیا۔ عبداللہ کی نگاہ اس گاڑی پر پڑی وہ پرانے ماڈل کی مزدا کار تھی۔ اور اس کا دروازہ کھول کر ایک دراز قد شخص باہر آیا تھا ہیڈ لائٹس کے اجالے میں عبداللہ نے غور سے دیکھا وہ دراز قامت

فصیح سیاہ پتلون اور سیاہ جیکٹ میں ملبوس تھا اس نے کار کے سامنے آکر بونٹ اٹھایا اور اس پر جھک گیا۔ عبداللہ سمجھ گیا کہ کار نے انجن میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے جسے دور کرنے کے لیے سیاہ پوشا جی کو وہاں رکنا پڑا وہ دیکھتا رہا جنہیں چند لمحوں تک انجن پر جھکا رہا پھر سیدھا ہوا اسی لمحے کبلی چکی اور اس کا پچرہ روشن ہو گیا۔ وہ عجیب سے خدوخال کا مالک تھا چہرے سے پریشانی عیاں تھی شاید نقص اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا وہ چند لمحوں تک ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر دوبارہ انجن پر جھک گیا۔ عبداللہ کو اس سے ہمدردی محسوس ہونے لگی وہ سوچنے لگا کہ بے چارہ کتنی مصیبت میں ہے ایک تو بارش ہو رہی ہے اور اوپر سے گاڑی خراب ہو گئی ہے اس کی مدد کرنی چاہیے ہو سکتا ہے وہ انجن کے نقص کو سمجھ لے اس نے کھڑکی کے پاس سے کرسی ہٹا کر ایک طرف رکھی پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ انجن کا دروازہ کھول کر وہ سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

کیا بات ہے جناب۔ اس نے قریب پہنچ کر کار کے مالک کو مخاطب کیا۔ کیا کوئی خرابی ہو گئی ہے۔ اجنبی نے سیدھے ہوتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور بولا ہاں۔۔۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کیا نقص ہو گیا ہے اگر آپ کہیں تو میں نقص دیکھ لوں عبداللہ نے پیشکش کی۔ کیا تم ملکیت ہو اجنبی نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کی سرخ سرخ چمکدار آنکھیں دیکھ کر ایک لمحے کے لیے عبداللہ سہم سا گیا پھر بولا نہیں لیکن تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھتا ہوں اوکے زرائی کرلو۔ میرے لیے تو بڑی پر اہم ہو گئی ہے اجنبی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا عبداللہ انجن پر جھک گیا۔ اس نے کار بورڈ پر ڈسٹری بیوٹر اور دوسرے پرزوں کا جائزہ لیا مگر وہ سب ٹھیک حالت میں تھے اس نے چند لمحوں کے بعد گردن موڑ کر دیکھا تو وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا عبداللہ کو بخانے کیوں وہ شخص بہت پر اسرار معلوم ہو رہا تھا اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اور وہ بڑی سفاکانہ نگاہوں سے عبداللہ کی طرف دیکھتا ہوا سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔ کوئی لمبی خرابی ہے صاحب۔ اس نے سیدھے ہوتے ہوئے اجنبی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا کوئی سروس اسٹیشن یا ملکیت کی دکان ہے یہاں اجنبی نے پوچھا ملکیت کی دکان تو نہیں ہے اگر ہوئی بھی تو اتنی طوفانی بارش میں وہ کیسے بیٹھا رہ سکتا تھا عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اب کیا ہوگا۔ میرا جانا بھی ضروری ہے اجنبی نے پریشانی سے ہاتھ ملتا ہوا بولا۔ آپ یون کریں میرے پاس رات گزاریں عبداللہ نے پیشکش کی سامنے میرا گھر ہے صبح شہر سے ملکیت کو۔ نہیں نہیں۔ میں رات یہاں نہیں گزار سکتا ہوں اجنبی نے مضطربانہ لہجے میں کہا میرا وہاں پہنچنا ضروری ہے ارے صاحب آدمی رات تو بیت چلی ہے چند گھنٹوں بعد صبح ہو جائے گی عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تم نہیں سمجھ سکتے ہو میں کتنا پریشان ہوں مجھے آج رات ہی اجنبی کہنے لگا ٹھیک اسی لمحے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمکیں اور وہ ایک دم خاموشی کے ساتھ بند ہو گئیں عبداللہ نے پلٹ کر دیکھا۔ شہر کی طرف سے کوئی گاڑی آ رہی تھی اس کی آواز سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کوئی ٹرک یا بس ہے عبداللہ کو حیرت ہوئی کہ اس طرف پچھلے چھ گھنٹوں کے دوران کوئی گاڑی نہیں گزری تھی مگر اب اجنبی کا کے ساتھ نمودار ہوا یہ ٹرک بھی جبکہ سڑک چند میل آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے لیجئے۔ آپ کا کام ہو گیا عبداللہ نے اجنبی کو دیکھتے ہوئے کہا آپ اس گاڑی سے۔ ہلے جائیں اور کل کسی وقت آکر اپنی کار مرمت کرائیں۔ اجنبی کچھ نہ بولا اندھیرے میں اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں آنے والی گاڑی پر مرکوز تھیں جلد ہی وہ گاڑی ان کے قریب آن پہنچی وہ ایک ٹرک تھا جس پر مال لد ا ہوا تھا ٹرک ڈرائیور نے قریب آکر بریک لگائی پھر کھڑکی سے سر نکال کر ان کی طرف دیکھا کیا ہوا صاحب خیریت تو ہے اس نے پوچھا ہاں عبداللہ جلدی سے بولا انجن میں کوئی خرابی پیدا ہوئی ہے کیا اس کو ٹھیک کر سکتے ہو کوشش کرنا ہوں۔

ڈرائیور نے کہا اور ٹرک سے اتر گیا۔ پھر اس نے کلیز کو ہدایت کی چھوٹے ذرا خیال رکھنا میں صاحب کی گاڑی کو چیک کر لوں۔ بوند باندی اب بہت ہلکی ہو چکی

بھی عبداللہ کا لباس بھجک چکا تھا اور سردی سے اس کے ہاتھ پاؤں سخ ہو رہے تھے ڈرائیور نارنج کی روشنی میں کار کے انجن پر جھک گیا۔ اور خرابی تلاش کرنے لگا اجنبی بے چینی سے قریب ہی کھل رہا تھا بارش کی پھورانے اسے بھی بھگو دیا تھا لیکن وہ سردی سے بے نیاز معلوم ہو رہا تھا یقیناً وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا جبکہ اس کے مقابلہ میں عبداللہ کے سردی سے دانت سنج رہے تھے چند منٹ بعد ڈرائیور نے پاپسی سے کاندھے جھٹکتے ہوئے اجنبی کی طرف دیکھا اور بولا مشکل ہے صاحب۔ اسے تو کوئی ملکیت ہی ٹھیک کر سکے گا۔ اوہ۔ یہ تو مجھے بھی پتہ ہے لیکن اب کیا ہوگا اجنبی پریشان لہجے میں کہا دیکھئے میں میں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے جناب ڈرائیور نے بونٹ بند کرتے ہوئے کہا۔

سفر میں ہر ایک کو دوسرے کی مدد کرنی چاہیے اور میں نے بھی بارش کی پرواہ کئے بغیر اپنا اخلاقی فرض پورا کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ سردی۔۔۔ تمہارا بہت شکریہ استاد۔ عبداللہ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ سردی سے تو میری بھی تقفی جم رہی ہے کیا یہاں قریب میں چائے کا کوئی ہوٹل نہیں ہے ایک پیالی چائے پینے سے سردی کچھ کم ہو جائے گی ڈرائیور نے کہا ہوٹل تو نہیں ہے البتہ آپ میرے گھر چلیں دو منٹ میں چائے بن جائے گی عبداللہ نے پیشکش کی پھر اس نے اجنبی کی طرف دیکھا۔ جناب آپ مت پریشان ہوں اگر آپ کو ضروری جانا ہے تو ٹرک میں چلے جائیں پھر فارغ ہو کر ملکیت کو لائے گا تا بوا مسئلہ نہیں ہے یہ۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں جناب۔ جہاں نہیں گے اتار دوں گا ڈرائیور تیزی سے بولا۔ اچھا اجنبی نے گہرا سانس لیا چلو پھر۔ ارے جناب چائے تو لی لیجئے۔ پھر چلے جائے گا عبداللہ نے جلدی سے کہا آئیے آئیے۔ چلتے صاحب ڈرائیور نے اجنبی سے ہنس کر کہا سردی بہت ہے چائے پی کر ہی چلتے ہیں۔ عبداللہ ان دونوں کو ساتھ لیے ہوئے مکان کی طرف بڑھا مکان کے صحن میں داخل ہوتے ہی لائٹ آگئی ورنہ اندھیرے میں چائے بنانے میں دشواری

ہوتی اس نے کمرے میں آکر ڈرائیور اور اجنبی کو کرسیوں پر بٹھایا پھر چائے بنانے کے لیے کچن میں جا گیا۔ پانچ منٹ میں چائے تیار ہو گئی۔

اس نے تین پیالوں میں چائے ڈالی اور پیالیاں ٹرے میں رکھ کر کمرے میں آگیا۔ اس نے ایک ایک پیالی ان دونوں کے آگے میز پر رکھی اور تیسری اپنے ہاتھ میں لے کر بیڈ پر آ بیٹھا اجنبی اب بھی پریشان دیکھا لی دے رہا تھا اس نے سگریٹ کا گکڑا ایش ٹرے میں بھجایا اور پھر چائے کی پیالی اٹھا کر سب لینے لگا اس کے ہاتھوں پر کار کے انجن کی کالک لگی ہوئی تھی مگر اس نے صاف گرنے کی کوشش نہیں کی تھی یہ بھی اس کی ذہنی پراگندگی کی علامت تھی ورنہ اسے کم از کم ہاتھ تو دھو لینے چاہئے تھے ہاتھ اگرچہ ڈرائیور کے بھی خراب تھے مگر اس کے مقابلہ میں اجنبی پڑھ لکھا اور کافی بلند حیثیت کا مالک تھا عبداللہ جانتا تھا کہ اسیے صاحب حیثیت لوگ اپنے لباس پر کبھی کا داغ بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور دن میں پھینکس مرتبہ اپنی صفائی کا جائزہ لیتے تھے لیکن اجنبی نے ہاتھ دھونا بھی گوارہ نہ کیا تھا۔ چائے کے دوران بارش تیز ہو گئی تھی اس لیے انہیں چند منٹ اور رکنا پڑا اجنبی نے دو سگریٹ اور پھونک ڈالے تھے پھر بارش بند ہوئی تو ڈرائیور نے اجنبی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ چلتے جناب بارش رک گئی ہے وہ دونوں کرسیوں سے اٹھے عبداللہ بھی کھڑا ہو گیا۔ ڈرائیور نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا صاحب آپ آرام کریں سنو عبداللہ۔ ذرا گاڑی کا ڈھیان رکھنا اجنبی نے مسکراتے ہوئے کہا عبداللہ کو ہدایت کی۔ اوہ۔ آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا عبداللہ نے حیرت سے کہا۔ تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ تمہارا نام عبداللہ ہے اور تم یہاں کسی فرم کی مقامی برانچ میں ملازم ہو اجنبی نے لا پرواہی سے کہا۔

بہر حال گاڑی میں چھوڑے جا رہا ہوں کل واپسی پر کسی ملکیت کو ساتھ لاؤنگا آپ بے فکر رہیں میں آپ کی امانت کی حفاظت کروں گا عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا وہ دونوں اس سے مصافحہ کر کے رخصت ہو گئے عبداللہ

کھڑکی کے قریب بیٹھ کر باہر دیکھنے لگا اجنبی اور ڈرائیور ٹرک کے پاس پہنچے اور اس میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گئے ان کے جاتے ہی عبداللہ بھی کرسی سے اٹھ بیٹھا اور بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔ اور اجنبی کے بارے میں سوچنے لگا جو بہت پر اسرار شخصیت کا مالک معلوم ہوتا تھا اس کی آنکھیں غیر معمولی طور پر چمکدار تھیں جن سے زندگی جھٹکتی تھی کچھ دیر کے بعد ہی عبداللہ کو خیال آیا اجنبی نے اپنی کار اس کے حوالے کی تھی اوہ۔ میں بھی کتنا احمق ہوں وہ اٹھتا ہوا بڑبڑایا۔ اجنبی نے کار کا دھیان رکھنے کی تاکید کی تھی اور وہ سونے لگا یہ کہیں رات کو کوئی چور اچکا اجنبی کی کار سے کوئی قیمتی چیز نہ چالے جائے وہ جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

اس کی نگاہ میز پر رکھی ہوئے چائے کی خالی پیالیوں پر پڑی پیالیوں کی بیرونی سطح پر ڈرائیور اور اجنبی کے ہاتھوں کے سیاہی پڑ گئے تھے عبداللہ یہ سوچتا ہوا باہر نکل آیا کہ اب جتنی ہی پیالیوں کو دھوئے گا وہ کھر سے نکل کر سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اجنبی کی کار کھڑی تھی بارش اگرچہ بند ہو چکی تھی مگر آسمان اب بھی کالے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور بجلی چمک رہی تھی سڑک پر مکمل اندھیرا تھا البتہ جب بجلی چمکتی تو ایک لمحہ کے لیے ہر طرف روشنی ہو جاتی تھی اس نے کار کے پاس پہنچ کر بونٹ چیک کیا وہ اچھی طرح بند تھا پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ لاک نہیں تھا بے چارے کو پریشانی میں دروازہ لاک کرنا بھی یاد نہیں رہا تھا عبداللہ دروازہ بند کرتے ہوئے بڑبڑایا پھر اس نے پھیلا دروازہ کھولا ہی تھا کہ کوئی چیز باہر آگئی اسی لمحے بجلی چمکی اور اس کی روشنی میں عبداللہ کی نگاہ دروازہ میں پڑے ہوئے ایک انسانی وجود پر پڑی اور وہ بے اختیار چیخ کر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا وہ انسانی وجود ایک لاش تھی جو شاید دروازے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اور دروازہ کھلتے ہی باہر لڑھک آئی تھی اس کا نصف ڈھکر کے اندر تھا اور نصف باہر سڑک پر لاش کا چہرہ زخموں سے لپکھا ہوا تھا اس کی آنکھیں دہشت زدہ انداز میں پٹی ہوئی تھیں اور شرک کئی ہوئی تھی جس سے

خون بہہ کر سڑک پر جمع ہوتا جا رہا تھا وہ خوفناک لاش کو دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور خوف کی شدت سے اس پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔

اس میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ دوبارہ لاش کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتا وہ پلٹا اور ڈرتا ہوا گھر میں داخل ہوا کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے کھڑکی کے قریب رہی ہوئی کرسی پر گر کر رہا پھنسے لگا اس نے آج تک اتنا سنجہ چہرہ نہیں دیکھا تھا لاش کی گردن سے بہنے والا خون ظاہر کرتا تھا کہ اسے قتل ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا وہ خوفزدہ ذہن کے ساتھ اجنبی کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ کون تھا اور قتل کے بعد لاش کو اپنی کار میں ڈالے کہاں سے آ رہا تھا وہ شکل سے ہی خطرناک آدمی لگتا تھا اس کی آنکھوں میں بے پناہ درندگی تھی شاید وہ قتل کے بعد لاش کہیں دور پھینکنے جا رہا تھا عبداللہ بڑبڑانے لگا شاید اسی لئے اسے جلدی تھی کہ اس کا راز فاش نہ ہو جائے یقیناً اس کے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہوگی۔ تب ہی وہ لاش پہاں ویران سڑک پر چھوڑ کر چلا گیا کجنت کتنا سفاک شخص تھا وہ خوف سے کانپتا ہوا سوچتا اور بڑبڑاتا رہا نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور جا چکی تھی اور اب اس کے ذہن پر لاش سوار ہو گئی تھی اسے خیال آیا کہ پولیس کو اطلاع کر دینی چاہیے مگر اس وقت یہ ممکن نہیں تھا شہر جانے کے لیے سواری دستیاب نہیں تھی اور نہ ہی اس کے پاس فون تھا کہ پولیس سے رابطہ قائم کر کے لاش کے بارے میں بتاتا جو کسی نوجوان لڑکی کی معلوم ہوئی تھی تھوڑی دیر بعد اسے یاد آیا کہ اس نے صبح جلدی اٹھتا ہے وقت پر آفس پہنچتا ہے کہیں دیر نہ ہو جائے چنانچہ وہ کرسی سے اٹھ کر بیڈ پر آ لیٹا اور سونے کی کوشش کرنے لگا دفعتاً اسے پھر لاش کا خیال آیا اور وہ اٹھ بیٹھا۔

دیا۔ وہ زینے طے کر کے دوسری منزل پر واقع آفس میں داخل ہوا تو اس کا سانس پھولا ہوا تھا سانسے بیٹھی ہوئی کلرک لڑکی نے اسے غور سے دیکھا۔ جی فرمائیے۔ اس نے شائستہ لہجے میں پوچھا۔

آپ کو کس سے ملنا ہے اوہ۔ آپ عبداللہ صاحب تو نہیں ہیں بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی نے چونکتے ہوئے تیزی سے کہا عبداللہ نے اس کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلادیا تب لڑکی بولکھڑکی ہوئی تشریف رکھئے سر۔ دوسرا آدمی ہیڈ کلرک حادہ اٹھ کر قریب آیا اور سلام کر کے بولا۔ سر میں احسن ہو آپ کا ہم ایک گھنٹہ سے انتظار کر رہے ہیں ایک گھنٹہ عبداللہ نے حیرت سے دہرایا۔ جی ہاں۔ تو بجے سے جبکہ اس وقت دس بج رہے ہیں۔ ہیڈ کلرک احسن نے سر ہلاتے ہوئے بتایا آئیے آپ کو آپ کا کمرہ دکھا دوں دراصل ٹیکسی ملنے میں دیر ہو گئی تھی عبداللہ نے بہانہ بنایا۔ پھر اس کے ساتھ اپنے آفس روم کی طرف بڑھا گیا وہ اندر داخل ہوا تو کمرے کی سیواٹ دیکھ کر دل ہی دل میں بہت خوش ہوا شاندار فرنیچر سے آرامتہ کمرے میں ہر چیز ترے سے رکھی ہوئی تھی اس کی بڑی سی آفس ٹیبل پر فون قلمدان اور چند فائلیں رکھی تھیں چیمبر پر بیٹھے ہوئے اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اتنے میں ایک خوبصورت لڑکی اندر آئی اس نے عبداللہ کو سلام کیا ہیڈ کلرک نے فوراً ہی اس کا تعارف کرایا۔

سر یہ آپ کی سکرٹری ہے فرحین اور میرا نام احسن ہے باہر بیٹھی ہوئی لڑکی اس عظمیٰ ہیں۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر شخص پلیٹ میں پانی کا گلاس رکھے ہوئے اندر آیا اور اس نے عبداللہ کو سلام کرنے کے بعد گلاس میز پر رکھ دیا۔ یہ ہمارے چیرا ہی ہیں اس آفس مینیس برس سے کام کر رہے ہیں۔ ہیڈ کلرک نے اس شخص کے بارے میں بتایا کیا ڈائریکٹر صاحب آگئے ہیں عبداللہ نے پوچھا۔ جی ہاں۔ اور اب تک تین مرتبہ آپ کا پوچھ چکے ہیں سکرٹری نے بتایا۔ ٹھیک ہے اب پوچھیں تو بتا دینا عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاں میں ناشتہ نہیں

کر سکا ہوں ذرا چائے منگوا لیں وہ تینوں باہر چلے گئے چند منٹ بعد چچا اسی ناشتہ لے آیا۔ اور عبداللہ نے اطمینان سے ناشتہ کیا ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ میز پر رکھی ہوئی فانگوں کی ورق گردانی کرنے لگا مگر چند لمحوں بعد اچانک اسے گذشتہ رات کا واقعہ یاد آیا اور وہ خوف سے جھبر جھری لے کر رہ گیا وہ فائل سے نگاہیں ہٹا کر لاش کے بارے میں سوچنے لگا پراسرار اجنبی اور کارے آدھی باہر لڑھکی ہوئی لاش کا خون آلودہ چہرہ اس کے تصور میں چکرانے لگا تھا یہ سوال اس کے ذہن میں تھوڑے برساتے لگا کہ آخر اجنبی کا اس کو جان لو کی سے کیا تعلق تھا جس کی لاش اپنی کار میں ڈال کر وہ شہر سے باہر جا رہا تھا کیا اس نے خود لڑکی کو قتل کیا تھا لیکن قتل کرنے کی وجہ کیا تھی کیا وہ لڑکی اس کی بیوی تھی اور اس نے کسی بات پر مشتعل ہو کر اسے قتل کیا تھا۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور اسکی مسکری فرحین ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ بکھیرے ہوئے اندر آئی مگر عبداللہ کو اس کی آمد کی خبر نہ ہوئی تھی وہ سامنے دیوار پر نگاہیں جمائے لاش کے بارے میں سوچ میں گم تھا اسے اپنی طرف متوجہ نہ پا کر فرحین کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہو گئی سر آپ کو باس نے طلب کیا ہے اس نے عبداللہ کو مخاطب کیا۔ لیکن عبداللہ کو اسکی آواز نہ سنا دی وہ کرسی پر سناکت بیٹھا ہوا دیوار کو گھورتا رہا۔ فرحین کو حیرت ہوئی اور وہ دو قدم بڑھ کر میز کے پاس آگئی پھر بلند آواز میں بولی سر عبداللہ ایک دم اچھل پڑا پھر اس نے فرحین کی طرف دیکھا اور شرمندگی سے مسکرانے لگا سوری فرحین۔ آپ کو باس نے یاد کیا ہے فرحین اس کی بوکھلاہٹ پر مسکراتی ہوئی بولی۔ عبداللہ اٹھا اور کمرے سے نکل آیا وہ ڈائریکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے فائل سے نگاہیں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا عبداللہ نے سلام کیا۔ آئیے مسٹر عبداللہ تشریف رکھئے بوس نے نرم لہجے میں اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ عبداللہ نے اس سے مصافحہ کیا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس کی طرف دیکھنے لگا مگر پھر یاد آنے پر اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اپائنٹ منٹ لیٹر

باس کی طرف بڑھادیا اس نے لیٹر دیکھا اور میز پر رکھتا ہوا بولا آج آپ کا پہلا دن ہے اور آپ ایک گھنٹہ لیٹ آئے خیر۔۔۔ بہر حال آئندہ آپ کو وقت کی پابندی کرنا ہوگی میں اس سلسلے میں کوئی عذر نہیں قبول کروں گا آپ ایک اہم پوسٹ پر فائز ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ ماتحت افسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھائیں۔

عبداللہ نے اس کی بات سنا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ باس کا لہجہ بالکل رات والے اجنبی کی طرح خشک ہے پھر اسے لاش کا خیال آیا اور اس کی توجہ باس کی طرف سے ہٹ گئی وہ باس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر ذہن لاش کے چکر میں الجھا ہوا تھا میں آپ کو آفس کے قواعد و ضوابط بتا دیتا ہوں تاکہ کل کو آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ آپ کو پتہ نہ تھا باس کہہ رہا تھا عبداللہ کا ذہن لاش میں الجھا ہوا تھا باس چند منٹ تک بولتا رہا لیکن عبداللہ کو اس کی آواز نہیں سنا دی دے رہی تھی۔ مسٹر عبداللہ۔ کیا آپ سن رہے ہیں۔ باس نے پوچھا لیکن عبداللہ نے کوئی جواب نہ دیا پس مگر مگر اس کی طرف دیکھتا رہا پس نے برہم ہو کر میز پر ہاتھ مارا تو عبداللہ بے اختیار اپنا چہل پڑا۔ آپ نے ساری باتیں سمجھ لی ہیں باس نے پوچھا نہیں۔ پس سر اس نے تیزی سے کہا۔ اچھا یہ بتائیے کہ میں نے آفس کے بارے میں کیا کچھ کہا ہے۔ تین سر عبداللہ نے بیٹھا کر کہا۔ کیا۔ باس اچھل پڑا۔ میں نے کچھ بتایا تھا لیکن تمہاری توجہ نہیں اور تھی۔

سک۔ سوری سر وہ بوکھلا گیا۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا ذہن کسی مسئلہ میں الجھا ہوا ہے ایسے میں آپ کام نہیں کر سکیں گے باس نے سخت لہجے میں کہا ایسا سمجھئے کہ آپ دو دن ریٹ کریں اور پھر تشریف لائیں میں تمہیں ہر سر آپ فکر مت کریں عبداللہ نے تیزی سے کہا میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ آپ جاسکتے ہیں دو دن بعد ڈیوٹی پر آئیے گا فرمائش ہو کر عبداللہ آہستہ سے اٹھا اور سلام کر کے باس کے کمرے سے نکل آیا اپنے کمرے میں آ کر وہ دل ہی دل میں پراسرار اجنبی کو برا بھلا کہنے لگا جس کی وجہ

اسے باس کی ڈانٹ پڑی تھی چند منٹ بعد وہ اٹھا اور آفس سے نکل کر اپنی قیام گاہ کی طرف چل دیا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ میز پر پڑی رات کو پٹی کی چائے کی پیالیاں یونہی رکھی ہوئی تھیں اس کے ذہن میں ایک خیال برق کی مانند کوند اور اس نے نوری طور پر شہر جانے کا فیصلہ کر لیا وہ سمجھ چکا تھا کہ جب تک پراسرار اجنبی اور لڑکی کی لاش کا معاملہ حل نہ ہوگا اس کا ذہن الجھا رہا ہے گا اور وہ آفس میں توجہ نہیں دے سکے گا۔ نتیجے میں نئی نئی ٹوکر ی ختم ہو جائے گی اور وہ دوبارہ بے روزگاری کے بھیا تک عفریت کا شکار بن جائے گا چنانچہ وہ واپس جانے کی تیاری کرنے لگا بیگ میں کپڑے ٹھونسنے پھر پلاسٹک کی ایک ٹھیلی لی اور دو مال ہاتھ میں لپیٹ کر چائے کی دیہالی اٹھا لی جس میں کار والے اجنبی نے چائے پی تھی پیالی کے علاوہ اس نے الیش ٹرے میں موجود سگریٹ کے ٹکڑے بھی ٹھیلی میں رکھ لیے اور ٹھیلی بیگ میں ڈال کر چل پڑا وہ ریلوے اسٹیشن پہنچا تو اس وقت کراچی جانے والی ٹرین آگئی اس نے جلدی سے ٹکٹ خریدی اور ٹرین میں سوار ہو گیا۔

اجنبی ایک ہی بجھا تھا اسے امید تھی کہ ٹرین چار بجے تک کراچی پہنچ جائے گی اور وہ اسٹیشن سے سیدھا پولیس اسٹیشن جائے گا جہاں اس کا دوست سہیل فکر پرش سیکشن میں انچارج تھا لیکن اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا راستے میں ریلوے ٹریک گذشتہ رات کی طوفانی بارش سے نقصان پہنچا تھا اور اس کی حرمت کا کام ہو رہا تھا ٹرین پورے دو گھنٹے وہاں رکی رہنے کے بعد روانہ ہوئی تو شام ساڑھے چھ بجے وہ کراچی پہنچی چنانچہ اسے ڈاکٹر سہیل کے آفس جا بیکار پروگرام کل تک کے لیے موخر کر دیا اور اسٹیشن سے اپنے گھر جا پہنچا اس کی ماں اور بہن خلاف توقع اس کی واپسی پر حیران رہ گئیں وہ ایک دن پہلے ہی گیا تھا آج واپس آ گیا تھا کیا بات ہے بیٹے ماں نے پوچھا خیریت تو ہے تم اتنی جلدی واپس آ گئے سب ٹھیک ہے ماں۔ میرے افسر نے مجھے ایک ضروری کام سے بھیجا ہے عبداللہ نے بہانہ کیا یہاں ہیڈ آفس جانا ہے صبح

بج کہہ رہے ہو بیٹے ماں نے غور سے اس کی طرف دیکھا ہاں کل شام کو پراسرار صبح جاؤ گے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں دیکھئے میں صرف دو جوڑے بیک مین لایا ہوں باقی سامان وہ ہیں ہے ماں مطمئن ہو گئی رات کے کھانے کے دوران ٹوپیہ نے اس کی رہائش کے بارے میں سوالات کئے اسے رات تو وہاں طوفانی بارش ہوئی تھی۔

عبداللہ نے بتایا اچھا مگر یہاں تو نہیں ہوئی ٹوپیہ نے حیرت سے کہا بادل آئے اور چلے گئے بن برے۔ اس لیے کہ انہوں نے وہاں جا کر برساتا تھا عبداللہ ہنسا۔ ویسے بھی سردیوں میں کہیں کہیں بارش ہوتی ہے وہاں سردی تو بہت ہوگی ماں نے کہا اسے ایسی ویسی مہرے تو سردی سے دانت بچنے لگے لیکن اس پراسرار شخص پر سردی کا کوئی اثر نہیں ہوا اس کے منہ سے نکل گیا۔ پراسرار شخص ٹوپیہ چٹکتی ہوئی بولی۔ کون تھا وہ عبداللہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ ٹوپیہ خوفناک واقعات اور کہانیاں بڑے شوق سے سنا بھی کرتی تھی اور پڑھتی بھی تھی وہ ایک مسافر تھا کار میں کہیں جا رہا تھا کہ کار خراب ہو گئی اور وہ کار میرے مکان کے سامنے چھوڑ کر چلا گیا اچھا پھر کیا ہوا اس میں کون سی پراسریت والی بات تھی ٹوپیہ نے سوال کیا کچھ بھی نہیں صبح میں اٹھا تو وہ کار غائب تھی شاید میرے بیدار ہونے سے پہلے ہی آ کر گاڑی وہاں سے لے گیا تھا تو وہ پراسرار کیسے ہو گیا۔ ٹوپیہ نے منہ بنایا۔ اسے وہ تو یونہی میرے منہ سے نکل گیا تھا عبداللہ ہنس پڑا البتہ اس کی آنکھیں بہت چمک رہی تھیں ان سے ایسی دردنگی ٹپک رہی تھی کہ جیسے وہ کوئی بھیڑ یا ہو خونخوار اور جھوکا بھیڑ یا۔ آپ کو اس نے کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا ٹوپیہ نے فکر مندی سے پوچھا۔ نہیں تو میرا تو اس نے کچھ نہیں پہنچایا البتہ اس نے ایک لڑکی وہ بے خیالی میں کہنے لگا لیکن فوراً خاموش ہو گیا اور دل کو ملامت کرنے لگا۔ ٹوپیہ نے تیزی سے پوچھا لڑکی کو کیا کیا اس نے۔ پتا نہیں۔ عبداللہ نے اوتھنے کی اداکاری کی شاید اس کا اپنا راز والا ہوگا البتہ میں نے اسے چائے پلا دی تھی سردی تھی اس نے انجانے کیا اوٹ پٹانگ ہا تک رہے ہو

ماں نے ناگواری سے کہا جاؤ تو یہ اس کا بستر بنا دو اسے نیند آ رہی ہے تو یہ نے غور سے عبداللہ کی طرف دیکھا اور اٹھ گئی عبداللہ نے اطمینان کا سانس لیا اگر وہ اصل بات بتا دیتا تو شاید خوف سے تو یہ کو ساری رات نیند نہ آتی اور اسی کی طرح تو یہ کے ذہن پر بھی لاش سوار ہو جاتی۔

اگلی صبح عبداللہ نشتہ کرنے کے بعد باہر جانے کے لیے تیار ہوا اس کی ماں اور بہن گھر کی صفائی ستھرائی میں مصروف ہو گئی تو اسی نے چپکے سے بیگ کھولا اور اس میں سے تحصیل نکال کر میض میں ٹھونس لی جس میں چائے کی خالی پیالی تھی اگر وہ پیالی تو یہ کو دکھا دیتا تو وہ پھر پیچھے پڑ جاتی اور پیالی کا راز معلوم کرنے کے سوالات کی بوچھاڑ کر دیتی وہ ماں کو جانے کی اطلاع کرتا ہوا گھر سے باہر نکل آیا۔

نصف گھنٹہ بعد وہ اپنے دوست سمیل کے آفس میں پہنچا تو ڈاکٹر سمیل اس کی خلاف توقع آمد پر حیران رہ گیا۔ ارے تم واپس آ گئے اس نے مصافحہ کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ ہاں ایک ضروری کام پڑ گیا تھا عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا ڈاکٹر سمیل نے اس کے لیے چائے منگوائی پھر آفس کے بارے میں پوچھنے لگا سناؤ کل آفس میں پہلا دن کیسا گزرا۔ بس یار کیا بتاؤں باس مجھ سے مل کر خوش نہیں ہوا عبداللہ نے بتایا۔ اوہ کیا ہوا تھا ڈاکٹر سمیل نے پوچھا وقت پر تو گئے تھے ناں۔ دس بجے آفس پہنچا تھا اور جب باس مجھے آفس کی روٹیں سمجھانے لگا تو میرا ذہن لاش میں الجھا ہوا تھا لاش کیسی لاش کس کی لاش۔ ڈاکٹر سمیل نے حیرت سے گھورا۔ آپ کے مکان میں میری پہلی رات جاگتے ہوئے گزری تھی اس لیے صبح آفس پہنچنے میں لیٹ ہو گیا اور باس نے دو دن کی چھٹی۔ میں لاش کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر سمیل اس کی بات کا فٹا ہوا بولا تب عبداللہ نے اسے براہ راست اور اسی کی کار میں موجود لاش کا واقعہ پوری تفصیل سے بتا دیا۔ رات مجھ پر بلاش میرے اعصاب پر سوار رہی اور جب میں باس کے پاس بیٹھا

ہوا تھا تب بھی ذہن اسی لاش میں الجھا ہوا تھا۔ اب تک میں اپنے ذہن سے اسے نکال نہیں سکا ہوں مجھے لگتا ہے جب تک یہ معاملہ نہ ہو جائے گا میں اپنی ذہنی انجام نہیں دے سکوں گا چھوڑو یار۔ ایسے خوابوں میں ذہن کو الجھانا حماقت کے سوا کچھ بھی ہے ڈاکٹر سمیل نے ناگواری سے کہا یہ خواب نہیں ہے حقیقت ہے پیارے عبداللہ نے پر زور لہجے میں کہا مگر تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم نے خواب نہیں دیکھا ہے ڈاکٹر سمیل نے سوال کیا۔ یہ رہا ثبوت عبداللہ نے جیب سے تحصیل نکال کر میز پر رکھ دی جس میں چائے کی خالی پیالی اور سگریٹ کے ٹکڑے تھے۔ اوہ۔ میں سمجھا نہیں۔ ڈاکٹر سمیل تحصیل کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔ اس پیالی میں اس اجنبی نے چائے پی تھی عبداللہ نے بتایا یہ سگریٹ بھی اسی نے پیئے تھے کار کا نمبر بھی مجھے یاد ہے تم پیالی سے اس کے فنگر پرنٹس لے کر ریکارڈ چیک کرو شاید کوئی کلیولر جائے ڈاکٹر سمیل نے فوراً چراسی کو بلا کر تحصیل اس کے حوالے کر دی اور ہدایت کی کہ فنگر پرنٹس کیمرہ میں کے پاس لے جائے چراسی کے جانے کے بعد اس نے انٹر کام پر کیمرہ میں کو ہدایت دیں۔ سارے کام چھوڑ کر پہلے یہ کام کرو اور مجھے رپورٹ دو۔ پھر وہ عبداللہ سے مزید تفصیلات پوچھنے لگا۔ نصف گھنٹہ بعد فنگر پرنٹس کے ماہر کی رپورٹ آ گئی۔ ڈاکٹر سمیل نے اپنے ریکارڈ کو کھنگالا اور کچھ دیر بعد عبداللہ سے کہنے لگا تمہیں یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جو واقعہ تم نے پرسوں شب کو دیکھا تھا وہ بارہ سال پہلے کا ہے۔

کیا۔ عبداللہ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔ ہاں پولیس ریکارڈ کے مطابق اس شخص کا نام مبین تھا اس کو جب وہ صائمہ نے اس سے بے وفائی کی اور جب ایک رات مبین اس سے ملنے اس کے گھر پہنچا تو وہ گھر پر موجود نہیں تھی مبین کافی دولت مند تھا اور صائمہ اور اس کے والدین کی کفالت کرنے کے علاوہ انہیں اپنا مکان بھی دے رکھا تھا صائمہ کو گھر میں موجود نہ پا کر اسے شک ہوا اور وہ اس کا کھونک لگا تاہوا ایک سینما میں جا پہنچا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صائمہ کو فلمیں دیکھنے کا بہت شوق

ہے کئی بار وہ اس کے ساتھ بھی فلم دیکھنے جاتی رہی تھی سینما گھر پہنچ کر اس نے صائمہ کو دیکھ لیا وہ اپنے کسی آشنا کے ساتھ آخری شو دیکھ کر باہر نکل رہی تھی مبین کو دیکھ کر اس کا آشنا یکدم ہی رونے چکر ہو گیا۔ مبین نے اس وقت صائمہ پر بھی ظاہر کیا کہ وہ اتفاقاً یہاں سے گزر رہا تھا وہ صائمہ سے کوئی سوال کے بغیر اسے کار میں بٹھا کر شہر سے باہر لے آیا اور سڑک کے کنارے کار کھڑی کر کے اس نے صائمہ پر تشدد شروع کر دیا ویرانے میں صائمہ کی پچھلی کوئی نہ سن سکا مبین نے چاقو کے پے در پے وار کر کے اس کا سین چھری سے مسخ کر دیا پھر اس کی شرگ کاٹ دی اس وقت بارش ہو رہی تھی وہ طوفانی اور بھیانک رات میں لاش کو کار میں ڈال کر کچھ ہی دور لے گیا تھا کہ کار خراب ہو گئی تب وہ کار وہیں چھوڑ کر پیدل ہی واپس شہر چلا گیا۔

دوسرے دن پولیس قتل کی وارنٹ کی خبر ملی لاش اور کار پر مبین کی انگلیوں کے نشانات تو اس کے جرم کا ثبوت تھے ہی مگر صائمہ کے نئے آشنا نے بھی گواہی دے دی کہ وہ قتل کی رات سینما ہال سے اس نے صائمہ کو مبین کی کار میں روانہ ہوتے ہوئے اسے دیکھا تھا بہر حال مبین کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس نے بڑی جرات سے اپنے جرم کا اعتراف بھی کر لیا۔ لہذا پچاسی کی سزا ہو گئی۔ اور پانچ دہائی کی رات کو اسے چھائی دے دی گئی پرسوں پانچ دہائی کی رات ہی تو تھی ناں۔ ڈاکٹر سمیل خاموش ہوا تو عبداللہ نے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا ڈاکٹر سمیل درست کہہ رہا تھا پرسوں پانچ دہائی کی سزا تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نے جو کچھ بھی دیکھا تھا طلسمی کھیل تھا جس کو اس نے چائے پلائی تھی وہ زندہ انسان نہیں تھا وہ مرا ہوا انسان تھا اور ایک قاتل تھا جس نے اپنی محبوبہ کو مار کر کار میں ڈالا تھا۔ اور کیا وہ آفس جہاں اس کو نوکری ملی تھی کیا وہ آفس۔۔۔ مجھے آفس جانا ہوگا ہاں میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کون کون ہے دوسرے ہی دن وہ شہر جا پہنچا لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جہاں آفس تھا وہاں کچھ بھی نہ تھا ایک ویران تھا۔ اف وہ کانپ گیا۔

کیا میں نے ایک دن مرے ہوئے لوگوں میں گزارا تھا کیا وہ سب لوگ زندہ نہ تھے وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ اور پھر واپس گھر کی طرف چل دیا۔



اقوال زریں

- c کسی کی ناراضگی کے ڈر سے حق کو چھپانا بدترین جرم ہے۔
- c بے غرض ہونا امیری کی دلیل ہے۔
- c جس انسان نے خدا کی حدود سے باہر قدم رکھا اس نے اپنے اوپر ہی ظلم کیا۔
- c حق امید سے نہیں علم اور اللہ پر اعتماد سے حاصل ہوتا ہے۔
- c تندرستی سب سے بہترین لباس اور جہالت سب سے دردناک مرض ہے۔
- c کوشش کر کے ناکام ہو جانا بہتر ہے بجائے اس کے کہ کوشش ہی نہ کی جائے۔
- c دشمن سے کم اور دوست سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔
- c خیالات کی آمدنی کم ہوتو لفظوں کی فضول خرچی نہیں کرنی چاہئے۔
- ☆..... محمد عمران بٹ۔ ڈھوک ڈل

سنہری باتیں

- c انتقام کی قدرت رکھتے ہو تو غصہ کو پی جانا افضل ترین عمل ہے۔
- c عبادت تو یہ کہ بغیر درست نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔
- c جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔



پی او بکس نمبر 3202 غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور

خونناک داستان

--- تحریر: عارف حسین ساگر۔ سکر دو۔ ---

مجھے ان سارے جنوں کی ضرورت نہیں میں اکیلا ہی بہت طاقتور ہوں میں آج ان سب جنوں کو آزاد کرتا ہوں یہ کہتا تھا کہ سب جن وہاں سے غائب ہو گئے اور صرف ہم تین اور بادشاہ جن تھا میں نے فوراً چیخ کر کہا اور ہم سب نے اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن ہمارے اس تک پہنچنے ہی بہت سارے جن پھر سے آگئے لیکن اس بار وہ ہمارے مخالف نہیں تھے بلکہ اس ظالم بادشاہ کی مخالفت کرنے والے تھے ہم سب نے مل کر اس ظالم بادشاہ جن کو قابو کیا اور وہی سلوک کیا جو اس نے اکرم کے ساتھ کیا تھا اس کے مرنے کے ساتھ ہی اکرم کی آواز آئی میرے دوستوں کو لوگوں نے دوستی کا حق ادا کیا ہے اب میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ رہوں گا اور ہر مصیبت میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں دنیا کے لیے مرجھائوں لیکن تم تینوں کے لیے میں آج بھی زندہ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا اس کے ساتھ ہی وہ آواز ختم ہو گئی۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

روز مرہ کے کاموں میں وہ آج بھی اسی لگن اور ایمانداری سے مصروف تھا ایمانداری اس لیے تھا کہ کیونکہ وہ ہی اکیلا کام کرتا تھا اور شاید بچوں کا خیال کچھ زیادہ ہی تھا یا بچے ہی زیادہ ہوں گے میں کھڑکی سے تھوڑی دیر دیکھتا رہا اور پھر ایک آہ بھر کر پردہ ہٹا لیا تھوڑی دیر تک اس کی شکل و صورت میری آنکھوں میں گھومتی رہی آخر انسان کو اپنی ہی فکر رہتی ہے اس لیے میں اسے بھول گیا اور فرس کا کام کرتا رہا تقریباً رات کے گیارہ بجے میں اپنے کاموں سے فارغ ہوا تو میری نظر پھر کھڑکی پر پڑی پردہ ہٹا کر دیکھا تو وہ اب برتن صاف کر رہا تھا دو صحنوں کے درمیان میں اس کا یہ چھوٹا سا ڈبہ رات میں عجیب سا لگ رہا تھا اور اب وہ تقریباً سارے برتن صاف کر چکا تھا۔

رات کے گیارہ بجے میں اب اس کی دکان پر مزید گاہک نہیں آنے والے تھے اس لیے اب وہ بچے چھے برگر کو ایک شاپر میں پیک کر رہا تھا میں بڑی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا اس نے شاپر سائیکل کی ہینڈل سے لٹکا دیا اور سائیکل جو کھینے سے بندھا ہوا تھا اس کو کھولا اور ایک سمت چل دیا مجھے نہ جانے اس کی حالت اور صورت پر کیوں رحم

خونناک ڈائجسٹ

136

خونناک داستان

بیٹھا ہوا تھا مجھے اسے دیکھ کر ایک دفعہ پھر بہت رنج ہوا اور آخر میں نے اس سے اس کا نام پوچھ لیا میں نے کیسے پوچھا اس کا مجھے پتہ نہیں لیکن جو جواب سننا تھا اس نے مجھے چلرا دیا۔

اکرم نام سننا تھا کہ میں نے اپنا سر پکڑ لیا اور عجیب سی مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی میرا رنگ زرد پڑ گیا اور جسم پر پسینہ چڑ گیا تھا میں نے آہستہ آہستہ واپسی شروع کی اور کچھ دیر بعد میں دوبارہ کمرے میں تھا میرے ذہن میں وہ سارے واقعات ایک قلم کی طرح چلنے لگے جو آج سے دو سال پہلے پیش آیا تھا ہوا کچھ یوں تھا ہم کچھ دوست کسی جگہ پر سیر کرنے کے لیے پردگام بنارہے تھے ان میں حفیظ بیل اکرم اور میں خود تھا کوئی کہتا کہ تھلے بروق چلیں کوئی کہتا کہ دیوسائی چلیں انہی دونوں میں سے کسی جگہ پر جانا تھا یہ دونوں جگہ سکرو میں ہیں۔ تھوڑا انقضا دیکھیں تو تھلے بروق ہمارے ڈسٹرکٹ کا ایک خوبصورت ترین علاقہ ہے یا پہاڑی ہی جھیں اور دیوسائی سکرو میں ہے اور سطح سمندر سے یہ انتہائی اونچائی پر ہے یہ دونوں جنت نظیر علاقے ہیں موسم بہار اور گرما میں واقعی ہی جنت ہیں ویسے بھی سکرو کا درجہ حرارت کافی کم رہتا ہے چونکہ تھلے بروق ہمارے اپنے ضلع میں تھا اس لیے میرا بھی زور تھا کہ دیوسائی پر تھلے بروق کو ہی فوقیت ملنا چاہیے تھا اس پر کافی بحث کے بعد آخر میں نے حفیظ اور جمیل کو بھی منالیا۔

اپنا علاقہ ہی بہتر ہے اور ویسے بھی میں نے دیوسائی ایک دفعہ دیکھا ہوا تھا اس لیے میں تھلے بروق جانا چاہتا تھا اور آخر میں کامیاب ہوا ہفتہ کے دن ہماری کارواں کی روانگی تھی سب اس دن کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے ضرورت کا سارا سامان موجود تھا اور صرف وقت کا اتنا باقی تھا جمعہ کی نماز کے بعد جمیل مجھ سے ملا اور کہا ہر ہم تین دنوں کے لیے تھلے بروق جا رہے ہیں تو سب سے زیادہ کس کو مس کر لیا میں جواب میں مسکرا دیا تو وہ سمجھ گیا اور کہا ہاں میں بھی روہینہ کو بہت مس کروں گا یار ان سب باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ تم نے سارے سامان ڈال دیے ہیں

ناں میں نے پوچھا تم اس کی فکر نہ کرو سب ٹھیک ہیں بس روہینہ کو میں کیسے چد کروں اس نے کہا اس کے بعد میں نے اسے الوداع دیکھا اور گھر آ کر کمپیوٹر پر کچھ پروگرامز کا کام کیا اسکو پورا کرنے بیٹھ گیا اور شام ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ نماز کیون نہ مسجد میں باجماعت ہی ادا کرنے جائے اسی خیال کو ذہن میں لیا کر کے میں نے وضو کیا اور مسجد میری منزل تھی رات بھر مجھے یہی خیال آتا رہا کہ صبح کیا کیا کرنا ہے انہی خیالوں میں خوابوں کی دنیا میں کھو گیا صبح سات بجے میں اٹھا اور ناشتہ کے فوراً بعد تیاری شروع کی اٹھ بیچ چکے تھے اور الطاف اور حفیظ باہر سے مجھے چھین مار رہے تھے کہ جلدی لگے ہمیں جلدی پہنچنا ہے جب میں تیار ہو کر باہر نکلا تو سب باہر کھڑے تھے تم نے تھی جلدی کی صرف میں منٹ لگا دیا۔

اکرم نے طنز یہ انداز میں کہا میں نے کہا کوئی جہاز چھوٹ رہا ہے کیا صرف دیکھنے کا سفر ہے آرام سے جائیں گے اور پہنچ جائیں گے یا رات ہی جلدی کیا ہے جمیل نے کہا جلدی چلو گاڑی ہارن دے رہی ہے اور پیچھا آدھا گھٹنے سے تمہارا انتظار کر رہا ہے اوکے چلو جب روڈ پر پہنچے تو سامان وغیرہ پہلے ہی گاڑی میں رکھ دیا تھا میں نے اپنا بیگ رکھ لیا اور اللہ کا نام لے کر گاڑی میں سوار ہوا دوست سارے بھی بیٹھ چکے تھے اور میں نائب کی نظروں کو دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ اسے کتنا غصہ چڑھا ہوا ہے نائب گاڑی کا ڈرائیور تھا اور مجھے کچھ کہیے بغیر گاڑی سٹارٹ کی

اور سفر کا آغاز ہوا زندگی ایک سفر ہے اور اس سفر میں ہر انسان رواں دواں ہے اور اس میں کوئی طبقہ یا عمر کا لحاظ نہیں کوئی منزل کے قریب ہے تو کوئی دور کوئی پہنچ چکا ہے تو کچھ نے ابھی پہنچنا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ سب کی منزل ایک ہے لیکن ایک منزل کے لیے کتنی زیادہ راہیں ہیں خیر ان باتوں کا کیا فائدہ ہم کہانی کی طرف واپس آتے ہیں تھلے بروق ہمارے گاؤں سے تقریباً دو گھنٹے کا سفر ہے اس دو گھنٹے میں ہم نے بہت انجوائے کیا میں آگے سینٹھ پر تھا اور گارنے اپنی مرضی کا چلا تا رہا جبکہ باقی پیچھے شغل میں گم تھے اکر ام نجانے خوش کیوں نہ تھا وہ کچھ اداس

ساتھا وجہ پوچھی تو اس نے بتایا نہیں خیر سب کچھ ہوتا ہوا پہاڑوں کے سینوں کو چیرتے ہوئے ہم تھلے بروق پہاڑی کے دامن میں تھے۔

آگے گاڑی کے لیے کوئی راستہ نہیں تھا اب سامان کے ساتھ ہم نے پہاڑی پر چڑھنا تھا اس کام میں نائب نے بھی ہماری مدد کی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہم ایک میلین جگہ پر تھے ہم نے ادھر سامان رکھے اور فیصلہ کیا کہ یہاں پر ہی ٹینٹ لگائیں گے نائب نے واپس جانا تھا اس لیے وہ ٹینٹ لگانے کے بعد واپس چلا گیا اب سامان کھولا جا رہا تھا پہلے چائے پینے کا اتفاق ہوا تو ہم نے چائے کا سارا سامان تیار کیا اور یہ دیکھ کر سب حیران و پریشان ہوئے اور چہروں پر انسوس کے آثار نمایاں ہو گئے کہ ہم نے ماچس نہیں لائے تھے سب کے منہ سے شٹ یار کے الفاظ نکل گئے میں نے سیدھا جمیل کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا کہ انتظام کی تم فکر نہ کرو سب ایک دوسرے کو کوس رہے تھے میں نے کہا کہ سب چپ ہو جاؤ اور ابھی ایک کام کو کہیں کوئی آدمی وغیرہ ہے تو اس سے پتہ کرو میری بات پر حفیظ ہنس پڑا اور کہا ہارے دیوانے اس ویران پہاڑ پر کون ہو سکتا ہے اور یہاں تو کہیں بھی کوئی آبادی بھی نظر نہیں آ رہی ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے جمیل نے کہا لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اس پہاڑی سے قریب گاؤں والے اپنے جانور وغیرہ یہاں چرانے کے لیے لاتے ہیں شاید ہمیں کوئی نظر آئے آس پاس ہر طرف دیکھنے کے بعد بھی کہیں کوئی نظر نہیں آیا۔

چلو کسی پاس گاؤں میں جاتے ہیں اور پتہ کرتے ہیں اکرم نے کہا میں اور اکرم دوبارہ نیچے اترنے لگے اور ہم ایک گاؤں میں پہنچ گئے اور وہاں کسی کے گھر میں جا کر ماچس کا پوچھا تو انہیں زبان سمجھ نہیں آتی تھی اکرم نے سر پکڑ کر کہا کہ دیکھو سگریٹ پینا بھی کتنا فائدہ دیتا ہے اب میں واپسی کے بعد ضرور سگریٹ پیوں گا میں اس آدمی کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا کہ ہمیں ماچس چاہئے لیکن اس کو سمجھ نہیں آیا جواب میں وہ یہ الفاظ کہہ رہے تھے جو ہمیں سمجھ نہ آ رہے تھے ہم کسی دوسرے

گھر جانے کے لیے وہاں سے مڑے تو راستے میں ایک آدمی سگریٹ بی رہا تھا ہم نے اسے کہا ہمیں ماچس چاہیے تو شاید وہ کسی شہر میں رہ چکا تھا سمجھ گیا اور کہا یہ میں اس نے ہمیں چائے کی دعوت دی لیکن ہم نے معذرت کر لی وہ ٹوٹا پھوٹا اور اس کی اردو سمجھ میں آ رہی تھی ہم شکر یہ مہربانی کے ساتھ واپسی کے لیے مڑے اور تھکے بارے ٹینٹ تک پہنچے وہ بے چینی سے انتظار کر رہے تھے اور پھر چائے بنائی اور پینے لگے ہم کافی تھک چکے تھے میں تو چند منٹوں میں خوابوں کی دنیا میں تھا لیکن دوسرے کیا کر رہے تھے اس کی خبر نہیں وہ بھی سو گئے تھے شاید یا پھر کہیں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے لیکن مجھے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی جب وہ اٹھا تو نام ایک بیچ چکا تھا میں نے ساتھ ندی سے ہاتھ منہ دھویا اور دیکھا تو وہ تینوں ٹینٹ کے باہر گھاس پر سو رہے تھے میں نے انہیں جگایا اور کھانا پکانے کا انتظام شروع کیا برتن صاف کرتے ہوئے جمیل کہہ رہا تھا۔

دیکھو یہ غور تیس بھی کتنی ضروری ہوتی ہیں کم از کم ہمیں برتن صاف کرنے اور کھانا پکانا تو نہیں پڑتے میں واپس جا کر روہینہ سے شادی کا سوچتا ہوں میں ٹینٹ کے اندر اس کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا جبکہ وہ باہر برتن دھو رہا تھا حفیظ اور اکرم بھی اب اٹھ چکے تھے اور اکرم میرے ساتھ کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر کچھ عجیب سی کیفیت تھی جیسے میں سمجھ نہیں پا رہا تھا ایسا لگتا تھا جیسے اسے یہاں زبردستی لایا ہو میرے پوچھنے پر وہ کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ اس کی یہ کیفیت صبح سے میں اس کے چہرے پر دیکھ رہا تھا اور کھانے کے نام پر بھی اس کے چہرے پر یہی تاثرات تھے مجھے لگ رہا تھا کہ کوئی کوڈرڈز لکھا ہوا ہے جیسے میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں لیکن عجیب بات یہ تھی کہ باقی دونوں کو بالکل بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا ہم نے کھانا کھایا اور موسم اور پھولوں کی خوشبوؤں کا لطف لینے لگے بڑے بڑے اور لمبے لمبے تانے والے پھول بہت خوبصورت لگ رہے تھے آج کا دن ہمارا کہیں دور جانے کا کوئی پروگرام نہیں تھا اس لیے ہم نے والی بال تھوڑا اکھیلا

اور پھر ادھر ادھر کی باتیں اور بے مذاق میں گزار دیا یہ دن
اسی طرح گزر گیا اور رات کو سونے سے پہلے بھی وہ کوڑ
ورڈز اکرم کے چہرے پر نمایاں تھے اور میرے لیے کافی
تشویش کا باعث بھی بنا ہوا تھا۔

اگلی صبح جب میں اٹھا تو دیکھا کہ اکرم اپنی جگہ پر
نہیں ہے اس کا بستر خالی پڑا ہوا ہے جبکہ باقی دونوں اپنے
بستر میں سوئے ہوئے تھے میں نے سوچا کہ کہیں باہر
گیا ہوگا تھوڑی دیر میں آجائے گا یہ سوچ کر میں ناشتہ
کا انتظام کرنے لگا۔ برتنوں کی آواز سے جمیل بھی جاگ
گیا اور وہ بھی میرا ساتھ دینے لگا میں منٹ بعد ہم ناشتہ
تیار کر چکے تھے میں نے جمیل سے اکرم کے بارے میں
پوچھا تو وہ بھی اعلیٰ ظاہر کرنے لگا میں حفیظ کو جگایا
اور ناشتہ دستر خوان پر لگایا میں نے اکرم کے بارے
میں حفیظ سے پوچھا تو وہ بھی نہیں جانتا تھا غنٹ کے باہر
آس پاس میں پہلے ہی دیکھ چکا تھا اس لیے اب یہ ہم سب
کے لیے پریشانی کا باعث بن گیا۔ اب کیا کیا جائے جمیل
نے کہا ہم سب ادھر ادھر جا کر دیکھتے ہیں حفیظ نے کہا
اور ہم ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے آواز لگائی لیکن کوئی جواب
نہ آیا میں اب بہت پریشان ہو گیا اب کیا جائے سب
واپس آئے لیکن اکرم کا پتہ نہ چل سکا۔ میں نے کہا یہ نیچے
گاؤں میں تو نہیں گیا۔

اس پر حفیظ نے کہا نہیں یا اسیا نہیں ہو سکتا ہے وہ
بھلا کیوں جائے گا اگر جائے گا بھی تو کچھ تیار جائے گا
تینوں پریشان تھے جمیل نے کہا چلو ایک دفعہ دیکھ ہی لیتے
ہیں کہ کہیں گاؤں میں تو نہیں چنانچہ ہم گاؤں میں آئے
اور اسے گھر گھر تلاش کیا لوگوں سے پوچھا لیکن کسی کو کوئی
خبر نہ تھی اب میں نے کہا کہ شاید یہ ہمارے گاؤں چلا گیا
ہوگا ورنہ اب یہ کہاں گیا اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ گاؤں
واپس چلتے ہیں ہم دوبارہ ہمارے غنٹ کے پاس آئے
اور سامان وغیرہ جمع کر دیا اسی دوران ہم نے دیکھا کہ دور
ایک پہاڑی کے نیچے سے کوئی آ رہا تھا اس کا سر
ہمیں دیکھائی دے رہا تھا اور وہ حرکت کر رہا تھا میں نے
جلدی سے کہا یا یہ کون ہے یہ نیچے چلو چل کر دیکھتے ہیں

جمیل نے کہا ہم اس کی طرف دیے اور چند منٹوں میں ہم
نے دیکھا کہ وہ ایک آدمی ہے جو بیڑ بکریاں چرا رہا تھا
اسکے ساتھ تقریباً بیچیس کے لگ بھگ بیڑ بکریاں تھیں اس
آدمی کی شکل کافی ڈروائی تھی سامنے دو دانت منہ کے بند
ہونے کے باوجود آسانی سے باہر نکلے ہوئے تھے اور ابھی
تو اس نے منہ بھی کھولا ہوا تھا اور کافی خوفناک لگ رہا تھا۔
اس نے بڑا سا کوٹ پہنا ہوا تھا اور ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا
گلے میں گلو بند سر پر عجیب سی ٹوپی اور قد چھوٹا ہونے کے
ساتھ رنگ کالا تھا اس کا یہ حلیہ کسی طور پر نارمل انسان
نہیں بناتا تھا میں نے پوچھا بھائی صاحب آپ نے
کہیں کسی لڑکے کو دیکھا ہے میرے سوال پر وہ میری طرف
ایسے انداز سے دیکھنے لگا کہ ابھی مجھے کھا جا چکا میں نے فوراً
نظریں اس سے ہٹائیں میں اس کے حلیے کو دیکھ کر کافی
خوفزدہ تھا اس لیے صحیح طریقے سے سوال بھی نہیں پوچھ
سکا تھا میرے سوال کے جواب میں اس نے کچھ عجیب سی
زبان بولی مجھے جو سمجھ نہیں آئی حفیظ کو وہ زبان آتی تھی اس
لیے اس نے پوچھا تو اس نے اپنی زبان میں حفیظ کو سمجھایا
کہ شاید اس طرح ہوا ہے۔

حفیظ نے ہمیں بتایا کہ یہاں پہاڑوں میں جن
بھوت رہتے ہیں وہ اکثر اپنے ضرورت مند لوگوں کو یہاں
سے اٹھا لیتے ہیں اور یہ پہاڑیوں یہاں سے دور ہیں
اور ہاں وہ ۔۔۔ جانے سے پہلے اسے اشارہ دیتے ہیں
اور وہ صرف اس بندے کو نظر آتا ہے جس کی اگلی باری ہو وہ
دونوں اس کی باتوں کو کچھ طرح سمجھ گیا کہ کیا معاملہ ہے
اکرم کا رنگ جو پہلے دن کچھ عجیب سا ہو گیا تھا اور اس کے
چہرے پر جو موجود کوڑورڈز میں سب کچھ سمجھ گیا اس کے
مطابق اگلی باری میری ہے یعنی جس کو وہ اشارے نظر
آئیں اس کی اگلی باری ہے اس کا مطلب مجھے بھی وہ لے
جائیں گے مجھے خیالوں میں دیکھ کر جمیل بولا کیا ہوا اور اب
کیا کرتا ہے میں چونک گیا اور سارا جمیل سمجھا دیا۔ اس
کمن کردہ لوگ بھی حیران و پریشان ہوئے اور سوچ
میں پڑ گئے میں نے مکر اس آدمی کو دیکھا تو وہ نہیں تھا
ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن کہیں نام و نشان نہیں تھا اور یہاں

تک کہ اس کی ریوڑ کا بھی نشان نہیں تھا ہم کافی حیران
ہوئے کہ یہ کہاں گیا ابھی تو یہاں تھا کہاں غائب ہو گیا
ہے میں نے کہا۔

یہ ہو سکتا ہے یہ بھی کوئی جن بھوت ہو یا کوئی غیبی
امداد جس نے ہمیں خبردار کر دیا ہے اب ہم واپس غنٹ
کے پاس آئے اور فیصلہ ہوا کہ ہم اکرم کو واپس لے جائیں
گے کیونکہ وہ ہمارا دوست ہے اور ہم دوست نبھائیں گے
چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم نے مکمل تیاری کی اور ان
پہاڑوں کی طرف چل دیے ہمارے ارادے نظر آنے
والے پہاڑوں کے مانند مضبوط اور جامد تھے اس لیے ہم
مکمل پہاڑی کے دامن میں پہنچے پہاڑی برف سے
ڈھکی ہوئی تھی اور ہم اوپر چڑھنے لگے تھوڑی دیر میں ہم اس
کے ٹاپ پر تھے جب ہم نے دیکھا تو ہر طرف ہی سفیدی
نظر آ رہی تھی برف کی لمبی تہ پہاڑوں پر چادر ڈالے ہوئی
تھی حفیظ نے کہا کہ اس عجیب آدمی نے کہا تھا کہ یہاں
سے آگے جنوں اور بھوتوں کا راج ہے لہذا ہمیں احتیاط
کرنا چاہیے لیکن ہمیں تو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا ہے میں نے
کہا چلو آگے چلتے ہیں ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ کچھ
کچھ دائرے نظر آئے یعنی برف پر عجیب قسم کی لکیریں تھیں
اور ایک لکیر سیدھی آگے تک جاری تھی میں نے دونوں کو
روکا اور کہا کہ آگے نہ جاؤ یہ لکیریں دیکھو میں نے برف کی
طرف اشارہ کیا لیکن عجیب بات ہے کہ وہ لکیریں انہیں
نظر نہیں آئیں میرے کافی یقین دہانی کے باوجود انہیں نہ
یقین دہانی کے باوجود انہیں نہ یقین آیا اور نہ ہی کچھ دکھائی
دی بالآخر میں نے کہا چلو آگے چلتے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے
گا یہ کہہ کر میں نے قدم بڑھائے جیسے ہی پاؤں لائن کے
پار لینڈ کیا ہمارے سامنے نا یقین اور خوفناک چیزیں رونما
ہوئیں۔

ہمارے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوفناک کھنڈر
یا ٹوٹا پھوٹا ہوا گھر ہی سمجھ لیں سامنے آ گیا ہر طرف دیوار
یں بند گئیں اور دو چھوٹی دیواریں بن گئیں اور سچ میں راستہ
بن گیا ہر طرف قہقہے اور چہچہائیں سنائی دینے لگیں عجیب
و غریب آوازیں ہمیں پکار رہی تھیں میں نے نیچے مڑ کر

دیکھا تو ایک بڑا دروازہ بن گیا تھا اور اس کی لنگی ہولی
کنڈی بل رہی تھی ایسے جیسے ہم اس کو کھول کر ابھی اندر
داخل ہوئے ہوں ہمارے سامنے نہ پہاڑ تھے اور نہ ہی
برف ہم تو کسی پرانے کھنڈر میں آ پہنچے تھے یہ سب دیکھ کر
ہماری آنکھیں باہر کو ابل رہی تھیں میں نے ہوش سنبھالا
وہ دونوں بت بنے کھڑے دیکھ رہے تھے کسی کو پتہ نہیں کیا
تھا اور کیا ہو رہا تھا میں نے انہیں جگایا اور کہا کہ آگے چلو
حفیظ نے کہا یا ہم تو پچھنی گئے ہیں یہ سب کیا ہے ہمیں بھی
نہیں پتہ اب اپنے اندر حوصلہ پیدا کرو اور ڈرو مت اللہ
کا نام لے کر آگے بڑھو یہ کہنا تھا کہ ہمیں ایک بھاری آواز
سنائی دی آؤ لڑکؤ آؤ تم لوگ خود ہی موت کی وادی میں پہنچ
گئے ہو ہم تمہارا استقبال کرتے ہیں اس کے بعد ایک
لمبا قہقہہ اور ساتھ ہی بہت سارے لوگوں کے قہقہوں کی
گونج سنائی دے رہی تھی موت کی وادی یہ کیسی وادی ہے
مجھے تو بہت ڈر لگ رہا تھا۔

جمیل نے کہا تو میں نے جواب دیا کہ ہم یہاں
اکرم کو بچانے کے لیے آئے ہیں اکرم ڈر گئے تو کچھ جھوٹ
ہم بھی مر گئے آگے چلو کیا ہے دیکھتے ہیں ہم دونوں
دیواروں کے بیچ میں بنے ہوئے راستے پر چل دیے
تھوڑی دیر در گئے تھے کہ ایک اور لائن تھی اب میں نے لائن
کی پرواہ کئے بغیر قدم رکھا اور جلد یا جیسے ہی رکھا عجیب قسم
کے پرندے خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے ہمارے
ساتھ اڑنے لگے ہم نے حوصلہ رکھا اور ان کے ساتھ ساتھ
آگے چلتے گئے کافی دیر بعد ہم ایک ہال نما گول کمرہ
میں پہنچے وہیں دیکھا تو بہت سے عجیب مخلوق ہاتھوں
میں نیزے لیے کھڑے تھے اور ایک بڑی کرسی پر ایک بڑا
عجیب مخلوق بیٹھی ہوئی تھی اس کے سر پر سینک تھے
اور ہاتھوں میں ایک بڑا الو جیسے وہ کبھی کا ندھے پر رکھتا تھا
اور بھی دونوں ہاتھوں میں اس نے وہ لوہا ہاتھ پر مارتے
ہوئے کہا آؤ انسانو آؤ ہم تمہیں ہمارے دیس میں خوش
آمدید کہتے ہیں یہ وہی آواز تھی جیسے ہم نے باہر سنا تھا لیکن
اس بار کوئی قہقہہ نہیں تھے البتہ اس عجیب مخلوق کی سانس
لینے سے جو آواز نکلتی تھی وہ واضح سی جاسکتی تھی میں

نے ہمت کر کے پوچھا اے مخلوق کیا تم نے ہمارے ساتھی اکرم کو غائب کیا ہے اور تم ہم سے اس طرح سے کیوں پیش آرہے ہو۔

ایک مخلوق کو کچھ اشارے کئے تو وہ ایک طرف گیا اور چند لمحوں بعد اکرم اس کے ساتھ ظاہر ہوا اکرم اس کے ساتھ ظاہر ہوا اکرم کی حالت بہت غیر معمولی اور وہ ہمیں دیکھتے ہی چلانے لگا مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ اس مخلوق نے اس کا منہ بند کر دیا اور سردار مخلوق بولا۔ یہ ہے تمہارا دوست اور اسے ہم نے اپنے خوراک کے لیے پکڑا ہے یہ ہمارا شکار ہے اور اب تم لوگ بھی ہمارے شکار ہو میں اسے آج مار دوں گا اور اس سے پیٹ بھروں گا مجھے اس کی یہ باتیں سن کر بہت غصہ آیا اور کہا کہ میں ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا حقیقت اور جمل بھی غصہ میں تھے اور اس کو مارنے کے لیے ہم تینوں اس کی طرف لپک پڑے لیکن تین جنوں نے ہمیں قابو کر لیا اور بے بس کر دیا ہماری حرکت پر بادشاہ مخلوق کو بہت غصہ آیا اور اس نے کچھ اشارے کئے اس کے بعد ایک بڑا پتھر اس کے سامنے لایا گیا یہ پتھر خون آلود تھا اور پتھر بھی کچھ عجیب سا تھا پھر ہمارے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے اس جن نے اکرم کو اس پتھر پر لٹا دیا اکرم چیخ رہا تھا اور ہم بھی بے بس تھے ہمارے سامنے ہی اس بادشاہ جنات نے اکرم کی گردن پر زور سے تلوار ماری یہ منظر دیکھ کر ہماری آنکھیں باہر کو ابل رہی تھیں سارا ہال میں خاموشی چھا گئی تھوڑی دیر پہلے اکرم کی جینیں اس میں گونج رہی تھیں ایک دم سے سب کچھ خنڈا ہو گیا تھا اکرم کی آخری چیخ کے ساتھ ہی اس کا جسم سے جدا ہو چکا تھا ہم بڑی کوشش کے باوجود بھی اکرم کو نہیں بچا پا رہے تھے خون اب اس پتھر سے نیچے پک رہا تھا اور ہم سب بے ہوشی کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اچانک بادشاہ جنات بولا۔

دیکھا تمہارے دوست کا انجام اب میں اس کا خون پیوں گا اور اس کے دل کو نکال کر کھاؤں گا یہ کہتے ہی اس نے زبان سے وہ پتھر کو چاٹنے لگا اور منہ بھر کا خون پینے لگا۔ یہ کرتے ہوئے اسے بڑا مزہ آ رہا تھا اس کی بڑی بڑی

آنکھیں لال ہو رہی تھیں اور پھر ہماری آنکھوں کے سامنے ہی اس ظالم نے ہمارے دوست اکرم کا جسم پھاڑ دیا اور دل نکال کر چبانے لگا یہ منظر میرے لیے ناقابل یقین اور برداشت سے باہر تھا اور سب کچھ دیکھنے کے بعد میں بے ہوش ہو گیا اس کے بعد کیا ہوا اس کا مجھے پتہ نہیں ہے لیکن جب ہوش آیا تو میں نے دیکھ کر حقیقت اور جمل بھی اٹنے منہ بے ہوش پڑے ہیں میں نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی اور میں کامیاب رہا جمل اور حقیقت اب کافی سنبھل چکے تھے اور سارا واقعہ پھر سے دہرایا یہ سننا تھا کہ ہم سب دوبارہ سے رو پڑے کہ ہمارا دوست اکرم ہم سے گھٹن گیا ہے اور اس ظالم جن نے اسے بے رحمی سے مار ڈالا ہے میرے ذہن میں وہ سب منظر ایک فلم کی طرح چل رہی تھی میں نے نہیں تسلی دینے کی کوشش کی اور کہا۔ کہ اب ہمیں یہاں سے نکلتا چاہیے لیکن ہم تو یہاں بچھڑ گئے ہیں کیسے نکلا جائے جمل نے کہا اب ہمیں اپنے ذہن سے کام لینا چاہیے اب ہمارے جذبات ہمارے کام نہیں آئیں گے حقیقت نے کہا۔

میں نے کہا ہاں بالکل اب ہمیں کچھ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا ہوگا۔ لیکن کچھ لمبی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ہم کیا کریں جمل نے کہا میں نے کہا میں نے کچھ سوچ لیا ہے اب ہم کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ جنوں کے بادشاہ کو بے وقوف بناتے ہیں دونوں نے ایک ساتھ کہا کہ کیسے کیا مطلب۔ میں نے کہا تم دونوں نے بھی ضرور دیکھا ہوگا کہ بادشاہ جنات کتنا رعب دار تھا اور رعب دار لوگ بہت مغرور ہوتے ہیں میں نے سوچا ہے کہ ہم اس کی مغروری کو اس کی کمزوری بنا کر فرار ہوتے ہیں اور بدلہ بھی لیتے ہیں پہلے ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں لیکن وہ کیسے میں نے کہا بس تم صرف دیکھتے جاؤ اور وقت کا انتظار کرو کافی دیر بعد ہمیں ایک جن نے اس کی قید خانے سے باہر نکالا اور پھر وہی دربار میں پہنچے جہاں اکرم کا قتل ہوا تھا اب کی بار کافی حوصلہ میں تھا اور بادشاہ جن نے کہا آؤ آج تم سب کی باری ہے میں نے ہمت کر کے کہا اے بادشاہ جنات تم بہت طاقتور جن درجن ہو۔ لیکن اتنے سارے غلام جنوں کی

موجودگی تمہاری اصلی طاقت کو چھپا رہی ہے تمہیں اتنے سارے جن نہیں رکھنا چاہیے۔

ہاں تم واقعی سچ کہتے ہو مجھے ان سارے جنوں کی ضرورت نہیں میں اکیلا ہی بہت طاقتور ہوں میں آج ان سب جنوں کو آزاد کرتا ہوں یہ کہنا تھا کہ سب جن وہاں سے غائب ہو گئے اور صرف ہم تین اور بادشاہ جن تھا میں نے فوراً چیخ کر کہا اور ہم سب نے اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن ہمارے اس تک پہنچنے ہی بہت سارے جن پھر سے آ گئے لیکن اس بار وہ ہمارے مخالف نہیں تھے بلکہ اس ظالم بادشاہ کی مخالفت کرنے والے تھے ہم سب نے مل کر اس ظالم بادشاہ جن کو قتل کر دیا اور وہی سلوک کیا جو اس نے اکرم کے ساتھ کیا تھا اس کے مرنے کے ساتھ ہی اکرم کی آواز آئی میرے دوستوں کو لوگوں نے دوتی کا حق ادا کیا ہے اب میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ رہوں گا اور ہر مصیبت میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں دنیا کے لیے مرجھا ہوا لیکن تم تینوں کے لیے میں آج بھی زندہ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا اس کے ساتھ ہی وہ آواز ختم ہو گئی اور ہم تینوں کے علاوہ اس جگہ پر بہت سے اور جن تھے ان میں سے ایک جن ہمارے پاس آیا اور کہا ہم تمہارے احسان مند ہیں کیونکہ تم لوگوں کی وجہ سے آج ہمیں آزادی ملی ہے اور ظلم کا ہمیشہ کے لیے اختتام ہو گیا ہے ہم وہی جن ہیں جو ابھی بادشاہ جنات نے آزاد کیا تھا اور اب ہم آزاد تھے تو ہم نے تمہارے ساتھ مل کر اس ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے اب ہم اپنے اپنے وطن چلتے ہیں۔

یہ کہہ کر انہوں نے ایک عجیب سی آواز نکالی اور سب ہی غائب ہو گئے جیسے ہی وہ غائب ہوئے وہاں کا منظر بدل گیا اب ہر طرف برف ہی برف تھی اور ہم لوگ برف پر چلتے ہوئے پھسلے ہوئے واپس آ رہے تھے ہمیں اکرم کی موت کا دکھ بہت ہوا اور جب گاؤں میں اکرم کی موت کی خبر پھیل گئی تو ہر طرف آہ و زاری ہونے لگی کچھ دنوں بعد معاملہ خنڈا ہو گیا اور میں کالج میں داخلے کی غرض سے راولپنڈی آ گیا جب سے آیا وہ برگر والا نظر آیا اور ایسا لگتا تھا کہ میں نے اسے کہیں پہلے بھی دیکھا ہے اور اس

دن اس کے منہ سے اکرم کا نام سنا تو مجھے یاد آیا کہ اکرم نے کہا تھا کہ میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ ہوں گا اور یہی وہ اکرم تھا جو ظالم بادشاہ کے ہاتھوں ہلاک ہوا تھا وہ میرے ساتھ ایک برگر والے کے روپ میں رہتا تھا اور واقعی اس نے سچی دوستی دکھائی تھی اب نجانے وہ کس روپ میں ہے لیکن میں اکثر برگر والوں سے اس کا نام پوچھ لیتا ہوں لیکن اس دن کے بعد مجھے دوبارہ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں ہے آپ رائے ضرور دیں۔



جادس دے ساری دنیا نوں
اساں پیار تیرے نال پا چھڈیا
ہن نکل نہیں سکدا دل چوں توں
اساں ایسا جندرا لا چھڈیا
ناگے تتی ہوا تیتوں
تیرے لئی اساں بدل منگ لیے نہیں
تیرے سرتے سایا رکھن لئی
زلفاں دی چھانویں بھا چھڈیا
میرے پیار ج کدی جے شک ہوئے
مینوں وانگ تندور جلا لینا
اس زندگی ساہواں سوچاں نوں
اساں تیرے نادیں لا چھڈیا
نہ دور ہوں دا سوچیں توں
تیری راہوں وچ مرجاواں گی
میں جان تلی تے رکھ لئی اے
نالے کفن گلے وچ پا چھڈیا
اس دینا تو ہن ڈرنا نہیں
اسیں پیار کراں گے رج رج کے
اک دوچے دی بانہہ پھڑکے کرن
اس دنیا نوں دیکھا چھڈیا
کشور کرن۔ چٹوکی



بھیا نک موت

-- تحریر: محمد وحید علی -- مانا نوالہ --

تم میرا کچھ بھی نہیں لگاؤ سکتے ہو میں انسان نہیں ہوں ایک چڑیل ہوں اور لوگوں کا خون پیتی ہوں ایک دن میں تمہارے کالج سے گزر رہی تھی تو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے میں نے تمہیں وہاں دیکھا تھا اور تم سے پیار کرنے لگی تھی اور میں ایک کالج کی لڑکی بن کر تمہارے سامنے گئی تاکہ تم مجھ سے محبت کرو لیکن تم مجھ کو دہلی دل میں محبت کرتے تھے مجھے بھی نہ کہتے تھے میں نے ایک دن تم سے محبت کا اظہار کیا تو تم نے ایک آڑ غریبی کی لی کہ تم غریب ہو اور میں نے ایک اور ترکیب چلی اور تم کو اپنی حویلی میں لے آئی اور اب سب کچھ تمہارے سامنے ہے کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں تم کو کچھ بھی نہیں کہوں گی تم آگے سے ہٹ جاؤ نہیں امان نہیں میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا آگے تم نے میرے اپنے پیارے دوستوں کو مار دیا ہے اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں کب کا تمہیں مار دیتا ہوتا ہا ہا۔۔۔ امان نے ایک قہقہہ لگایا احسن اگر میں تم سے پیار نہ کرتی تو کب کا تمہیں مار بیچی ہوتی اس وقت سے تمہاری بکواس سن رہی ہوں اب میرا نام ضائع مت کرو مجھے اپنا شکار حاصل کرنے دو ورنہ میں مری جاؤں گی اگر چار بجے تک میں نے اپنا شکار نہ کیا تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ چار بجے تک زندہ رہے گی اس لیے میں نے امان کو موقع نہیں دے رہا تھا ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

آج میں اتنا بڑا آدمی بن گیا ہوں دنیا کی ہر ایک چیز میرے پاس موجود ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے ہاں اگر ہے تو صرف سکون کی جس کے لیے میں نے اپنا کیا کچھ قربان نہیں کیا لیکن پھر بھی مجھے سکون نہیں ہے آپ ہی بتائیں کہ میں کیا کروں اچھا اب میں آپ کو کہانی کی طرف لے جاتا ہوں یہ کہانی دس سال پرانی ہوئی ہے لیکن سکون پھر بھی نہیں ہے میرے کالج کے زمانے میں چار دوست ہوا کرتے تھے جن کے نام ہیں احمد۔ بلال۔ عینی۔ مقدس۔ اور میں یعنی احسن۔ ہم لوگوں کی دوستی اتنی گہری تھی کہ ہم لوگ بھی بھی ایک دوسرے سے دور نہیں رہتے تھے سب میں اتنا زیادہ پیار تھا احمد اور مقدس کی مٹکلی بھی ہو چکی تھی اور بلال اور عینی بھی ایک دوسرے کو چاہتے تھے ایک دوسرے کے بغیر وہ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے امان مجھے بہت چاہتی تھی لیکن اسے مین نے بھی لفٹ نہیں کروائی تھی کیونکہ میں ایک غریب لڑکا تھا اور وہ اتنے

خوفناک ڈائجسٹ

تیرے ساتھ ہی محنت مزدوری کریں گے احمد نے کہا احسن میں تیرے لیے تو اپنی جان بھی قربان کر دوں ہمیں تو تم جیسے دوست پر فخر ہے کہ ہم ایک ذہن اور بھدار انسان کے دوست ہیں اور اپنی پرواہ ہمیں بنائی لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

اب بس بھی کرو بلال نے سچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ اب ساری تعریفیں ہی کرے گا یا مجھے بھی موقع دے گا میں نے کہا کہ اب بس کرو مجھے زیادہ تعریفیں پسند نہیں اچھا تو میں آپ کے لیے چکن منگوا لیتا ہوں وہ تو پسند ہے ناں بلال نے کہا اس بات پر ہم تینوں کے قہقہے بلند ہونے لگے دوسری طرف امان نے بھی کالج چھوڑ دیا یعنی اور مقدس نے کہا کہ اگر تم سب کالج چھوڑنے پر تیار ہو چکے ہو تو ہم بھی آگے نہیں پڑھیں گے میں نے کہا کہ تم لوگ کیوں کالج چھوڑ رہے ہو اگر میری غربی میرے راہ میں نہ آتی تو میں تو ضرور پڑھتا لیکن تم لوگوں کے پاس تو اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے تو پھر کیوں نہیں پڑھنا چاہتے امان نے کہا اگر تمہارے علاوہ اور بھی کوئی یعنی احمد بلال مقدس یا یعنی کالج چھوڑ دیتے تو بھی ہم لوگوں نے آگے نہیں پڑھنا تھا کیونکہ اگر اس طرح ہماری دوستی میں مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب یہ گریموں کے دن ہم حویلی میں گزارتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ امان کی حویلی کہاں تو امان نے کہا کہ یہ حویلی میرے دادا کے ابو کی ہیں یہ حویلی ایک ویران اور سرتنان علاقے میں ہے وہاں اب تک کوئی بھی نہیں گیا لیکن ہم سب وہاں جا بیٹھتے ہیں آپ کو بتا دوں کہ وہاں پر اب کوئی بھی نہیں رہتا ہے اسی طرح ہم باتیں کرتے رہے ہم نے جمعہ والا دن مقرر کیا تاکہ ہم لوگوں ضروری سامان پیک کر کے ہم سب جمعہ والے دن امان کے گھر چلے گئے تاکہ وہاں ہی سے سب چلیں گے۔

امان نے ہمیں چائے وغیرہ پلائی اور امان نے کہا کہ تم لوگ باتیں کرو میں بس پانچ منٹ میں آتی ہوں امان کے جانے کے بعد ایک لہسا آدی ہمارے پاس آیا اور اس نے آتے ہی ہم کو سلام کیا جس کے جواب میں ہم

نے بھی جواب دیا اس نے کہا آپ لوگوں نے اچھا پلان بنایا ہے مری جانے کا کیا میں نے کہا تو وہ اس طرح چونکا کہ جیسے میں نے ہم پھوڑ دیا ہو ابھی میں کچھ کہنے والا تھا کہ امان نے آتے ہی کہا یا ابھی میں نے آپ کو بتایا نہیں تھا کہ میں ان کو کہاں لے کر جا رہی ہوں اور آپ نے انہیں بتا دیا امان اس آدی کو پاپا کہہ کر پکار رہی تھی امان نے ہمارا اپنے پاپا کے ساتھ تعارف کروایا اور اپنے ابو سے اجازت لے کر چلے گئے امان نے اپنی گاڑی باہر نکالی اور ہم سب گاڑی میں بیٹھ گئے اپنا اپنا سامان ہم نے پہلے ہی گاڑی میں رکھ لیا تھا۔ فرنٹ سیٹ میں بیٹھ گیا باقی پہلی سیٹوں پر بیٹھ گئے اس طرح ہم اپنی منزل پر چلے گئے راستے میں امان سے میں نے پوچھا کہ تم نے اپنے پاپا کے ساتھ جھوٹ کیوں بولا کہ ہم مری جا رہے ہیں تو امان نے کہا کہ اگر میں پاپا کو بتا دیتی تو پاپا مجھے بھی بھی جانے کی اجازت نہ دیتے میرے ابو کہتے ہیں کہ وہاں جنات کا بیرا ہے اس لیے میرے دادا نے وہ حویلی چھوڑ دی تھی تو پیچھے چینی ہوئی مقدس اور یعنی تو ڈرنے لگی تو میں نے کہا کہ تم لوگوں کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس دور میں جن بھوت نہیں ہوتے یہ تو ویسے ہی لوگوں کا وہم ہوتا ہے۔

میری اس بات پر انہیں کچھ حوصلہ ہوا لیکن پھر بھی وہ دل میں ڈر رہی تھیں اس طرح ہم باتیں کرتے کرتے حویلی میں پہنچ گئے حویلی اتنی خوبصورت تھی کہ بس ہم تو دیکھتے رہ گئے میں نے امان سے کہا کہ تم لوگوں نے ویسے ہی اس حویلی کو چھوڑ دیا تھا دیکھو کتنی پیاری حویلی ہے لیکن جتنی خوبصورت ہے اور اتنی ہی ڈروانی تھی کیونکہ ہر طرف اجاڑ ہی اجاڑ تھا کہیں بھی کوئی مکان نہ تھا ہر طرف کھنڈریں کھنڈر تھے پراسرار مکان گر چکے تھے کوئی بھی سہی سلامت نہ تھا اگر کوئی بھی سلامت تھا تو یہ ایک حویلی ویسی کی ویسی تھی جیسے برسوں پہلے ایسے لگتا تھا کہ جیسے ابھی بنائی ہو ہم سب گاڑی سے نیچے اترے تو امان نے حویلی کا تالا کھولا اور گاڑی اندر لے گئی حویلی جتنی خوبصورت باہر سے تھی اتنی ہی اندر سے خوبصورت تھی ہم اس کی خوبصورتی میں

اس قدر کھو گئے کہ ہمیں پتہ بھی نہ چلا ہم کہاں ہیں پتہ تو تب چلا کہ جب امان نے سارا سامان بوکی سے نکال کر اندر کمرے میں رکھ دیا۔

امان نے دو کمرے کھولے ایک کمرے میں کھڑکیاں اور نیچے والے حصہ میں دس کمرے تھے اور اوپر والے حصہ میں تین کمرے تھے ہم نے نیچے والے دس کے دس کمرے دیکھ لیے تھے سارے کے سارے اتنے خوبصورت تھے جیسے کوئی شاہی محل ہو اور اوپر والے کمرے کو دیکھنے کے لیے جا رہی رہے تھے کہ امان نے کہا اوپر والے کمرے کی چابیاں نہیں ہیں میرے پاس تو ہم نے کہا کوئی بات نہیں ہم سب دیکھ لیں گے ویسے ہی ہم بہت تھکے ہوئے ہیں تو امان نے کھانا گرم کیا جو ہم ساتھ لے کر آئے تھے تو ہم سب نے کھانا کھایا اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے اور لیٹ گئے ہم سب کو نیند کو آن گھیرا نہ جانے آدھی رات کا وقت تھا کہ مجھے ایک چیخ سنائی دی تو میں اٹھ کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ واقعی چیخوں کی آوازیں آرہی تھیں جب میں نے آواز پر غور کیا تو یہ آواز یعنی اور امان کی تھی احمد اور بلال بھی اٹھ گئے ہم جلدی سے لڑکیوں کے کمرے میں گئے تو مقدس اونٹھے منہ زمین پر پڑی ہوئی تھی پاس ہی امان اور یعنی چٹخیں مار رہی تھیں جب میں نے مقدس کو سیدھا کیا تو میں بے ہوش ہوتے ہوئے بچا احمد تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا بلال تو احمد کو ہوش میں لانے لگا مقدس تو یہ دیکھنا فانی ہی پھوڑ کر کہ کب جا چکی تھی مقدس کا دل غائب تھا اور آنکھیں بھی غائب تھیں اف خدا یا انتا بھیا نک چہرہ کیا ہوا تھا کہ دیکھنے والے کا ہارٹ فیل ہو جاتا۔

جسم جگہ جگہ سے نوچا ہوا تھا دونوں بازو علیحدہ پڑے ہوئے تھے میری بھی آنکھوں میں آنسو آئے تھے کیونکہ آج ہمارا ایک ساتھی ہم سے جدا ہو گیا تھا امان اور یعنی تو چپ ہوئے کا نام بھی نہیں لے رہی تھیں احمد کو جب ہوش آیا تو تب تک ہم نے مقدس کا نماز جنازہ پڑھا چکے تھے مجھے نماز جنازہ پڑھنا آتا تھا اس لیے میں نے پڑھا دی احمد کا تو رو کر برا حال ہو گیا تھا کیونکہ اس کی پیاری سی

منگیت جوتھی و اس سے بہت پیار کرتا تھا جان تک وار دیتا تھا احمد کو ہم نے تسلی دی کہ یار جو قسمت میں ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اب رونے دھونے کا کیا فائدہ اس طرح تو مقدس کی روح کو تکلیف ہوگی چلو اس کا سراغ لگاتے ہیں کہ یہ کس نے کیا ہے ہم نے حویلی کا کوٹنا چھان مارا لیکن ہمیں قتل کے سراغ کہیں نہیں ملا اسی طرح شام ہو گئی اور ہم سب نے انکھیں رہنے کو مناسب سمجھا تاکہ اگر کوئی آئے گا تو پتہ چل جائیگا اس رات ہم نے رات کا کھانا کھایا اور سونے کے لیے لیٹ گئے لیکن نیند کی کو بھی نہیں آئی تھی ایک امان اور یعنی لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف ہم اس طرح ہماری سب کی آنکھ کھل گئی آج پھر اسی وقت چیخ کی آواز سنائی دی تو ہم سب اٹھ گئے میں جلدی سے لائٹ آن کی تو میں سب کو دیکھا تو سب ٹھیک تھے جب میں نے بلال کی طرف دیکھا تو دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا بالکل مقدس کی طرح حال ہوا تھا آنکھیں غائب دل غائب تھا جسم پر جگہ جگہ خراشیں آئی تھیں۔ اور چہرہ انتا بھیا نک تھا کہ ہم اسے پہچان بھی نہ سکے آج بلال ہمیں چھوڑ کر چلا گیا تھا یعنی تو چپ ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی یعنی کی چیخوں نے پورا آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔

ہم سب یعنی کوچپ کو رو رہے تھے ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے تھے آج پھر ہمارا ایک ساتھی ہم سے جدا ہو گیا تھا کیسے مہر کرتے اسی طرح روتے ہوئے ہمیں صبح ہو گئی ہم سب نے بلال کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقدس کے ساتھ قبر میں ڈال دیا ہم اور کیا کرتے واپس جاتے تو ہیں دیر ہو جاتی کیونکہ لاش کی حالت بہت خراب تھی اس لیے ہمیں مجبوراً وہی دفنانا پڑا ہم سب نماز جنازہ پڑھنے کے بعد واپس کمرے میں آگئے تو امان نے کہا کہ میں تم لوگوں کو یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے کہ میں نے اپنے دوستا تھیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرے ہوئے دیکھا اب اور کسی کو کچھ نہیں ہونے دوں گی چلو ہم سب واپس گھر کو جا لیں گے امان کی اس بات پر میں اور یعنی تو راضی ہو گئے لیکن احمد نے کہا کہ

میں مقدس کی روح کو سکون پہنچانے کے لیے یہی رہوں گا کیونکہ میں مقدس کے قاتلوں کو مار کر ہی جاؤں گا احمد کی اس بات پر میں نے کہا۔

احمد ٹھیک کہتا ہے ہمیں اس طرح نہیں جانا چاہیے ہم اپنے دوستوں کی موت کا بدلہ لے کر جان گئے کے لیے ہمیں اپنی جان کیوں نہ دینی پڑے ہم اسے ماریں گے یا خود مر جائیں گے۔ میری اس بات پر سب نے ہاں کر دی اور ہم سب اکٹھے ہی رہتے تھے کہ اگر کوئی مسئلہ پیش آئے تو سب ساتھ تو ہوں گے اس طرح ہمیں رات ہوئی آج ہم سب نے جانے کا فیصلہ کر لیا تاکہ پتہ چل سکے کہ قتل کون کرتا ہے اس لیے باری باری سب نے جانے کا فیصلہ کر لیا۔

سب سے پہلے یعنی نے جاننا تھا اس کے بعد احمد نے اس کے بعد میں نے کہا کہ امان اب تم جاگو گی لیکن امان نے یہ کہہ کر چپ کر دیا کہ جب تم لوگ سو جاؤ گے تو تب میں جاؤں گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن مجھے امان پر کچھ شک سا ہونے لگا کہ یہ ایک عورت ہو کر سب سے آخر میں جانے کا فیصلہ کر رہی ہے لیکن میں پھر بھی چپ رہا تین بجے کے بعد میں نے کہا امان اب میں سونے لگا ہوں تم جاگ جاؤ امان اٹھ کر بیٹھ گئی اس نے کہا تم سو جاؤ میں جاگ رہی ہوں میں نے بھی ویسے ہی سونے کے لیے گیا تاکہ پتہ چل سکے کہ واقعی یہ کام امان کر رہی ہے امان نے جب دیکھا کہ میں مکمل سو گیا ہوں تو تب امان نے اپنا روپ بدلا اف اللہ اتنا بھیا تک روپ میں نے اتنا ڈروانا چہرہ اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اتنے لمبے بال جیسے سانپ ہوں اور کان مڑے ہوئے تھے تاکہ طوطے کی طرح آنکھیں گول گول جیسے الو کی ہوں دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے وہ اتنے تیز تھے جیسے کوئی تلوار ہو گا ل کے نیچے گردن لگی ہوئی تھی میں یہ روپ امان کا پہلی بار دیکھا تھا مجھے نہیں پتا تھا کہ ہمارے ہی بیچ کوئی ہے جو ہمارے ہی ساتھیوں کا مارنا جا رہا ہے۔

اب پتہ چلا کہ وہ کیوں نہیں اپنی حویلی میں جانے کی ضد کرتی تھی تاکہ اپنا شکار آسانی سے کر سکے ابھی میں یہی

سوچ رہا تھا کہ یعنی کی چیخ سنائی دی اف میرے خدا یا میں نے یعنی کو کیوں نہیں بیجا امان اصلی حالت میں آچکی تھی میں نے یعنی کی طرف دیکھا تو یعنی کی بھی حالت ویسی ہی تھی جیسی بلال اور مقدس کی امان زور زور سے چیختی لگی جیسے اسے کچھ پتہ نہیں ہوا امان نے کہا احسن جب تم سو گئے تھے تب میں جاگ رہی تھی اچانک کمرے میں دھواں پیدا ہوا اور حویلی میں ایک موٹی تازی عورت نظر آئی اس کے لیے لمبے بال تھے آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور اتنی کالی سیاہ تھی کہ کیا بتاؤں اس نے میری آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھا اور یعنی کو مار کر چلی گئی اور پھر وہ رونے لگی میں نے سوچا کہ خوب کہانی گھڑی ہے اس نے تاکہ کسی کو شک نہ ہو کہ یہ کام امان کر رہی ہے۔

اب میں احمد زندہ رہ گئے تھے میں نے فیصلہ کر لیا کہ سب کچھ احمد کو بتا دوں گا پھر ناچا ہے ہوئے میں چپ ہو گیا کہ اگر احمد کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گا آج میں نے سوچا جو مرضی ہو جائے آج امان کا روپ دکھا کر ہوں گا جب میں اور احمد سونے کے لیے لیٹ تو امان ایک طرف لیٹ گئی میری آنکھوں میں نیند کو سونے دور بھی نبھانے کیوں دل بھرا رہا تھا۔ جیسے کچھ ہونے والا ہے رات کا کوئی ایک بجے کا وقت ہو گا کہ امان اپنے اصلی روپ میں آگئی تب میں نے جلدی سے احمد کے سامنے کھڑا ہو گیا امان ایک دم مجھے سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ امان نے کہا احسن تم آگے سے ہٹ جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی میرا شکار احمد ہے میں احمد کو ماروں گی احمد بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور امان کو اس روپ میں دیکھ کر ڈرنے لگا میں نے کہا کہ اگر احمد کو کچھ ہو گیا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا امان نے ایک قہقہہ لگایا ہا ہا ہا۔

احسن تم میرا کچھ بھی نہیں لگاؤ سکتے ہو میں انسان نہیں ہوں ایک چڑیل ہوں اور لوگوں کا خون پیتی ہوں ایک دن میں تمہارے کالج سے گزر رہی تھی تو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے میں نے تمہیں وہاں دیکھا تھا اور تم سے پیار کرنے لگی تھی اور میں

ایک کالج کی لڑکی بن کر تمہارے سامنے رہنے لگی تاکہ تم مجھ سے محبت کرو لیکن تم مجھ کو دہی دل میں محبت کرتے تھے مجھے کبھی نہ کہتے تھے میں نے ایک دن تم سے محبت کا اظہار کیا تو تم نے ایک آڑ غریبی کی لی کہ تم غریب ہو اور میں نے ایک اور ترکیب چلی اور تم لوگوں کو اپنی حویلی میں لے آئی اور اب سب کچھ تمہارے سامنے ہے کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں تم کو کچھ بھی نہیں کہوں گی تم آگے سے ہٹ جاؤ۔

نہیں امان نہیں میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا آگے تم نے میرے اپنے پیارے دوستوں کو مار دیا ہے اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں کب کا تمہیں مار دیا ہوتا ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ امان نے ایک قہقہہ لگایا احسن اگر میں تم سے پیار نہ کرتی تو کب کا تمہیں مار چکی ہوتی اس وقت سے تمہاری بکواس سن رہی ہوں اب میرا نام ضائع مت کرو مجھے اپنا شکار حاصل کرنے دو ورنہ میں مر جاؤں گی اگر چار بجے تک میں نے اپنا شکار نہ کیا تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ چار بجے تک زندہ رہے گی اس لیے میں نے امان کو موع نہیں دے رہا تھا چار بجنے میں آدھا گھنٹہ باقی تھی اس لیے میں نے ایک گلے سے اللہ کا نام کالاک اتار کر احمد کے گلے میں ڈال دیا تاکہ احمد کو کچھ نہ ہو اگر میری جان بھی چلی جائے تو کوئی دکھ نہیں ہو گا۔ امان نے جب یہ دیکھا کہ شکار اب ہاتھ سے نکل رہا ہے تو امان نے مجھ پر حملہ کر دیا اس سے پہلے امان مجھ پر حملہ کرتی احمد آگے آگیا احمد سے ٹکراتے ہی امان کی چیخیں نکل گئیں۔ اس کے گلے میں میں نے جو اللہ کے نام کالاک پھنپا تھا وہ لاکٹ اپنا کام دکھانے لگا تھا امان کو آگ لگ اور وہ ترپنے لگی اور ترپتے ہوئے وہ راکھ بن گئی۔

مجھے امان کی اس حالت پر بہت رونا آیا۔ کاش امان چڑیل نہ ہوتی تو اس وقت میرے ساتھ ہوتی اب ممبر کے سوا کوئی بھی چارہ نہیں تھا اس سے پہلے کہ اگر ہم تھوڑی دیر اور رکھتے تو ہم کس دینا سے چلے جاتے کیونکہ کسی حویلی گرنے لگی تھی جو امان نے اپنے سحر سے بنائی ہوئی تھی میں اور احمد نے جلدی سے باہر نکلنے کی۔ جب ہم باہر نکلے تو

صبح ہو چکی تھی باہر ہر طرف چڑیا اور بلبل گیت گارہے تھے جیسے خوشی کا ساں ہو ہم آئے چھ تھے اور گئے دو احمد کے والدین کو ہم نے بتایا کہ مقدس اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلے گئے ہے قسمت کو جو منظور تھا وہی ہوتا ہے بلال اور یعنی کے والدین کو بھی اللہ کی رضامندی پر صبر کرنا پڑا انہوں نے احمد کی شادی کر دی احمد اور میں نے بھی شادی کر لی ہے لیکن سکون مجھے نہیں ہے اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے میرے پاس اب بھی مجھے اپنے دوستوں کی یاد آتی ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے اس بات کو دوس سال ہو گئے ہیں لیکن ایسے لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔

قارئین کرام میرے دوستوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے آمین۔



غزل

ہوتی تو کبھی ہو گی دروازے پر دستک
تسلل تیرے خیالوں کا ٹوٹ جاتا ہو گا
روتی تو ہو گی کبھی رات کی تنہائی میں
خیال جب کبھی پیتے دنوں کا آتا ہو گا
رز اٹھتا ہو گا غم درد سے دل
وہ جب کبھی راتوں کا ملنا ترپاتا ہو گا
انگڑائیاں سرخ آنکھیں تیز دھڑکن دل کی
یاد خوف وقت وصال آتا ہو گا
ہوتی تو ہو گی کبھی جانم سے ملاقات
سر ندامت سے تیرا جھک جاتا ہو گا
رہتا تو ہو گا کبھی دل و دماغ میں برپا محشر
تذکرہ تیرے لبوں پر کسی کا آتا ہو گا
پھرتی تو اب بھی ہو گی نکلے پاؤں
ٹوٹنا کسی کا اکثر یاد آتا ہو گا
محمد آفتاب شاد۔ کوٹ ملک دوکوٹ



دیران حویلی کا شوق

--- تحریر: ناصر محمود۔ شور کوٹ کینٹ ---

جولیا کو کیا ہو گیا ہے وہ سوچنے لگا اور جولیا نے عمران پر چھٹانگ لگادی اور عمران کو اٹھا کر ایسے دیوار پر دے مارا جیسے عمران کپاس کا بنا ہوا بھالو ہو عمران دیوار کی طرف اتنی تیزی سے بڑھ رہا تھا دیوار کے ساتھ اس کا سر لگ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا لیکن عمران ہوا میں ہی گھوم کر اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو دیوار پر مارے اور نیچے فرش پر آکھڑا ہوا ابھی وہ سنبھلا ابھی نہ تھا کہ جولیا نے پھر حملہ کر دیا اور مسلسل حملے کرنے لگی عمران خد کو بڑی مشکل سے جولیا کے خطرناک حملوں سے بچا رہا تھا وہ صرف اپنا دفاع کر رہا تھا جولیا کی کاروائی نہیں کر رہا تھا وہ اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ جولیا میں اتنی طاقت کہاں سے آئی ہے مانا جولیا مارشل آرٹس کی بہت بڑی ماہر ہے لیکن آج جولیا ایک نئے روپ میں اچانک جولیا کا داؤ چل گیا اور اس نے عمران کی گردن کو اپنی ہاتھوں میں کھینچے میں دیوچ لیا اور آہستہ آہستہ گردن توڑنے لگی عمران زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا جولیا کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ اب بھی عمران جوانی کا رروائی نہ کرتا تو اس کی گردن کسی بھی لمبے ٹوٹ سکتی تھی عمران نے پھرتی سے ہاتھ پیچھے گھما کر جولیا کے بالوں کو پکڑا اور گھما کر نیچے پھینکا اور مضبوطی سے بالوں کو پکڑ لیا عمران کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کہ جولیا اب ہل بھی نہیں پارہی تھی تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے میں چار چار جنوں سے اکیلا لڑا ہوں لیکن تم نے مجھے یہ نہیں کیسے زیر کر دیا حویلی میں بھی اس رات میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکا اچانک جولیا کے منہ سے عجیب بھاری آواز نکلی تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ جن ہے اس وقت جولیا کے اندر پہلے تو عمران نے اس کی کھانکی کرنے کا ارادہ کیا لیکن پھر ارادہ بدل دیا کیونکہ پٹائی میں نقصان تو جولیا کے جسم کا ہی ہونا تھا اس نے جلدی سے آیت الکرسی پڑھ کر جولیا پر پھونک ماری جولیا عجیب سی آواز میں چیخنے لگی اور کچھ ہی دیر بعد نیچے لڑھک گئی۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

جولیا بہت ہی کم رفتار میں رفتار میں گاڑی چلاتی ہوئی شہر سے باہر جا رہی تھی ابھی شہر ختم ہوا ہی تھا کہ سڑک کے دونوں اطراف لہلاتے ہوئے سرسبز و شاداب ہیت شروع ہو گئے جولیا آج صبح ناشتہ سے فارغ ہوئی تو اسکے دل میں خیال آیا کیوں نہ آج لاٹنگ ڈرائیو پر نکلا جائے شہر سے باہر۔ پچھلے دنوں وہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ساتھ ملک سے باہر ایک بہت بڑا مشن مکمل کر کے آئی تھی پہلے تو عمران کو نوں کر کے بلانا چاہا مگر پھر ارادہ بدل دیا اور اکیلے ہی جانا مناسب سمجھا گاڑی میں ہلکی ہلکی دھن چل رہی تھی اور جولیا باہر کے خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی گاڑی شہر

سوچا کہ وہاں چلی جائے اور پھر دوبارہ کسی ساتھی کے ساتھ آکر حویلی اندر سے دیکھے مگر حویلی میں اتنی کشش تھی کہ وہ ابھی دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن بغیر اجازت کے وہ حویلی کے اندر بھی داخل نہیں ہونا چاہتی تھی اتنے میں بچی سڑک جو حویلی سے آگے جا رہی تھی اس پر ایک بزرگ جاتا ہوا نظر آیا جو لیانے بزرگ بابا بھی کہہ کر دو کا تو بزرگ رک گیا وہ یہاں پر ایک غیر ملکی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا جو لیانے قریب جا کر بزرگ کو سلام بے بعد پوچھا کہ بابا یہ حویلی ویران کیوں ہے کسی کی ہے میں اس کو اندر سے دیکھنا چاہتی ہوں۔

جولیا کے منہ سے حویلی اندر سے دیکھنے کے الفاظ سن کر بوڑھا حیران رہ گیا اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں بوڑھے نے کہا بیٹا یہ ویران حویلی جنوں اور بھوتوں کا بھیرا ہے یہاں سے رات کو اکثر خوفناک چیخوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں آگے ساتھ جو گاؤں ہے وہاں کے لوگ دن کو اس کے قریب سے گزرنے سے ڈرتے ہیں اور تم لڑکی ہو کر بھی حویلی کو اندر سے دیکھنا چاہتی ہو بابا دنیا چاند پر پہنچ گئی ہے آپ آج کل سائنس کے دور میں جنوں اور بھوتوں کی باتیں کرتے ہیں جو لیانے کہا نہ بیٹا ایسا نہیں کہتے جنوں اور بھوتوں کا وجود ہے میرے والد صاحب اللہ انہیں جنت نصیب کرے وہ بتاتے تھے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے یہاں نواب قاسم رہتا تھا جو کالے جادو کا بہت بڑا ماہر تھا یہ اسی کی حویلی ہے اس نے اپنے پاس جنوں بھوتوں کو قید کیا ہوا تھا جب وہ زندہ تھا تو اس وقت بھی حویلی کے اندر سے ڈراؤنی چیخوں اور رونے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں پھر ایک دن نواب قاسم کی لاش ملی اس کا رنگ پیلا پڑا ہوا تھا جیسے کسی نے اس کا سارا خون نکال لیا ہو اس کے بعد سے کسی کو حویلی میں رہنے کی جرات نہیں ہوئی تھی نواب قاسم کا بیٹا نواب فیروز شہر میں رہتا تھا یہ حویلی اسی کی ملکیت سمجھی جاتی تھی ہے یہ ساری جاگیر بھی اسی کی ہے بابا نے کہا۔

میں تو مر کر بھی یقین نہیں کر سکتی جنوں بھوتوں کا آج کل بھی کوئی وجود ہے میں نے حویلی دیکھی ہے ہر

حال میں جو لیانے کہا تمہاری مرضی بیٹا میں نے تو تمہیں بہت سمجھایا ہے بزرگ نے کہا جو لیانے حویلی کی طرف بڑھی اور اپنے پر سے بائسٹر کی لاک جیسے وہ ہم ممبر کی طرح ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھی چابی بوسیدہ اور زنگ آلود تالے کے اندر ڈالا اور تھوڑی سی تک دو کے بعد تالا کھول دیا گیٹ کھولنے کے بعد جو لیانے حویلی کے اندر داخل ہو گئی مگر بوڑھا وہیں کھڑا رہا جو لیانے کو اندر جاتا دیکھ رہا تھا حویلی کا صحن سوکھے چوں سے بھرا پڑا تھا حویلی کو بوسیدہ حالت اور دیواروں سے سینٹ اکھڑا ہوا تھا کہ بوڑھا بچ بول رہا تھا کہ واقعی حویلی کافی دیر سے ویران پڑی ہے جو لیانے حویلی کو دیکھتے ہوئے اندر داخل ہو گئی اندر کی خاموشی اسے ایک عجیب سا احساس دلانے لگی تھی پھر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچی اوپر بھی کئی کمرے تھے ایک کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک جو لیانے کی چیخ نکل گئی کیونکہ کمرے سے ایک بہت بڑی چمکاڑ نکل کر باہر کہیں نکل گئی اور جو لیانے اپنی حالت پر مسکرا دی وہ ایک چمکاڑ سے ڈر گئی تھی آخر وہ عام لڑکیوں سے ہٹ کر ہے اور سیکرٹ سروس کی ٹیکنیکل چیف ہے پھر جو لیانے ساری حویلی دیکھی پھر کمرے کا دروازہ بہت اونچا اور چوڑا تھا حویلی کی دراغلی کا اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ اس کی یہ حالت صرف کسی کی اس طرف توجہ نہ دینا ہے حویلی سے باہر آنے تک اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس حویلی میں رہے گی باہر آکر اس نے بوڑھے کا شکر ادا کیا جو جو لیانے کو اندر سے زندہ آتے دیکھ کر خیریت زدہ کھڑا تھا پھر جو لیانے گاڑی اسٹارٹ کی اور شہر کی طرف چل دی۔ اس نے پکا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ اس حویلی میں مہینہ دو مہینے ضرور رہے گی اگر کوئی مشن ہوا تو وہ شہر والے فلیٹ میں رہے گی فارغ دونوں میں وہ ادھر ہی رہا کرے گی۔ اسے حویلی بہت پسند آئی تھی نواب فیروز کو وہ اچھی طرح جانتی تھی وہ عمران کے والد سردار رحمن کے بہت اچھے دوست تھے اور اچھے گھریلو بھی تھے باقی رہا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے اجازت لینا تو وہ بھی عمران خود لے کر دے گا شہر میں

داخل ہوتے ہی جو لیانے گاڑی عمران کے فلیٹ کی طرف موڑ لی عمران کے فلیٹ پر پہنچ کر گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر کے اور سیڑھیاں چڑھ کر جو لیانے عمران کے فلیٹ کی نیل بجائی کچھ کھوں بعد عمران کے باورچی سلیمان نے دروازہ کھولا جو لیانے کو دیکھ کر اس نے سلام کیا اور ایک طرف ہو گیا عمران موجود ہے۔

سلیمان جو لیانے پوچھا۔ بیٹھے ہیں سائنسی رسالوں میں مگن صبح سے پانچ کپ چائے کے پی چکے ہیں میری تو شامت آئی ہوئی تھی سلمان نے جواب دیا جو لیانے درازنگ روم میں داخل ہوئی تو عمران کی رسالے مین مگن تھا جو لیانے کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یہ قسمت خود ہی ہمارے دروازے پر چل کر آئی میں تو سہرا باندھ کر بارات لے کر تمہیں لینے آئے والا تھا تو یہ کو بٹا کر آئی ہو یہ نہ ہو وہ ریو الوور اٹھائے یہاں پہنچ جائے اور میری شامت آجائے عمران کسی بھی قسم کی بکواس نہیں چلے گی مجھے تم سے بہت ہی ضروری بھلا اور کیا کام ہو سکتا ہے عمران نے کہا اگر تمہاری بکواس بند ہو جائے تو مجھے بتا دینا جو لیانے غصے میں جواب دیا ایسا اثنا میں سلمان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ٹرے میں چائے کا ایک کپ تھا یا ایک کپ جو لیانے کے لیے بھی لے آؤ ہرگز وہ یہاں مہمان ہے عمران نے سلمان کو کہا۔ میں یہ چائے مس جو لیانے کے لیے ہی لایا ہوں آپ پہلے پانچ کپ چائے کے پی چکے ہیں سلمان نے جواب دیا اور باروچی خانے کی طرف مڑ گیا عمران آج صبح میں شہر سے باہر لاٹنگ ڈرائیو پر گئی تھی جو لیانے چائے پیتے ہوئے کہا بیٹی مون کے لیے جگہ کا انتخاب کرنے کے لیے عمران بھلا کہاں بعض آنے والا تھا عمران میری بات سنجیدہ ہو کر سنو بیٹی تو میں خود ایکسٹو کو حویلی میں رہنے کے لیے منوالوں کی جو لیانے کہا وہ دانش منزل ایک حویلی ہی ہے تو جس میں تمہارا ایکسٹو رہتا ہے کیا تمہارا ارادہ ہاں رہنے کا ہے عمران نے کہا۔

اب اگر تم نے کوئی بکواس کی تو میں اٹھ کر چلی جاؤ گی جو لیانے چیختے ہوئے کہا اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا عمران سمجھ گیا کہ اب جو لیانے کو اور تنگ کیا تو واقعی

چلی جائے گی۔ اس کو کیا کہنا چاہتی ہو عمران نے ایک دم سنجیدہ لہجے میں کہا وہ شہر سے باہر ویران حویلی آج دیکھی ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہاں جنوں اور بھوتوں کا بھیرا ہے لیکن مجھے وہ حویلی بہت پسند آئی ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں فارغ دونوں میں رہا کر دوں ایک تو لوگوں کا تاثر ختم ہو جائے گا کہ جن بھوتوں کا کوئی وجود نہیں ہے اور میں شور و غل سے دور رہنا چاہتی ہوں جو لیانے کہا۔ شہر سے باہر سڑک سے ذرا ہٹ کر بڑی سی حویلی ہے اس کی بات کر رہی ہو عمران نے پوچھا۔ ہاں ہاں۔ بالکل وہی وہی۔ کیا تم نے دیکھی ہے وہ حویلی۔ کتنی شاندار ہے وہ حویلی جو لیانے جواب دیا آتے جاتے دور سے ہی دیکھا ہے دور سے تو واقعی بکلی گنتی ہے عمران نے کہا۔ وہ اس لیے ویران پڑی ہے کیونکہ اس طرف کسی کی توجہ نہیں ہے لوگ ڈرتے ہیں کہ وہاں جن بھوت ہیں میں نے اندر سے بھی دیکھا ہے بہت شاندار ہے بس اس کی صفائی کی ضرورت ہے تمہارے ڈیڈی کے دوست ہیں ناں نواب فیروز اس کی ملکیت ہے وہ حویلی پلیز اس سے اجازت لو اور کرایہ طے کر دو جو لیانے کہا تم اکیلی رہو گی وہاں تو یہ کو پتہ چلا تو بیچارہ صبح شام گیٹ پر پہرہ دینے۔! لیے تیار ہو جائے گا۔

عمران نے کہا وہ بیچارہ تو پہرہ دینے کے لیے تیار ہو جائے گا تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو جو لیانے کہا وہ جب وہاں کے جن بھوت اور چڑیلیں تمہارا خون پی جائیں گی تو میں تمہاری لاش کو دفن کر مزار بنائوں گا پھر وہاں ہر جمعرات کو توالی کرایا کرونگا عمران نے جواب دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ میں مرجاؤں میں تمہیں وہاں رہ کر دکھائوں گی اور دیکھتی ہوں کیا لگاؤ ہے میں میرا وہ جن بھوت اگر ہیں تو جو لیانے کہا۔ ہاں ہاں تم تو سیکرٹ سروس کی سلیکشن چیف ہو تمہیں تو وہ نہیں کچھ کہیں گے اس وقت ساری بہادری دھڑکی دھڑکی رہ جائے گی جب وہ سامنے آئیں گے عمران نے کہا اب نواب فیروز کو فون کر دو جو لیانے کہا عمران نے فون کا ریسیور اٹھایا انکو آزی سے نواب فیروز کا نمبر حاصل کر کے دوبارہ نمبر ملایا کچھ دیر

بعد دوسری طرف سے ریسور اٹھایا گیا تو عمران نے نواب فیروز سے بات کرنی ہے کہا اور کچھ لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی نواب فیروز بول رہا ہوں میں پرانی حویلی سے تین آنکھوں والا جن بول رہا ہوں عمران نے آواز بھاری کرتے ہوئے کہا تو جولیا آہستہ سے مسکرا دی۔ کون ہو تم یہ کیا مذاق ہے۔

دوسری طرف سے نواب فیروز کی دھارتی ہوئی آواز سنائی دی انکل میں آپ کا بیعتجا بول رہا ہوں علی عمران ایم ایس سی ڈائریسی۔ وہ عمران بیٹا کیسے یاد کیا مجھے اور یہ پرانی حویلی کا کیا ذکر کر رہے تھے دوسری طرف سے نواب فیروز نے کہا انکل ہماری ایک جاننے والی ہے ان کو آپ کی حویلی بہت پسند آئی ہے وہ وہاں رہ کر جن بھوتوں کو بھگانا چاہتی ہے اس لیے آپ سے حویلی کا کرایہ ملے کرنے کے لیے فون کیا ہے عمران نے کہا۔ عمران بیٹا جن بھوت تو واقعی موجود ہیں میں خود کافی عرصہ سے وہاں نہیں گیا۔ کرایے کی کوئی بات نہیں ہے تمہاری اپنی حویلی ہے جب تک اور جتنا عرصہ رہنا چاہو رہ سکتے ہو لیکن ذمہ داری تمہاری ہے نواب فیروز نے کہا۔ انکی آپ فکر نہ کریں وہ جاننے والی ہے نہ اس کو جو ذمہ داری حاصل ہے اور آپ کے جن بھوت ان کو کون سا کرانے آتے ہیں عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فیروز کا ہتھ بند ہوا پھر عمران نے خدا حافظ اور شکریہ کے ساتھ فون بند کر دیا۔ جولیا لو اب حویلی تمہاری ہو گئی ہے تم وہاں رہ سکتی ہو جنوں بھوتوں کے ساتھ عمران نے جولیا کو مخاطب کر کے کہا جو پہلے ہی عمران اور نواب فیروز کی گفتگو سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اب تم اور سلمان میرے ساتھ چلو حویلی سیٹ کرنی ہے جولیا نے کہا تو عمران نے سلمان کو بلایا اور تینوں جولیا کی گاڑی میں حویلی کی طرف روانہ ہو گئے حویلی کے سامنے پہنچ کر گاڑی سے باہر آ کر عمران اور سلمان حویلی کو بڑے غور سے دیکھنے لگے یہ تو باہر سے اتنی خوفناک لگ رہی ہے اور آپ یہاں اکیلے رہنا چاہتی ہو سلمان نے کہا۔ اندر چل کر عمران نے بھی حویلی کی بناوٹ کی بہت

تعریف کی سلمان جیسے کمرے اور انکی بوسیدہ حالت دیکھتا جا رہا تھا تو خوف سے اس کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا تھا آپ یہاں اکیلی نہ رہو مس جولیا یہ حویلی تو بہت خوفناک ہے سلمان نے کانپتے ہوئے کہا۔ تو تم میرے ساتھ آ جاؤ یہاں میرے باورچی بن کر جولیا نے بشتے ہوئے کہا۔ نہ بابا میرا تو ابھی سے خون خشک ہو رہا ہے مجھے دور رہی رکھیں سلمان نے ڈرتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا ہنس دے پھر تینوں ل کر حویلی کی صفائی کرنے میں مصروف ہو گئے دوڑا ہائی گھنٹوں بعد حویلی کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی اب کیا پروگرام ہے جولیا۔ عمران نے کہا۔ اب شہر چلتے ہیں اور کچھ ضروری سامان لے کر میں چاہتی ہوں آج ہی سیٹ ہو جاؤں حویلی میں جولیا نے کہا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

عمران نے کہا کل بھی سیٹ ہونا ہے اور آج بھی کیوں نہ آج ہی ہو جاؤں پھر کوئی مشن نہ شروع ہو جائے جولیا نے جواب دیا۔ پھر تینوں شہر روانہ ہو گئے اور شہر پہنچ کر جولیا نے شہر سے ضروریات زندگی کی چیزیں خریدیں اور پھر اپنے فلیٹ سے کچھ ضروری چیزیں اٹھانے کے بعد عمران سلمان کو اس کے فلیٹ پر ڈراپ کرنے کے بعد جولیا حویلی کی طرف روانہ ہو گئی جاتے ہوئے وہ عمران کو کہہ آئی کہ کل سارے نمبران دوپہر کا کھانا میرے ساتھ حویلی میں کھائیں گے جولیا گاڑی چلاتے ہوئے بہت خوش ہو رہی تھی نہ اس کی خواہش پوری ہونے جاری تھی۔ حویلی پہنچ کر جولیا اپنے کمرے میں جو عمران کے کہنے پر منتخب کیا تھا سامان سیٹ کیا سامان میں جو خاص چیزیں جولیا اپنے ساتھ لائی تھیں ان میں موبائل فون اور بھی بے انتہا چیزیں تھیں جس میں اپنی حفاظت کے لیے تھیں سارا سامان سیٹ کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر وہ حویلی میں گھومنے لگی اسی طرح گھومتے ہوئے وہ کھیتوں کی طرف نکل گئی شام ہو رہی تھی جولیا حویلی میں واپس آ گئی اور اپنے کمرے میں پہنچ کر رات کا کھانا کھایا اور کافی بنا کر پی اور ایک بوسیدہ سے پلنگ پر لیٹ گئی اور ایک رسالہ نکال کر پڑھنے لگی کافی دیر بعد جولیا نے نام

دیکھا تو دس بجتے والے تھے اس نے میگزین بند کیا اور ایک طرف رکھ دیا سو نے کی کوشش کرنے لگی باہر سے میمنڈ کون اور گیندروں کی مخصوص آوازیں ماحول کو پراسرار بنارہی تھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی ایک آنجانا سا خوف وہ محسوس کرنے لگی تھی۔ کیا واقعی وہ بوزہا ٹھیک کہہ رہا تھا۔ جولیا نے اس نے حویلی کے متعلق سنا ہی تھی۔

کیا اس میں حقیقت ہے کیا واقعی اس حویلی میں رات کو چننے کی آوازیں آتی ہیں یہی باتیں جولیا کو سونے نہیں دے رہی تھیں آخر وہ بھی ایک لڑکی ہے اپنے فلیٹ میں بھی وہ اکیلی ہی سوتی تھی پھر اس نے سر جھٹکا اور خود ہی مسکرانے لگی کہ جو دسارا دن رات لگے رکھی تھی کہ جن بھوت کا کوئی وجود نہیں ہے اور اب خود ہی خوف محسوس کر رہی ہے اس نے کروٹ بدلی اور نجانے کب اسے نیند نے آیا۔ رات کا کوئی پھر تھا جب جولیا بڑا کر اٹھ گئی اسے کسی کے چننے کی آواز سنائی دی کون چیخا ہے وہ یہ سب کچھ سوچ رہی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی کیونکہ اسے باہر کسی کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں آواز صاف محسوس ہو رہی تھیں کسی کے قدموں کی ہے جولیا پہلے تو گھبرا گئی اور پھر ہمت کر کے اٹھی پستول اور نارچ اٹھائی اور باہر جانے کے لیے دروازے کی کدڑی کھولنے لگی مگر یہ کیا کدڑی تو پہلے سے ہی کھلی ہوئی تھی میں نے تو اسے بند کیا تھا پھر اسے دروازہ کھولا اور آہستہ آہستہ باہر چلنے لگی اس طرف جدھر قدموں کی آوازیں ابھی آ رہی تھیں جولیا جوں جوں آگے بڑھتی جا رہی تھی آواز آگے ہوتی جا رہی تھی کون ہے اچانک جولیا نے اونچی آواز میں کہا۔ لیکن کوئی بھی جواب نہیں ملا مگر قدموں کی آواز رک گئی جولیا بھی اس کے کمرے میں آ گئی جس کمرے میں قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔

دروازے میں داخل ہوتے ہی سامنے اندھیرے میں دو خوفناک آنکھیں چمک رہی تھیں جولیا کانپ کر رہ گئی پھر ہمت کر کے نارچ کی روشنی میں ان آنکھوں پر ماری تو حیران رہ گئی وہ ایک بہت بڑی بالی کی تھی جو جولیا کو گھور رہی تھی جولیا نے نارچ سارے کمرے

میں گھمائی ملی کے علاوہ وہاں اسے کوئی اور چیز نظر نہیں آئی اس کا صاف مطلب تھا کہ قدموں کی آواز بالی کی تھی وہ ہنستی ہوئی واپس کمرے میں آ گئی اور پھر لیٹ گئی سوچنے لگی کہ چننے کی آواز میرا وہم تھا یا خواب دیکھا ہوگا دروازے کی کدڑی کھول سکتا ہے مجھے بند کرنا یاد نہ رہا ہو یہ صرف میرے اندر کا خوف ہے جو مجھے ڈرا رہا ہے یہ خوف آہستہ آہستہ ختم ہوگا جولیا پھر سو گئی اس کے بعد کوئی واقعہ پیش نہ آیا صبح جولیا جلدی ہی جاگ گئی پھر وہ انچی اور پلاسٹک بائیں اٹھا کر باہر گئی حویلی کے باہر کھیتوں میں پانی کا کھال بھر رہا تھا کھال سے پانی بھر کر واپس حویلی میں آ گئی نہانے کے بعد جولیا نے ناشتہ کیا ناشتہ کے کچھ دیر بعد گاڑی نکالی اور شہر روانہ ہو گئی وہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس نے سب ساتھیوں کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی ہوئی تھی ایک بڑے ہوٹل پر کھانے کا آرڈر کیا کہ بیک کریوین تقریباً آدھے گھنٹے بعد کھانا بیک ہو کر گاڑی میں پہنچا دیا گیا حویلی پہنچ کر ٹیک کرنے لگی سوچ رہی تھی کہ سارے ساتھی جب حویلی میں مجھے تنہا دیکھیں گے تو کتنے حیران ہوں گے اب اسے مہران کا انتظار تھا تقریباً گیارہ بجے کے قریب باہر دو تین گاڑیوں کے رکنے کی آواز سنائی دی جولیا بھاگ کر گیٹ کے پاس پہنچی اور گیٹ کھولا اور سامنے سارے ساتھی موجود تھے وہ سب بہت حیران ہوئے اور جولیا بھی انکو دیکھ کر یوں محسوس کر رہی تھی جیسے ان سے کافی عرصے بعد مل رہی تھی وہ سب ویران حویلی کو منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے جولیا تم کچھلی رات اس حویلی میں اکیلی رہی ہو اچانک تو حیرت سے پوچھا ہاں میں کوئی کسی سے ڈرتی ہوں۔

کیا جولیا نے جواب دیا اندر آ کر بھی سب حیران ہو کر حویلی کو دیکھ رہے تھے آپ نے اچانک یہ کیا فیصلہ کیا منور نے پوچھا۔ کل آئی تھی سیر کرنے مجھے یہ جگہ اور خاص کر یہ حویلی بہت پسند آئی لوگ کہتے ہیں جن بھوت لیکن مجھے یہاں ابھی تک کچھ نظر نہیں آیا وہ رات والا واقعہ گول گرائی مجھے تو جب عمران نے بتایا تو میں اس کا مذاق سمجھا

تھا لیکن اب آپ کو یہاں دیکھ کر یقین آ گیا تو یہ نے کہا سارے ساتھیوں نے حویلی کی بناوٹ کی بہت تعریف کی اسی اثنا میں باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی سب اس طرف متوجہ ہوئے عمران ہوگا جولیا نے بے چین ہو کر کہا۔ اور کچھ ہی لمحوں بعد عمران گیٹ سے اپنے باورچی سلمان کے ساتھ اندر داخل ہوا بارو نے کی آواز کیوں نہیں آ رہی ہے میں نے تو سوچا تھا کہ جب حویلی پہنچوں گا تو اندر سے ساری سیکرٹس مروس کے بین کرنے کی آوازیں آ رہی ہوں گی۔

جولیا مردہ حالت میں پڑی ہوگی مگر یہ کیا جولیا تو سبھی سلامت کھڑی ہے کہیں یہ جولیا کی روح تو نہیں عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بننے لگے کس جولیا رات کوئی جن تو نہیں آیا تھا سلمان نے پوچھا ہاں آیا تھا کہتا تھا کہ تم نے سلمان کو کیوں جانے دیا جولیا نے جواب دیا۔ تو یہ نہیں پتہ ہے جولیا نے یہ حویلی کیوں لی ہے عمران نے کہا کیوں لی ہے تم ہٹاؤ تو یہ نے جواب دیا۔ اصل میں جولیا چاہتی ہے کہ تمہاری بات اس حویلی میں آئے اور جن بھوت اور چیزیں تمہاری جوتی چھپائیں گی اور بدلے میں تمہارا خون مانگیں گی عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ سب مہران کاہنتے ہوئے برا حال ہو رہا تھا تو میں تمہارا خون دے دوں گا تو یہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میرے خون سے انہیں بیضہ ہو جائے گا عمران نے اچھا اب یہ ٹوٹک جھوٹک چھوڑو اور بتاؤ کہ حویلی کی سیسی کی جولیا نے سب سے پوچھا آپ کی ہمت ہے کہ جولیا آپ نے اس ویران حویلی میں اکیلے رہنے کا فیصلہ کیا خاور نے کہا۔ اور پھر جولیا نے سلمان کی مدد سے کھانا لگایا کچھ ہی دیر میں سب کھانے میں مشغول ہو گئے کھانے کے بعد سب نے کافی پی سب کافی دیر وہاں موجود رہے اور ساری حویلی دیکھی پھر سب نے جانے کا ارادہ کیا۔ جولیا اپنا خیال رکھنا تو یہ نے جاتے ہوئے کہا ادھر ہی چوکیدار کرلو اگر اتنا ہی خیال ہے تو عمران نے کہا ان سب کے جانے کے بعد جولیا اپنے کمرے میں آگئی اور سوچ رہی تھی بہت اچھا نام

پاس ہوا ہے جیسے کسی تفریحی پارٹی میں تھے۔

رات کو جولیا پھر میگزینیں پڑھنے کے بعد سونے لگی اس نے دروازے کی کنڈی چیک کر لی اور لیٹ گئی پچھل رات والی کیفیت ابھی بھی مچی چاند کی روشنی چھن چھن کر روشندان سے اندر آ رہی تھی پھر پتہ نہیں کہ جولیا کو نیند آگئی۔ رات تقریباً ایک بجے جولیا کسی چیخ کی آواز سن کر بھر جاگ گئی اور ادھر ادھر دیکھ رہی تھی لیکن آواز دوبارہ نہیں آئی وہ آنکھیں ملنے لگی تو وہ چونک پڑی کیونکہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھوں پر کوئی گیلیسی پکنا ہٹ والی چیز لگی ہوئی ہو جولیا نے چادر سے ہاتھ صاف کیا اور ساتھ پڑے دائرہ کو لڑے پانی ڈال کر پینے لگی مگر ایک دم سارا پانی تے کی صورت میں باہر نکال دیا اسے ایسا لگا کہ پانی گاڑھا اور نمکین ہے جیسے خون ہو جولیا نے جلدی سے ہاتھ ہڑھا کر ٹیوب لائٹ آن کی لائٹ کی روشنی میں دوبارہ گلاس کو دیکھا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ گلاس میں صرف سادہ پانی ہی ہے جولیا نے دائرہ کو لڑا دھکن کھول کر بھی دیکھا کالر میں بھی صرف سادہ پانی ہی تھا خوف سے جولیا کو پسینہ آ گیا۔ تھا یہ کیسے ہو سکتا تھا ابھی وہ اسی شش و پنج میں تھی کہ کہیں دوسرے کمرے سے ایک خوفناک آواز آنے لگی ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی سانپ اونچی اونچی پھینکا رہا ہو پھینکا کی آواز بہت ہی ڈروائی تھی جولیا ہلکا سا کانپ رہی تھی جولیا نے ریوالور اور نارچ اٹھائی اور اس طرف چل دی جدھر سے سانپ کی پھینکا مسلسل سنائی دے رہی تھی پھینکا کی آواز اسی کمرے سے سنائی دے رہی تھی جس کمرے میں پچھلی رات بلی گئی تھی۔ اندر داخل ہو کر نارچ کی روشنی کمرے میں ماری تو خوف سے اس کا سارا جسم کانپ کر رہ گیا جس سے نارچ گرنے لگی تھی اندر ایک بہت بڑا کالا ناگ پھن بھلائے ہوئے زمین پر بیٹھا ہوا تھا اس کی خوفناک آنکھیں نارچ کی روشنی میں چمک رہی تھیں جولیا سکتے کی حالت میں کھڑی تھی اتنا بڑا ناگ اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا اچانک سانپ جولیا کی طرف تیزی سے لپکا جیسے ڈنسا چاہتا ہو جولیا کی چیخ نکل گئی اور وہ باہر کی طرف

بھاگی مگر سانپ اس سے زیادہ پھر تھلا تھا اور جلد ہی جولیا تک پہنچ گیا اور پھرتی سے جولیا کے بدن سے لپٹا چلا گیا اور وہ جولیا کے جسم سے اس طرح لپٹ گیا جیسے جولیا کے سارے جسم پر ہی باندھ دی گئی ہو ایسا لگ رہا تھا۔ کہ ناگ جولیا کی گردن پر ڈنسا چاہتا تھا مگر اس وقت اگر جولیا ہمت مار جاتی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی اس نے اپنی گردن کی طرف بڑھتے ہوئے سانپ کی گردن پھرتی سے پکڑ لی اور دبوچنے لگی مگر سانپ بھی بہت طاقت ور تھا اتنی آسانی سے جان چھوڑنے والا نہیں تھا اس نے بھی جولیا کے جسم کو بڑی زور سے جکڑنا شروع کر دیا۔

جولیا کو یوں محسوس کرنے لگی مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا سر دیوار پر رکھنے لگی وہ سانپ کا سر بڑی تیزی سے گڑ رہی تھی جس سے سانپ کی جکڑن ختم ہونی شروع ہو گئی اور بالکل ختم ہو گئی مگر سانپ اپنے آپ کو پھرانے کی کوشش کرنے لگا جولیا نے جب محسوس کیا کہ سانپ اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہو جائے گا کیونکہ ایک تو سانپ بہت لمبا تھا اور طاقتور بھی بہت تھا تو جولیا نے سانپ کو دوسری منزل سے نیچے اچھال دیا کیونکہ دوسری منزل پر رہ رہی تھی سیرھیاں اتر کر جولیا جب نیچے آئی تو سانپ زخمی حالت میں باہر والے دروازے کے سامنے پھن پھلائے بیٹھا تھا جیسے وہ جولیا کو باہر جانے سے روکنا چاہتا تھا جولیا سانپ کو دیکھ کر رک گئی اس نے ریوالور سیدھا کیا جو اس نے نیچے آنے سے پہلے اٹھا لیا تھا اور سانپ کی گردن کا نشانہ لے کر گولی چلا دی پہلا دوسرا اور پھر تیسرا فائر کر دیا فائر ٹھیک نشانے پر لگ رہے تھے سانپ کی گردن سے خون ابل پڑا اور کچھ ہی دیر میں سانپ کا پھن پڑ گیا اور آہستہ آہستہ سانپ بے جان ہو گیا جولیا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی کہ کیا دیکھا کہ سانپ کے مردہ جسم کو آگ لگ گئی اور کچھ ہی دیر بعد سانپ جل کر راکھ میں تبدیل ہو گیا جولیا یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خوف سے دہشت زدہ ہو رہی تھی یہ کیسے ہو سکتا ہے سانپ کو آگ کیوں لگ گئی۔ یہ بڑبڑاتی ہوئی

وہ پھر اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر لیٹ گئی اور سوچنے لگی کیوں نہ وہ یہ حویلی چھوڑ دے مگر ایک دم اس نے خیال آیا کہ عمران اور سارے ساتھی اس کا مذاق اڑاتے رہیں گے کہ ایک سانپ سے ڈر کر حویلی چھوڑ کر بھاگ آئی جو کہ مرچکا ہے ہرگز پرانی حویلی ہے سانپ پھو تو ہوں گے ہی اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ان سے ڈر کر حویلی ہی چھوڑ دیں اسی طرح رات گزر گئی۔ صبح جولیا نہادھو کر ناشتے سے فارغ ہو کر بیٹھی تھی پھر یلیب ٹاپ پر مصروف ہو گئی اور اسی طرح چھوٹے نمونے کاموں میں دن گزر گیا آج کوئی ساتھی بھی نہیں آیا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد جولیا سونے کے لیے لیٹ گئی لیکن یہ وہ سوچ رہی تھی کہ خوف کی اصل وجہ اندھیرا ہے اس لیے کل عمران سے کہہ کر یہاں بجلی کا کنکشن حاصل کر لو حویلی روشن ہو گئی تو رونق رہے گی ویسے آج جولیا سوتے ہوئے پہلے سے بہت کم خوف محسوس کر رہی تھی شاید یہ وجہ تھی کہ آج یہاں رہتے ہوئے تیسری رات بھی پاسانپ سے لڑنے کے بعد اس میں اعتماد کی بجائی ہو گئی تھی یہی سوچتے ہوئے وہ سو گئی۔

رات کا کوئی ڈیڑھ بجا ہوا جب جولیا بہت سی چیخیں سن کر اٹھ بیٹھی جولیا کو ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت سی بلائیں اس کے کان کے قریب جچ رہی ہوں بھیا تک آوازیں اور قہقہے مسلسل جاری تھے جولیا کانپ رہی تھی آوازیں اتنی اونچی تھیں کہ جولیا کے کان پہننے لگے تھے ہا ہا ہا۔ تم نے سانپ کو مار کر بہت اچھا کیا ہے ایک بہت ہی ڈراؤنی آواز جولیا کو سنائی دی باہر ایسے لگ رہا تھا جیسے خوفناک آندھی چل رہی ہے تم نے سانپ کو مار کر مجھے آزاد کر دیا ہے لیکن افسوس کہ میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا مجھے یہاں سے مکمل آزاد ہونے کے لیے دیوتاؤں کو بھی راضی کرنا ہے اب چاند کی چودھویں رات کو میں تمہیں اپنے دیوتا کو پیش کروں گا تم بہت بہادر لڑکی ہو تمہارا خون وہ بہت پسند کریں گے پھر میں جنوں کا شہشاہ بن جاؤں گا اور پھر ساری دنیا کے جنوں پر میرا راج ہوگا ہا ہا ہا۔ وہی خوفناک آواز پھر آنے لگی جولیا سکتے کی حالت میں سب

کچھ سن رہی تھی اور بری طرح کانپ رہی تھی اچانک اس نے اپنے پرس کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ ریوا لورنگا لٹا چاہتی تھی اچانک اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے کیونکہ پرس میں سے ریوا لور غائب تھا اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے فل لوڈ کیا تھا اور پرس میں رکھا تھا تھا وہ ادھر ادھی ریوا لور تلاش کرنے لگی ہا ہا ہا۔

تم میرا کچھ نہیں لگاؤ رکتی ہو وہ سانپ کی حالت میں تھا جو تم سے مار کھا گیا مگر میں ہا ہا ہا۔ وہ خوفناک آواز دوبارہ سنائی دے رہی تھی۔ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو اچانک جولیا ساری ہمت اکٹھی کر کے بولی میں شکر یلا جن ہوں سانپ کے ساتھ میں بھی یہاں قید تھا اس کی وجہ سے میں بھی مجبور تھا جسے تم نے مار دیا اب میں آزاد ہو گیا ہوں ہا ہا ہا۔ جولیا پلنگ سے ابھی اور دروازے کی جانب بھاگ پڑی لیکن دروازہ نہیں کھلا تھا دروازہ باہر سے بند تھا جولیا غصے سے دروازے کو پیٹنے لگی میں کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں جولیا نے تقریباً روتے ہوئے کہا ہا ہا ہا۔ اب تم چاند کی چودھویں تک میری قید میں رہو گی۔ چاند کی چودھویں کو ابھی میں پچیس دن ہیں شکر یلا جن نے تہنہ لگاتے ہوئے کہا جولیا کا خوف سے رنگ پیلا پڑ رہا تھا اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اچانک اسے خیال آیا اس نے اپنے پرس سے موبائل فون نکالا اور جلدی سے عمران کا نمبر ملا دیا کافی دیر تک تیل جانے کے بعد ریووراٹھانے کی آواز آئی ہیلمو عمران کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی عمران مجھے بچالو میں سر جاؤنگی جولیا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے ریووراٹھانے کی آواز سنائی دی ہا ہا ہا۔ تمہیں یہاں سے کوئی نہیں بچا سکتا تم جہاں بھی چلی جاؤ گی میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑ دوں گا۔ اور چاند کی چودھویں کو دیوتاؤں کو پیش کروں گا وہی خوفناک آواز پھر سے آئے گی اچانک دروازہ دھماکے سے کھل گیا۔

جولیا حیرت سے منہ پھاڑے دروازے کو دیکھ رہی تھی دروازے کے باہر دھواں ہی دھواں تھا اچانک دھوئیں میں سے دیو بیکل بلا نمودار ہوئی وہ ایک بہت

بڑا جن تھا جس کا بہت بڑا سر گنجا تھا سر پر دو سنگ تھے آنکھیں بہت موٹی تھیں سرخ اور خوفناک تھیں ہونٹوں سے دو بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے قد بھی بہت بڑا تھا بہادری کی دعویدار جولیا کو اپنی موت سامنے نظر آرہی تھی وہ کانپنے لگی اور کانپنے ہی جا رہی تھی وہ جن پھرئی سے آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے جولیا کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا اور کچھ ہی دیر بعد جولیا۔ ہوش ہو گئی اور ایک طرف لڑھک گئی جن نے اسے چھوڑ دیا۔ ادھر عمران نے ریووراٹھانے کو دیکھا کہ جولیا کسی بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہے اس نے بسر سے چھلانگ لگائی اور جھٹ سے بھاگتا ہوا نیچے کراچ کی طرف گیا۔ گاڑی باہر نکالی اور پوری رفتار سے گاڑی چلاتے ہوئے حویلی کی جانب روانہ ہو گیا۔ دس پندرہ منٹ میں ہی وہ حویلی کے گیٹ پر پہنچ گیا یہاں بالکل ہوکا عالم تھا رات کا وقت تھا اس ماحول کو بہت خوفناک بنا رہا تھا عمران گاڑی سے نکل کر گیٹ کی جانب بھاگا گیٹ اندر سے بند تھا عمران گیٹ کے ساتھ دیوار پر چڑھ کر دیوار پھلانگ کر حویلی کے اندر کود گیا اور بھاگتا ہوا اندرونی دروازے کی طرف بھاگا اندرونی دروازہ بھی اندر سے بند تھا مگر عمران نے اتنی زور سے کلک ماری اور دروازہ ٹوٹ گیا عمران نے ٹارچ نکالی آن کر کے وہ اندر بڑھا ہی تھا کہ اچانک اوپر سے کوئی چیز اس پر آگری شاید وہ کوئی بہت بڑی بلی تھی جس نے عمران پر حملہ کیا تھا جس سے عمران کے منہ سے اس کے بچوں کی وجہ سے خون نکلنے لگا۔

بلی کے دوسرے حملے کے لیے عمران بالکل تیار تھا اب وہ بلی کی خوفناک جلتی ہوئی آنکھوں کی وجہ سے اسے اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا بلی نے جب دوسری بار عمران پر چھلانگ لگائی تو عمران نے اپنی پھرئی کی وجہ سے اسے راستے میں دیوبج لیا بلی بھی بہت طاقتور تھی اور پھر تیلی تھی مگر عمران نے اس کے جڑے پکڑے اور ہاتھوں سے اسے چہرے کے رکھ دیا بلی کی خوفناک چیخیں حویلی میں گون رہی تھیں عمران نے اسے فرش پر پٹنا

اور سیزھیوں کی طرف متوجہ ہوا اچانک بلی کے مردہ جسم کو آگ لگ گئی جسے وہ دیکھ کر عمران حیران ہو گیا تھا مگر آگ کی روشنی میں سیزھیاں چڑھتا جا رہا تھا مگر ابھی کچھ ہی سیزھیاں چڑھا ہوا کہ اس کے منہ پر کوئی چیز چسٹ گئی وہ بہت بڑی چکاڑھی جسے عمران نے ایک جھٹکے سے منہ سے علیحدہ کیا اور دیوار کے ساتھ دے مارا۔ ابھی عمران جولیا کے کمرے تک پہنچا نہیں تھا۔ اچانک اسے کسی نے زور سے دھکا دیا جس سے وہ سنبھل نہ سکا اور دوسری منزل سے نیچے کی طرف آگرمگر نیچے کرنے سے پہلے ہوا میں ہی عمران نے خود کو سنبھال لیا اور گھوم کر دونوں پاؤں کے سہارے زمین پر کھڑا ہو گیا۔

نیچے آتے ہی وہ پھر سیزھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کو بھاگا اور پھر نیچے کراچی وہ جولیا کے کمرے تک نہیں پہنچا تھا کہ پھر اسے کسی نے پیچھے سے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا عمران نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا مگر جکڑن ابھی بھی محسوس کر رہا تھا۔ عمران نے غائبی طاقت کے سر کا جائزہ لیا اور دائیں بازو کی کہنی بہت زور سے اسے ماری جو عمران کو کسی سر پر لی ہوئی محسوس ہوئی اور ایک زور زور دار چیخ بھی بلند ہوئی جیسے کوئی پیچھے گرا ہو مگر ابھی عمران آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کی بائیں ٹانگ کسی نے پکڑ لی تو عمران نے پھرئی سے گھوم کر اسی انداز سے کلک ماری تو چیخ پھر بلند ہوئی عمران کو جولیا کی فکر ہو رہی تھی اس لیے اس نے ان بلاؤں سے جان چھڑانے کے لیے فوراً آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دی اور پھر جولیا کے کمرے کی طرف بڑھا دروازہ کھلا ہوا تھا جولیا پلنگ پر بے ہوش بڑی تھی عمران نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر بے سودا اس کا رنگ زرد ہوا پڑا تھا اور جسم کانپ رہا تھا عمران نے اسے اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگا جولیا کو گاڑی میں لینا گاڑی کو چلاتا ہوا شہر کی طرف چل دیا وہ جولیا کو جلد از جلد شہر ہسپتال پہنچانا چاہتا تھا سیکرٹ سروس کے پیش ہسپتال پہنچ کر عمران نے گاڑی کا ہارن بجایا تو چوکیدار نے گیٹ کھول دیا۔

عمران گاڑی اندر لے گیا جولیا کو سڑ پچر پر ڈال کر اندر لے جایا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے جولیا کو چیک کیا اور چند انجکشن لگا دیے عمران صاحب یہ خوف سے بے ہوش ہیں صبح تک ہوش میں آجائیں گی فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے تو عمران کو تسلی ہوئی پھر وہ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں بیٹھ گیا جہاں سے اس نے فلیٹ پر جون کر کے سلمان کو اپنے کپڑے وغیرہ لانے کو کہا کیونکہ کپڑے بلی کے خون سے خراب ہو گئے تھے۔ صبح کے دس بجنے والے تھے مگر جولیا ابھی تک بے ہوش تھی ڈاکٹر صدیقی خود حیران ہو رہے تھے جسے عمران نے خود بھی بہت پریشان تھا ڈاکٹر نے اچھی طرح چیک کیا اور کہا میرے بس سے باہر ہے اب تک ان کو ہوش آجانا چاہئے تھا ڈاکٹر صاحب میں اس کی بے ہوشی کی وجہ سمجھ گیا ہوں آپ جولیا کو میری گاڑی میں منتقل کر دیں تو کچھ ہی دیر میں جولیا عمران کی گاڑی میں موجود تھی عمران اب ایک طرف روانہ ہو گیا جہاں اس کے اور اس کی والدہ کے مرشد تھے وہ جانتا تھا کہ وہ بہت بڑے بزرگ ہیں اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو وہ اس کا حل ضرور نکالیں گے تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد عمران وہاں جا پہنچا۔ وہ بار بار پیچھے لپٹی ہوئی جولیا کو بھی دیکھ رہا تھا جو مسلسل بے ہوش تھی وہاں پہنچ کر وہ اترا اور ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ بزرگ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کا نورانی چہرہ عمران کو دیکھ کر مزید چمک اٹھا۔ عمران ان سے گلے ملا اور جولیا کے بارے میں مختصر سا بتایا وہاں بیٹھے ہوئے لوگ اجازت لے کر چلے گئے جولیا کو گاڑی سے باہر نکال لیا گیا تھا ڈرائنگ روم کی چار پائی پر لٹا دیا گیا اور اس پر چادر دے گئی۔

بزرگ عمران کو شربت لانے کو بھیج دیا اور کھانا تیار کرنے کا حکم دیا عمران کے سب کچھ بتانے پر بزرگ نے ایک طرف پڑھی ہوئی چار پائی پر بیٹھ گئے انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ پڑھنے لگے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور ایک بڑا سا سانس لے کر عمر ان کو بتایا کہ لواب قاسم جس کی وہ حویلی ہے کالے جادو کا بہت بڑا ماہر تھا اس نے جنوں کو مختلف

جانوروں کے روپ میں قید کر رکھا ہوا تھا اس کی سب سے بڑی خواہش کسی کہ وہ جنوں کے ہمشاہہ کو اپنی قید میں لے لے اس کے لیے اسے بہت خوفناک چلا کانٹے کی وجہ سے وہ جنوں کے ہمشاہہ کو سانپ بنا کر اپنا قیدی بنانے میں کامیاب ہو گیا لیکن چلے میں کوئی کسی کی وجہ سے جنوں کے دیوتاؤں نے نواب قاسم پر اپنے بلائیں بھیج دیں جنہوں نے نواب قاسم کو ہلا کر دیا۔ نواب تو ہلاک ہو گیا مگر یہ سارے جن اسی طرح اسوقت سے حویلی میں قید تھے وہ سانپ جولیا کو ڈس لینا تو کسی حد تک اپنے شیطان دیوتاؤں کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور حویلی سے نکل کر اپنی راہ ہموار کرتا لیکن جولیا نے اپنی بہادری کی وجہ سے سانپ کو مار دیا تھا اب اس کا نائب فخر یلا جن جو اپنی اصلی حالت میں آ گیا ہے اب اس کی جگہ لینے کے لیے جولیا کو چاند کی چودھویں رات کو جا کر دیوتاؤں کو پیش کرنا چاہتا ہے۔

عمران یہ سب باتیں جان کر حیران سا ہوا تھا اب اس کا کیا مل ہے عمران نے بڑے ادب سے کہا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے میں تمہیں تعویذ دیتا ہوں تم اسے جولیا کے گلے میں پہنا دو جن انشاء اللہ اس کا کچھ نہیں لگاؤ سکے گا۔ لیکن تعویذ تک ہی بات نہیں ہے چلے گی اس جن کو بھی ختم کرنا ہوگا جو اتنی آسانی سے ختم ہونے والا نہیں ہے میں اس جن کو ضرور ختم کروں گا اس لیے میں بالکل تیار ہوں عمران نے کہا۔ اس کو جسمانی طاقت سے پہلے نوری طاقت سے زیر کرنا ہوگا جسمانی طاقت کا بھی مظاہرہ کرنا پڑے گا اور مجھے یقین ہے تم اس جن پر مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو بس اللہ کی رحمت اور آپ کی نظر کرم چاہیے عمران نے کہا۔ پھر بزرگ نے کچھ پڑھ کر دم پانی کیا اور پانی کے چھینے جولیا پر مارے تو کچھ ہی لمحوں میں جولیا کو ہوش آ گیا اور جولیا اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیرانگی سے عمران اور بزرگ کو دیکھنے لگی میں زندہ ہوں جولیا نے کہا وہ ابھی بھی خوفزدہ تھی۔ جولیا ابھی خاموش رہو عمران نے کہا اور بزرگ نے عمران کو ایک تعویذ لکھ کر دیا اور کہا کہ جولیا کے گلے میں ڈال دینا

اور تمہیں تمہیں ایک وظیفہ کرنا ہوگا۔

یہ وظیفہ سات دن میں مکمل ہوگا قبرستان میں آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گرد حصار بنالینا س سے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا وہ جن روزانہ کسی بھی روپ میں تمہارے ارد گرد رہے گا ساتویں رات فجر کی اذان کے وقت وظیفہ ختم کر کے اس پر چھوٹک مار دیا کرنا چھوٹک مارنے سے جن کی شیطانی طاقتیں کم ہو جائیں گی مگر جسمانی طاقت ویسے ہی رہیں گی تم نے سورج نکلنے سے پہلے اس جن کا بایاں سنگ توڑنا ہے یعنی تمہارے پاس صرف دس دن، منٹ ہو گئے پھر وہ جن مرجائے گا۔ پھر جولیا کی جان بچوٹ جائے گی پھر تعویذ بھی اتار سکتی ہے۔ جولیا یہ سب کچھ بہت توجہ سے سن رہی تھی۔ اور پھر انہوں نے کچھ وظائف لکھے ہوئے عمران کو دے دیئے جنہیں عمران نے بڑے ادب سے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیے دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد عمران نے اجازت مانگی واپسی پر عمران نے جولیا سے کہا کہ اور کرلو شوق پور پرائی حویلی میں رہنے کا۔ تم بتاؤ وہاں پہنچے کیسے تھے عمران نے اسے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ عمران واقعی جنوں کا وجود ہے اور اس کا مطلب جو میں نے بلی اور چکا ڈر وغیرہ دیکھا تھا وہ بھی کوئی جانتی مخلوق ہی نہیں اور وہ جن تو بہت ہی خبیث شکل کا تھا۔ جولیا نے کہا شہر پہنچ کر تعویذ بنا کر جولیا کے لیے مین ڈال دیا جولیا کے فلیٹ کو چل دیا یہاں پہنچ کر عمران نے صفدر کو فون کیا اسے جولیا کے متعلق مختصر سا بتایا اور دو تیس ساتھیوں سمیت جولیا کو فلیٹ پر آنے کے لیے کہا۔

جولیا ابھی بھی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے چہرے پر ابھی تک زردی چھائی ہوئی تھی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا صفدر اور تنویر اندر داخل ہوئے کیا ہوا جولیا کو میں اگر جن کے بچے کو زندہ نہیں چھوڑوں گا تنویر نے گرجتے ہوئے کہا پھر جولیا نے صفدر کے پوچھنے پر اپنے اور عمران کے ساتھ بیٹنے والے تمام واقعات بتا دیئے جنہیں سن کر صفدر اور تنویر بھی حیران رہ گئے تو پھر آپ کب وظائف شروع کر رہے ہیں صفدر نے عمران

سے پوچھا۔ آج رات ہی انشاء اللہ عمران نے جواب دیا پھر رات کو با وضو ہو کر شہر سے باہر مغربی طرف والے قبرستان کی طرف نکل گیا۔ قبرستان کے قریب پہنچ کر قبرستان کے باہر گاڑی کھڑی کر کے اور گاڑی سے فولڈنگ چیئر نکالی اور قبرستان میں داخل ہو گیا قبرستان میں بالکل ہوکا عالم تھا سنان قبرستان میں خاموشی چھائی ہوئی تھی قبرستان کے درمیان ایک خالی جگہ پر عمران نے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ارد گرد دائرے کی صورت میں حصار بنالیا اور پھر فولڈنگ چیئر کو کھول کر اس پر بیٹھ گیا اور بزرگ کے بتائے ہوئے وظائف پڑھنے لگا۔

عمران مسلسل پڑھے جا رہا تھا رات کو بارہ بجے کے قریب اچانک عمران کو کسی کے چلانے کی آواز آئی ایک خوفناک صورت چڑیل جس کے سیاہ بال کھلے ہوئے چاند کی روشنی میں اس کے منہ سے باہر نکلے دانت صاف نظر آ رہے تھے ایک قبر سے مردہ نکل کر اپنے بڑے بڑے ناخنوں سے اس کا گوشت لوچ رہی تھی اور اونچی آوا ز میں چیخ رہی تھی اس کی شکل اتنی ہیبا تک تھی کہ اس کے چہرے پر نظرسن جمانا مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے بعد تیرا خون پیوں کی تم زندہ ہو تمہارا کون گر ہوگا اچانک چڑیل نے چیختے ہوئے عمران نے کہا عمران کے چہرے پر کسی قسم کے خوف کے کوئی تاثرات نہیں تھے عمران اور خوف دونوں بالکل متضاد چیزیں تھیں میرا خون نہ پینا تمہیں نمونیا ہو جائے گا کیونکہ میرا خون خنڈا ہے عمران نے جان بوجھ کر خوف کی اداکاری کرتے ہوئے کہا تو تم پھر یہاں سے چلے جاؤ میں تمہیں معاف کرتی ہوں چڑیل نے مردے کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ میں یہاں سے نہیں جاسکتا ہوں مجھے باہر سڑک پر ڈر لگتا ہے عمران نے کہا پھر مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ یہ کہہ کر چڑیل عمران کی طرف یوں بڑھی جیسے ابھی عمران کی تھکے ہوئی کر دے گی عمران چڑیل کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر بالکل نہ گھبرایا۔ اور اپنی جگہ پر بیٹھا ہاتھ چڑیل جیسے ہی دائرے کے ساتھ آکر ٹکرائی تو چیختی ہوئے دور جا گری میں تمہیں دیکھ لوں گی یہ کہتے ہوئے چڑیل غائب ہو گئی

باقی کی سار رات عمران نے سکون سے وظائف پڑھے فجر کے وقت وہ چلا گیا اگلی رات پھر اس سے بڑھ کر اور اس سے بھی خوفناک بلائیں عمران کو ڈرانے لگی لیکن عمران وظائف مکمل کر کے فجر کے وقت چلا جاتا۔

وہ باقاعدگی سے آتا اور ہر رات نئی شیطانی طاقتوں سے واسطہ پڑتا وہ بھی ڈرائی بھی ڈرائی بھی اندھیلا اتنی تہہ چلیں کہ عمران کا بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا چوبیس دن عمران نے وظیفہ مکمل کیا فلیٹ پر پہنچ گیا فجر کی نماز پڑھی ناشتہ سے فارغ ہو کر جولیا کے فلیٹ جانے کے لیے روانہ ہو گیا جولیا صبح ناشتے سے فارغ ہو کر بیٹھی تھی حویلی والا واقعہ اس کے ذہن میں بیٹھ گیا تھا وہ اب بھی خوف محسوس کر رہی تھی لیکن اسے پتہ تھا کہ عمران روزانہ رات کو وظائف پڑھنے جاتا ہے جن کے کاٹے کے لئے ابھی وہ یہ سب کچھ سوچ رہی تھی کہ تیل بجی جولیا نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک خوبصورت سوس لڑکی کھڑی تھی جولیا نے اپنے ملک کی لڑکی کو اپنے فلیٹ میں دیکھ کر حیران ہو رہی تھی بیلو وغیرہ کے بعد جولیا۔ سے اندر لے آئی اس نے اپنا روزی بتایا کہ میں اس ملک میں میری غرض سے آئی ہوں پیرا ڈانز میں ٹھہری ہوئی ہوں ہول کے میٹرنے آپ کے بارے میں بتایا کہ آپ سویٹزر لینڈ سے تعلق رکھتی ہیں مگر مستقل رہائش یہاں ہے اس نے تمہارا ایڈریس مجھے تم سے ملنے کا شوق ہوا اور میں تمہیں ملنے کے لیے چلی آئی۔ مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ مرے ملک کی لڑکی یہاں مقیم ہے روزی مسلسل بولتی چلی گئی۔

جولیا بھی اسے مل کر بہت خوش ہوئی اور اسے کافی پلائی یہ آپ نے گلے میں کس قسم کا لاکٹ پہنا ہوا ہے اچانک روزی نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا یہ لاکٹ نہیں تعویذ ہے جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا وہ کیا ہوتا ہے بہت خوبصورت ہے ذرا دکھانا مجھے جولیا تعویذ کو اتارنے لگی اسے کیا خبر تھی کہ روزی کے روپ میں یہ فخر یلا جن ہی سے جو مکاری سے تعویذ اتروانا چاہتا ہے یہ لوروزی جو فخر یلا جھٹانے تعویذ کو دھاگے سے پکڑ کر ایک طرف اچھال دیا رہے یہ کیا جولیا

نے چیخ کر کہا۔ اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا ہے
میں تمہیں ابھی یہاں سے لے جاتا ہوں ایک روزی کے
منہ سے منہ کسی آواز نکلے یہ کہتے ہی شکر بلا جن غائب
ہو کر جولیا میں گھس گیا کچھ ہی دیر بعد جولیا اس کے بس
میں آگئی اور اب وہ جانے ہی لگا تھا کہ گھر کی تیل بج اٹھی
یہ کون آگیا ہے جن جو جولیا کے اندر تھا نے کہا اور جا کر
دروازہ کھولا سامنے عمران کو کھڑا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیسی
ہو جولیا۔ عمران نے کہا۔ تو جولیا نے صرف سر ہلایا شکر بلا
سوچنے لگا کہ یہ اسکو مارنے کا اچھا موقع ہے کہیں یہ اپنا
سات دن والا وظیفہ مکمل ہی نہ کرے۔

عمران صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اور ٹیبل پر پڑا ہوا
میگزین اٹھا کر پڑھنے لگا جولیا نے اپنے پرس سے ریوالور
نکالا اور سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر تان لیا عمران جس
نے آخری لمحے میں جولیا کے ہاتھ میں پتہ تول دیکھ لیا
تھا۔ صوفے سمیت پیچھے کود گیا پھر تو جولیا پر جنوں طاری
ہو گیا اور وہ عمران پر فائر پر فائر کر رہی تھی عمران اپنی پھرتی
سے خود کو ہر فائر سے بچا رہا تھا کہ جولیا کو کیا ہو گیا گولیاں
ختم ہو گئی تو جولیا نے عمران پر چھلانگ لگا دی اور عمران کو
اٹھا کر ایسے دیوار پر دے مارا جیسے عمران کپاس کا بنا ہوا
بھالو ہو عمران دیوار کی طرف اتنی تیزی سے بڑھ رہا تھا
یوار کے ساتھ اس کا سر لگ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا لیکن
عمران میوا میں ہی گھوم کر اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو
دیوار پر مارے اور نیچے فرش پر آکھڑا ہوا ابھی وہ سنبھلا
بھی نہ تھا کہ جولیا نے پھر حملہ کر دیا اور مسلسل حملے کرنے
لگی عمران خدا کو بڑی مشکل سے جولیا کے خطرناک حملوں
سے بچا رہا تھا وہ صرف اپنا دفاع کر رہا تھا جولیا کا روانی
نہیں کر رہا تھا وہ اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ جولیا میں
اتنی طاقت کہاں سے آگئی ہے مانا جولیا مارشل آرٹس کی
بہت بڑی ماہر ہے لیکن آج جولیا ایک نئے روپ میں
اچانک جولیا کا داؤ چل گیا اور اس نے عمران کی گردن کو
اپنی ہانہوں میں قلمبے میں دبوچ لیا۔

وہ آہستہ آہستہ گردن توڑنے لگی عمران زندگی
میں پہلی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا جولیا کی

گرفتاری مضبوط تھی کہ اب بھی عمران جولیا کا روانی نہ
کرتا تو اس کی گردن کسی بھی لمحے ٹوٹ سکتی تھی عمران نے
پھرتی سے ہاتھ پیچھے گھما کر جولیا کے بالوں کو پکڑا اور گھما
کر نیچے پھینکا اور مضبوطی سے بالوں کو پکڑ لیا عمران کی پکڑ
اتنی مضبوط تھی کہ جولیا اب ہل بھی نہیں پار ہی تھی تم میرا
کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے میں چار چار جنوں سے اکیلا
لڑا ہوں لیکن تم نے مجھے یہ نہیں کہے زیر کر دیا جو بلی میں
بھی اس رات میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکا اچانک جولیا
کے منہ سے عجیب بھاری آواز نکلے تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ
یہ جن ہے اس وقت جولیا کے اندر پہلے تو عمران نے اس
کی گھٹائی کرنے کا ارادہ کیا لیکن پھر ارادہ بدل دیا کیونکہ
پٹائی میں نقصان تو جولیا کے جسم کا ہی ہوتا تھا اس نے
جلدی سے آیت الکرسی پڑھ کر جولیا پر پھونک ماری جولیا
عجیب سی آواز میں چیخنے لگی اور کچھ ہی دیر بعد نیچے لڑھک
گئی۔ عمران نے اسے چھوڑ دیا اور ہوش میں لانے لگا
تھوڑی دیر بعد جولیا کو ہوش آگیا وہ روزی وہ جن وہ
میرا تعویذ جولیا عمران کو سب کچھ بتانے لگی عمران نے
جولیا کا تعویذ تلاش کر کے اسے دیا جسے اس نے دوبارہ
گلے میں ڈال لیا اسے وصلہ ہوا کہ اب اس کو گلے سے
مت اتارنا بس ایک دو دن کی بات ہے باقی پھر۔

عمران کافی دیر تک یہاں موجود رہا۔ اور جولیا کو اپنا
خیال رکھنے کا کہہ کر وہاں سے چل دیا۔ آج قبرستان میں
عمران کی چھٹی رات تھی دھواں پڑھتے ہوئے آدھی
رات کو اچانک اسے جولیا کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو
دائیں طرف مڑ کر دیکھا ایک دیوبیکل جن جس کا سر گھٹا تھا
سر پر دوینگ تھے خوفناک شکل والے جن نے جولیا کو
کاندھے پر اٹھا رکھا تھا اور جولیا چیخ رہی تھی عمران ششدر
حالت میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اچانک جن نے جولا کو
ایک قبر پر دے مارا اور وہاں نکال کر جولیا کی طرف بڑھنے
لگا عمران مجھے بچاؤ عمران مجھے بچاؤ یہ مجھے مار دے گا جولیا
نے ہلپا تے ہوئے کہا عمران جولیا کو اس حالت میں دیکھ
کر اسے بچانے کے لیے حصار سے باہر نکلے ہی والا تھا
کہ اچانک رک گیا وہ جولیا کے پاؤں دیکھ رہا تھا جولا نے تھے

اس کا مطلب یہ جولیا نہیں ہے یہ کوئی پڑیل تھی جو جولیا
کے ہمیں میں ہے اور بیٹھ کر دوبارہ وظیفہ پڑھنے لگا فجر کی
آذان کے وقت وہ جن غائب ہو گیا عمران واپس اپنے
فلٹ پر آگیا۔ وظیفہ کی آخری رات یعنی ساتویں رات کا
چلہ تھا عمران نے قبرستان پہنچ کر قبرستان میں حصار بنا کر
وظیفہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ آدھی رات کو کسی کے چلنے
کی آواز سنائی دی وہ اب ان بلاؤں کو دیکھنے کا عادی
ہو گیا تھا قدموں کی آواز جب قریب آئی تو عمران نے
گھوم کر دیکھا تو وہاں اس کے اپنے ڈیڑی کو کھڑا پایا
یہاں کیا کر رہے ہو۔

عمران اچانک انہوں نے کہا۔ آپ نے جو گھر
سے نکال دیا ہے اس لیے یہاں قبرستان میں چلا کاٹ
رہا ہوں کسی جن کو قابو کر کے اس سے اپنی مرضی کی باتیں
منوانا چاہتا ہوں عمران نے جواب دیا۔ میں ایسی باتوں
پر یقین نہیں رکھتا ہوں۔ تم چلو گھر۔ ڈیڑی نے کہا۔ آپ
یہاں کیا کر رہے ہیں ڈیڑی کیا آپ بھی کوئی چلا کاٹنے
آئے ہیں عمران نے کہا میں سڑک سے گزر رہا تھا کہ
تمہاری گاڑی دیکھ کر روک گیا اور ادھر آگیا عمران نوٹ
کر رہا تھا کہ میری مزاحیہ باتوں سے ڈیڑی کو غصہ
کیوں نہیں آ رہا ہے یہ میرے ڈیڑی نہیں ہو سکتے ہیں یہ
سوچ کر عمران پھر بیٹھ کر وظیفہ پڑھنے لگا اور ڈیڑی شکر بلا
جن کے روپ میں آگیا۔ اور پھر سے عمران کو ڈرانے لگا
عمران وظیفہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اور کیا دیکھا
دور کھڑا برکد کا درخت ٹوٹ کر اس کے اوپر آ رہا تھا پہلے تو
عمران اپنی جگہ چھوڑنے لگا پھر جن کا کارنامہ سمجھ کر بیٹھا رہا
اور وہی ہو اور درخت قریب آ کر غائب ہو گیا فجر کی آذان
کے وقت عمران نے وظیفہ مکمل کر لیا اور شکر بلا جن جو
سامنے اب بے سدھ پڑھا تھا پر پھونک دیا تو شکر بلا جن
پھڑکنے لگا۔

عمران کو پتہ تھا کہ اب جب تک اس جن کا بائیاں
سینگ نہ توڑا تو یہ جن ختم ہونے والا نہیں ہے اور نام بھی
تھوڑا تھا عمران جیسے ہی حصار سے باہر آیا تو شکر بلا جن
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور قبضہ لگانے لگا ہالہا۔ تم نے

میری ساری طاقتیں ختم کر دیاں ہیں اب مجھے پھر کئی
سال لگ جائیں گے اپنی طاقتیں واپس لیتے لیتے
میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہارے ساتھ پرانا
حساب بھی چلتا کرتا ہے یہ کہہ کر اس نے عمران پر حملہ
کر دیا۔ مگر عمران گھوم گیا اور گھومتے ہوئے اس نے ایک
فلاننگ کلک جن کی پسیلیوں پر جڑ دی جس سے جن کے
منہ سے آواز نکل گئی اور وہ دور جا کر اکر عمران نے اس کا
چپچہا نہ چھوڑا اور اس پر حملہ کر دیا اس دفعہ جن بھی خود کو
بچانے میں کامیاب ہو گیا اس نے عمر کو دھکا دیا عمران
ایک طرف کوچہ گرا۔ اور پھر پھرتی سے جن کی طرف بھاگا
کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ٹائم بہت ہی تھوڑا ہے اگر سورج
نکل آیا تو اس لڑائی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا عمران نے جن
کے قریب پہنچنے ہی دو تین گھونٹے اس کے منہ اور پیٹ پر
مار دیے جس سے وہ گھوم کر رہ گیا عمران نے نہیں بس
نہیں کی گھونٹوں کے ساتھ سکوں کی بارش بھی کر رہا تھا
جس سے جن نیم پاگل سا ہو گیا عمران اب اسے کوئی موقع
نہیں دینا چاہتا تھا۔ مگر جن بھی کافی طاقتور تھا اس نے
اچانک ہانگوں کی سی حالت میں عمران کو ٹکر دیے ماری
از عمران کو گھسیٹا ہوا چلا گیا یہاں تک کہ قریب کھڑے
بڑے سے برگد کے درخت سے لگا کہ وہ اپنے سنگ
عمران کے پیٹ میں گھسائے لگا عمر انکو بھی جن کی اصل
طاقت کا اب احساس ہو رہا تھا وہ بھی عمران تھا جس نے
اس جن سے کہیں زیادہ دیوبیکل انسانوں کو شکست دے
رکھی تھی۔

عمران نے اپنے پیٹ میں گھسے ہوئے سینگوں کو
دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پوری طاقت سے موڑ دیا جس
سے جن کی گردن بری طرح ٹل گئی اور وہ درد سے
دھاڑ رہا تھا عمران کی نظر اس کی بائیں سنگ پر تھی جسے
اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا اور پوری طاقت
سے توڑنے کی کوشش کر رہا تھا مگر نیچے سے جن پھڑک
رہا تھا جس سے عمران کامیاب نہ ہو پا رہا تھا مگر اس نے
اس کا سر اپنی ناگوں میں پھنسا لیا اور جن کو بے بس کر کے
دوبارہ کوشش کرنے لگا کچھ ہی دیر بعد ہی کرک کی آواز

زندہ لاش

--- تحریر: زیر خالق اعوان لاہور ---

ہم نے ایک عرصے سے کچھ نہیں کھایا تھا اس لیے بہت بھوکے ہیں تم لوگوں نے کب سے کھانا نہیں کھایا پروفسر کے اس سوال پر اس نے قہقہہ لگایا اور بولی ۱۸۶۳ سے پروفسر ایرک کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس عورت کے جسم سے گوشت غائب ہونے لگا اور قریبی گھاس میں سے ڈھانچوں کی ایک قطار برآمد ہونے لگی تمام اسٹوڈنٹس پر خوف طاری ہو گیا جبکہ کچھ بے ہوش ہو گئے پروفسر ایرک چلائے سب جہاز میں سوار ہو جاؤ اچانک اس گروپ میں افراتفری پھیل گئی ڈھانچے بے ہوش ہو چکے تھے اسٹوڈنٹس کو نوٹے لگے اور باقی سب دوڑتے ہوئے جہاز میں سوار ہو گئے جو اور جویا اپنے دوستوں کی وجہ سے بہت پریشان تھی لیکن وہ اب کچھ بھی نہیں کر سکتی تھیں جہاز لمحوں میں وہاں سے روانہ ہو گیا جزیرے پر وہ ڈھانچے اب بھی کچھ لوگوں کو نوٹ پتے رہے جو اور جویا سمیت ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ حادثہ بہت بڑا تھا کافی ساری قیمتی جانیں ان زندہ لاشوں کی سمیٹ چڑھ گئی تھیں۔ جو کو یقین ہو چکا تھا کہ اگر یہ بڑا نام قلب اور برا ڈاب تک زندہ بھی ہوئے تو بھی یہ ڈھانچے واپس جا کر انہیں ختم کر دیں گے۔ ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی۔



سے شکر یا جن کا بایاں سنگ ٹوٹ گیا جسے عمران نے سر سے علیحدہ کر کے دور پھینک دیا شکر یا جن بری طرح پھڑکنے لگا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا کچھ ہی دیر بعد جن پھڑکنے کے بعد ٹخنہ اہو گیا اور اسے آگ لگ گئی کافی دیر تک جلنے کے بعد راکھ میں تبدیل ہو گیا تو عمران نے سکھ کا سانس لیا۔

آج ساری سیکرٹ سروس کے ممبران جویا کے ٹھیک ہونے کی خوشی میں جشن منارہے تھے اس سے پہلے عمران اور جویا بزرگ کے پاس جا کر ان کا بھی شکر یہ ادا کیا جویا بھی بہت خوش تھی کہ عمران نے جن کو مار ڈالا ہے جویا وہ جن تو مر گیا اب حویلی میں رہنے کا کیا پروگرام ہے عمران نے جویا سے پوچھا ناں بابا ناں۔ میں اس منحوس حویلی میں رہنے سے باز آئی جویا نے ہنس کر کہا تو سب ہی ہنس پڑے امید ہے کہ قارئین کو یہ کہانی پسند آئی ہوگی۔



انجام

وہ کہتی ہے مجھے تھلی کے رنگوں سے محبت ہے مگر معصوم تتلیوں کے پر وہ فوج لیتی ہے وہ کہتی ہے مجھے ہے پیار پھولوں اور خوشبوؤں سے مگر اکثر چل دیتی ہے وہ پیروں تلے ان کو وہ کہتی ہے حنائی ہاتھ پیارے مجھ کو لگتے ہیں مگر مہندی لگاتے ہی وہ دھو دیتی ہے ہاتھوں کو وہ کہتی ہے بھلی لگتی ہے ساون کی مجھے بارش مگر بارش کے ہوتے ہی وہ چھپ جاتی ہے کمرے میں وہ کہتی ہے ہواؤں سے مرا جنموں کا ناٹھ ہے ہوا چلتے ہی ساری کھڑکیاں وہ بند کرتی ہے وہ کہتی ہے ستارے اچھے لگتے ہیں اگر کوئی

اپنی سزا بھی طویل کئے جا رہے ہیں ہم اب تک میں نے ہمت کا ارادہ نہیں کیا دل بھی لگا تھا کسی سے ایک بار ہم نے ہم نے بھی تو کوئی جرم دوبارہ نہیں کیا عدنان عارف۔ کیلیا نوالہ



1863 ایک بلک فش نامی جہاز کو تباہ ہوئے آج دوسرا دن تھا سمندر کی بے رحم طغیانی نے جہاز میں سوار دو سو بائیس مسافروں میں سے دوسویں کو نکل لیا تھا جبکہ باقی کے بارہ مسافر حیران کن طور پر ایک لائف بوٹ کے سہارے بچ گئے تھے بچ گئے ہیں جسے اللہ رکھے اسے کون چلے لیکن اس سمندری طوفان سے بچ جانا ان بارہ مسافروں کے لیے کافی ثابت ہوا تھا کیونکہ انکے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا اور پچھلے دوروز سے انہیں نہ تو کوئی اور جہاز ملا اور نہ ہی کوئی خشکی کا ٹکڑا نظر آیا بھوک کی شدت نے ان سب کو بے حال کر دیا تھا جبکہ ان میں سے کچھ کو تو سمندری عورتیں شامل تھیں اور وہ سب کے سب اپنی زندگی کے اذیت ناک ترین دور سے گزر رہے تھے وہ سب کے سب صرف اس امید پر آگے بڑھ رہے تھے کہ بہت جلد وہ کسی بحری جہاز تک یا پھر خشکی کے کسی چھوٹے موٹے جزیرے تک پہنچ جائیں گے اور انہیں یہ امیدیں وابستہ کئے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا وہ سب کے سب

اسی لائف بوٹ پر اوندھے منہ گرے ہوئے تھے یہ کہنا مشکل تھا کہ ان کی سانسیں چل رہی تھیں یا نہیں۔

جون 1997 برطانوی بحری اڈے پر خاصی رونق تھی کیونکہ برطانیہ کی ایک مشہور یونیورسٹی کی ٹیم اپنے تمام تر اسٹوڈنٹس کے ہمراہ ایک کینک ٹور پر روانہ ہونے والی تھی اس ٹور میں انہوں نے آئر لینڈ سمیت کچھ قریبی جزیروں کو دیکھنے کا پروگرام بنایا تھا اور اس ٹور پر یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس کی ایک بڑی تعداد شریک ہو رہی تھی لیکن بعد میں اس تعداد کو خاصا کم کر دیا گیا تھا کیونکہ اس ٹور کے نگران پروفیسر ایرک چاہتے تھے کہ اس ٹور میں زیادہ تعداد zoojogy اور botany کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے اسٹوڈنٹس کی ہونی چاہیے تاکہ وہ اس ٹور سے فائدہ اٹھا سکیں اور اس سلسلے میں ایک شارٹ لسٹ تیار کی گئی تھی جس کے بعد صرف چار سو اٹھائیس اسٹوڈنٹس کو اس ٹور میں شامل کیا گیا جبکہ سٹاف اور عملے کے اہلکاروں کو ملا کر مسافروں کی تعداد پانچ سو چھ ہو چکی تھی اور تمام تیاریاں مکمل تھیں بس کچھ ہی دیر میں جہاز چلنے والا تھا۔

ٹام قلب جو براڈ اور ان کے چند ایک اور دوست جہاز چلنے کے انتظار میں تھے جبکہ جو بار بار گھڑی کی جناب دیکھ کر غماہ کر رہی تھی کہ اسے کسی کا انتظار ہے ٹام اس کی یہ حرکت خاصی دیر سے نوٹ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جو کوئی اس کے بوائے فرینڈ کا انتظار ہے جسے پروفیسر ایرک نے اس ٹور پر جانے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ پڑھ رہا تھا اور پروفیسر ایرک کو اس ٹور پر دلائل سے زیادہ کام کی فکر تھی لیکن جو کے بوائے فرینڈ بریڈ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس ٹور میں کسی بھی طرح شریک ہوگا لیکن اب شاید ایسا ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ مسافروں کو جہاز میں سوار ہونے کا سگنل دے دیا گیا تھا۔

پروفیسر ایرک بار بار دہرا رہے تھے کہ دیکھو بچو جہاز کے عملے سے کسی بھی قسم کی یہ نمیزی نہیں کرنی اور اگر کیسے پاس شراب ہے تو وہ مجھے ابھی دے رہے ورنہ بعد میں اچھا نہیں ہوگا لیکن آزاد خیال نوجوان نسل شاید پروفیسر ایرک کی باتیں سن ہی نہیں رہی تھی وہ تو آگے پیچھے بے کراں سمندر کو دیکھ رہے تھے جس کی جانب ان کے جہاز نے بڑھنا شروع کر دیا تھا جو نے ایک آخری بار ساحل پر نظر دوڑا لیکن اسے بریڈ کا کوئی نشان نہ ملا اور اس پر وہ خاصی مایوس ہو گئی ٹام اس کے پاس آن پہنچا۔ تو غالباً محترمہ کو کسی کا انتظار ہے اس نے جو کے پاس آتے ہوئے کہا ٹام تم جانتے ہو کہ مجھے کس کا انتظار تھا پھر بھی پوچھنے سے باز نہیں آؤ گے جو نے ٹام کو خونخوار نظروں سے دیکھا جس پر ٹام نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور ہوتو محترمہ کا دل توڑ دیا گیا ہے اس نے ہنستے ہوئے کہا جس پر جو نے صرف منہ چڑھا یا اور منہ سے کچھ نہ بولی تب ہی وہاں براڈ قلب اور جولیا آن پہنچے ارے بھائی یہاں کیوں اتنے قہقہے لگائے جا رہے ہیں۔

براڈ نے تجسس سے پوچھا تمہاری اور جولیا کی مگنی کی خوشی میں جو نے بے زاری سے جواب دیا لیکن وہ ان دوستوں میں سے کسی کو بھی برا نہیں لگا کیونکہ ایسا مذاق ان میں اکثر ہوتا رہتا تھا اور جہاں جو کو بریڈ کی کی محسوس

ہو رہی تھی وہیں وہ چاروں بھی اس کی کی محسوس کر رہے تھے کیونکہ بریڈ ان سب کا بھی دوست تھا اور اس کی موجودگی سب کو ہی محفوظ کرتی تھی لیکن اب کچھ کیا بھی تو نہیں جاسکتا تھا نہ بہت دیر ہو چکی تھی سورج آسمان پر بالکل سر کے اوپر موجود تھا اور مسافر اس خوبصورت موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے اس کے بعد جو جولیا ٹام براڈ اور قلب نے کافی وقت خوش گپوں میں گزارا اور پھر سب ہی مطالعہ میں مصروف ہو گئے کیونکہ اس ایک ماہ کے ٹور میں وہ اپنا ایک خاص وقت بڑھائی کے لیے وقف کرنے کا ارادہ پہلے ہی کر چکے تھے جبکہ اب اس حرکت پر باقی کے مسافر حیران تھے لیکن وہ دنیا کی پروا کرنے والوں میں سے تو ہرگز نہیں تھے دن اپنی مسافت طے کرنے کے بعد ڈھل گیا اور آسمان پر سیاہ چادر اٹھ آئی ڈنر کے بعد وہ پانچوں دوست کچھ دیر تک ایک دوسرے کے ساتھ رہے پھر جب پروفیسر ایرک کی جانب سے سونے کا اشارہ موصول ہوا تو سب کمروں کی جانب چل دئے جو اور جولیا بھی ایک کمرے کی جانب چل پڑی جو انہیں چار اور لڑکیوں کے ساتھ شیئر کرنا تھا جولیا اور باقی کی لڑکیاں بہت جلد سو گئیں جبکہ جو بریڈ کے خیالوں میں جو اداس طبیعت کے ساتھ سونے کی کوشش کئی بار کر چکی تھی۔ لیکن وہ ہر بار ناکام ہوئی تھی پھر اچانک اسے بریڈ کا وہ شعر یاد آیا جو وہ اکثر اس سے رات کو فون پر بات کرتے ہوئے کہتا تھا۔

لگا ہوں میں نیند کی حسرت لیے چپ چاپ بیٹھے ہیں وہ ہم سے دور رہ کر بھی ہمیں سونے نہیں دیتا یہ شعر یاد آتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر ایک اس کی نظر سامنے کھڑی پر چلی گئی وہاں پردے کے پیچھے کسی کا عکس تھا پہلے تو جو نے اسے نظر انداز کر دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی باہر دیے ہی بیٹھ کر ہو لیکن جب چار پانچ منٹ گزرنے کے باوجود وہ عکس وہاں موجود رہا تو جو توشیش ہونے لگی کہ یہ کون ہے اور ہمارے کمرے کے باہر کھڑا کیا کر رہا ہے پہلے پہل تو اس نے جولیا کو اٹھانا چاہا لیکن پھر اپنا ارادہ ترک کر کے وہ ہمت کرتے ہوئے اگلی

اور احتیاط سے چلتی ہوئی دروازے تک آن پہنچی اور بغیر آواز پیدا کئے ہوئے دروازے سے باہر جھانکا لیکن اب وہ کھڑکی کے پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ اسے حیرت ہوئی کہ چند سیکنڈ میں وہ کہاں غائب ہو گیا لیکن پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

وہ باہر نہیں جانا چاہتی تھی بیل پر لیٹتے ہوئے اسے دوبارہ حیرت ہوئی کیونکہ وہ عکس پھر سے وہاں موجود تھا اب کی بار تو جو خوف بھی محسوس ہونے لگا تھا وہ جولیا کو اٹھاتا چاہتی تھی لیکن ہر بار اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیتی کہ صبح جولیا سب کے ساتھ اس کا مذاق اڑائے گی کہ جو رات بھر ڈرے سو نہ پائی جو نے اپنی نظریں اسی عکس پر گاڑے رکھی ہوئی تھیں پھر آہستہ آہستہ اس عکس نے حرکت شروع کر دی وہ سیدھا جا رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عکس غائب ہو گیا جو بہت زیادہ پریشان ہو چکی تھی اسے خیال آیا کہ شاید کوئی دوست جان بوجھ کر مذاق کر رہا ہو اس خیال کے آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی وہ اب قدرے پرسکون ہو چکی تھی اسے احساس ہو چکا تھا کہ کسی دوست کو شرارت سوچ رہی ہے لیکن اسے ساتھ ساتھ غصہ بھی آرہا تھا کہ یہ باہر نکل آئی۔ لیکن اب کی بار بھی اسے کوئی دکھائی نہ دیا تھا باہر زبردست خاموشی چھائی ہوئی تھی اس کا کمرہ سب سے آخر میں تھا اور سامنے پچھلے کمروں کی رہداری میں کوئی بھی نہیں تھا بلکہ روشنی کے چند لمحوں میں وہاں تک کیسے جاسکتے ہیں لیکن وہ اب کی بار ارادہ کر کے اٹھی تھی کہ اس معاملہ کو حل کرے ہی لوٹے گی اس لیے اس نے واپس جانے کی بجائے اپنا رخ اپنے دوستوں کے کمرے کی جانب کر لیا وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی یہ بات واضح تھی کہ اب تک وہ جتنے بھی کمروں کے دروازوں کے سامنے سے گزری تھی وہ سب کے سب بند تھے اور ان کی لائٹس بھی آف تھیں وہ انہیں بائیں دیکھتے ہوئے بھی آگے بڑھ رہی تھی لیکن دونوں جانب کمروں کے دروازوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا تک اس آواز نے جو کو نکادیا۔

وہ پیچھے مڑی تو اس کے خوف میں ہترج اضافہ ہوتا

چلا گیا۔ راہداری کے بلب ایک کے بعد ایک بند ہوتے چلے گئے اور پھر پوری راہداری تاریک ہو گئی جو کے قدم اپنی جگہ پر جم چکے تھے اس کا دل چیخنے کو چاہ رہا تھا لیکن وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتی تھی پھر اچانک اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی وہ مکمل طور پر خوف کی گرفت میں آچکی تھی قدموں کی چاپ قریب سے قریب تر ہونے لگی اور اس کے بعد رک گئی اور پھر تقریباً پانچ منٹ پہنچی گزر گئے اس جو کافی سنبھل چکی تھی اس نے ہمت کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھنا شروع کر دیا وہ کچھ ہی قدم چلی ہوئی کہ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر آن تھا بھلا میں جہاز میں تم لوگوں۔۔۔ پہلے ہی سوار ہو گیا تھا دراصل اس جہاز کے کپتان سٹر آسٹن میرے واقف تھے اور ان ہی کی کرم نوازی سے میں اس جہاز میں سوار ہو گیا تھا بریڈ کی وضاحت سننے کے بعد جو کا موڈ قدرے بہتر ہو گیا اور پھر وہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔

اگلی صبح باقی دوست بھی بریڈ کو وہاں دیکھ کر خوش ہو گئے تھے اور پروفیسر ایرک کو زبردست چمکا دینے پر اس کی تعریف کر رہے تھے لیکن ابھی تک بریڈ کا سامنا پروفیسر ایرک سے نہیں ہوا تھا کیونکہ پروفیسر ایرک خاصی دیر سے کپٹن آسٹن سے کسی مسئلے پر بحث کر رہے تھے دراصل مؤامدہ قدرے خراب ہوتا جا رہا تھا اور ایک طوفان کی آمد بھی متوقع تھی آسمان پر سیاہ بادلوں کی تہہ بھی ہوئی تھی اور ہوا میں بھی خاصی شدت سے چل رہی تھیں کپٹن آسٹن چاہتے تھے کہ اس سفر کو جاری رکھا جائے کیونکہ کل صبح تک انہیں اپنے ایک مطلوبہ جزیرے تک پہنچ جانا تھا لیکن پروفیسر ایرک کسی بھی قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے وہ چاہتے تھے کہ یہیں اگر قریب کوئی جزیرہ ہے تو اسی پر قیام کر لیا جائے جب تک طوفان گزر نہیں جاتا یا پھر اس کے نڈانے کی یقین دہانی نہیں ہو جاتی لیکن کپٹن آسٹن کا موقف بھی درست تھا کہ یہاں سے قریب تر جزیرہ ہوتا جس بہت چھوٹا تھا اور وہاں اتنے بڑے جہاز کا رکننا بہت مشکل تھا اور پھر دوسرا اس جزیرے پر صدیوں سے کسی کی آمد و رفت بھی تھے کیونکہ گزشتہ چند دہائیوں سے

سمندری طوفانوں نے خاصے جہازوں کو تباہ کر دیا تھا اور پھر جہاز کا رخ بونا تا جس کی جانب موڑ دیا گیا جس کی اطلاع اسٹوڈنٹس کو دی گئی تو وہ خوش ہوئے کہ اسی بھانے وہ ایک ایسی جگہ کی سیر کریں گے جہاں برسوں سے کوئی نہیں گیا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی کہ وہ جزیرہ ایک تو بہت مختصر تھا اور اس پر کسی بھل یا دوسری ضرورت کی چیزوں کا ہونا ممکن تو تھا لیکن ان کی مقدار یقیناً بہت کم ہونی تھی اور دوسرا وہ جزیرہ جہازوں کی آمد و رفت کے راستے سے کافی ہٹ کر تھا شاید اس لیے بھی کسی نے اس جانب توجہ نہیں دی تھی لیکن آج ایک جہاز سالوں بعد یا پھر شاید صدیوں بعد اس جانب بڑھ رہا تھا پروفیسر ایرک اور بریڈ کی ملاقات اب تک نہیں ہوئی تھی اور بریڈ کے دوستوں نے بھی اسے جزیرے پر پہنچنے تک پروفیسر ایرک سے دور رہنے کی ہدایت کی تھی جس پر وہ خاصا زبردست عمل کر رہا تھا۔

چند گھنٹوں تک وہ اس جزیرے تک پہنچ چکے تھے وہ جزیرہ اتنا مختصر بھی نہیں تھا جتنا اس کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا تھا جہاز کو ہشکل نظر کیا گیا اور پھر تمام اسٹوڈنٹس کو اس جزیرے پر اتار دیا گیا اس دوران پروفیسر ایرک کی نظر بریڈ پر جا پڑی لیکن حیران کن طور پر وہ برہم ہونے کے بجائے مسکرایے جیسے وہ پہلے سے بریڈ کی آمد سے آگاہ ہوں جزیرے پر اترتے ہی سب کو عجیب سا احساس ہونے لگا وہ جزیرہ جو کہ لگ بھگ سات کلومیٹر کے علاقے تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ ہرے بھرے درختوں اور جنگلی گھاس اور بوٹیوں سے بھرا ہوا تھا اور تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر چند نیلے بھی موجود تھے جن کے آگے کا منظر نظر نہیں آرہا تھا سامنے موجود جنگلی گھاس انسانی قد سے بھی زیادہ بلند تھا اور اس میں کچھ بھی دیکھنا ممکن نہیں تھا ہاں البتہ بائیں جانب گھاس کا قد کم تھا چھوٹا تھا اور وہاں پر دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ اس جگہ کوئی جانور نہیں ہے اس وقت جہاں پروفیسر ایرک کی ٹیم موجود تھی اس سے تقریباً دس فٹ آگے سے گھاس کا اور جنگلی بوٹیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

پروفیسر ایرک نے تمام اسٹوڈنٹس کو ان دس بارہ فٹ سے آگے بڑھنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہاں پر کسی بھی قسم کے خطرناک جانور کے موجود ہونے کے پورے آثار تھے آسمان پر چھائے سیاہ بادلوں نے رفتہ رفتہ برسا شروع کر دیا اور سمندری لہروں نے بھی اپنی رفتار بڑھا دی اور ہوا میں بھی شور مچانے لگیں کپٹن آسٹن کو ایک ہی فکر تھی کہ کہیں سمندر کی لہریں جہاز کو بہا کر نہ لے جائیں حالانکہ جہاز کو وہاں کے رہنے کی بھرپور کوشش میں کپٹن آسٹن نے خاصے انتظامات بھی کئے تھے۔

ٹام اور اس کے باقی ساتھی بھی اس جزیرے کا معائنہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو اپنی اپنی رائے دے رہے تھے ٹام کو پروفیسر ایرک کی محدود رکشے کی ہدایت پسند نہیں آئی تھی وہ اس جزیرے کو گھوم کر دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس کے باقی دوست اس کے اس پلان سے متاثر نہیں ہوئے تھے انہیں بھی لگتا تھا کہ یہ جزیرہ خطرناک ہو سکتا ہے اپنے دوستوں کی جانب سے ایسے رویے نے ٹام کو افسردہ کر دیا تھا۔ کم آن یا ٹام ہم یہ سب تمہارے اور اپنے بھلے کے لیے ہی کہہ رہے ہیں ورنہ انہیں تمہارا ساتھ دینے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا براؤ نے ٹام کو سمجھاتے ہوئے کہا ٹام براؤ ٹھیک کہہ رہا ہے یہیں خواہ مخواہ خطرہ مول لے کر کیا ضرورت ہے جو نے براؤ کی تائید کی۔ دونوں ٹھیک کہہ رہے ہیں فلپ اور جولیا نے بھی ٹام کی پیشکش کو رد کرتے ہوئے کہا ٹام نے برا سامانہ بناتے ہوئے بریڈ سے پوچھا آپ کو کچھ نہیں کہنا بریڈ ہلکا سا مسکرایا اور ٹام کے کان میں سرگوشی کی ہم دونوں اس جزیرے کی سیر ضرور کریں گے ٹام نے غیر یقینی انداز میں بریڈ کو دیکھا جواب بھی مسکرا رہا تھا باقی دوست اس سرگوشی کو نہیں سن پائے تھے ٹام بریڈ کو ایک سائیڈ پر لے گیا اور پر جوش انداز میں بولا۔

یار ساتھ دینے کے لیے شکریہ لیکن پروفیسر ایرک ہمیں اجازت نہیں دیں گے تم تو چمکا دینے میں ماہر ہو کوئی ترکیب سوچو تھے ہیں بریڈ نے ٹام کی بات سن کر قہقہہ لگایا اور بولا تم بھی ترے احمق ہو پانچ لوگوں میں سے اگر دو

انسان آگے پیچھے ہو بھی جائیں تو کسی کو کیا پتہ چلے گا برید کی بات نام کو پسند آئی لیکن دوسرے ہی لمحے اسے اپنے دوستوں کا خیال آیا کہ کہیں وہ ہمیں تلاش کرتے ہوئے پروفیسر ایک تک نہ پہنچ جائیں اس خیال کے پیش نظر دونوں نے قلب کو سب کچھ بتا دیا اور کہا کہ ہم گھنٹے تل لوٹ آئیں گے تم جی سب کو سنبھال لینا فلپ نے انہیں روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ دونوں کہاں رکے والے تھے۔

بارش ہلکی ہلکی برس رہی تھی اور ہوا سبھی اب قدرے ٹھم چکی تھی نام اور برید نے اپنے قدم سے بھی اونچے گھاس میں قدم رکھ دیے حالانکہ وہ دونوں بھی جانتے تھے کہ ایسے کسی انجان جزیرے میں گھومنا خطرے سے خالی نہیں ہے لیکن وہ دونوں اپنے باقی دوستوں میں سے زیادہ ہمت والے تھے اور اپنے ارادے کے پکے تھے گھاس پر چلتے ہوئے انہیں اپنے سامنے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس لیے وہ نیچے دیکھتے ہوئے چل رہے تھے دونوں کے ہاتھوں میں نارنجی جی جس کی مدد سے وہ آگے بڑھ رہے تھے دونوں کے ہاتھوں میں نارنجی جی جس کی مدد سے وہ آگے بڑھ رہے تھے وہ ابھی کچھ ہی قدم چلے تھے کہ اچانک نام کو ایک کاغذ نظر آیا اس نے جبک کرا سے اٹھالیا تو وہ اخبار کو ایک کھڑا تھا جس پر سے تحریر مٹ چکی تھی لیکن اسے تاریخ لکھی ہوئی نظر آئی ۱۱۔ مارچ ۱۸۶۳ اسے کافی حیرت ہوئی لیکن اس نے اس کا ذکر برید سے نہیں کیا اچانک برید نے نام کو آواز دی نام۔ نام جو اس سے آگے چل رہا تھا اس کی آواز سن کر رک گیا اور پھر اس کی طرف چلنے لگا۔ اور نارنجی کی روشنی میں نام اس تک پہنچا۔ اسے ایک ڈھانچہ پڑا ہوا نظر آیا نام نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

برید یہ کس کا ہے برید اس کے احمقانہ سوال پر چونک گیا اور مڑ کر نام کو دیکھا لیکن جب تک وہ خود نام کو احساس ہو چکا تھا کہ اس نے فضول سوال پوچھا ہے یا نام یقیناً یہاں کبھی انسان رہتے ہوں گے اس دلیل نے دونوں کو مطمئن کر دیا لیکن اب کی بار وہ رکے نہیں تھے چلتے

ہی رہے چند قدم پر پھر انہیں ایک ڈھانچہ دیکھا دیا لیکن اب کی بار وہ اس گھاس سے باہر نکل آئے سامنے چند ٹیلے تھے ان دونوں نے ایک ٹیلے پر چڑھنا شروع کر دیا۔ وہ دونوں خاصے تھک چکے تھے لیکن وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جا رہے تھے ٹیلے کے سر پر پہنچنے کے بعد ان دونوں کو حیرت ہوئی کیونکہ ٹیلے کے دوسری جانب کا منظر بالکل مختلف تھا چھوٹے چھوٹے گھاس کا بچھا ہوا فرش اور خوبصورت پھلدار سلتے سے لگے درخت اور شفاف پانی کا بہتا ہوا ایک چشمہ بالکل جنت جیسے لگ رہے تھے نام زیادہ حیران ہو رہا تھا کیونکہ وہ دینا کے بیشتر ممالک میں جا چکا تھا لیکن ایسی خوبصورتی اسے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی وہ دونوں اس خوبصورت کو دیکھنے میں محو تھے کہ برید بول پڑا یا نام جزیرے کا یہ حصہ پچھلے حصے سے اتنا مختلف کیونکہ ہے قدرت کی تخلیق ہماری عقل سے باہر ہے برید نام نے برید کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا اس کے بعد دونوں نے اس ٹیلے سے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ انکارخ ان پھلدار درختوں کی جانب تھا اچانک انہیں اپنے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی رکواس آواز پر وہ دونوں چونک گئے اور مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا کچھ فاصلے پر دو مرد کھڑے تھے وہ یقیناً ان کی نیورسٹی یا پھر جہاز کے عملے میں سے نہیں تھے نام انہیں پہچان نہیں پا رہا تھا وہ دونوں پراسرار انداز میں لڑکھڑاتے ہوئے نام اور برید کے پاس آئے۔

آپ کون ہیں برید نے ان میں سے ایک شخص پر نظریں جماتے ہوئے کہا دراصل ہم کچھ عرصے قبل ایک سمندری طوفان کی وجہ سے یہاں آئے ہیں آپ نے تھے اور تب سے ہی امداد کے منتظر ہیں اس شخص نے برید کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا وہ پھر تو آپ کی ملاقات ہم سے سبھی وقت پر ہوگی نام نے مسکراتے ہوئے کہا نہیں دوست تم لوگوں نے آنے میں بہت دیر کر دی ان میں سے ایک شخص بولا کیا مطلب نام نے حیرت سے پوچھا دراصل ہمارے کچھ ساتھی بھوک کی شدت سے مر چکے ہیں اور ہم بھی شاید مر جائیں نام کو جواب دیتے ہوئے اس شخص نے

کہا ہمیں افسوس ہوا لیکن یہاں کافی پھل موجود ہیں آپ لوگوں نے یہ کیوں نہیں کھائے برید نے حیرت سے پوچھا ان میں سے ایک شخص مسکراتے ہوئے کہا دراصل یہ پھل ہماری خوراک نہیں ہیں تو کیا ہے آپ کی خوراک برید نے حیران ہوتے ہوئے کہا برید کے اس سوال پر ان دونوں نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور بولے تم دونوں ہماری خوراک ہو یہ کہتے ہی ان دونوں کے جسم سے گوشت غائب ہونے لگا اور وہ دونوں ہڈیوں کے ڈھانچے بن گئے نام اور برید حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے اچانک ان ڈھانچوں نے ان دونوں کی جانب بڑھنا شروع کر دیا بھوکو برید نام چلایا اور اس کے بعد ان دونوں نے ایک سمت دوڑنا شروع کر دیا۔

موسم کافی بہتر ہو چکا تھا پروفیسر ایک اور کیپٹن اسٹن دوبارہ سے سفر پر روانہ ہونے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے جو بار بار برید کا پوچھ رہی تھی جس پر فلپ نے اسے ٹالنے کے لیے یہ کہہ دیا کہ وہ دونوں تم لوگوں سے مذاق کر رہے ہیں اور ہمیں فکر مند کرنے کے لیے کہیں چھپ گئے ہیں حالانکہ فلپ خود بھی پریشان تھا کیونکہ شاید کچھ ہی دیر میں وہ وہاں سے روانہ ہونے والے تھے اور وہ دونوں اب تک نہیں لوٹے تھے۔ اچانک بڑے بڑے گھاس میں حرکت ہونے لگی فلپ کو اطمینان ہوا کہ وہ دونوں لوٹ آئے ہیں لیکن پھر اگلے ہی لمحے اسے حیرت ہوئی کیونکہ گھاس سے نام یا برید کے بجائے ایک چالیس پچالیس سالہ عورت برآمد ہوئی تھی اس نے عجیب و غریب قسم کا لباس پہنا ہوا تھا جو بری طرح سیلا ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ ہر قسم کی چمک سے پاک تھا بالوں پر خاصی مٹی مٹی مٹی ہوئی تھی وہ سیدھی پروفیسر ایک کی ٹیم کی جانب بڑھ رہی تھی اب تک کافی لوگ اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے وہ رفتہ رفتہ چلتی ہوئی پروفیسر ایک کے پاس آن پہنچی جی فرمائیے آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہی ہیں پروفیسر ایک نے اس عورت سے پوچھا۔ اس عورت کے سونکھے ہونے ہونٹ بمشکل کپکپائے۔

ہم۔ م۔ ایک سمندری طوفان کا شکار ہو گئے تھے

ہمارا جہاز ڈوب گیا تھا لیکن ہم میں سے کچھ ایک لائف بوٹ کے سہارے یہاں تک پہنچ گئے لیکن یہاں کچھ کھانے کو نہ ملنے کی وجہ سے اب تک سب موت کے قریب پہنچ چکے ہیں پروفیسر ایک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا پچھلے کچھ ماہ سے میں نے تو کسی جہاز کے تباہ ہونے کی خبر نہیں سنی تھی اس پر اس عورت نے بنا کچھ جواب دیئے پوچھا کیا ہمیں کچھ کھانے کو مل سکتا ہے جی ہاں پروفیسر ایک نے خور دو نوش کی ایک اشیاء کا بیگ اس کی جانب بڑھایا اس پر وہ افسردہ ہوتے ہوئے بولی دراصل میرے زیادہ تر ساتھی بے ہوش ہو چکے ہیں اور انہیں یہاں تک اٹھا کر لانا پڑے گا اگر آپ میں سے کچھ لوگ ہماری مدد کریں تو ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے پروفیسر نے ناچاہتے ہوئے بھی فلپ براڈ اور چند دوسرے لڑکوں کو اس کے ساتھ روانہ کر دیا وہ عورت ان گیارہ لڑکوں کو لیتے ہوئے اس گھاس میں جا کر غائب ہو گئی۔

وہ انہیں ساتھ لیتے ہوئے ان ٹیلوں سے پیچھے ایک چھوٹی سی گھاٹی تک لے آئی اور بولی یہاں نیچے میرے نوساھی بے ہوش ہیں وہ گھاٹی درختوں سے مکمل ڈھکی ہوئی تھی فلپ براڈ اور باقی کے لڑکے اس تقریباً دس میٹر گہری گھاٹی میں اترے لیکن سامنے کا منظر ان سب کا دل دہلا دینے کے لیے کافی تھا وہاں نو انسانوں کے بجائے نو ڈھانچے پڑے ہوئے تھے انہوں نے مڑ کر اس عورت کی جانب دیکھا وہ مسکراتے ہوئے بولی دراصل یہ سب بے ہوش ہیں ٹھہرو میں انہیں ہوش میں لاتی ہوں یہ کہہ کر اس نے ایک عجیب سی سیٹی بجائی اور اگلے ہی لمحے وہ ڈھانچے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان ڈھانچوں میں گوشت بھرنے لگا تمام لڑکے ساکت کھڑے خوف سے یہ تمام منظر دیکھ رہے تھے جبکہ تین لڑکے بے ہوش ہو کر گر چکے تھے براڈ نے سب کو بھانگنے کے لیے کہا لیکن اس سے پہلے وہ بھاگتے ان ڈھانچوں نے انہیں جا کر پکڑا لیکن براڈ اور فلپ بمشکل انکے جنگل سے نکل کر بھاگ نکلے وہ ڈھانچے بے دردی سے ان لڑکوں کو نوچنے لگے براڈ

اور قلب کا بیٹے ہوئے پروفیسر ایرک اور اپنی ٹیم کی جانب بڑھ رہے تھے لیکن شاید وہ غلط سمت کو بڑھ رہے تھے۔ رات کی چادر ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی پروفیسر ایرک کافی پریشان تھے کیونکہ کئی کھٹنے بیت جانے کے باوجود بھی وہ لڑکے جو اس نامعلوم عورت کی بدولت لپے گئے تھے ابھی تک نہیں لوٹے تھے جو اور جو لیا بھی اپنے دوستوں کے غائب ہو جانے پر پریشان تھیں وہ سب گہری سوچ میں تھے۔

ویکسپائر

--- تحریر: محمد وقاص احمد حیدری۔ سہگل آباد ---

مجھ سے دوفٹ کی دوری پر کسی چیز نے اس کو جالیا وہ دور جاگر دھڑم کی آواز سے وہ زمین بوس ہو گیا۔ لیکن کمال پھرتی سے پھرا تھا اور ایک طرف دیکھ کر غرائے لگ پڑا اتنے میں مجھے بھی بھیڑے کی طرح غرائے کی آواز آئی اور ساتھ ہی میں بے قدموں کی میں نے سوچا یہ کون ہے تھوڑی دیر میں اس آفات کو دیکھا اس کا قد سات فٹ سے زیادہ تھا اس کی ٹانگیں لمبی تھیں اور پورے جسم پر بال تھے منہ اس کا بھیڑے کی طرح اور اس کے ہاتھوں کی انگلیاں پانچ انچ کی تھیں اور تانہن بڑے اس نے میری طرف دیکھا اور پھر اس ویکسپائر کی طرف متوجہ ہوا اور زور سے غرایا۔ اس کی غراہٹ پورے علاقے میں گونجی ہوئی ویکسپائر نے اس پر دائیں ہاتھ سے حملہ کیا جو اس نے روکا اور ساتھ ہی اس کے زور سے زمین پر شیخ دیا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا سر پکڑ لیا اور زمین سے دوفٹ اوپر اٹھا لیا جسے کوئی پچھہ وہ اور اپنا جبر اس کی گردن میں گاڑ دیا خون کا دریا اس ویکسپائر کی گردن سے نکلا جب ہٹایا تو اس کی گردن کا بڑا حصہ اس کے منہ میں تھا جو اس نے ایک سائڈ تھوک دیا اور ایک ہی جھٹکے سے اس کا سر علیحدہ کر دیا اور باہر کی طرف اچھال دیا جیسے ہی اس کا سر سورج کی روشنی میں آیا تو اس کو آگ لگ گئی اور ساتھ اندر پڑے اس کے جسم کو بھی آگ نے جلا دیا ہم تینوں یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ گئے یہ کام کرنے پودہ ویر و دلف پیچھے مڑا اس کے منہ سے غرغری کی آواز آرہی تھیں اس نے میری طرف دیکھا پھر میرے ڈیڈی اور بہن کی طرف اور اس کے بعد ایک جسٹ لاگئی اور اندھروں میں غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی ہمیں بھی ہوش آیا اور باہر کی طرف بھاگے دروازہ کھولا جو کہ آسانی کے ساتھ کھل گیا اور باہر نکل آئے باہر آنے پر پتہ چلا کہ یہاں تو کسی کو معلوم ہی نہیں کہ اتنا بڑا واقعہ ہو گیا ہے اور انہیں پتہ چلتا بیک کیسے۔ ہم نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر حویلی کی طرف چل پڑے۔ ایک سسنی خیز اور خوفناک کہانی۔

آہستہ آہستہ سے چلتی ہوئی گاڑی ایک گھر کے سامنے آرام سے رکی دروازہ کھلا تو انگلیٹش گانے کی آواز یکدم باہر نکلی اس نے گاڑی کا سوچ آف کیا اور فرنٹ دوڑ بند کرنے کے بعد گاڑی کو لا کے کیا پھر ایک اچلتی نظر سڑک کے دونوں اطراف ڈانی اپنی زلفوں میں ہاتھ پھیرا اور آہستہ سے چلتی ہوئی گھر میں گھس گئی دروازہ کھولنے پر اس کو پتہ چلا کہ گھر کی لائٹ نہیں ہے اس دروازہ کھول کر باہر کی طرف دیکھا تو سب کی لائٹ تھی آج پھر کیا ہوا اس لائٹ کو اس نے ہاتھ میں پکڑے بیک کو نیچے رکھا اور زور سے آواز لگائی ہنر لیکن اس کو کوئی جواب نہ ملا تو وہ نیچے بیس منٹ کی طرف چل پڑی اس

چہرہ سامنے کیا کیتی کی تو چیخ ہی نکل گئی۔ اس نے پہلے تو سب کی طرف دیکھا ہنر کو تو کافی گھورتی رہی پھر سمجھیر آواز میں بولی کافی دیر لگا دی تم لوگوں نے وہ بس فلائٹ کی دہری کی وجہ سے معذرت چاہتے ہیں ہوں وہ گویا ہوئی میں اس حویلی کی خادمہ ہوں اب اندر آؤ اس نے راست چھوڑا اور ساتھ ہی پھر آؤ دو کی آواز آئی آپ نے کچھ سنا میڈم۔

کیتی نے جواب دیا نہیں تو اور میرا نام میڈم نہیں سناستہ سے ادھ سوری کوئی بات نہیں۔ سامان اپنے ساتھ رکھ لو میں پہلے تم لوگوں کو کھانا کھلاتی ہوں وہ یہ کہہ کر مڑی اور میرے پیچھے آؤ کہہ کر چل پڑی اس کا انداز چلنے کا عجیب سا تھا ہاتھ اس نے باندھ رکھے تھے ڈریس بھی عجیب پرانے والا تھا جیسے سو سال پرانی خادمہ ہو اس کے پیچھے چلتے ہوئے ہم لوگ ایک کمرے میں آکے جہاں پر بہت خوبصورت لکڑی کا بنا ہوا کھانے کا میز تھا اور ساتھ ہی خوبصورت کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں بیٹھ جاؤ۔ منہ ہاتھ دھو کر ہم بیٹھ گئی ڈیڈی یہ عورت کچھ عجیب سی نہیں ہے کیا۔ ہاں چپ وہ آرہی ہے اس نے ہمارے سامنے کھانے کے ڈھیر لگا دئے میں کیتی کیوں کہ گوشت خور نہیں تھی البتہ ڈیڈی اور ہنر نے گوشت کے ساتھ خوب انصاف کیا میں نے بس سبزی کھائی جب ہمارا پیٹ بھر چکا تو ڈیڈی نے کھانے کی تعریف کی۔ کھانا بہت لذیذ تھا اس نے ڈیڈی کی طرف دیکھا اور صرف دانتوں کی نمائش کی اف اس کے دانت کتنے سفید تھے اور بڑے بڑے جیسے کسی بھیڑیے کے ہوں اب تم اوپر جا کر سو جاؤ تمہارے کمرے منزل نمبر دوہر ہیں ولیم تمہارا دائیں اور تم دونوں کا بائیں جانب اور علیحدہ علیحدہ کمرے ہیں گڈنائٹ اتنا کہہ کر وہ برتن سنبالنے لگی پاپا بیک اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف چل دیے۔

میں اور ہنر اپنے کمروں کی طرف کیتی تم نے اس کے دانت دیکھے تھے گنتے لے اور بھیا تک تھے ہاں چلو صبح دیکھیں گے ابھی تو نیند آرہی ہے صبح نوبے دروازہ کھڑکا میں نے کھولا تو شام تھی ناشر ریڈی ہے کرلو جی

تھینکس میں نے اتنا کہہ کر اندر جا کر فرش ہوئی اور باہر آگئی آگے ڈیڈی اور ہنر پہلے سے ہی موجود تھے مل کر ناشتہ کیا وہ جو کوئی بھی تھی لیکن اس کے ہاتھ کا ڈانٹہ کمال کا تھا مزہ آگیا برتن سنبالتے ہوئے وہ بولی آج ایک فیسلو لگے اگر تمہارا دل چاہیے تو ڈرائیور تم لوگوں کو چھوڑ آئے گا ذرا گھوم پھر لو جی اچھا ہے وہ برتن سنبال کر چلی گئی اور ہم اپنے کمرے میں آگئے اور نئے کپڑے پہنے اور ڈرائیور کے ساتھ فیسلو کی طرف چل پڑے ہم جب پہنچے تو ڈرائیور کو واپس بھیج دیا۔ تم جاؤ ہم خود آجائیں گے۔ کافی بڑا اور خوبصورت بیلہ لگا ہوا تھا ہر کوئی بہت خوش نظر آ رہا تھا ہر کسی نے اپنا حلیہ تبدیل کر رکھا تھا یعنی جانوروں جیسا حلیہ بنا رکھا تھا میں ہنر اور پاپا ایک ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک ایک بڑا ریچھ ہمارے سامنے آکھڑا ہوا میری تو چیخ ہی نکل گئی جبکہ ہنر اور پاپا ہنسنے لگے وہ کوئی ریچھ نہیں تھا بلکہ عام انسان تھا تم تو خواہ مخواہ ہی ڈر گئی ہو میں نے ہنر کی بات کو جواب نہیں دیا اتنے میں پھر مجھے آدوہ۔ کی آواز سنائی دی اس وفدہ یہ آواز پاپا اور ہنر نے بھی سنی ہم لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے اور ایک اندھیرے سے کمرے کی طرف داخل ہوئے اندر داخل ہونے پر دروازہ بند ہو گیا ہم نے مل کر زور لگایا لیکن وہ نہیں کھلا اتنے میں ہمارے پیچھے کسی آدمی یا جانور کے بھاگنے کی آواز آئی ہم نے ذکر پیچھے دیکھا ہم آہستہ آہستہ آگے چلنے لگے تھوڑا سا آگے چلنے پر ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے پیچھے کوئی بے مژدہ دیکھا تو کوئی نہیں پھر ہم نے آگے دھیان دینا شروع کر دیا۔

تھوڑا سا آگے چلنے پر ہم کو ایک سائیڈ پر کچھ نظر آیا جیسے کوئی دو چکتی ہوئی آنکھیں ہوں پہلے تو ہمارا دھیان اس طرف نہ گیا لیکن جب ان آنکھوں نے جھپکنا شروع کیا تو ہم کو یقین ہو گیا کہ یہ کوئی انسان ہے کون ہے ڈیڈی نے پوچھا کوئی جواب نہیں آیا کون ہو تم اور یہ کیا مذاق ہے دروازہ کیوں بند کر دیا تم لوگوں نے آکھا مزاج ہے پھر ہم کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ دونوں آنکھیں ہمارے نزدیک آرہی ہیں اس کی آنکھیں ہمیں خوفزدہ کر رہی تھیں پھر

ایک تھوڑی سی روشنی اس کے منہ پر پڑی تو اس کی شکل نظر آئی رنگ اس کا صاف تھا دانت اس کے سائیڈ والے باہر کو نکلتے ہوئے تھے اور اس کے منہ پر دانت پر تازہ خون لگا ہوا تھا ہمیں سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ دیمپائر ہے اور یہ کس نظریے سے ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہم پیچھے ہٹ رہے تھے اور اس نتیجے میں ڈیڈی کے ہاتھ میں کوئی چیز آئی تو انہوں نے وہ چیز اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری وہ لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا جو اس کے سر پر لگنے سے ٹوٹ گیا ہماری تو عقل دنگ رہ گئی اگر یہی وار ہم پر ہوتا تو اب تک ہم نیچے زمین پر تڑپ رہے ہوتے۔

جہاں تک اس کو ضرب لگی وہاں سے خون بہنے لگ گیا اور اس نے اس کو ہاتھ کے ذریعے چاٹنا شروع کر دیا اور پھر زور کی کلک اس نے پاپا کے پیٹ پر دے ماری وہ چیخنے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگے میرے پاس کھڑی کیتی کو اس نے بالوں سے پکڑ کر ایک طرف جھٹکا دیا کیتی اڑتی ہوئی کسی بال کی طرح سائیڈ پر لکڑیوں پر جا گری اور اس کی چل چل گئی وہ میری طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگ پڑا جب وہ قریب آیا تو صرف اتنا کہا تم ہمارے لیے خطرہ ہو اور میرے سر کو پکڑ لیا اور اپنا منہ کھول کر دانت میری گردن میں گاڑنا چاہتا تھا میں نے جھٹ سے اس کا منہ پکڑ لیا یہ دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا۔ کہ یہ اتنی طاقت مجھ میں کہاں سے آگئی اس نے فل زور لگایا لیکن وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا پھر میں نے زور سے اس کو پیچھے کی طرف جھٹکا دیا تو وہ زمین پر اچھل گیا حالانکہ وہ گر نہیں تھا پھر میں پانچ یا چھٹ پیچھے ہو گیا میں حیرت اور کوشی سے ملے جلے تاثرات سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا اس نے میری طرف دیکھ کر زور سے دھماکا اور میرے اوپر جھٹا لگ لگا دی مجھے اب اپنی موت صاف نظر آئی ادھر کیتی اور ڈیڈی بی بی یہ منظر دیکھنے لگ پڑے اتنے میں مجھ سے دونٹ کی دوری پر کسی چیز نے اس کو جالیا وہ دور جا کر دھڑم کی آواز سے وہ زمین یوں ہو گیا۔ لیکن کمال پھرتی سے پھر اٹھا اور ایک طرف دیکھ کر غرائے لگ پڑا اتنے میں مجھے بھی بھیڑے کی طرح غرائے کی آواز

آئی اور ساتھ ہی میں بے قدموں کی۔

میں نے سوچا یہ کون ہے تھوڑی دیر میں اس آفات کو دیکھا اس کا قد سات فٹ سے زیادہ تھا اس کی ٹانگیں لمبی تھیں اور پورے جسم پر بال تھے منہ اس کا بھیڑیے کی طرح اور اس کے ہاتھوں کی انگلیاں پانچ انگلی تھیں اور ناخن بڑے اس نے میری طرف دیکھا اور پھر اس دیمپائر کی طرف متوجہ ہوا اور زور سے غرایا۔ اس کی غراہٹ پورے علاقے میں گونجی ہوئی دیمپائر نے اس پر دائیں ہاتھ سے حملہ کیا جو اس نے روکا اور ساتھ ہی اس کے زور سے زمین پر پڑ پڑا دیا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا سر پکڑ لیا اور زمین سے دونٹ اوپر اٹھالیا جیسے کوئی بچہ وہ وہ اور اپنا جبر اس کی گردن میں گاڑ دیا خون کا دریا اس دیمپائر کی گردن سے نکلا جب ہٹایا تو اس کی گردن کا بڑا حصہ اس کے منہ میں تھا جو اس نے ایک سائیڈ ٹھوک دیا اور ایک ہی جھٹکے سے اس کا سر علیحدہ کر دیا اور باہر کی طرف اچھال دیا جیسے ہی اس کا سر سورج کی روشنی میں آیا۔ تو اس کو آگ لگ گئی اور ساتھ اندر پڑے اس کے جسم کو بھی آگ نے جلا دیا ہم تینوں یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ گئے یہ کام کرنے پوڈو پروڈلف پیچھے مڑا اس کے منہ سے غر غر کی آواز آرہی تھیں اس نے میری طرف دیکھا پھر میرے ڈیڈی اور بہن کی طرف اور اس کے بعد ایک جسٹ لاگئی اور اندھیروں میں غائب ہو گیا۔

اس کے غائب ہوتے ہی ہمیں بھی ہوش آیا اور باہر کی طرف بھاگے دروازہ کھولا جو کہ آسانی کے ساتھ کھل گیا اور باہر نکل آئے باہر آنے پر پتہ چلا کہ یہاں تو کسی معلوم ہی نہیں کہ اتنا بڑا واقعہ ہو گیا ہے اور انہیں پتہ چلتا بھیک کیسے۔ ہم نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر حویلی کی طرف چل پڑے۔ جب حویلی پہنچے تو کسی پر کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دیا شام نے پوچھا کہ کیسا لگا میلہ بہت اچھا کافی مڑا آیا ڈیڈی نے جواب دیا جبکہ میری اور کیتی کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ ہم لوگ جلدی سے اوپر چڑھ گئے اور میں کیتی کے کمرے کی طرف چل پڑا دروازہ کھولا تو وہ کافی پریشان تھی کچھ نہیں ہوتا کیتی

میں نے کہا بھی تھا کہ یہاں نہیں آئیں گے پھر بھی ہم لوگ آگے آج تو جگے ورنہ کل کیا ہوگا اگر دوبارہ ایسا ہوا تو یہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا تم پریشان کیوں ہتی ہو پاپا کی آواز سنائی دی اب ہم یہاں آئے ہیں تو دو چار دن رہیں گے ناں اسکے بعد چلے جائیں گے میں نے دلا سر کیتی کو دیا ہم نے تھوڑا وقت وہاں ساتھ ہی بتایا۔

اس کے بعد سورج کے غروب ہو گیا اور تھوڑی دیر میں شاش آئی اور اس نے رات کا ڈنر لگا دیا تھا ہم لوگوں نے مل کر کھانا کھایا وہ پہلے کی طرح لذیذ تھا کھانا کر مزہ آیا پھر ہم سب رات کو سو گئے۔ کیتی کو دن والے واقعے سے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے وہ آرام سے ابھی اور دروازہ کھولا تو باہر کی طرف دیکھا تو یکدم چونک گئی کیوں کہ باہر کچھ نہیں تھا رات گیارہ کا نام ہو رہا تھا آج شاش جلدی سو گئی تھی اس نے راہ داری میں چلنا شروع کر دیا۔ تو ایک جگہ لاٹری لکھا نظر آیا وہ اس کمرے میں گھس گئی اور آہستہ آہستہ سب کتاہیں چیک کرنے لگی۔ کوئی بھی اس کو نہ بھاء ہاتھ لگاتے ایلکٹرانس اس کا ہاتھ لگا اور اس کو پیچھے کھینچتا چاہا وہ نہیں ہاتھ میں آئی اس نے زور لگایا پھر بھی کس سے کس نہیں ہوئی اس نے کچھ سوچ کر کتاب کو دائیں جانب گھمایا تو وہ ہینڈل کی طرح گھوم گئی پھر ایک ٹک کی آواز آئی جیسے کوئی سیف یا الماری کھلتی ہے اور اس کے بعد وہاں ایک دروازہ نمودار ہوا اس نے گھبرا کر اندر دیکھا تو ایک ہاتھ اس کے کندھے پر آیا۔ تو وہ یکدم چیخ مارنے کے لیے تیار ہو گئی تو یکدم دوسرا ہاتھ نمودار ہوا جس نے اس کا پہاڑی طرح کھٹکا ہوا منہ روک دیا تاکہ اس میں سے خوفناک دھماکہ نہ نکلے اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تو وہ ہنر تھا۔ جلدی سے منہ سے ہاتھ ہٹایا تم یہاں کیا کر رہے ہو یہی سوال میں تم سے پوچھنے آیا ہوں اچھا چھوڑو اندر جا کر دیکھتے ہیں ہنر نے کہا اور وہ اندل چلا اندر تو پوری لیبارٹری بنی ہوئی کچس میں ہر جگہ خون کے سپیل پڑے ہوئے تھے میں نے اور کیتی نے یہ سپیل دیکھے ہنر نے ایک سپیل کو اٹھایا۔ جس پر کچھ لکھا ہوا تھا وہ اس کو دیکھ رہے تھے۔

اچانک ہنر کو چھینک آگئی اور سپیل اس کے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا اور خون کے کچھ ذرات کیتی کے پاؤں پر پڑے جو کہ ننگے تھے یہ تم نے کیا کر دیا ہے بے وقوف اس میں میری کیا غلطی ہے مجھے چھینک آگئی تھی اچھا چلو جلدی میں کیتی کا پاؤں اس ٹوٹے ہوئے شیشے کے سپیل پر لگ گیا جس سے اس کو خراش آگئی اس نے کوئی پرواہ نہیں کی اور وہاں سے چلتے بنے اور آکر اپنے اپنے کمروں میں سو گئے صبح اٹھنے پر کیتی کو ایک عجیب سا احساس ہوا وہ ابھی تو کافی ہشاش بشاش تھی یعنی اس کی انرجی میں اضافہ ہو گیا تھا جیسے جلدی سے اس نے کپڑے تبدیل کیے اور کھانے کے لیے نیچے آگئی آتے ہی اس نے ہنر کو کہا سب کو اور دھڑم سے کرسی پر بیٹھ گئی آرام سے کیتی ڈیڈی نے کہا اور سوری ڈیڈی۔ اس نے مسکرا کر کہا صبح کے وقت شاش کچھ کباب اور گوشت لے کر آئی اور گوشت بھی اچانک کیتی کی بھوک یکدم بڑھ گئی اس نے آگے بڑھ کر کباب اٹھایا اور کیت تم تو دبیجی میرین ہو تو کیا ہوا کیا میں گوشت نہیں کھا سکتی ہوں لیکن تو کو تو اس سے الرجی ہو جائے گی کچھ نہیں ہوگا اس ن بد بکھتے ہی دیکھتے پانچ کباب کھا لیے اور پھر گوشت بھی اس نے آدھے سے زیادہ کھالیا اور ایلکٹریسی ڈکار ماری اور جلدی سے اپنے کمرے میں چل دی۔

یہ اس کو کیا ہو گیا ہے یہ پہلے تو گوشت نہیں کھاتی تھی یہ نہیں پایا۔ تھوڑی دیر بعد وینیم نے دونوں کو نیچے آنے کے لیے کہا ہنر آگیا اور کیتی بھی دوڑتی ہوئی آئی اور ابھی نوایا دس سیز حیاں اتری ہی تھی کہ اس نے زور سے چھلانگ لگائی اور دھڑم کی آواز سے ہنر اور وینیم کے ساتھ کھڑی ہو گئی چلیں ڈیڈی واؤ۔ کیا بات ہے کیتی۔ چھینکس ہنر اور اسے جھٹ سے دروازہ کھولا اور باہر نکل کھڑی ہوئی جبکہ اس کا باپ اس کی حرکات کو دیکھنے لگا۔ آج پھر وہ میلے کی طرف گئے جب انہوں نے اس دروازے کو دھکا تو ڈر گئے اور جلدی سے اس جگہ کو کراس کیا۔ کیتی آن بہت خوش تھی خوب اچھی طرح گھومی انجوائے کیا ابھی وہ مزہ کر رہے تھے کہ اتنے میں بچاؤ بچاؤ

کی آواز گونجنے لگی ایک بڑا سا جھولا جس میں چھوٹی چھوٹی مکی بنی ہوئی تھیں اور اوپر والی مکی میں ایک نوایا دس سال کا بچہ چلا رہا تھا وہ غالباً کیلا تھا وہ اوپر رہ گیا اس کے ماں باپ رو رو کر بلکانے ہو رہے تھے جھولا کسی بھی وقت گرنے والا تھا۔ وہ تقریباً ایک سائیز پر لڑکھار ہاتھ ہم بھی موڑتے ہوئے گئے اور دیکھا وہ بچہ پیش مار رہا تھا کوئی مجھے بچانے لیکن کیسے کوئی اس تک پہنچ سکتا تھا اتنے میں کیتی نے ایک جب لیا اور جو نیچے والی مکی تھی اس پر سوار ہو گئی۔ سب لوگ حیران ہو گئے۔

میں اور ڈیڈی تو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگے پھر اس نے دوسری مکی میں چھلانگ لگا دی اور اس پر سوار ہو گئی ابھی اس نے دوسری تیسری والی مکی پر چھلانگ لگائی تو جھولا اور زیادہ نیچے ہو گیا یعنی وہ گرنے والا تھا کیتی نے پہلے تو نیچے دیکھا جس جگہ سے وہ اٹھ چکا تھا صرف ایک حصہ تھا جو زمین پر لگا ہوا تھا اور اس رہی سارا وزن آگیا پھر کیتی نے اوپر بچے کی طرف دیکھا پھر اس کے بعد ایک نہ بھولنے والا منظر ہم سب نے دیکھا جھولا گول تھا اور ایک مکی سے دوسری مکی تک کنکشن کے لیے ایک بڑا سالو ہے کا سر یہ تھا جیسے سائیکل اور موٹر سائیکل کے پیچے کے اندر تار لگی ہوئی ہے میں بالکل اس طرح لوہے کے سر پر نمرا ڈکے ہوئے تھے کیتی نے جو مکی سے چھلانگ لگائی اور ایک لوہے کو پکڑ لیا پھر اس نے ایک اور جست لگائی دوسرے چھوڑ کر تیسرے کو پکڑ لیا وہ بالکل بھیڑیے کی طرح چھلانگیں لگا رہی تھیں ہر چھلانگ پر لوگ کے دل دہل جاتے اور وہ کی آواز سن آتی آخر میں کیتی اس نیچے تک پہنچی کہ تمام مکیوں کی آواز سے گونج اٹھا اچانک اسی شور میں کڑکڑ کی آواز آئی اور جھولا بائیں طرف جھولا اور پھر ایک دھماکے کی طرح زمیں بوس ہوتا گیا میں اور ڈیڈی کے منہ سے بروقت نکلا۔

کیتی جھولا بڑا تھا گرنے سے بہت گرد غبار سیکوڑتی والوں نے کسی کو بھی آگے نہ جانے دیا جب تھوڑا سا غبار ہٹا تو ایک طرف آواز آئی وہ دیکھو وہ لڑکی آ رہی ہے اس نے بچے کو بچالیا کہاں کہاں ہمیں بھی تو دیکھا ہر کوئی

آدمی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا اتنے میں اس گردوغبار سے کیتی نکلی اور بچہ اس نے اٹھالیا ہوا تھا ہر طرف سے ویڈن ہنر۔ اور تالیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں کیتی نے بچہ اس کے ماں باپ کو دیا وہ اپنے بچے کو چوم چوم کر پاگل ہو گئی ہر کوئی تالیاں بجا رہا تھا ڈیڈی نے آگے بڑھ کر کیتی کو گلے سے لگایا اور میں نے شیک ہینڈ کیا کیا بات ہے سسز آج تو چھانگتی ہو ہر کسی نے خوب تعریف کی ہے میں اس بچے کے والدین آئے اور کیتی کا شکریہ ادا کیا بچہ کیتی کے گلے لگا اور والدین آئے اور کیتی کا شکریہ ادا کیا بچہ کیتی کے گلے لگا اور پیار سے بولا شکریہ آپ نے میری جان بچائی کیتی نے مسکرا کر اس کی گال پر چٹکی بجا لی کوئی بات نہیں کڈ واؤ۔ کیا بات ہے کیتی کس طرح تم نے اس بچے کو بچایا زبردستی کیتی صرف سکرادی یہ تم نے کیسے کیا تم بہت ہی ڈر پوک تھی پھر یہ سب مجھے بھی پتہ نہیں لیکن جب سے ہم آئے ہیں اس لیبارٹری سے وہ سپیل میرے پاؤں چھپا ہے تو بس یہ سب ہو رہا ہے بہر حال زبردستی رات کو ڈنر کے بعد چلتے میں گے باہر گھومیں گے ڈیڈی کو بتا کر ہم باہر نکل کھڑے ہوئے فرانس کے اس قصبے میں خوب کھوے کیتی کافی زیادہ مشہور ہو گئی دن دن واقعے نے بہت سارے لوگ اس سے ہاتھ ملارہے تھے اس کی بہادری کی تعریف کر رہے تھے اور اس وقت اندر ہاتھ چاند بادلوں میں چھپا ہوا تھا اور رات بھی غالباً چاند کی تھی انجوائے کرتے اچانک بادلوں سے چاند نکل آیا ہم ایک گھر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ اچانک چاند کی روشنی کیتی پر پڑی تو وہ یکدم ہاتھ اپنے سر پر لے گئی اور پھر میں نے ایک عجیب منظر دیکھا کیتی کے دو دو دانٹ سائیز والے باہر نکل آئے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن کالے ہو گئے اور کم از کم دو انچ تک بڑھ گئے پھر اس نے جب آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں جانوروں کی طرح ہو گئیں اس میں ہلکا پیلا رنگ نمایاں ہو گیا۔

یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کیتی ہوش میں آؤ کیتی نے مجھے پیچھے کی طرف دھکا دیا تو میں دیوار

کے ساتھ جا لگا اس نے ایک جست لگائی اور وہ گھر کے چھت پر گئی اس نے میری طرف دیکھا اور پھر آسمان کی طرف منہ کر کے اووو کی آواز نکالی جیسے بھیڑیے کرتے ہیں اور پھر وہ اس گھر کے دوسری طرف غائب ہو گئی میں جانتا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے میں گھر یعنی اس حویلی پہنچا اور دروازہ کھولا تو آہستہ سے کھیتی کو بلایا پھر بلایا جب تیسری بار بلایا تو مجھے راہداری سے کوئی چیز بھاگتی ہوئی نظر آئی میں جلدی سے سیر جیوں اوپر چڑھ گیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

کھیتی کے کمرے کے سامنے رکا دروازہ جو کہ آہستہ آہستہ کھل گیا کھیتی کھیتی پھر مجھے داکین بائیں کسی چیز کے دوڑنے کی آواز آئی جیسے کوئی کتا اور بھیڑ یا ڈورتا ہے پھر میں نے آواز لگائی کھیتی تم سامنے نہیں آؤ گی تو میں تمہاری مدد کیسے کر سکتی ہوں پھر وہ میرے سامنے آئی تو میں توڑ کے مارے پیچھے ہٹ گیا اس کا چہرہ کافی حد تک بگڑ گیا تھا وہ بچوں پر چل کر میرے پاس آئی اور دانت منہ سے زیادہ باہر تھے اور اس کے منہ سے غرغری آواز آرہی تھی۔ پھر اچانک اس کے چہرے کا حلیہ اور بڑا اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بڑی ہو گئیں وہ یہ دیکھ کر چلائی۔ میں یہ سنتے ہی پیچھے بھاگا پھر مجھے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی درندہ میرے پیچھے بھاگ رہا ہے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈر کے مارے زمین پر گر گیا۔ بالکل اسی کی طرح بھیڑ یا وہ مانو بھیڑ یا جس کا قد سات فٹ سے زیادہ تھا جس نے ہمیں اس ویسپائر سے بچایا تھا کھڑا تھا میرے سامنے مجھے پہنچانے میں دیر نہ لگی کہ یہ کھیتی ہے میں زمین پر لیٹے اپنے بازو کی کہنیوں کا سہارا لیے تھوڑا سا اوپر ہوا ہنیر سے پاس آ کر رک گئی پھر اپنی دونوں ٹانگوں پر کھڑی ہوئی اس نے اپنا چہرہ جو اس بھیڑیے کی طرح تھا لمبا اور خوفناک میرے منہ کے پاس لائی میری آنکھوں میں دیکھا کھیتی میں ہوں تمہارا بھائی ہنر پلیز مجھے کھانا مت یاد کرو میں تمہارا بھائی ہوں اس کے منہ سے رال ٹپک رہی تھی وہ کچھ دیر مجھے دیکھتی رہی پھر ایک جانب بھاگ بڑی اور سامنے کھڑی لگی ہوئی تھی جو کہ شیشہ کے فریم میں تھی

اس نے چھلانگ لگائی۔ اور اس کو توڑتی ہوئی باہر نکل گئی مجھ سے خدا کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی کہا۔
آئی لو ہنر۔ اور ساتھ ہی اووو۔ کی آواز آئی جیسے کہہ رہی ہوئی ٹو مائی برادر۔ صبح ناشتہ پر میں اور کھیتی بالکل خاموش تھے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ڈیڈی کھیتی تم کچھ کھا کیوں نہیں ہو مجھے بھوک نہیں ہے اور ساتھ ہی ایک دو ڈکار میرا نکل گیا شاید مجھے گھور رہی تھی اس نے پہلے کھیتی کی طرف دیکھا اور پھر ایک ٹرے اٹھائی اور وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی یا اس نے جان بوجھ کر چھوڑی تھی کھیتی نے یکدم اس کو ہوا میں ہی پکڑ لیا اور ٹیبل پر رکھ دیا۔ مجھے کچھ نہیں پتہ ہنر میں کیا کروں دیکھو ہم اس کا علاج نکال لیں گے تمہیں پتہ ہے میرا میں۔ بس کرو رات کو میں تمہارے کتنا پاس آگئی تھی میں تم کو اور ڈیڈی کو نقصان پہنچا سکتی ہوں یا شاید مار بھی سکتی ہوں تم ایسا نہیں کرو گی اچھا۔ ہاں مجھے پتہ ہے کیوں کہ تم میری بہن ہو اور میں تمہیں جانتا ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس بیماری کا علاج ڈھونڈوں گا کیوں کہ میں اپنی بہن کو کھوتا نہیں چاہتا ہوں کھیتی نے مسکرا کر میری طرف دیکھا تم ہنر مجھ سے انتظار کرتے ہو اس سے بھی زیادہ کھیتی۔



سردہ لوگ اس حویلی میں اگلے ہیں اور اب تو اس کی بہن بھی اباک۔ بھیڑ یا بن چکی ہے پتہ نہیں ان کو فارمولا کہاں سے ملا۔ ایک ویسپائر نے ایک آدمی سے کہا جس کے دانت باہر کی طرف بلکے سے نکلے ہوئے تھے اس کی آنکھیں لال انگاروں کی طرح سرخ تھیں پھر یکدم وہ شانت ہو گیا اور پھر بولام فکر نہ کر وہ حویلی میری ہے اور میرا ہی اس میں راج ہوگا لیکن سردہ لڑکا بھی ادھری ہے اور اس کی شکل بھی اپنے بابا سے ملتی ہے اور ہو سکتا ہے اس کے اندر اسکے بابا کی۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اس لڑکے کو مار دوں گا جیسے اس کے بابا کو مارا تھا تم بس ان پر نظر رکھ پھر میں تم کو بتاتا ہوں کیا کرنا ہے۔



میں اور کھیتی پریشان ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آج پھر کہیں نہ کوئی مسئلہ ہو جائے ڈیڈی تو باہر کام کے لیے گئے ہوئے تھے بس ہم تیاری کرنے لگے تھے شاید پہلے تو واپس مڑی پھر اس نے اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ کیا مسئلہ ہے۔ کچھ نہیں۔ دیکھو میری چھٹی حس کافی تیز ہے اور مجھے پتہ ہے یہاں کوئی غلط کام ہوا ہے اچانک کھڑکی سے چاندنی ایک کرن اندر آگئی تو کھیتی نے ہاتھ سر پر رکھ دیا اس کے دانت باہر کو نکل آئے اس کے ناخنوں سے پھر سے بڑھنا شروع کر دیا۔ ہنر جاؤ کھڑکی بند کر دو جلدی میں جلدی سے گیا اور کھڑکی بند کر دی تو اندر چاندنی روشنی آتا بند ہو گئی جس سے کھیتی کو تھوڑا سا آرام آیا۔

لبے لبے سانس لو آہستہ آہستہ وہ ٹاربل ہوتی چلی گئی پھر وہ بالکل غائب ہو گئی یہ آپکو کیسے پتہ چلا کیوں کہ میں بھی ایک ویسپائر ہوں۔ کیا میرے منہ سے ایکدم نکل گیا لیکن ہم کو تو محسوس نہیں ہوا میں نے وقت گزرنے کے ساتھ خود پر کنٹرول کر لیا تھا لیکن آپ تو لگتی ہی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ میں وہ پھرتی ہے اتنی بات بھی کہ اس نے ایک جست لگائی اور کمرے کے ایک کونے پر چارکی اور پھر سامنے ایک ٹیبل تھا جس پر بہت سی اشیاء پڑی تھیں اور اس کا وزن کوئی ساٹھ کلو ہوگا تو اس کو ایک ہاتھ سے ایسے اٹھا لیا جیسے کوئی تین یا چار کلو کا تھیلا ہو ہم حیران رہ گئے۔ وہ مسکراتی ہوئی آرہی تھی تو کہیں اس دن آپ ہی تو نہ تھیں جس نے ہم کو ویسپائر کے ایک آدمی سے بچایا تھا ہاں اس نے مسکرا کر کہا۔ وہ میں ہی تھی میں تم لوگوں کا چھپھا کرتی ہوں اور اگر کوئی پریشانی ہو تو تم لوگوں کی مدد کرنا میرا فرض بنتا ہے وہ ویسپائر کون تھا اور ہمیں کیوں مارنا چاہتا تھا کھیتی نے کہا تمہیں نہیں ہنر کو۔ واٹ۔ میں نہیں سمجھتی میں تو حیرانی سے اس کی باتیں سن رہا تھا آؤ میں تم لوگوں کو کچھ دیکھاتی ہوں وہ ہم کو لائبریری میں لے گئی اور ایک دروازہ کھول کر دیکھا جس میں ایک بڑی سی تصویر تھی وہ میری تصویر تھی۔

یہ تو میری تصویر ہے یہاں کیسے آگئی کھیتی نے جھٹ

سے تصویر میرے ہاتھ سے لی یہ تمہاری تصویر نہیں ہے بلکہ تمہارے پڑنا کی تصویر ہے اور تین سو سال پرانی ہے تمہارے نانا ایک ویسپائر تھے دینا کے پہلے وہ اسی ہی حویلی میں پیدا ہوئے تھے انکے اندر قدرتی عقلیت تھی وہ کافی طاقت ور تھے پھر تو بہت زیادہ تھی جب وہ چودہ سال کے ہوئے تو ان کو اپنے اندر کی عقلیت کا پتہ چلا پھر کچھ عرصہ بعد ایک خون خوار جنگ ہوئی اور تمہارے پڑنا نے وہ جنگ لڑی یہ جنگ ویسپائر اور لائسنز کے درمیان بھی جنگ ہوئی کس وجہ سے کھیتی نے سوال کیا۔ ہم کافی غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے اس حویلی میں ایک ایسی طاقت ہے جس کے ذریعے ویسپائر تم کو پتہ ہے وہ روشنی سورج کی روشنی کا سامنا نہیں کر سکتے ہیں چاہتے تھے کہ اس حویلی پر قبضہ کیا جائے اور اس کے اندر رہ کر اس عقلیت کو ڈھونڈا جائے جس سے وہ سورج سے ڈر نہ سکیں یعنی اس کی روشنی کو برداشت کر سکیں پھر وہ دنیا میں اندھیر پھیلا دیں گے اور ان کا یہ یہ مانو ہے کہ ہم تاکہ اس دنیا پر قبضہ کر لیں تمام بھیڑیوں اور انسانوں کو قتل کر دیا جائے اور اپنا پر صرف ویسپائر ہی ہوں صرف ویسپائر۔ کیا آپ کچھ نہیں کر سکتی پہلے تو میں اکیلے تھی اور اب کھیتی بھی میرے ساتھ ہے صرف اس کو کچھ طریقے بتانے ہیں جس سے یہ خود پر قابو پا سکے اور تاکہ یہ انسانوں پر حملہ نہ کر سکے کیوں کہ انسانوں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے سب سے پہلے کھیتی تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو چاند کی روشنی سے دور رکھو تاکہ تمہارے اندر برداشت کا مادہ زیادہ ہو سکے اور تم خود کو کنٹرول کر سکو اگے۔

شاید میں خود پر کنٹرول کرنے کی کوشش کروں گی ٹھیک ہے اب نیچے آؤ کھانا کھا کر سو جاؤ تاکہ تمہارا پیٹ بھرا رہے اور تم کی اور خصوصاً انسانوں پر حملہ نہ کر سکو ہم لوگ نیچے آئے۔ تو اتنے میں ڈیڈی بھی آگئے ہم نے مل کر رات کا کھانا کھایا اور پھر سو گئے صبح اٹھنے پر مل کر بڑھیا سا ناشتہ کیا اور ڈیڈی پھر سے کہیں کام کے سلسلے میں باہر چکے گئے تو شاید نے کھیتی کو اور مجھے ساتھ لیا اور کھلے صحن میں آگئی اور ساتھ میں ایک تھڑی کھیتی کو مارے مارے سب اتنی

جلدی ہوا کہ ہم سمجھ نہ سکے یہ کس لیے تھا تا کہ تم غصے پر قابو رکھ سکو وہ چلائی پھر اس نے ایک اور بار میں کہتی ہوں بس کر دو پھر ایک اور مارا جب اس نے چوٹی بار مارنا چاہا تو کہتی ہے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اپنا سر اوپر کیا تو اس کی آنکھیں حکم کافی سیاہ ہو گئیں۔ اس کے دانت باہر نکلا آئے صہیر آواز میں اس نے کہا سانس لو گھرے سانس لو کہتی ہے دو چار سانس لیے تو وہ پہلے والی روشنی میں آگئی بالکل اسی طرح تم نے اپنے آپ پر کنٹرول کرنا ہے اور مجھے امید ہے کہ تم جلد سکھ جاؤ گی۔ ہم کو روزی طرح پریکش کرنی ہوگی۔



یوں اگر ہم اسی طرح کرتے رہے تو کمزور ہو جا نہیں گے کیا مطلب اس بڑے دیہاڑے نے کہا جانوروں کا خون پینا یہ ہم کو طاقت نہیں دیتا پھر ہم نے قریب جنگ بھی لڑی ہے ہم اس نے کہا چلو میں کچھ سوچتا ہوں دوسرے دن وہ اس کا باس اور چند دیہاڑے باہر نکلے اور اس کے یوں نے ان کو کہا یہاں غمزد اور دیکھو میں کیا کرتا ہوں پھر تم سب لوگوں نے اسی طرح خون پینا ہے تا کہ انکو شک نہ ہو کہ ہم یہاں موجود ہیں اور جنگ کی تیاریاں شروع کر چکے ہیں ان کا باس ایک آدمی کے پیچھے چل پڑا اور قریب جا کر اس نے اپنا منہ اس کے منہ کے پاس لایا اور سانس کو خارج کیا جس سے وہ آدمی لہراتا ہوا گر پڑا اور اس کے بعد اس کی گردن میں دانت گاڑ دیئے اور خون پینے لگ پڑا تھوڑی دیر کے بعد اس کی گردن پر دانت باہر نکلائے اور اپنی ٹھوک اس کے زخموں پر لگائی اور ہماری طرف آیا اب سمجھ میں آئی تم لوگوں کو اپنے پر کنٹرول کرنا سیکھو اور اتنا خون پینا کہ وہ مرے نہیں رات۔ ٹھیک ہے یوں سب نے مل کر بیک آواز میں کہا۔



ہنر سویا ہوا تھا اس کو اچانک خطر ناک اور خوفناک خواب آنے لگ پڑے جس میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے پھر اس کی جسامت تبدیل ہونے لگتی ہے اور وہ ایک

دیہاڑے بن جاتا ہے اس کی طاقت بھی دو گنا ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد وہ دیہاڑے پر حملہ کرتا ہے۔ آہ۔ کی آواز سے ہنڑاٹھ گیا اور پانی کا ایک گلاس پیا اور پتہ نہیں اس کے دل میں کیا بات آئی کہ اس نے کھڑی کھولی اور سامنے چاند نظر آیا تو اسے دیکھنے لگ پڑا کچھ دیر دیکھنے کے بعد اس کے سر میں درد شروع ہونے لگا۔ اس کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا سر درد سے بھٹ جائے گا۔ وہ دھک دھک کی آواز اپنے دلی سننے لگ پڑا اور اس کی سونگنے کی حس بھی یکدم تیز ہو گئی اس نے جلدی سے کھڑکی بند کر دی پھر آہستہ آہستہ نازل ہونے لگ پڑا۔ وہ کافی پریشان ہوا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ اتنے میں شاہ یکدم اندر آئی اور میری طرف دیکھا کیا ہوا تمہیں کچھ بھی نہیں بس ویسے ہی سر میں درد تھا میں نے تمہاری چیخ کی آواز سنی تھی تو ادھر آگئی ورنہ میں کہتی کی طرف جا رہی تھی آج آؤ تم بھی ٹھیک ہے پھر میں اس کے ساتھ۔ جو ٹیلی کے اس کمرے کی طرف چل پڑا جہاں کہتی کی سیلف کنٹرول کی ٹریننگ جاری تھی۔ کہتی تم نے اچھا خاصا اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا ہے اور اب میں تمہیں کچھ فائننگ کا سائل سکھانا چاہتی ہوں تیار ہو۔ ہاں کہتی نے کہا۔ تو زور کا طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا کہتی تو حیران ہوئی۔

اپنے آپ کو بچاؤ اس دفعہ شاہ نے اپنی ٹانگ ماری پیٹ میں کہتی اڑی ہوئی پیچھے دیوار کے ساتھ لگی اور ڈھرم کے ساتھ زمیں پر گری لیکن ساتھ ہی وہ یکدم سیدھی ہوئی اس نے زور سے جھلانگ لگائی اور ٹھیک اس جگہ گری جہاں پر شاہ کھڑی تھی لیکن وہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔ پھر تو کہتی نے اس پر حملہ کر دیا بھی دائیں ہاتھ کا دار کرنی تو بھی بائیں ہاتھ کا۔ شاہ اب اسی طرح حملہ کر لیکن اپنے آپ پر کنٹرول کر دیا شاہ نے یکدم اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے میں کہہ رہی ہوں کہ کنٹرول کرو خود پر جوش کے ساتھ ہوش کی بھی ضرورت ہوئی ہے جانوروں کی طرح حملہ مت رو بلکہ ایک انسان کی طرح حملہ اور ہو کیوں کہ وہ دیہاڑے ہیں طاقت بھی ہے اور دماغ بھی جس سے وہ

چپٹ جاتے ہیں شاہ نے ہاتھ چھوڑ دئے اب ٹھیک ہے دوبارہ سے پھر کہتی نے دائیں ہاتھ کا مکا اسے مارا جو اس نے اپنا منہ ایک طرف کر لیا۔ پھر ایک رات اس کے پیٹ میں ماری چاہی لیکن اس نے دونوں ہاتھوں سے ٹانگ کو جھٹک دیا میں بھی کافی دیر ان کے داؤ بیچ دیکھتا رہا اور اپنے ذہن میں فٹ کرتا رہا رات کو پھر دیہاڑے نکلے اور انہوں نے اپنے باس کا طریقہ اپنایا اور اپنے لیے خون حاصل کیا اور وہاں سے چلتے گئے۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اب آہستہ آہستہ میدان میں آیا جائے اور ان پر حملے کیے جائیں تاکہ کسی ایک کو تو مار دیا جائے یا اس کو پکڑ لیا جائے باس نے کہا سب نے مل کر سر ہلایا۔



جون تم اس حویلی کی رات کو گمرانی میں رکھا کرو اور بتاؤ کہ وہ کیا کر رہے ہیں میں بالکل عنقریب ہی ان پر حملہ کرنا چاہتا ہوں ٹھیک ہے باس میں جب رات کو سویا تھا ایسے ہی خواب مجھے آئے میں ڈر گیا اور جب اٹھا تو بارہ سے اوپر کا ناٹم ہوگا میرے سر میں ہلکا سا پھر درد ہوا لیکن گھرے سانس لینے پر میں نے فوراً کنٹرول کر لیا تھوڑی دیر میں مجھے عجیب طرح کی خوشبو محسوس ہوئی جیسے کسی دیہاڑے کی ہو میں حیران ہوا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہاں پر دیہاڑے ہو میں نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر کی طرف نکل پڑا اور خون کی بو سونگتے ہوئے چل پڑا تو ایک جگہ مجھ زیادہ خوشبو محسوس ہوئی میں اس کی طرف گیا۔ تو دوپچھتی ہوئی آنکھیں دیکھیں میں سمجھ گیا کہ یہ ہی ہے جو مجھے دیہاڑے لگا کیوں کہ اس کی آنکھیں بھی بالکل اس کی طرح تھیں جس نے ہم پر حملہ کیا تھا اور پھر وہاں سے کسی چیز نے جھپ لگایا اور وہ اندھیروں میں غائب ہو گئی میں نے دل میں سوچا کہ شاہ سے اس کے بارے میں بات کروں گا یہ کوئی مسئلہ سمجھیری لگتا ہے صبح اٹھ کر ہم نے پہلے تو ناشتہ کیا۔ پھر اور پھر میں نے ڈیڈ سے چھپ کر شاہ کو اپنی طرف آنے کو کہا وہ مجھے بچن میں ملی اور رات کا واقعہ سارا سنا دیا پہلے تو وہ کچھ حیران ہوئی پھر پریشان ہوئی اور پھر خوش میں نے اس کے اس طرز

عمل کا پوچھا۔ وہ بولی حیران اس لیے کہ تم کو ان کی خوشبو خون کی خوشبو کیسے محسوس ہوئی پریشان اس لیے کہ لگتا ہے کچھ بھیا نک ہونے والا ہے اور خوش اس وجہ سے تمہارے اندر رہی تمہارے نانا کی طرح ٹھکتی ہے وہ بھی دور سے دیہاڑے کی بو محسوس کر لیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تم اور بھی کچھ محسوس کرتے ہو کچھ خاص نہیں بس رات کو سننے کی حس تیز ہو جاتی ہے اور سر میں شدید درد ہوتا ہے لیکن میں خود کو کنٹرول کر لیتا ہوں رات ہوئی تو ڈیڈی بھی بیٹھے ہوئے تھے ہم سب باتیں کر رہے تھے کہ شاہ کا چہرہ نظر آیا اس نے ہم کو بولا تو ہم ڈیڈی کو ایکسیوزی کہہ کر اٹھ گئے اور اس سے وجہ پوچھی یہاں پر ہم کو اب اور کیا کرنا ہوگا نشان سے ہم اس کو دیکھنے لگ پڑے۔ یعنی ان کی رہائش گاہ وہ کہاں رہتے ہیں تاکہ حویلی کی طرف ان کو آنے نہ دیا جائے تو کیا کرنا ہوگا ہمیں کہتی نے سوال کیا پہلے تو میں تمہارے ڈیڈی کو بے ہوش کرنی ہوں اس نے کمرے میں جا کر ڈیڈی کی گردن پر ایک وار کیا کرانے کا تو وہ یکدم ڈھلک کر اس کی ہاتھوں میں آگئے اور اس نے ڈیڈی کو ایسے اٹھالیا جیسے کوئی معصوم بچہ ہو اور پھر اس کو ان کے کمرے میں چھوڑ آئی لیکن ان کا دھیان کون رکھے گا۔ وہ دیہاڑے کو کل والا پھر آ سکتا ہے۔ اس کا حل میرے پاس ہے۔ اس نے آواز دی تو آہستہ آہستہ سے قدموں کی آواز سنائی دی ہم نے سوچا وہ کونسا انسان ہوگا لیکن دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک کتا تھا جس کا قد کوئی چار فٹ تھا لیکن ایک بات تھی وہ تھا بڑا معصوم یہ پاپا کی حفاظت کیسے کرے گا یہ تو مشکل سے بھوکا لگتا ہے ہنڑے کہا تھا کہتے نے یک دم اپنے بڑے جڑے کھولے اور دانتوں کی نمائش کر کے آواز نکال کر غرایا تو میرے ہوش اڑ گئے اس کے دانت بھیڑیوں کی طرح تھے اور جب اس نے منہ کھولا تو پورا آدمی نکل جائے گا شاہ میری طرف دیکھ کر مسکرائی۔

یہ بھی ہماری نسل کا ہے اندر ولیم کا دھیان رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا اس نے اس دفعہ شاہ کی طرف

دیکھ کر ہو کی اور پھر ہماری طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو ہونٹ آرام ہے۔ اندر کمرے میں گیا اور بید کے پاس جا کر بیٹھ گیا پھر ہم لوگ باہر کی جانب نکل پڑے ویسپاڑی تلاش میں کافی زیادہ پھرے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی آدھی رات کو واپس آگئے اس کے ساتھ شاش کے ہماری ٹریننگ بھی جاری رکھی کہ کیسے لڑنا ہے کچھ دن اور رات لگاتار ہم لوگ ان کی تلاش کرتے رہے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ آخر وہ کہاں جا سکتے ہیں ان کو زندہ رہنے کے لیے انسانوں کا خون پینا ضروری ہے لیکن یہ تو کہیں بھی نظر نہیں آرہے ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی طریقہ ڈھونڈا ہوا کیتی نے کہا میرے خیال میں وہ انسانوں کو مارتے نہیں ہیں بلکہ کوئی طریقے سے وہ انسانوں کو خون پی رہے ہیں کیوں کہ اگر وہ انسانوں کو ماریں ایک تو انسان چوکنے ہو جائیں گے دوسرا انکا علاقہ بھی پتہ چل سکتا ہے۔

تمہاری بات میں وزن ہے کیتی شاش نے کہا ہم لوگ بات کرتے ہوئے سو گئے صبح ناشتہ پراٹھے تو ڈیڈی کو نہ پا کر حیرانی ہوئی ناشتہ کے بعد ہم ڈیڈی کے کمرے میں گئے تو وہ سوئے ہوئے تھے ہم نے قریب جا کر انکو آواز دی اور وہ آرام سے بولے جیسے میں بیمار ہوں جب انکے اوپر سے چادر ہٹائی ان کی طرف دیکھ کر ہم حیران رہ گئے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سال کا بوڑھا ہوں حالانکہ ان کی عمر پینتالیس سال ہوگی اور وہ جوان لگتے تھے ہم نے ان کو جگا دیا بہت آرام سے آنکھیں کھولیں اور بیمار سی مسکراہٹ کے ساتھ ہمیں دیکھا کیا ہوا ڈیڈی آپ کو یکدم کمزور ہو گئے ہیں کل رات تک بالکل ٹھیک تھے پتہ نہیں بیٹا میرے جسم کو کیا ہو گیا۔ کل میں رات کو آ رہا تھا کہ یکدم میں بے ہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھے ہوش آیا تو حیران رہ گیا میرے جسم کو جھٹکے لگنے لگے پڑے میں اٹھا تو چکر آنا شروع ہو گئے دو تین بار میں گرا بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے جسم سے خون نچوڑ لیا ہو بڑی مشکل سے گھر تک پہنچا اور اب میں کافی نقابست محسوس کر رہا تھا۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ٹھیک ہے ڈیڈی ہم آپ کے لیے جوس لائے ہیں اور پلیز بستر سے نہ اٹھئے گا نیچے آکر شاش سے بات کی تو ہم تمہاری بات ٹھیک لگی وہ آپ اس طرح سے خون پیتے ہیں انسانوں کو مارتے ہیں بلکہ انکے جسم سے خون نکال لیتے ہیں تاکہ میں شگ نہ ہو۔ آج رات کو تیار اور ہنا پھر میں نے جوس کا ایک جگ بنایا اور کچھ ناشتہ ڈیڈی کے کمرے میں رکھا دو جوس گلاس تو میں نے خود ان کو دیئے تھے وہ غنا غٹ پی گئے۔ اور ناشتہ بھی کر دیا ڈیڈی آپ کو یاد ہے کہ آپ کہاں بے ہوش ہوئے تھے بیٹا یہاں سے چار کلومیٹر دور ایک ہائی وے ہے وہاں آبادی اتنی زیادہ نہیں ہے بس لوگ رات کو چھل قدمی کے لیے وہاں جاتے ہیں اوکے ٹھیک ہے آپ آرام کریں شکر یہ کیتی میں نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور باہر نکل آئی نیچے آکر میں نے شاش کو بتایا تو وہ بولی رات کو چھل قدمی کے لیے تیار رہنا اور ہنٹر کو بھی بتا دو۔ رات کو جانے سے پہلے ہم نے کتے کو پاپا کی حفاظت کے لیے وہاں بیٹھا رہا حفاظت ٹھیک طریقے سے کرتا کہیں سونہ جانا ہنٹر نے کہا تو جواب میں کتے نے صرف اپنے چمکدار اور نوکیلے دانت دکھائے جیسے کہہ رہا ہو پریشان نہ ہوں ہنٹر نے اب اس جگہ پرواک کرنی ہے تاکہ وہ تمہاری طرف آئیں ٹھیک ہے اور گھبراتا نہیں ہم بالکل تمہارے ساتھ ہیں رائف اوکے ہنٹر بولا۔ پھر ہنٹر نے اس ہائی وے پر چلنا شروع کر دیا۔ ہم اس کے ساتھ ساتھ چھپ کر چل رہے تھے کافی دیر چلتے رہے لیکن کوئی بھی نہ آیا۔ اسنے میں ہنٹر کو کسی چیز کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے پھر خون کی بدبو سونگی جو بالکل اس دن کی طرح تھی اور اس دفعہ کافی زیادہ قوت کی تھی یعنی ایک نہیں تین یا چار تو ہوں گے ہنٹر نے بوسو گتے ہوئے تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔

شاش اور کیتی کو حیرانی ہوئی یہ ہنٹر کو کیا ہو گیا ہے پھر اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ شاش اور کیتی بھی اسکے پیچھے لگتا ہے اسے کسی چیز کی بو آئی ہے بھاگو کیتی تیز ہم نے بھی دوڑ لگا دی۔ ہنٹر دوڑتا ہوا ایک موڑ پر رک گیا ہم نے دیکھا کہ چار ویسپاڑ دو آدمیوں کا خون چوس رہے تھے

اور ہنٹر ان کو غصے سے دیکھ رہا تھا وہ اپنا اپنا حصہ لینے کے بعد جیسے ہی اٹھے تو سامنے ہنٹر کو دیکھا اور یہ سوچا کہ کوئی انسان ہے جس نے ہمیں دیکھا ہے وہاں پر غڑائے اور ان میں سے ایک بجلی کی تیزی سے ہنٹر کی طرف آیا تو اس نے جیسے ہی ہنٹر پر حملہ کیا تو اس نے جھٹ سے اس کی گردن کو پکڑ لیا اور پراٹھا لیا۔ یہ ہم سب دیکھ کر حیران رہ گئے وہ ویسپاڑ ہنٹر کا شٹا چاہتا تھا لیکن ایسا نہ کر سکا ہنٹر نے اس کو ایک جگہ پر پٹ دیا۔ جس سے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اس کے بعد نہ یقین کرنے وال سین دیکھا ہنٹر کا دھیان یکدم چاند کی طرف گیا تو اس کے ہاتھوں کے ناخن بڑھنے لگے پھر ان کی انگلیاں بڑھیں اس کے بعد اس کے جسم میں نمایاں تبدیلی آنا شروع ہو گئی اس کی ٹانگیں لمبی ہوئیں گئیں بالکل لے کم کی طرح پھر اس کا قد سات فٹ تک پہنچ گیا اور اس کے چہرے خدو خال تبدیل ہو گئے۔

اب وہ ایک راکش بھڑیا بن چکا تھا اس کا چہرہ بہت ڈراؤنا ہو گیا اس کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے سب سے پہلے تو اس نے اس جھٹے ہوئے ویسپاڑ کو ختم کیا وہ بھی اٹھ چکا تھا لیکن ہنٹر نے چھلانگ لگائی اور اپنے دایاں ہاتھ فضا میں بلند کیا اور ایک خونی ہاتھ اس کے چہرے پر مارا جس سے اس کے چہرے پر پانچ لکیریں بن گئیں جس سے خون رسنے لگا اور پھر سین اس کے دل والی جگہ پر اپنا ہاتھ گاڑ دیا اس ایک جھٹکے سے دل باہر نکال لیا۔ یہ کام اتنی جلدی ہوا کہ ہم لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آئی میں تو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اور شاش تو خوش تھی جیسے اس کی کوئی کھوئی ہوئی قیمتی چیز مل گئی ہو ہنٹر نے پھر ان باقی تین کی طرف دوڑ لگا دی اور ان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہنٹر تو جیسے وحشی ہو گیا تھا اس نے دوڑتے ہوئے جیسے انسان موڑتے میں یکدم وہ بالکل بھڑیے کی طرح یعنی چاروں ٹانگوں پر دوڑنے لگا اور پھر زور سے چھلانگ لگائی اور ان دو ویسپاڑ کو جو سامنے تھے لیٹا ہوا زمین پر پٹ دیا اس نے سب سے پہلے دائیں والے ویسپاڑ کے ٹھیک گردن کی

ویسپاڑ

جگہ اپنا جڑ گاڑ دیا اور اس کی آدھی سے زیادہ گردن کاٹ ڈالی دوسرے والا ویسپاڑ جلدی سے اٹھا وہ کچھ پھر بھڑا تھا اس نے یکدم چھلانگ لگائی اور ہنٹر کے کندھوں پر سوار ہو گیا ہنٹر نے اپنا بائیں ہاتھ اوپر کر کے اس کے بالوں کو پکڑ لیا اور جھٹکے سے اس کو اپنے اوپر سے اتار کر سامنے دے مارا اور پھر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ بھی پھرٹی سے اٹھا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے حملہ کر دیا جیسے وہ اس کو پکڑنا چاہتا ہو ہنٹر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور زور کی لات اس کے پیٹ پر ماری تو وہ خود زارتا ہوا پیچھے جا کر لیکن اس کے ہاتھ ہنٹر کے ہاتھوں میں رہ گئے وہ زمین پر تر پنے لگا اور اس کے منہ سے ختم ہونے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اس نے بلند ایک چھلانگ لگائی اور ٹھیک اس ویسپاڑ پر گر اس کا سارا منہ اپنے جھڑوں میں ڈالا۔ اور ایک ہی جھٹکے سے اس کی گردن متحدہ کر دی اور ایک سائیڈ پر پھینک دی اس نے مڑ کر دیکھا تو چوٹھا ویسپاڑ غائب تھا پھر اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے ایک زور سی چیخ ماری جس سے کہتے میں اووو۔ دو۔ دو پھر اس نے ہماری طرف دیکھا اور ایک چھلانگ لگا کر ویرانے میں غائب ہو گیا۔ یہ کیا اس کو تو کوئی افلشن نہیں ہوا وہ پھر بھی ایک بھڑیا ہے کیتی اس کے اندر اس کے بابا والی طاقت ہے وہ پیدائش سے ایسا ہے مجھے یقین ہے وہ بھی اپنے پاپا کی طرح ایک پروٹیکٹر ہے اس حویلی اور انسانوں کا راکھوالا اتنا کہہ کر وہ مسکرائی ہوئی بولی چلو گھر چلیں لیکن ہنٹر میں نے کہا۔ وہ خود ہی آجائے گا۔ چلو۔ رات کو یہ واقعہ گزرا صبح کو ہم لوگوں نے مل کر ناشتہ کیا ڈیڈی بھی ساتھ تھے اور اب ان کی طبیعت ٹھیک تھی اور ان کی رنگت بھی صبح ہو رہی تھی ورنہ کل تو بالکل خراب تھی۔



غضب ہو گیا بوس ویسپاڑ جوان چار میں سے ایک بچ کر نکل آیا۔ کیا ہوا اور تم اسنے گھبراہٹ ہوئے کیوں ہو باس ہم آپ کے طریقے سے اپنا کونپورا کر رہے تھے کہ اچانک دہلیز پر ایک بچہ آیا پہلے تو اس نے ہم کو دیکھا ہم

خونفاک ڈانچٹ

نے اسے ڈرانا چاہا لیکن وہ بس سے مس نہ ہوا۔ پھر اسکی آنکھیں چمکانا شروع ہو گئی ایذا کی طرف گھبراہٹ کو مارا لیکن اس نے اسے اٹھا کر زمیں پر پٹخ دیا اور پھر وہ ایک مانو بھیڑیا بن گیا جو کہ بہت ہی خوف ناک تھا۔ اور خون خوار تھا اس کا چہرہ عام مانو بھیڑیوں کی طرح نہیں تھا بلکہ بہت ہی عجیب اور خطرناک اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے تین ساتھیوں کو بل بھر میں ختم کر دیا میں تو بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر نکلا ہوں بوس نے آرام سے اس کی بات سنی اس کی عمر تھی کئی بیسی کوئی چودہ سال ہوگی ہم۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔ لگتا ہے اب ان کو ہمارے پلان کا علم ہو چکا ہے۔ ہلان لگتا تو یہی ہے اور یہ لڑکا وہی ہے جس میں اس کے بابا کی شہتی اور طاقت موجود ہے میں نے آپ کو بتایا تھا ٹھیک ہے صبح ہونے والی ہے اور تم جا کر آرام کرو زانت بوس۔ وہ بھی چلا گیا چلو اچھا وہ اب کھیل میں مرہ آئے گا ان کو پتہ چل گیا ہے ہمارے پلان کا تو میں بھی تیار ہوں اس دفعہ ہم اس حویلی میں راج کریں گے اور اپنی شہتی کو بڑھائیں گے اور سورج کا مقابلہ کریں گے وہ پراسرار طریقے سے مسکرایا اور اپنے دانت دکھائے۔



ہنتر تم کیا فیمل کر رہے ہو ایک دم جھکنا زبردست اور کافی طاقت ور بھی مجھے پتہ تھا تمہارے اندر اپنے بابا کی طاقت ہوگی اور وہ رات کو ہم نے دیکھ بھی لی ہے لیکن ہنتر تم کو جوش کے ساتھ ہوش سے کام لینا ہوگا تمہارے بابا بھی یہی کرتے تھے وہ جب روپ بدلتے تو انکا دماغ کنٹرول سے باہر ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے وہ مارے گئے تم نے یہ نہیں کرنا تھا تمہاری شہتی انمول ہے ہم تو انسان کے بعد بھیڑیے بنے ہیں لیکن تم میں تو یہ شہتی پیدا کی ہے اور تمہاری طاقت انمول بھی ہے تو پلیز ایسا مت کرنا ٹھیک ہے شاہد میں سمجھتا ہوں تمہاری بات میں خود پر کنٹرول کرنے کی طاقت کو بڑھانا ہوں اور ہاں اسکا بہترین علاج ہے غصے پر کنٹرول کرنا یعنی کہ اپنے آپ پر قابو کرنا ٹھیک ہے۔



بوس آپ لوگوں کا کیا خیال ہے کس کے بارے میں اس لڑکے ہنتر جو شہتی لایا ہے بابا جیسی اس کا باپ بھی ہے اور وہ اس کو حویلی میں رکھتے ہیں اور خود چوری چھپے باہر نکل آتے ہیں آج کیا خیال ہے ان کے ڈیڈی کو پکڑ لیا جائے پھر ہم ان سے اپنی باتیں منوا سکتے ہیں اچھا آئیڈیا ہے لیکن اس حویلی میں جانے گا کون میں اور کچھ دو اور ویسپائر جائیں گے ٹھیک ہے اس کام کے لیے میں راضی ہوں پر دیکھ لینا بہت رسک ہے اس میں جو ڈر گیا وہ مر گیا بوس۔



اس ویسپائر نے کہا جو تمہاری مرضی ہے بس ابھی سورج غروب ہوا ہے دیکھ آؤ ادھر رات کا کھانا کھا کر وہ باہر نکل آئے اور کتا کو ڈیڈی کی حفاظت کے لیے وہاں رکھ لیا ادھر کتا کچھ بے چینی ہو رہی تھی وہ بار بار باہری دروازے کو دیکھتا رہتا تھا وہ کچھ پریشان لگ رہا تھا اس نے ولیم کی طرف دیکھا جو مکمل سو چکا تھا وہ باہری طرف نکلا اور ادھر ادھر کچھ سونگتا پھر تارہا۔ اور ادھر وہ جوزف اور اس کے دو ساتھی احتیاط سے حویلی میں داخل ہوئے پھر وہ ساتھ والی دیوار کی اس پر چڑھنے لگے اور انکا انداز بالکل کڑی کی طرح تھا پھر جوزف نے دوسری منزل کے ایک کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی دیکھی اس کے ذریعے وہ اندر داخل ہو گئے اور انسان خون کی بوسو لگتے ہوئے وہ اس سامنے والے کمرے کی طرف چل پڑے آہستہ سے دروازہ کھولا اور سامنے ولیم کو سوتا ہوا پایا۔ کتا نیچے دیکھ رہا تھا اس کو ویسپائر کی بو آئی لیکن پتہ چل رہا تھا وہ اس وقت کہاں ہیں اتنے میں اس کی نظر ولیم کے کمرے کی طرف کھڑکی کی طرف گئی اس کو ایک سایہ سا نظر آیا سمجھنے میں دیر ذرا بھی نہیں لگائی۔

یہ ویسپائر ہے اس نے اچھل کر ایک چھلانگ لگائی اور سامنے درخت پر پھر وہاں سے چھلانگ لگائی تو کھڑکی توڑنا ہوا سیدھا اس ویسپائر پر اپنی جلدی ہوا کہ باقی دونوں کو کچھ کرنے کا موقعہ کتا نے اس کی چھائی پر

چڑھ کر اس کی گردن پر کاٹا جس سے اس کے سامنے والا گلا اسکے منہ میں آ گیا۔ اور اس کے گلے سے خون ندی کی طرح بہنے لگا وہ دھڑم سے نیچے اترا کھڑکی کے ٹوٹنے سے ولیم کو بھی جاگ اٹھی جو دو ویسپائر تھے وہ بھی اندر آ گئے کتے نے ان کو دیکھا تو اس کی جسامت تبدیل ہونے لگی اس کا جبر اور زیادہ چیز یعنی بڑا ہو گیا اس کے ساتھ والے دانت باہر نظر آنے لگ پڑے جب کہ اس کے پاؤں بھی تھوڑے سے بڑے ہوئے اور ان سے چمکدار ناخن نظر آنے لگے اس کا قند پہلے ہی چار فٹ تک ہو گا جب اس نے اپنے آپ کو تبدیل کیا تو اور بھی ہمایا تک ہو گیا اس کے منہ سے بھیڑیے کی طرح فراہٹ نکل رہی تھی اور ایک بات میں جو بتانا بھول گیا اس کی دم پر بال نکل آئے اور اس کی دمکارات والا حصہ پر نوکیلے کانٹے نکل آئے جو وہ ہوا میں ادھر ادھر پھرا رہا تھا میں تو یعنی ڈیڈی بستر پر ہی سم گئے وہ دونوں ویسپائر بھی اندر آئے اس کے دانت بھی باہر کی طرف نکل آئے اور وہ بھی کتے یعنی بھیڑیے بنا کتے پر حملہ کرنے کے لیے تیار تھے۔

ادھر ہنتر شاہد اور جیتی باہر نکل آئے اور اس جگہ پر ویسپائر کو تلاش کرنے لگے جہاں پر کل کو ہنتر نے ان تینوں کو مارا تھا چل رہے تھے اس جگہ سے تھوڑا آگے ہنتر کو ویسپائر کی بومسوس کی دھواں سے وہ نزدیک ہیں اور اس دفعہ وہ کل والوں کی تعداد میں زیادہ اور طاقت میں بھی زیادہ تھے اچانک ان کو سامنے نظر آئے جنہوں نے بالکل انکے نزدیک آ کر اپنا جلوہ دکھایا وہ تعداد میں چھ تھے اور کل والوں سے زیادہ جسم ان کے مضبوط اور طاقت والے تھے میں نے جوڑینگ دی ہے ان کو آزمانے کا وقت آ گیا ہے مٹی۔ اور ساتھ ہی بیکم شاہد نے ایک پر دھاوا بول دیا اس کو اچھل کر کل ماری تو وہ دور جا کر لیکن پھر اٹھ کھڑا ہوا اس کے بعد تو گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی ایک کا مقابلہ دو کے ساتھ تھا جیتی نے ایک کے منہ پر دھکا مارا جس اس کا خون صاف نظر آیا اس نے اپنا ہی خون چاٹا اور وحشیوں کی طرح حملہ کیا جیتی بھی تیار تھی اس نے اپنے آپ کو ہوا میں بلند کیا۔

جب وہ ویسپائر چھلانگ لگا کر وہاں پہنچا تو کیتی ٹھیک اس کے سر پر آ گئی اور پھر دونوں پاؤں اس کے کندھے پر رکھے اور زور سے اس کی گردن پر کاٹا جس سے اس کا کچھ حصہ اس کے منہ میں آ پڑا وہاں پر ہی تھوک دیا۔ اور زور سے اس کی گردن گھمائی اور کڑک کی آواز سے اس کی گردن توڑ دی ون ڈاؤن ساتھ ہی آواز لگائی ادھر ہنتر نے ایک کو تو بالکل جھلا کر دیا تاہم توڑ حملے اس پر کرنے لگا جب وہ کافی زخمی ہو گیا تو ایک کلک اس کے جڑوں پر ماری جس سے وہ چار فٹ دور جا کر اور پھر ہنتر نے وہاں سے ہی ہائی جپ لیا اور سیدھا اس کے اوپر جا کر اب اس کی پسلیوں کے ٹوٹنے کی صاف آواز آئی اور پھر اس کی گردن کو زور لگا کر جڑ سے اکھاڑ دیا ساتھ ہی آواز لگائی تو ڈاؤن۔ شاہد نے ایک کے منہ پر زور سے ہنتر مارا اور دوسرے نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے کمرے کو چھپے کیا تو وہ اپنی گرفت مضبوط رکھنے لگا اور اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تو وہ موقع سمجھتے ہوئے اس کو پاؤں سے پکڑ کر زمیں پر پٹخ دیا اور جھٹ سے اس کی گردن توڑ دی۔ ٹھری ڈاؤن۔

ادھر کتے نے ہمایا تک روپ اپنانے کے بعد جھٹ سے ایک ویسپائر پر چھلانگ لگا دی اور اس کو لیتا ہوا سامنے دیوار کے ساتھ جا کر اپنا دوسرے نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن اس نے اپنی دم پھرا کر اس کے منہ پر ماری دو دور جا کر کتے نے نیچے گرے ہوئے ویسپائر کو ٹانگ سے پکڑا اور گھما کر دیوار کے ساتھ دے مارا وہ اس کی طرف دیکھ کر غرا رہا تھا کہ دوسرا ویسپائر جلدی سے اٹھا اور کتے کی دم پکڑ لی اور پھر اس کو بھی اٹھا کر دیوار کے ساتھ دے مار کتے کی حالت خراب ہو گئی ادھر ولیم نے جب دیکھا کہ دوسرا ویسپائر بھی اٹھ کھڑا ہوا ہے اور دونوں کتے کی طرف جارہے ہیں کہیں اسے مارندیں تو اس نے بیڑے سے ادھر ادھر کو لی چیز دیکھی تو ایک سریہ سا نظر آیا اس نے جھٹ سے سریہ اٹھالیا اور بیڑے سے اتر کر بغیر آواز نکالے سریہ اس کی پیٹھ میں اتار دیا۔

جس ویسپائر نے کتے کو دم سے پکڑ کر مارا تھا۔ ایک

حملہ کر دیا لیکن درمیان میں کتے نے اس کو سنبھال لیا۔ ایک چکر اس کے ٹھیک پیٹ پر مارا اور لیتا ہوا دور جا کر ابلیں نے ہنر پر حملہ کر دیا جون نے شاشہ پر اور کیتے نے باقی کے دو ہیمپائر کو سنبھال لیا کتے نے اس کے پیٹ میں اپنے خونی جڑے گاڑھے رکھے اور زور زور سے اسے زمین پر راتار ہا اس کا خون کافی بہہ گیا تھا وہ کافی کمزور ہو گیا تو ایک طاقت ور چیراس کے منہ پر مارا جس سے اس کا منہ ادھر گیا پھر اس نے دیکھا کہ کیتے کے ساتھ دو ہیمپائر ہیں تو وہ چھلانگ لگا کر اس کی مدد کے لیے گیا ادھر جون شاشہ کے ساتھ مڈھیمیر میں مصروف تھا شاشہ اس کو ماری لیکن وہ بھی ایک طاقت ور و ہیمپائر تھا اس کا وار خالی کر دیا اور اپنے لیے ناخن سے اس کے جسم پر نشان چھوڑ دیا کم ان کم ان میں یہی طاقت ہے تجھ میں جون نے شاشہ کو لگا کر شاشہ نے دایاں ہاتھ بلند کیا جیسے وہ اس پر وار کرنا چاہتی ہے اس کا دھیان ہاتھ کی طرف ہوا تو ایک لگد دایاں پاؤں کی پیٹ میں ماری وہ تقریباً دو فٹ زمیں سے اچھلا اور دور جا کر لیکن یکدم اٹھ کھڑا ہوا اور ایک زور کی ٹکر شاشہ کو ماری جس سے وہ اپنا وزن برقرار نہ رکھ سکی اور ہوسل گئی نیچے گری وہ جھٹ سے اس کی گردن پر حاوی ہو گیا۔

اپنے ہاتھوں میں لے کر دبانے لگی جب یہ صورت حال دیکھیں تو اس نے خنجر دوبارہ پکڑا اور پھر اس کا وار اس کی پیٹھ پر کیا آہ کی آواز اس کے منہ سے نکلی اور گرفت ڈھیلی پڑ گئی پھر شاشہ نے جلدی سے منہ پھیرا اور اپنا جہز اس کی گردن پر رکھ دیا وہ بہت چلایا لیکن کامیاب نہ ہوسکا اور شاشہ کا سارا خون نچوڑ گئی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن علیحدہ کر دی ہنر نے باس پر حملہ کیا تو اس نے ڈک کر کے بچا لیا اور ایک بچہ ہنر کے پیٹ میں مارا جس سے اس کے پیٹ میں نشان پڑ گئے ہنر نے پھر وار کیا اس نے ہاتھ روک کر ایک لگد ٹھیک ہنر کی تھوڑی باری اور خود پیچھے ہو گیا ہنر نے جب یہ دیکھا تو اس کو شدید غصہ آیا وہ چپ مار کر اس پر گرا وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھا ہنر نے دونوں ہاتھوں سے

اس کی گردن پکڑی اور زور سے جھٹکے کے ساتھ چھوڑا تو وہ اڑتا ہوا دیوار کے ساتھ لگا ابھی اس کا ٹھیک طریقے سے سانس بھی بحال نہیں ہوا تھا کہ ہنر نے چپ مار کر ٹھیک اس کے پیٹ میں سیدھی ٹانگ ماری درد سے اوپر ہوا تو ایک خونی پتھر اس کے منہ پر جڑ دیا تو اس کے منہ سے خون ایسے نکلا جیسے کوئی قلی کرتا ہے بائیں ہاتھ سے اس کے اوپر اٹھایا اور دائیں ہاتھ کو جھکا دیا تو اس کے ہاتھوں کے ناخن باہر نکل آئے جس سے اس نے وہ بالکل یوس کے دل والی جگہ پر زور سے بچہ مارا جیسے کوئی تھوڑے سے کیل کو ٹھونسنے ہے تو اس کے منہ سے فلک شکاف جیج نکلی اور ایک جھٹکے سے دل باہر نکال لیا اور اس کی لاش کو پھینک دیا۔

دلیلم شاشہ کیتی اور کتاب اپنی حالت میں آگئے کتا اور شاشہ بھی انسان بن گئے تھے دیکھ رہے تھے اور پھر ہنر نے اٹھا کر دل کتے کے سامنے پھینک دیا جیسے اس نے منہ میں صاف کر دیا پھر آہستہ آہستہ وہ اپنی اصلی حالت میں آیا اور سب اس کے گلے طے تم نے دینا کو بچا لیا ہے ہنر مجھے امید تھی کہ تمہارے بابا بھی موت کا شکار ہو گئے تھے اس دینا کو بچاتے بچاتے سب ایک دوسرے کے گلے ملے اور سب ہی خوش خوش رہنے لگے۔



غزل

رونے پہ دل جو آئے تو رو لینا چاہئے
یہ آئینہ بھی کبھی دھو لینا چاہئے
اس نے کہا تھا ہجر کی بارش میں آؤں گا
آنکھوں کو آنسوؤں سے بھگو لینا چاہئے
سرمستی وصال میں اے دل بھی چھو لینا چاہئے
کائنات مذاق کا بھی چھو لینا چاہئے
وہ کب کا جا چکا ترے خوابوں کے شہر سے
وکی اب تجھے سو لینا چاہئے
محمد لقمان اعوان۔

خونفک ڈائجسٹ

میرا وعدہ ہے

اس سے کہو کچھ راز ہیں میرے سینے میں
دن کم ہیں میرے جینے میں
مجھے دھیرے دھیرے کہنے دو، تیرے دل میں مجھ کو رہنے دو
میری بوجھل پلکیں کہتی ہیں، یہ تجھ کو سختی دیتی ہیں
میں سب کچھ کھوتا چاہتا ہوں، بس تیرا ہونا چاہتا ہوں
عجب خواہش میں کھو جاؤں، تیری گود میں سر رکھ کے سو جاؤں
پھر نہ لوٹ کے آؤں گا، نہ تجھ کو بھی ستاؤں گا
یہ میرا تجھ سے وعدہ ہے، ہاں یہ میرا تجھ سے وعدہ ہے
رکیش ساجد کاوش۔ شہر خان بیلہ۔

غزل

مجھ سے رونے کا جب تو مجھے رلا دے گا
پھر خود ہی اپنی شرارتوں سے مجھے ہنسا دے گا
اوپس ہوں تو جی کرتا ہے کہ اس کے کندھے پر سر رکھ دوں
مجھے یقین ہے اک وہی مجھے حوصلہ دے گا
اس روز میں زندگی سے ہی روٹھ جاؤں شاید
جس روز وہ مجھے اپنے دل سے بھلا دے گا
رکیش ساجد کاوش۔ شہر خان بیلہ۔

غزل

گزرنے ہی نہ دی وہ رات میں نے
گھڑی پر رکھ دیا تھا ہاتھ میں نے
اداسی رہ گئی ہے عمر باقی
نبھایا ہے کسی کا ساتھ میں نے
میں اس کی ذات میں گم ہو گیا ہوں
منا لی ہے اپنی ذات میں نے
یہ کیسی آگ دل میں میں کی فروزاں
جلا کر رکھ دیے جذبات میں نے
نبہت رویا ہوں مگر اس سے پہلے
کبھی دیکھی نہ تھی برسات میں نے
فلک سکھول لے کر آ گیا تھا
ستارے کر دیے خیرات میں نے
بڑی مشکل سے ہاتھ آئے تھے
کہاں رکھے ہیں وہ جذبات میں نے

غزلیں و نظمیں

پھول کے نام

نوید سحر گر سنا دے کوئی، دے غلغلوں میں جلا دے کوئی
سکوں جھا گیا مرگ کا چارہ، نذر زندگی کی سلا دے کوئی
فرشتوں کی مجھ کو تمنا نہیں، مجھے ایک انسان دکھا دے کوئی
یہ بایوسیاں بڑھ نہ جائیں کہیں، کرن آندروزی چکا دے کوئی
اداسی نے پھر دل پہ یلغار کی، ذرا دیر کو مسکرا دے کوئی
☆ لہجہ کاٹنا بنوں اڑو، ڈی آئی خان

مان جانا

میں اپنی راتوں کی فرستوں میں مجھے مناؤں تو مان جانا
اگر کسی دن میں اپنے آنسو جو لے کے آؤں تو مان جانا
تو خوش نہیں ہے میری بھا پہ تو صرف اتنا بتا دے مجھ کو
تیری خوشی کے لئے میں سولی پہ مسکراؤں تو مان جانا
تو بارگمان ہے میری وفا سے تو ایک بار تو آزما لے مجھ کو
جو ہار جاؤں تو لوٹ آنا جو جیت جاؤں تو مان جانا
☆ فرید علی نی۔ سیت پور

بس اتنا جان لو تم

ہم سے جدا ہونے کا شہر بھی ابلے کرنا
ہم ایسے ستم گر ہیں کہ منایا نہیں کرتے
جس در پہ گئے ہیں بس اک بار اچھے ہیں
پھر لوٹ کر کبھی اس در پہ جایا نہیں کرتے
آنکھوں سے پلاؤ گے تو آجائیں گے پیٹنے
پیانوں سے تو پیٹنے ہم جایا نہیں کرتے
اپنا تو یہ شیوہ ہے غور سے سن لو
خود ہی تڑپ لیتے ہیں تڑپا نہیں کرتے
☆ فرید علی نی۔ سیت پور

تمہارے نام

زمین پہ چل نہ سکا آسمان سے بھی گیا
کنا کے پر وہ پرندہ اڑان سے بھی گیا
ستارہ کر گئی بڑے مکان کی خواہش
میں اپنے گاؤں کے کچے مکان سے بھی گیا
پرانی آگ میں جل کے بھی کیا ملا تجھ کو

ہونوں پر لکھڑائی..... دعا کے سورج پکھل گئے ہیں..... اور
..... تمام پہنے ہی جل گئے ہیں..... اداسیوں کا سبب جو لکھنا
تو یہ بھی لکھنا

☆ فریدی علی نمی-سیت پور

غزل

بھی تھک کے جو سو گئے بھی رات بھر نہ سو سکے
بھی ہنس کے جو غم چھپائے بھی منہ چھپا کے روئے
میری داستانِ حسرت وہ سنا سنا کے روئے
میرے آزمائے والے مجھے آزا آزما کے روئے
شب غم کی آپ بیتی جو سنا کی انجمن میں
کوئی سن کے مسکرائے کوئی مسکرا کے روئے
میں ہوں بے وطن مسافر میرا نام بے کسی ہے
میرا کوئی بھی نہیں ہے جو گلے لگا کے روئے
میرے پاس سے گزر گئے میرا حال تک نہ پوچھا
میں کیسے یقین کر لوں وہ دور جا کے روئے
☆ حادظفر-گوچرہ

غزل

دیکھنے کو تیری صورت نیناں ترستے ہیں
تیری یاد میں نینوں سے ساون برستے ہیں
آج ہم نے یہاں کر دیں دل کو جو حسرتیں ہیں
دوریاں کم نہ ہوئیں فاصلے بڑھتے رہے
بے قراری میں رات بھر پل پل ترپتے رہے
تم سے ملنے کو صدم ہم پل پل ترپتے رہے
☆ حادظفر-گوچرہ

غزل

مجھے فرصت ملے تو ہمارا حال بھی پوچھ لینا
درد جو دیا ہے اس کی دوا بھی پوچھ لینا
ہو جائے زندگی میں اگر کسی موڑ پہ سامنا
تو اپنے چہرے سے ذرا پردہ اٹھا لینا
جب بھی ہو دیوانوں کی محفل تو ہم کو بھی بلا لینا
تیرے حسن کی قیمت کو ادا نہ کر سکیں گے ہم
تیرے حسن کی قیمت کو ادا نہ کر سکیں گے ہم
صرف اک نظر ہماری طرف بھی اٹھا لینا

اسے بچا نہ سکا اور اپنی جان سے بھی گیا
بھلا نا چاہتا تو اس کی انتہا کر دی
وہ شخص اب میرے وہم و گمان سے بھی گیا
کسی کے ہاتھ کا نکلا ہوا وہ میں تیر ہوں علی
حرف کو چھو نہ سکا اور کمان سے بھی گیا
☆ فریدی علی نمی-سیت پور

اسے میں نے ہی لکھا تھا

اسے میں نے ہی لکھا تھا کہ..... لہجے برف ہو جائیں تو پگھلا
نہیں کرتے..... برندے ڈر کے اڑ جائیں تو پھر لوٹا نہیں کرتے
..... اسے میں نے ہی لکھا تھا..... یقین اٹھ جائے تو..... شاید
کبھی واپس نہیں آتا..... ہواؤں کا کوئی جھوکا کبھی بارش نہیں
لاتا..... اسے میں نے ہی لکھا تھا کہ..... شیشہ اک بار ٹوٹ
جائے تو..... کبھی جڑ نہیں پاتا..... وابستہ جن سے امیدیں ہوں
..... وہ بدل جائیں تو..... جیا نہیں جاتا..... اسے میں نے ہی
لکھا تھا

☆ فریدی علی نمی-سیت پور

عادت کے نام

کچھ اپنی غلطیوں کا ازالہ کرو محسن
یوں نفرتوں کو دل میں نہ پالا کرو محسن
سیدھا سا اک سوال ہے سیدھا جواب دو
یوں مسکرا کے مجھ کو نہ ٹالا کرو محسن
الفاظ گرا دیتے ہیں جذبات کی قیمت
جذبات کو لفظوں میں نہ ڈھالا کرو محسن
سنہیلے ہوئے لوگوں کی فکر چھوڑ دو تم بھی
جو گر رہے ہیں ان کو سنبھالا کرو محسن
☆ فریدی علی نمی-سیت پور

اداسیوں کا سبب جو لکھنا

اداسیوں کا سبب جو لکھنا..... تو یہ بھی لکھنا..... کہ چاند چہرے
سراب آنکھیں بدل گئے ہیں..... وہ زندہ لہجے جو تیرے آنے
کے منتظر ہیں..... وہ تھک کے سایوں میں ڈھل گئے ہیں..... وہ
تیری یادیں خیال تیرے..... رنگ تیرے ملاں تیرے..... وہ
تیری آنکھیں سوال تیرے..... وہ تم سے میرے تمام رشتے
..... پھڑک گئے ہیں اجڑ گئے ہیں..... اور یہ بھی لکھنا..... لرزتے

☆ جنید اقبال-انک

میرا سپنا

تیری بات غزل..... سلطان وفا..... اتنا تو تھا..... مجھے میرے
سوا..... کہیں چین ملا..... تو دور کسی..... مجھ کی..... یہاں ادا
..... سپنا ہے جو میرا..... اسے پارانا..... مجھے دل میں پھنسا
☆ نامعلوم

غزل

مجھے چاہو گے تمہیں تو گھر پر بھلا لیں گے
درد دل ہوتا ہے کیا دکھائیں گے
محبت کیا ہوتی ہے محبت کر کے دکھائیں گے
پھر میرے پاس آنا کچھ اور بتائیں گے
کبھی نہ آئیں آنکھ میں آنسو تو ایسا کرنا
اک شام میرے پاس آنا بہت دلا میں گے
ہر پل رہو گے بے چین محبت میں
خیال بن کر پل پل ستائیں گے
پوچھتا ہے جو زندہ رہنے کے
چلو کسی روز زندگی سے ملوائیں گے
☆ قاتب احمد چیمہ-کوئٹہ سوئی ٹاؤن

غزل

اک چادر کو راہ محبت میں..... بچھا دینا
میں مر جاؤں تو اسے میرا کفن بنا دینا
تھوڑی سی خاک ان کے قدموں کی لے کر
میری آنکھوں میں سرمہ نہ لٹا..... لگا دینا
میرے جنازے کی شان و شوکت یہ ہو گی
کر کے خمار کوہ یار میں گھوما دینا
جسم ہی نہیں میری روح کی تسکین کے لئے
اک آنسو ان کا مجھ پر گرا دینا
بہت روئے گا مجھے دیکھ دیکھ کر ایک شخص
اس لئے دیر نہ لگانا مجھے جلدی دینا
لگانا اک پورا..... میری قبر کے سرہانے
میرے یاد کے آنسو اس کو پلا دینا
اگر بہت روئے میری قبر پر وہ احسان
تو لکھنا مجھے وہاں سے اور جلا دینا

غزلیں و نظمیں

غزل

میں نے الفت کا بھرم سب سے جدا رکھا ہے
گویا پہنے میں تجھے دل کی جگہ رکھا ہے
دل آج چاہیں کہ تو کبھی بدنام نہ ہو
دیکھ اگر تیرا ہے عمر نام چھپا رکھا ہے
تیرے ہاتھ سے کیا ہے تو نے مصافحہ
درا ہی نہیں ہواؤں سے لگا رکھا ہے
اب میں کما جیسے ریشا پر تیل کا مطلب
دلالت ہے..... اس بٹھا رکھا ہے
اور میں تو کما کما ہوا احسان
جری تصور..... کما کما رکھا ہے
☆ احسان بحر-میانوالی

غزل

اگر اس میں گمان اور مصروف بھی ہوں
تھارے پاس ہوں ملا اور بھی بھی ہوں
یوں چلے رہا ہوں..... شوق نہیں میرا
کچھ معاملہ ہاہوت کا ہے..... مجھ مجبور بھی ہوں
محبت ہو گئی ہے تم سے اس کی خطا ہے میری
چلو مانا کہ بھرم ہوں عمر بے قصور بھی ہوں
☆ احسان بحر-میانوالی

لکھنے کا شوق

مجھے لکھنے کا شوق ہوتا میں اپنا خواب لکھتا
تیرے چہرے کو چاند تیرے ہونٹوں کو گلاب لکھتا
تیرے پیار میں بھول کر ساری کائنات کو
تیری دلفنوں کی چھاؤں میں اپنا انجام لکھتا
حق ہوتا تقدیر لکھنے کا مجھے اپنی
تو تیرے سارے غم میں لے کر اپنی ساری خوشیاں تیرے نام لکھتا
اگر بادشاہت دیتا اس جہاں کی خدا مجھے
تو میں یہ سارا جہاں تیرے نام لکھتا
☆ جنید سیف-ڈگری

آخری شام

غزلیں و نظمیں

میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے
میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے
میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے میرے یہ شعر پسند ہے

اک عمر بیت چلی ہے تجھے چاہتے ہوئے
تو آج بھی بے خبر ہے کل کی طرح
میرے زندگی کے مالک میرے دل پہ ہاتھ رکھ دے
تیرے آنے کی خوشی میں میرا دل چل نہ جائے
یہ اداس شامیں میری تنہائی کو ایسا عروج بخشتی ہیں
کہ تجھے پھر وہی اک وہی بس وہی شخص یاد آتا ہے
تو ہوتا ہے رنجیدہ تو نکھر جاتی ہے میری ساری کائنات
لفظ اتنی سی التجا ہے مجھ سے روضا نہ کرو
میرے قاتل ہی رو پڑے مجھے تنہا دیکھ کر
بات تو صرف چاہت اور غلوں نیت کی ہوتی ہے ساقی
ورنہ دوست اور دشمن شروع ایک ہی حرف سے ہوتے ہیں
ایک مدت سے میری سوچ کا محور تو ہے
ایک مدت سے میری ذات کے اندر تو ہے
میں تیرے پیار کے ساحل پہ کھڑی ہوں تنہا
میری چاہت میری الفت کا سمندر تو ہے
تو تو سرمایہ ہستی ہے میرا ذکر ہی کیا
ہم تو دشمن کو بھی اے دوست دعا دیتے ہیں
میں تیرے پیار کے ساحل پہ کھڑی ہوں تنہا
کوئی نظر انداز کرے تو کتنا درد ہوتا ہے
چلو کہ بہت رات ہوئی اب لوٹا رہے مجھے
کہ میرے گھر میں منتظر ہے تنہائی میری
دفا کے آچل سے نکلی ہے ایک خون کی نہر

میرے ہاتھوں میں ہے جام آخری
میرے ہونٹوں پہ ہے تیرا نام آخری
میری پلکیں کھلی ہیں تمہارے لئے
میری آنکھوں میں ہے اک سلام آخری
اسے کہاں محسن خوش رہے تو سدا
میری جانب سے ہے یہ پیام آخری
جان دے دی مگر بے وفا نہ ہوا
میرے سر ہے یہ الزام آخری
کل نہ جانے کہاں زندگی ہو بسر
تیری گلیوں میں ہے یہ قیام آخری
رودھ کر اس طرح تم نہ جاؤ ابھی
کیا پتہ ہو یہی شام میری آخری
☆ جیند سیف - ڈگری

غزل

میرے گئے چے سارے پھول بھی مرجھا گئے
کسی اچانک پہ موسم آ گئی ہے
میرے گلشن کو ایسا لگا ہے
جیسے کسی ظالم کی نظر کسا گئی ہے
تھوڑی سی چو کرن تھی میری روشنی کی
لگتا ہے اس پر بھی کھلا چھا گئی ہے
سمندر کی دلدل میں میری آج کشتی
لگتا ہے زیادہ ہے سیکڑا گئی ہے
چٹائی تھی یہ جموینڈی مدت میں مشکل سے
جس کو ظالم ہوا کیسے نکھرا گئی ہے
چٹائی تھی اسکی پتہ بھی تھا مجھ کو
مگر وہم میں تھا شرما گئی ہے
آج اس کا منفی میں آیا پیغام مجھ تک
پتہ لگا بہادر ہم کو وہ ٹھکرا گئی ہے
☆ بہادر علی عاربان - گھوٹی

غزل

ایسا سلا مے زمانے سے کہ دل بھر گیا ہے اس آشیانے سے
اب نہ جام میں بھی آتا وہ مزہ
اور نہ لگتا ہے دل، میخانے سے
آتا تھا وہ خو بہانے، ڈھونڈ کر کئی
☆ ملک محمد قمر رمضان - تپالیاں

دور اک بستی آباد کریں گے
اس بستی کے لوگ ہمیں یاد کریں گے
جب ہم اقبال اس کی محفل میں نہ ہوں گے
تڑپیں گے فریاد کریں گے

محمد اقبال رحمن۔ سبکی بالا ہزارہ

سنا ہے درد کا احساس اپنوں کو ہوتا ہے آکاش
جب درد ہی اپنے دیں تو احساس کئے ہو آکاش

چوہدری سعید آکاش۔ مظفر آباد

ماتا کہ ہماری ذات میں سو عیب ہیں مگر
بکتے نہیں خدا کی قسم بھی ہم فقیر لوگ

محمد افضل جواد۔ کالا باغ

برسوں بعد جو ہنسنے ہوئے اس چہرے کو دیکھا اداس
بری طرح سے لرز کے وہ گئی میرے دل کی زمین

نصیر احمد اینڈ اداس۔ مظفر آباد

میری محبت کو بدلت کے ترازو میں مت تول اے دوست
میں نے وہ زہمی کھائے ہیں جو قسمت میں نہیں تھے

سفیر اداس موہری۔ مظفر آباد

ہوتا ہے اپنی آنکھ کا آنسو بھی بے وفا شاہد
وہ بھی نکلتا ہے تو کسی اور کی خاطر

شاہد اقبال خلک۔ کرک

دلوں میں نفرت ہے محبت کس سے۔ مانگتے ہیں
پالے زہر کے بھرے ہیں شربت کدہ سے مانگتے ہیں

شاہد اقبال خلک۔ چندری، کرک

عجیب شام گھڑی ہے کہیں سے آ جاؤ
بڑی اداس گھڑی ہے کہیں سے آ جاؤ

زمانہ جس کو سمجھتا ہے موتیوں کی چمک
وہ آنسوؤں کی لڑکی ہے کہیں سے آ جاؤ

پرنس مظفر شاہ۔ پشاور

کوئی مہر نہیں کوئی قبر نہیں پھر سچا شعر سنائیں کیا
اک جبر جو ہم کو لاحق ہے تا دیر اسے دہرائیں کیا

محمد اقبال رحمن۔ سبکی بالا

گر تیرے سامنے پرچم کفر بلند ہو
یا لا اللہ نہ کہہ یا اسے تار تار کر سوسے

محمد اعظم۔ عارف والہ

اندر کی ٹوٹ پھوٹ نے ویران کر دیا ہمیں
ورنہ ناز تھا ہم کو کہ آفتاب ہیں ہم

محمد عمیر مظہر سنی۔ تنجیاں

ستاروں سے پہاڑوں سے فریاد کرتا ہوں
قسم خدا کی میں تم کو دن رات یاد کرتا ہوں

حظیظہ اللہ۔ وندر

ایسی بھی کیا خطا تھی کہ محبت میں یہ سزا ملی
کہتے ہیں کہ دنیا جدائی دیتی ہے

مگر ہم کو تو دلیر سے ہی بے وفائی ملی

عبدالرحیم لاسی۔ لہیلہ

چلو اب میری سانسیں ہی امانت رکھ لو ناز
شاید اس طرح بن جاؤں تیرے اعتبار کے قابل

ایمن ناز۔ ڈھوک مراد

مت اعتبار کرنا کسی کا اس دنیا میں ناز
اکثر وہی دھوکا دیتے ہیں جن کو ٹوٹ کر چلنا چاہئے

علی ناز۔ ڈھوک مراد

جلا ڈالا تپتے صحرا نے پاؤں کو
کتنا مشکل تھا چھوڑنا اپنے گاؤں کو

ظفر نور بھٹو۔ اوپاڑہ

محبت نایاب تھی تو نے عام کر دی
عرسے کی چاہت پل بھر میں غلام کر دی

دکھ تعلق کے ٹوٹ جانے کا نہیں عمران
درد یہ ہے چاہت اس نے بدنام کر دی

عمران انجم راہی۔ سبکی پانی

خوش نہ تھا مجھ سے بچھڑ کر وہ بھی مستوی
اس کے چہرے پر لکھا تھا پھر بھی لوگو

سردار اقبال۔ سردار گڑھ

خوشبو بتا رہی ہے کہ وہ راستے میں ہے
موج ہوا کے ہاتھ میں اس کا سراغ ہے

سردار محمد اقبال خان۔ مستوی۔ سردار گڑھ

یاد کر کے اور بھی تکلیف ہوئی تھی مستوی
بھول جانے کے سوا اب کوئی بھی چارہ نہ تھا

سردار محمد اقبال خان۔ مستوی۔ سردار گڑھ

بعد مرنے کے تیری لحد پہ آئے گا کون نذا
یہاں لوگ بتوں کو دفناتے نہیں جلا دیتے ہیں

جمیل نذیر پوری۔ خیر پور میسر

ہوتا ہے اپنی آنکھ کا آنسو بھی بے وفا خضر
وہ بھی نکلتا ہے تو کسی اور کی خاطر

خسرو علی۔ گنڈا کس

خوف آیا نہیں سانپوں کے سمسنے جنگلوں سے
مجھے محفوظ رکھا میری ماں کی دعا نے

نبیلہ بھٹو۔ سبکی پانی

اک قطرہ تو کیا سمندر ہی اس کے نام کر دیتا
وہ کہتی تو سہی اک بار پیاسے کچھ میں

جہانگیر اسلم گوندل۔ منڈی بہاؤ الدین

مٹ جاتے ہیں وہ لوگ ریت کی دیباچوں کی طرح الطاف
اپنے سے زیادہ جو کسی سے پیار کرتے ہیں

چوہدری الطاف حسین دکنی۔ بھمبر

جب کبھی جی میں آئے تو آزما لینا اے دوست
ابو بھی دیں گے چراغوں میں جلانے کے لئے

چوہدری الطاف حسین دکنی۔ بھمبر

چاندنی رات میں چاند گوارا نہ ہوا مجبور
ہم تو سبھی کے تھے مگر کوئی ہمارا نہ ہوا

دین محمد مجبور۔ بولان

کیوں کہوں میں یہ دعا کہ اسے میری عمر لگ جائے الطاف
ہو سکتا ہے آج آخری دن ہو میری زندگی کا

چوہدری الطاف رحمن۔ کھڑورہ

وہ مجھ کو بے وفا کا لقب دیتا ہے
سانس چلتی ہے مگر مردہ بنا دیتا ہے

مت پوچھ اس کے میٹھانے کا پتہ
اس کے تو شہر کا پانی بھی نشہ دیتا ہے

چوہدری الطاف حسین دکنی۔ کھڑورہ

قبروں میں نہیں ہم کو کتابوں میں اتارو
ہم لوگ محبت کی کہانی میں مرے ہیں

فیض اللہ مجاور۔ سخی سرور شریف

ہم تیرے شہر میں یونہی بھرتے رہے وہی
نہ کسی نے چاہ پوچھی نہ کسی

عبدل شہزاد علی۔ بیکر

زب اے دل تیرے ترپنے میں بڑی ٹھیکن ہوئی ہے
جدائی اپنے پیاروں کی بڑی ٹھیکن ہوئی ہے

نصیر الدین نصیر۔ چنگوٹ

آنکھ کا لگنا بھی اک قیامت ہے
نہ گئی آنکھ جب سے آنکھ لگی ہے

جابر عباس حمزہ۔ سرگودھا

گہترین شعر اپنے پیاروں کے نام

SA کے نام

منسوب ہے جو لوگ میری زندگی کے ساتھ اکثر وہی لے ہیں بڑی بے رخی کے ساتھ میں تیرے آنے کی امید رکھتا ہوں مگر مجھ کو غصب کا پیار ہے اس دشمن کے ساتھ عبدالستار نیازی۔ زریں بگ

A کے نام

کتنی خاموشی ہے کتنا دلکش ہے وہ ساری باتیں فضول ہیں مجھے اشارہ تو مدد کا کر رہا تھا ڈوبنے والا مگر یارانِ ساحل نے سلام سے الوداع سمجھا محمد طارق نور۔ سکران

رئیس ارشد، سعودی عرب کے نام

تیرے بغیر کتنی افسردہ تھی بزمِ شعر اے دوست اب پردھوں میں غزل کس کو دیکھ کر رئیس ساجد کاوش۔ خان پبلہ

رئیس ساجد کاوش، خان پبلہ کے نام

اک پھول بھی اکثر بارش سجا دیتا ہے اک ستارہ دنیا چمکا دیتا ہے جہاں کام نہیں آتے دنیا بھر کے رشتے وہاں اک دوست زندگی بنا دیتا ہے رئیس ارشد، سعودی عرب

رجب مشہدی، شاہراہ کوہ کے نام

ہم ہیں وفا کے عادی ہر دم وفا کیا کریں گے اک جان ہے جو باقی تم پہ فدا کریں گے عبادت علی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

AG حافظ آباد کے نام

سر مشعل بھی تیرے نام کے چرچے ہوتے

تو نے پوچھی ہی نہیں آخری خواہش ہم سے

شعیب شیرازی۔ جوہر آباد

عمر مشہدی، شاہراہ کوہ کے نام

نہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ تیری یاد نہ آئے بنا تیرے نہیں یہ دل کہیں بھی اب چین نہ پائے تجھے بھولنے سے پہلے میری جان چلی جائے سید عبادت علی۔ ڈی آئی خان

ایم لاہور کے نام

غیروں سے کچھ گلہ نہیں اپنوں سے کچھ ملا نہیں میں وہ غم کی کتاب ہوں جسے کسی نے پڑھا نہیں تیرے معصوم دامن کی قسم اے بچھڑنے والے بہت مجبور ہوتا ہوں تو رو لیتا ہوں عثمان بی۔ رحیم یار خان

ایس جڑانوالہ کے نام

تیرے چہرے کو انگھام لکھ دیا ہر شاخِ دل پہ تیرا نام لکھ دیا گزرا ہو کوئی لمحہ تیری یاد کے سوا وہ لمحہ خود پہ حرام لکھ دیا مدثر نواز۔ جڑانوالہ

ایس کھوانہ کے نام

مجھ کو نہیں لگتا کہ آج کی رات بھی میں سو پاؤں گا دیکھ تیری یاد پھر اتر رہی ہے میری آنکھوں میں پانی بہن کر مدثر شیرازی۔ جڑانوالہ

ساجد پردہسی جڑانوالہ کے نام

خوشیوں کا سنسار لے کر آئیں گے پت جہز میں بھی بہار لے کر آئیں گے جب بھی پکارو گے پیار سے ہمیں موت سے بھی سانسیں ادھار لے کر آئیں گے

مدثر نواز۔ جڑانوالہ

اے رحیم یار خان کے نام

تو شیخ نہ ہوتی میں پروانہ نہ ہوتا تو نظر نہ آتی میں تیرا دیوانہ نہ ہوتا مدثر خان۔ انک

اپنے کسی چاہنے والے نام

اپنا ہاتھ میرے ہاتھوں میں تو دو، مجھے دینا سے کچھ اور میں اپنے مجھے اس محبت کی قسم، مجھے صرف تیرا ساتھ چاہئے محمد واصف۔ واہ کینٹ

بانو کراچی کے نام

پھننے کے لئے کوئی وجہ تو چاہئے ہمیں اور تم کہتی ہو زندگی ہی وجہ ہے نازنین۔ حاجی کوٹ

زیڈ لاہور کے نام

میری دوستی کی تم کیا آزمائش کر سکو گے جان سے زیادہ کیا فرمائش کر سکو گے میری دوستی ہے سمندر کے پانی کی طرح کیا کبھی اس پانی کی پیمائش کر سکو گے محمد عثمان۔ لیہ

ایس لاہور کے نام

کہاں تلاش کرو گے مجھ جیسا شخص محنت جو اپنی ذات سے زیادہ تیرا خیال رکھتا ہو محمد عثمان۔ لیہ

بصیر احمد علی پور کے نام

چپ ہو کس وجہ سے نہیں معلوم نہیں دوست دل ڈوب جاتا ہے جب تم یاد نہیں کرتے ایم فاروق۔ رحیم یار خان

کسی اپنے کے نام

کھلی آنکھوں سے ہساری عمر دیکھا اک ایسا خواب جو اپنا نہیں تھا ہے احمد آج تک وہ شخص دل میں

جو اس وقت بھی میرا نہیں تھا یاسین سلیم قادری۔ کراچی

این کے نام

دل لگی دوستی کے نام ہوتی ہے ولداری دوستی کی شان ہوتی ہے کہیں بھی ملو پر رونا لگے میرے دل میں یہی دہی دوستی کی پہچان ہوتی ہے یاسین سلیم قادری۔ کراچی

کسی اپنے کے نام

تیرے میں جو کسی اور کی طاقت اچھی بھول کے مجھے یہ بات تانا نہ کہی یہ نہیں کہنے کہ ہر لمحہ مجھے یاد رکھو ساقی پر ہمیشہ کے لئے مجھ کو بھلانا نہ کہی محمد ثاقب رفیق

کسی اپنے کے نام

جب سے تیرے نام کر دی زندگی اچھی لگی تیرا غم اچھا لگا تیری خوشی اچھی لگی تیرا جیکر تیری خوشبو تیرا لہجہ تیری بات دل کو تیری گفتگو کی سادگی اچھی لگی یاسین سلیم قادری۔ کراچی

کا، ملتان کے نام

لے کی دل میں اک آس رکھنا کبھی نہ خود کو میری جان اداس رکھنا خوشی لے گی اک روز بارش کی طرح ان آنکھوں میں تھوڑی سی پیاس رکھنا محمد زبیر شاہد۔ ملتان

ایس کے نام، جہلم کے نام

جاتے ہوئے لوگوں کو کون روک سکتا ہے یہ تو وہ اندھیرے ہیں جو صبح سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں جانے سے پہلے اتنا سوچ لینا اے ایس عدنان حیدر۔ جہلم



♥..... مجھے اور میرے دوستوں کو اکل شہزادہ خاندان کی وفات کا بہت زیادہ افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو چھٹ عطا کرے۔ عمران رشید کی تقریباً ہر کہانی اچھی ہوتی ہے۔ مایہ کال، بھیا تک عکس وغیرہ بہت اچھی کہانیاں تھیں۔ ان کی اب کہانی خونی آشام ناگن بھی بہت اچھی جاری ہے۔ ایس امتیاز کی بھی ہر کہانی اچھی ہوتی ہے۔ خونی تابوت، معصوم لاشے، آدم خور کاٹنا اور اب پراسرار آدمی اچھی کہانیاں تھیں۔ اس کے علاوہ ریاض احمد کی کالا جادو بھی کہانی اچھی تھی۔ عمران رشید آپ غزلیں اور شعر بھی زیادہ سے زیادہ لکھنا شروع کر دیں۔ شعر اور غزلیں میر کی اچھی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ فاروق فرام رحمہ یار خان کی غزلیں اور شعر اچھے ہوتے ہیں۔ (نامعلوم)

♥..... ماہ جنوری کا دسویں روح نمبر میرے ہاتھوں میں ہے۔ ٹائل ناول تھا۔ کہانیوں میں نمبر ایک پر ریاض احمد کی پراسرار آدمی تھی۔ ویلڈن کنگ ریاض احمد۔ اگلی قسط کا انتظار رہے گا۔ دوسرے نمبر پر احسان سارکی سپنوں کا ناول تھی۔ تیسرے نمبر پر سجاد حسین کی کایا بھی تھی۔ دونوں کے لئے بیٹ آف لک۔ تارنگھتو ایک نفل شدہ کہانی ہے۔ یہ انوار صدیقی کے ناول کا چرچہ ہے اور مالکی جس کا اصل نام ان کا رانی تھا۔ وہ بھی انوار صدیقی کا ناول تھا۔ خون آشام ناگن ایک کواکس کہانی ہے۔ مرڈر تھری ایک بور اور فضول کہانی تھی۔ خونی زنجیر کہانی تو اچھی تھی لیکن بھوت انگش فلم کا تھا۔ شکاری گڈ، ایس امتیاز نے اچھا ترجمہ کیا ہے۔ باقی مظلوم روہیں، آسیب سکون، تمام کی تمام پسند آئیں۔ غزلوں میں اویس، محمد نعمان، وسیم اینڈ ابراہام کی غزلیں عمدہ تھیں۔ اشعار تمام کے تمام ٹھیک تھے۔ رابی خان جلدی سے کوئی کہانی لکھو اور شمارے کی قیمت میں اگر اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ (راہیہ عمر تھو تھا)

♥..... ماہ دسمبر کا ناگن لڑکی نمبر میرے سامنے ہے۔ دل فریب ٹائل کے ساتھ ساتھ تمام تر سلسلے خوب رہے۔ کہانیوں میں پہلے نمبر پر ریاض احمد کی پراسرار آدمی تھی پہلی لا جواب تھی۔ ویلڈن کنگ ریاض احمد دوسری قسط کا انتظار ہے۔ دوسرے نمبر پر تارنگھتو رہی۔ یہ خالد شاہان کی بہترین کہانی ہے۔ تیسرے نمبر پر اس بار دو کہانیاں ہیں بہرہ پیا اور عذاب، فریدی علی اور عثمان غنی کو بیٹ آف لک۔ خون آشام ناگن ایک فضول اور بور کہانی ہے اس کو بند کر دیا جائے۔ وائرس ایک انگش فلم آئی ایم لچر ہے جو کہ کہانی نہیں وقاص احمد نے پوری انگش فلم ہی اردو ترجمے کے ساتھ پیش کر ڈالی۔ راز اس کہانی کی بالکل سمجھ نہیں آئی۔ باقی خونی پہاڑ، موت کی حویلی، قبر کی تلاش، ہوٹل کا راز، خونی ڈھانچہ تمام کی تمام اچھی اور عمدہ کہانیاں تھیں۔ غزلوں میں مسکان، محمد ذاکر، جماد ظفر اور ہانیہ بلتان کی غزلیں بہتر تھیں۔ بہترین شعر میں انعام علی کا شعر بیٹ تھا۔ باقی خطوط اور اشعار یہ بھی ٹھیک تھے۔ شمارے کی قیمت میں اضافہ اور صفحے ٹھوڑے کم کر دیں۔ رابی خان جلدی سے کوئی کہانی تحریر کرو مجھے انتظار ہے۔ (راہیہ عمر تھو تھا)

♥..... خوفناک ڈائجسٹ ماہ دسمبر کا شمارہ جب بک شال پر دیکھا تو خوشی سے نہال ہوئے اور اپنی خوشی کو اس وقت غم میں تبدیل ہو گئی جب ہمیں پتہ چلا کہ خوفناک ڈائجسٹ کا چھٹا دسکا شمارہ عالمگیر انگل جو پورے پاکستان میں شہرت رکھتا تھا اور ان کے پیچھے ہزاروں سینکڑوں لوگوں کی دعائیں تھیں وہ اس دنیا میں نہیں رہا۔ ہم دیر تک تو اس صدمے سے نکل ہی نہ سکے کہ اس ادارے کا بانی اب اس جہان فانی میں نہیں رہا۔ شمارہ عالمگیر وہ شخص تھا جس نے لاکھوں دلوں کو جوڑا، لوگوں میں خوشیاں بانٹی معصوم بچوں اور نوجوان لوگوں کے لئے بہت کچھ کیا۔ اس کا نام ان شاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک رہے گا اور وہ اس دنیا میں نہ ہونے کے باوجود ہم سب کے دلوں میں زندہ رہے گا۔ اللہ اسے جنت

مسافر تو چھڑتے ہیں رفاقت کب بدلتی ہے
محبت زندہ رہتی ہے محبت کب بدلتی ہے
ہم تنہی کو چاہتے ہیں تنہی سے پیار کرتے ہیں
محمد افضل جواد۔ کالا باغ

KK، خاندان کے نام

مجھے بھلانے کا فیصلہ وہ روز کرتا ہے شاید
مگر اس کا کوئی بس نہیں چلتا میری وفا کے سامنے
شاید اقبال تنگ۔ کرک چندری

کسی اپنے کے نام

چکر کے گرد نہ جاؤں میں اس تیز دھوپ میں
مجھ کو ذرا سنبھال بڑی تیز دھوپ ہے
تو پراسرار کوند۔ لالہ منوی

اسب، ساہیوال کے نام

عرش پر خاک فیشیوں کا میرا نہ کرو
جو نہ پوری ہو بھی ایسی تنہا نہ کرو
حسن کو تم نے جدا سمجھا ہے لیکن اے گلزار
خود بنائے ہوئے معبود کی پوجا نہ کرو
ساگر گلزار کنول۔ فورٹ عباس

راہیہ سکندر زمان، ابوظہبی کے نام

غربت نے آ کے ڈالے کچھ اس طرح سے ڈیرے
رشتے غلوں کے سارے آخر بکھر گئے
راہیہ فیصل حمید۔ کراچی

KK ٹھٹھہ قریشی کیا نام

وہ مجھ سے چھڑ کر خوش ہے تو اسے خوش ہی رہے
وہ میرے ساتھ رہ کر اس رہے یہ مجھے اچھا نہیں لگتا
مدثر سعید تبسم۔ انگ

دوستوں کے نام

مٹی میری قبر سے چرا رہا ہے کوئی
مر کے بھی مجھے یاد آ رہا ہے کوئی
دو پل کی زندگی اور دے
اداس میری قبر سے جا رہا ہے کوئی
صابر اقبال۔ قصور

کسی اپنے کے نام

وہ میرے ظاہر کو دیکھتے رہے بڑے غور کے ساتھ
کوئی اندر سے مل گیا اور اسے خبر بھی نہ ہوئی
محمد عین نذر۔ اسلام پورہ جبر

بھائی اطہر خاں مرحوم کے نام

یوں تیرے دیدار کے لئے ترستے رہے
آنسو بھی آنکھوں سے ترستے رہے
بہت یاد آئے گی اطہر تیری بے لوث محبت
میرے آنسو وہ خرید سکیں گے
سردار اقبال خان مستوئی۔ سردار گڑھ

آرناز، دری خیال کے نام

بھولی ہوئی حلا ہوں مجھے یاد کیجئے
تم سے کہیں ملا ہوں مجھے یاد کیجئے
منزل نہیں ہوں خضر نہیں ہوں راہزن نہیں ہوں
منزل کا راستہ ہوں مجھے یاد کیجئے
سیح اللہ سمی۔ دری خیال

اک بچے کے نام

کل رات میں نے خواب میں دیکھا تھا آپ کو
کل رات میرے واسطے تو چاند رات تھی
مس صبا کلر سیال

زیڈ، سرگودھا کے نام

نہرنے کے بعد کبھی ملے اگر زندگی میں
دیکھ کر یوں نظر نہ جگا لینا
دیکھا ہے کہیں شاید آپ کو
بہی سوچ کر ہاتھ ملا لینا
سراج خان۔ کرک

AK، چچی کھمکی کے نام

خوش ہو جاؤں میں آ رہا ہوں
تم میرے پاس آ جاؤں میں کہیں اور جا رہا ہوں
احمد کوئی کورونائے۔ لکڑیا نوالہ

کالا باغ میں مقیم کسی اپنے کے نام

الفردوس میں جگہ عطا فرمایا اور اس کی روح کو ہمیشہ سکون کی خوشیاں عطا فرمائے۔ دیکھ کر کا شمار ہم سب کے لئے جہاں خوشیاں لے کر آیا تھا وہاں یہ شمارہ ہمارے لئے کسی اندھ ہناک صدمے سے ہرگز کم نہ تھا۔ ماہ دسمبر کے شمارے میں بلیکس خان پشاور کی کہانی ہول کا راز نے بے حد متاثر کیا۔ خوفناک کے کنگ ریاض احمد پراسرار آدمی، کم اور جاسوس ہونے بہت ہی متاثر کیا اور اس کے دوسرے حصے کا شدت سے انتظار رہے گا۔ عمران رشید کی خون آشام ناگن بس ٹھیک جاری ہے۔ خالد شاہان صاحب کی سنووی تار عنکبوت کی تیسری قسط پوری تھی۔ فرید علی نبی کی عذاب انگشت فلم سے ملتی جلتی تھی۔ انیلہ غزل کی راز کی شہوڑی بہت سمجھ نہ سکی کہ اس میں کس چیز کا راز ہے۔ قبر کی تلاش، فلم کی تلاش کی سنووی دل کو چھو کر گزر گئی۔ خوفناک کی پرسیں اقراء جی کہاں گم ہے۔ وارث آصف کا تجزیہ کا انداز ٹھیک نہیں ہے۔ خونی پھاڑ گزراے لائق تھی۔ خوفناک میں نئے رازوں میں نظر اقبال چوکی کی سنوویاں بہت ہی اچھی ہوتی ہیں۔ کالا ناگ اور خونی ڈھانچہ نے دل جیت لیا۔ دونوں کہانیاں ایک ہی موضوع کی تھیں مگر آپ کا لکھنے کا انداز غضب کا تھا۔ باقی پورا ڈائجسٹ اچھا تھا اور خوبصورت انداز سے لکھا تھا۔ (عثمان غنی۔ پشاور)

♥..... تقریباً ایک سال بعد ایک تحریر جس کا نام عاشق ڈائن ہے لکھ کر بھیج رہا ہوں امید ہے آپ اس کو خوفناک میں ضرور جگہ دیں گے۔ ماہ نومبر 2011ء چرچیل حسین نمبر ٹائل بہت ہی خوفناک تھا۔ کہانیوں میں خون آشام ناگن عمران رشید راولپنڈی قسط نمبر 2 بہت ہی اچھی کہانی لے کر عمران بھائی آپ خوفناک کی محفل میں آئے ہیں خوش رہو۔ بھگتی راجس اسد شہزاد منڈی بہاؤ الدین آپ کی کہانی بھی بہت اچھی تھی۔ جلتی آنکھیں جناب تم تمنا درخ جنگ بہت اچھی کہانی تھی بھائی آپ کی، میری دعا ہے اللہ آپ کو اور اچھی کہانی لکھنے کی طاقت عطا فرمائے اور خوفناک کا معیار بڑھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ باقی کہانیوں میں تار عنکبوت قسط نمبر 2، شیطان کی پجاریں، سمندری عفریت، مظلوم و دشمن، پراسرار ہمسفر، ڈائن میری مہمان، جن کا پیر اور کالا ناگ یہ سب کہانیاں بہت ہی اچھی تھیں۔ (فیصل شہزاد۔ فتح جنگ)

♥..... دیکھ کر ڈائجسٹ میں ہم نے جو انکس ناک خبر پڑھی وہ ہمارے لئے کسی دھماکے سے ہرگز کم نہ تھی۔ ہمیں تو کچھ دیر کے لئے اپنی ساتوں پر لٹیں ہی نہیں آیا کہ یہ سب کچھ اتنی جلدی اور کیسے ہو گیا کہ ایک جیتا جاگتا انسان اب ہم میں نہیں رہا۔ سچ بوجھے تو ڈائجسٹ پڑھنے کو دل ہی نہیں چاہا۔ دیر تک آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کی مگر خیر رفتہ رفتہ دل کو سنبھال لیا۔ شہزاد عالمگیر صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کی روح کو آرام و سکون عطا فرمائے۔ شہزادہ عالمگیر قاضی ایک روشن ستارہ تھے، وہ تاجر ہمارے دلوں میں روشنی رہے گا۔ اس نے ہمیں نام دیا، ایک بچان دی اور آج خود ہم میں نہیں رہے۔ سب قارئین سے میری پرزور التماس ہے کہ شہزادہ عالمگیر کے ایصال ثواب کے لئے دل کھول کر دعائیں فرمائیں اور ان کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ اس صدمے سے نکال دے۔ دل تو نہیں چاہتا تھا کہ کسی کی کہانی پر تبصرہ کروں ڈائجسٹ بھی سرسری سا پڑھا ہے۔ ڈائجسٹ میں ریاض احمد کی جاسوس ہونا بہت ہی اچھی کہانی تھی۔ نئے لکھاریوں میں بلیکس خان کی کہانی ہول کا راز اچھی رہی، باقی کہانیاں بھی ٹھیک تھیں خاص کر بہر و پیا ابرو دست اینڈ کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور اب جنوری 2012ء کے ڈائجسٹ کا انتظار رہے گا۔ قسط وار کہانیاں زبردست انداز میں آگے بڑھ رہی ہیں اور اقراء جی نظر نہیں آ رہی ہیں۔ میں کبھی کافی دنوں کے بعد شمولیت کر رہی ہوں۔ وارث جی کو کس اتنا کہنا چاہوں گی کہ اللہ اسے توفیق دے کہ دوسروں کی ذات تک نہ جائے۔ (روابی خان۔ پشاور)

♥..... خوفناک ڈائجسٹ ماہ ستمبر 2011ء عید سے پہلے پہلے گیا۔ اس بار اسلامی صفحہ پاکر دل کی گہرائی سے خوشی ملی۔ سجاد حسن بھولے والا نے اسلامی صفحہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں بہت خوبصورتی سے سجائی تھیں۔ آدم خورشید، ساحر، ریاض احمد، جادوگر کی کہانی بہت ہی زبردست انوکھی ادھ اچھوتی کہانی تھی جو کہ دل کو اچھی لگی۔ پری

جان زادی ایم آفریدی نقل شدہ کہانی تھی جو کہ خوفناک ڈائجسٹ میں 2010ء کے ماہ جون کے شمارے میں وفادار چرچل کے نام سے شامل اشاعت ہے اور اس کی خالق فرح سیدہ ناز شاہ تھی۔ ساحر کی آخری قسط گھٹیا ترین کہانیوں میں نمبرون پرتھی۔ ٹرائی شارفلانٹ نمبر 318 نے ہمیں حیران کر دیا۔ ایس اتیار احمد گریٹ یو آر سوجنس۔ اقراء جی کی طلسمی مورٹی کی آخری قسط گریٹ اور سپر رہی۔ صائمہ جی کی داستان عشق نے سر چکر دیا۔ انیلہ غزل کی خوفناک قاتل اچھی کہانی تھی، مجھے تو بہت اچھی لگی مگر میرے ایک دوست نے مکمل دے دیے ہیں کہ یہ کہانی پی پی وی کی ڈرامہ سیریل گھر کی خاطر کا مرکزی خیال سے ملتی جلتی ہے۔ زید اسود ویر آر یو، خون آشام کی طرح واپس آ جاؤ۔ رابی خان، ریحان خان، پشاور کا پرنس کدھر غائب ہیں۔ شاہد حسین قادری پشاور مجھے تمہارے خطوط بہت اچھے لگے ہر ماہ لکھتے رہو، خون آلود چہرہ مسلمان شاہد کھواس کہانی۔ ناگن ڈراور جی کہانی کے رسالے سے نقل کی ہے۔ (عثمان غنی۔ پشاور)

♥..... خوفناک ڈائجسٹ تین اکٹوبر کو پشاور کی مارکیٹ سے لیا۔ سرورق بس ایوین ہی ساتھ۔ سرورق پر کوئی خاص تاثر نہیں پڑ رہا تھا۔ اقراء جی کی بھوت لڑکی پیاری اچھی خوبصورت دلکش کہانی تھی، ریاض احمد کی معصوم لاشے نے ہماری نیندیں اڑا دیں، ویلڈن زبردست۔ عمران رشید کی نئی کہانی خون آشام ناگن نے عمران کو ثابت کیا کہ یہ اڑاے گریٹ۔ پراسرار ناگن ریاض کی کہانی اچھی تھی۔ پراسرار بانسری میں ابھی تک بانسری نہیں بجی۔ تار عنکبوت خالد شاہان شکر ہے کہ آپ واپس آ گئے ہیں بہت ہی زبردست کہانی تھی۔ شیب شیخ کی خونی ہمسفر زبردست رہی۔ فرید علی نبی سیت پوری کو زکوٰۃ ہٹ کر رہی۔ لقمان حسن کی پاکوں کی تلاش اچھی کہانی تھی، لقمان جی اتنی اچھی کہانی لکھنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ غریب اس ماہ کی زبردست تھیں۔ (عثمان غنی۔ پشاور)

♥..... انکل آپ کا بہت بہت شکر ہے آپ نے میرے شعر، سندے اور برج نمنا شائع کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسالے کی طرف آتے ہیں۔ اس وقت ماہ اکتوبر 2010ء کا ماہنامہ خوفناک ڈائجسٹ میرے ہاتھ میں ہے اس دفعہ کا ٹائل کالا کفن نمبر اچھا تھا اس دفعہ رسالے میں شروع میں اسلامی صفحہ نہیں تھا پر کہانیاں زبردست لکھی گئی تھیں۔ سارے رازشہزاد میرا سلام قبول ہو۔ کہانیوں میں اچھی اور زبردست کہانیاں تھیں انجانا خوف پابری خیر، بلیک بھوت مس اقراء لاہور، پراسرار قیدی ایس اتیار احمد کراچی، کالا جادو و ایم رضا چکوال، آدم خور کیکڑا عمران رشید راولپنڈی، دیوی ایم دسم رضا چکوال، آج کے انسان اور نگ زیب حسن زرگر پیر جنڈ، کالا بلا اور سفید بلی عفت درانی، نکل پوش خونی لاش محمود احمد مرزا لاہور آباد، لاہور، آسب زدہ گھر محمد عثمان عباس رشید بٹ، آبدوز کی روح اسلام رانی، جوں کی پجاریں محمد ہونا راہی میانوالی، دیوی زہد اقبال سمندری، شرابی جن محمد ارشد چھالیہ، کالا پتھر نورین خان تریلہ غازی، خوفناک چہرہ ایم افضل بٹ نانا ڈولٹن یوے اسے اکی، جادوگر ریاض احمد باغبانپورہ لاہور، خوفناک واقعات سارے اچھے تھے پڑھ کر مزہ آیا۔ خوشی میں غم اکرام اللہ کوندل، فرحت شہزاد، آسب کھواں ایم ساجد مغل، ایک رات کا منظر محمد نعیم بھٹی لاہور، خونخوار بلا محمد اسماعیل، برقعہ پوش کونجی عدنان حیدر انک، ریس والی عورتیں، تمہارا دادا بیچ گیا تھا سید رضا اللہ شاہ مراد، ششٹی پالا یہ سبھی اچھی اور زبردست کہانیاں تھیں۔ غزنی لکھنویں اچھی لکھی تھیں، پھول و کلیاں دونوں چیزیں مجھے پسند آئیں تو یاد رہے گی ساحل محمد منیر حری کراچی اچھی کہانی لکھی تھی۔ مجھے یہ شعر پسند ہے نئے شعر لکھتے تھے پسند آئے آپ کے خطوط اس دفعہ کم شائع ہوئے تھے۔ اس دفعہ بھی رازشہزاد نے اچھا لکھا تھا۔ آخر میں بلیک بھوت اور جادوگر کی دونوں کہانیوں کا اینڈ ایک جیسا تھا کہ پہلے سے مشورہ تو نہیں کیا تھا کہ اینڈ ایک جیسا کریں ریاض احمد لاہور اور مس اقراء صاحب آپ دونوں نے۔ (عدنان خان۔ ڈی آئی خان)

♥..... ماہ دسمبر 2011ء ناگن لڑکی نمبر میرے ہاتھوں میں ہے اس دفعہ ٹائل کافی پسند آیا۔ کہانیوں میں سب سے اچھی کہانی ہول کا راز، بلیکس خان پشاور کی لگی۔ خونی ڈھانچہ کشور کن بھی اچھی کہانی تھی۔ اس دفعہ خون آشام ناگن اور تار

عقوبت کو بھی داد دینی پڑی پہلے سے کافی بہتر تھی۔ عذاب فریدی علی نہایت پور بھی تقریباً ٹھیک کہانی تھی مگر زگووال آپ کی نقل شدہ تھی۔ بہرہ و پیا عثمان غنی بھی پسند آئی۔ خونی ہاتھ انعام علی چند بس گزارے لائق تھی۔ راز انیلہ غزل بکواس اور پور کہانی تھی۔ انیلہ غزل کی ساری کہانیاں ہماری سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں۔ پلیز انیلہ غزل صاحبہ آپ ایسی کہانیاں کیوں لکھتی ہیں کہ آدمی ان میں الجھ جاتا ہے۔ قبر کی تلاش تم نم نشاد قلاب سنواری تھی۔ وائرس محمد وقاص احمد حیدری سراسر انگشت فلموں کی نقل تھی، پڑھ کر ناٹم ضائع کیا۔ پراسرار آدمی ریاض احمد ابھی زیر مطالعہ ہے ہو سکتا ہے یہ کہانی اس شمارے کی بیسٹ کہانی ہوگی۔ (شعب شیرازی۔ جوہر باد)

♥..... میں 2002ء سے خوفناک ڈائجسٹ کا حصہ ہوں۔ میں اس کو ہر ماہ خریدتا ہوں لیکن آج تک کچھ لکھا نہیں پہلی بار دل نے چاہا کہ میں بھی کچھ لکھ دوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور شائع کریں گے۔ میری طرف سے خوفناک ڈائجسٹ کے اس پلیٹ فارم میں موجود بھیجی کو 2012ء مبارک ہو۔ میں امید کرتا ہوں اور میری دلی دعا ہے کہ 2012ء خوفناک ڈائجسٹ کے لئے پہلے سے زیادہ کامیابیاں لے کے آئے گا اور انکل جی آپ کے لئے ڈھیروں دعائیں۔ خوفناک ڈائجسٹ ایک ایسا ڈائجسٹ ہے جس میں ہمیں اپنے دل کی بات اور بہت سے لوگوں سے ملنے اور ان کے ساتھ بات کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ (نامعلوم)

♥..... ماہ جنوری 2012ء کا خوفناک ڈائجسٹ نمبر میرے ہاتھ میں ہے اس بار رسالہ کافی لیٹ ملا تھا۔ کہانیوں میں سب سے اوّل نمبر پر خون آشام ناگن رہی اس کے بعد پراسرار آدمی اور پھر تارنگبوت اچھی سنواری تھی۔ باقی سنواریاں بھی خوفناک تھیں شکاری ایس امتیاز احمد صاحب کی، خونی زنجیر آف ریجان خان کی، مرڈر ٹری لٹل شاہ رخ خان کی، ان کے علاوہ بھی سب نواریاں نئے سال کی طرح نئی تھیں۔ اشعار میں ثوبیہ کنول، محمد اسحاق انجم، اسد شہزاد اور رائے عیسوی کی چاہت ان سب کے اشعار بہت پسند آئے۔ لیٹر میں محمد وقاص احمد، عصمت اینڈ شہزاد اور رضا بال کے لیٹر پسند آئے۔ آخر میں شہزادہ عالمگیر کے لئے دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو جنت میں جگہ دے۔ (ایم فاروق۔ رحیم یاد خان)

♥..... میں نے جنوری 2012ء کا شمارہ پڑا ہوا مزہ آیا۔ اس میں مجھے تارنگبوت، خون آشام ناگن، پراسرار آدمی اور کایا جمل بہت اچھی لگیں۔ میری آفریدی صاحب سے درخواست ہے کہ پراسرار آدمی کی تقریری کی قطع شائع ہو سکیں۔ پھر عمران رشید صاحب آپ یاسر اور ضیاء کو ایک بار ضرور ملاو دینا اور ناگ راج اینڈ آرتھک زندہ رہے۔ میرا یہ پہلا خط ہے۔ (محمد عثمان۔ لید)

..... شہزادہ عالمگیر کے بنایہ مگر اداس اداس ہی لگ رہی ہے، وہ مزہ ہی نہیں جو کہ پہلے ہوتا تھا مگر سب کو ایک دن مرنا ہے ہی۔ جنوری کا شمارہ حسب معمول ٹائم پر ملا کہانیوں کی وادی میں جھلانگ لگائی تو کل گیارہ کہانیوں میں سے صرف ریاض احمد، خالد شاہان اور افضل العباسی اور احسان سحر کوئی زبردست اور اچھوتی تحریروں کے ساتھ پایا۔ کنون اک بے ڈھنگی اور سراسر بکواس کہانی تھی۔ سجاد حسن جھولے والا ایم اے راحت کی سنواری کا نام تبدیل کر کے کایہ جال رکھ دینے سے انداز تحریر نہیں بدلا کرتا۔ جب شروع سے ہی نقل کر رہے تھے تو پھر اینڈ کو توڑا سنا تبدیل کیوں کیا دیے ہی آنے دیتے۔ شکاری ایس امتیاز صاحب جاسوسی کہانیوں کا خوفناک میں کیا کام؟ ہانیہ اور عقیفہ عبد لیب کو میرا خصوصی سلام۔ (فرزاند یاسین۔ ڈگرون)

♥..... جنوری 2012ء کا نیا شمارہ موصول ہوا۔ سرورق اچھا رہا اس بار قیمت بھی بڑھادی گئی تھی۔ ریاض احمد کی سب سے آخر والی سنواری پہلے ہی پڑھی حسب معمول دل و دماغ کو اپنے اندر اتار دینے والی۔ خالد شاہان صاحب ویلڈن اسی طرح لکھتے رہے۔ کایہ جال یہ سنواری نقل شدہ ہے اس کا اصل نام پراسرار سنواری ہے اور اس کے پراسرار ایم اے راحت ہیں۔ آسب افضل صاحب اور دن کا تو یہ نہیں لیکن میں آپ کے خیال سے متفق ہوں واقعی آسب تو ہمارے

ارد گرد موجود ہیں۔ کنون بہت ہی بے ڈھنگی کہانی اور غلطیوں سے پر تھی۔ شکاری امتیاز صاحب آپ بھی نقل کرنے لگے۔ آپ کی اس کہانی سے منسوب اور ہو بہو ایسی کہانی جاسوسی میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ آپ ایسا مت کریں اور چوری مت کیا کریں۔ مجموعی طور پر اس ماہ کا رسالہ چالیس فیصد ہی تھا۔ غزلیں بس گزارے لائق تھیں۔ خطوط کافی پھیکے تھے۔ (نوشین خان۔ کوٹ مظفر)

♥..... اس بار شمارہ لیٹ ملا۔ سرورق قابل دید تھا سب سے پہلے بات ہو جائے کنون کی رائٹر ساحل دعا بخاری کی تو دعا صاحبہ آپ اس کہانی میں صرف ایک چیز ہی مجھے پسند آئی وہ ہے اس کا نام اور بس باقی بکواس۔ مرڈر ٹری ایورج کا یہ کال، خونی زنجیر اک دم بکواس۔ سپنوں کا کل احسان حرا آپ کی کہانی اک دم بور۔ چکا چک اے ون ویلڈن نیازی۔ عمران رشید آپ کی یہ کہانی صرف نام کی تبدیلی پر منحصر ہے۔ اس میں باقی سارے واقعات مایہ کال والے ہیں، سارے کردار ویسے ہیں بس ذرا میک اپ تیز ہے۔ (وارث آصف۔ واں پھراں)

♥..... نئے سال 2012ء کا خوفناک شمارہ اب کی بار بہت لیٹ ملا۔ آپ نے قارئین کو بتائے بغیر اس کی پانچ روپے قیمت کیسے بڑھادی۔ اس شمارے میں میری غزلیں بھی نہیں ہیں۔ میں نے بہت ساری غزلیں آپ کو ارسال کر دی ہیں باری آنے پر انہیں ضرور شائع کرتے رہیں۔ ایڈیٹر صاحب میں غزلیں اور شعر بڑے شوق سے پڑھتی ہوں میری بھی غزلیں اور شعر ہر ماہ شائع کر دیا کریں اس بار سب غزلیں اور شعر بہت اچھے ہیں۔ اس بار خطوط میں امن و یکجہتی میں آیا۔ جناب عبداللہ حسن پستی آپ کہاں غائب ہو گئے ہو شرافت سے واپس آ جاؤ اور خوفناک رسالے میں باقاعدگی سے کہانیاں اور خط لکھتے رہو۔ میرے پاس ناٹم یا نکل نہیں ہوتا اس لئے سنواریز بہت کم پڑھتی ہوں البتہ غزلیں اور شعر جب تک نہیں پڑھ لوں تو مجھے سکون نہیں ملتا۔ اپنی تحریروں کا شدت سے انتظار رہے گا۔ (فرحین خان۔ ف۔ ر)

♥..... ماہ جنوری کا خوفناک ڈائجسٹ بدستور پندرہ تاریخ کو ملا شہزادہ عالمگیر انکل کی وفات کا پڑھ کر بے حد دکھ ہوا اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اب آتے ہیں کہانیوں کی طرف تو کہانیوں میں پراسرار آدمی کی دوسری قسط کافی شاندار رہی۔ باقی کہانیوں میں شکاری، سپنوں کا کل اور خونی زنجیر اچھی رہیں۔ بہترین شعر میں یاسین سلیم قادری کا شعر بہت پسند آیا۔ اسلامی صفحہ نہ پا کر بہت افسوس ہوا۔ (فیض الحق۔ حاجی کوٹ)

♥..... اس وقت ماہنامہ خوفناک ڈائجسٹ ماہ نومبر 2010ء آسب نمبر میرے ہاتھ میں اس دفعہ رسالہ میں کہانیاں خوفناک دہشت سے بھر پور تھیں میں سب سے معافی چاہتا ہوں کہ کچھ مہینے صرف رہا اور نہ لکھ سکے۔ اس دفعہ میں ایک خوفناک جنگل لکھ کر بھیج رہا ہوں آپ سب کو پڑھ کر مزہ آئے گا۔ اسلامی صفحہ اس بار نہ دیکھ کر دکھ ہوا اس بار عمران رشید راولپنڈی نے مایہ کال زبردست کہانی لکھی ہے۔ کہانیاں میں نے پڑھی تھیں سبھی اچھی تھیں جن میں بدروح غلام مرتضیٰ خان، آسب اقراء لاہور، بدروح ریاض احمد لاہور، شیطان کا انت محمد رضوان رضی گوجرانوالہ، دھوکہ عثمان غنی شیخ آباد پشاور، ڈراؤنے خواب ایٹلا شہزاد لاہور، لاڈلہ رانی خان شیخ آباد پشاور، خوفناک حویلی قصر جیل پروانہ ماموں کا بجن، ڈراؤنی راتیں ملک رمضان قمر بھٹا شریف، مرد کے آنسو محمد رضوان رضی گوجرانوالہ، پرانا قلعہ تانبہ اسحاق تانبہ لاہور، خوفناک قصہ اسامہ اختر علی ظفر وال، خونی منہر سعدیہ شاہ منہر، پراسرار سنہرا پھول یسین احمد واں پھراں۔ اس کے بعد خوفناک کہانیاں میں مختصر خوف، روح کا الونکا انتقام، چڑیل کے گیت، پراسرار سفر، بھیا تک موتیں، چڑیل کا انتقام، دوسری موت، خواب تھا یا حقیقت، روح کی واپسی، خوفناک جوبی، ملی کی شکل میں چڑیل، ذکر الہی، موت کی صدا، انہما، خوف، خوفناک بلا، جنت کا جشن، بچھو، خوفناک جن، پراسرار لڑکا، دوسرا جنم یا خدا کی قدرت، عجیب رات، گھنٹیاں بجی کہانیاں زبردست اور اچھی لکھی تھیں، انکل آپ کا شکریہ آپ نے میری کہانی بچھو شائع کی بہت بہت شکریہ۔ غزلیں و نظمیں، یہ شعر مجھے پسند ہے پڑھ بہت مزہ آیا۔ سبھی رائٹرز بہت اچھا لکھتے ہیں۔ (عدنان خان۔ ڈی آئی خان)

آپ کے خطوط